

کلیات غریز

یعنی مجموعہ کلام
حضرت خواجہ غریز الدین صاحب غریز لکھنوی نور اللہ مرقدہ
مع مقدمہ

نہشتہ
مولانا حبیب الرحمن خان صاحب روانی نواب آباد
و تبصرہ علامہ کٹر سر محمد اقبال ایم اے پی ایچ ڈی
بفراش

جناب خواجہ صلی الدین صاحب (ڈاکٹر) کلکتہ سوشل سائنس لکھنؤ
باہتمام حاجی مانظ خواجہ قطب الدین احمد پور پور
نامی پریس لکھنؤ میں طبع ہوئی

۱۹۳۱ء

بار اول قیمت مجلد ۱، غیر مجلد ۵۰

[illegible]

بفرستش اسحاق علی صا ایدر انظار و تفتیش

چنانکه اگر چنانچه از خودم
 از شایخ مددی طالب علم کن
 علی گری را بگو بر خورشید
 شود و در دشتان صحرایان
 و قارالک افرو و آتش در شش
 به خورشید و سیاه و آتش
 سیاه و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش

چنانکه از خودم از انوار علم است
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش
 از دشت و آتش و سیاه و آتش

بفرستش اسحاق علی صا ایدر انظار و تفتیش

تفصیل عنوانات کلیات عزیزی

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۱۰۱	روایتی	۱۰۱	دیوان حمد اول
۱۰۲	حمد و ثناء حضرت علی	۱۰۲	روایتی الف
۱۰۳	حمد و ثناء حضرت فاطمہ	۱۰۳	روایتی ب
۱۰۴	حمد و ثناء حضرت زینب	۱۰۴	روایتی ج
۱۰۵	حمد و ثناء حضرت سہیلہ	۱۰۵	روایتی د
۱۰۶	حمد و ثناء حضرت زینب	۱۰۶	روایتی هـ
۱۰۷	حمد و ثناء حضرت علی	۱۰۷	روایتی و
۱۰۸	حمد و ثناء حضرت فاطمہ	۱۰۸	روایتی ز
۱۰۹	حمد و ثناء حضرت زینب	۱۰۹	روایتی ح
۱۱۰	حمد و ثناء حضرت سہیلہ	۱۱۰	روایتی ط
۱۱۱	حمد و ثناء حضرت زینب	۱۱۱	روایتی ی
۱۱۲	حمد و ثناء حضرت علی	۱۱۲	روایتی ک
۱۱۳	حمد و ثناء حضرت فاطمہ	۱۱۳	روایتی ل
۱۱۴	حمد و ثناء حضرت زینب	۱۱۴	روایتی م
۱۱۵	حمد و ثناء حضرت سہیلہ	۱۱۵	روایتی ن
۱۱۶	حمد و ثناء حضرت زینب	۱۱۶	روایتی ہ
۱۱۷	حمد و ثناء حضرت علی	۱۱۷	روایتی و
۱۱۸	حمد و ثناء حضرت فاطمہ	۱۱۸	روایتی ز
۱۱۹	حمد و ثناء حضرت زینب	۱۱۹	روایتی ح
۱۲۰	حمد و ثناء حضرت سہیلہ	۱۲۰	روایتی ط

صفحه	عنوانات	صفحه	عنوانات
۱۳۳ تا ۱۲۰	قصیده در مدح سلطان عالم	۱۰۶	قصیده در مدح پیران
	واجب علی شاه	۱۱۱ تا ۱۰۹	قصیده در مدح پیران
۱۲۶ تا ۱۲۲	قصیده در مدح پیران		قصیده در مدح پیران
۱۲۱ تا ۱۲۰	قصیده در مدح پیران		قصیده در مدح پیران
	قصیده در مدح پیران		قصیده در مدح پیران
۱۳۱	قصیده در مدح پیران		قصیده در مدح پیران
	قصیده در مدح پیران	۱۱۳ تا ۱۱۲	قصیده در مدح پیران
۱۱۲ تا ۱۱۱	قصیده در مدح پیران		قصیده در مدح پیران
	قصیده در مدح پیران		قصیده در مدح پیران
۱۲۲ تا ۱۲۱	قصیده در مدح پیران		قصیده در مدح پیران
	قصیده در مدح پیران		قصیده در مدح پیران
۱۳۳ تا ۱۳۲	قصیده در مدح پیران		قصیده در مدح پیران
	قصیده در مدح پیران	۱۱۰	قصیده در مدح پیران
	قصیده در مدح پیران		قصیده در مدح پیران
۱۳۸ تا ۱۳۷	قصیده در مدح پیران		قصیده در مدح پیران
۱۴۲ تا ۱۴۱	قصیده در مدح پیران		قصیده در مدح پیران
۱۴۳ تا ۱۴۲	قصیده در مدح پیران		قصیده در مدح پیران
۱۴۴ تا ۱۴۳	قصیده در مدح پیران	۱۴۹ تا ۱۴۸	قصیده در مدح پیران
۱۴۵ تا ۱۴۴	قصیده در مدح پیران		قصیده در مدح پیران

سجل	ملاحظات	سجل	ملاحظات
۱۳۳۴/۳/۲۴	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۲۴	خاتمه سفر نامه مولانا محمد حسین
۱۳۳۴/۳/۲۵	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۲۵	الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۳۴/۳/۲۶	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۲۶	شہنوی در بنیاد و بحرین و
۱۳۳۴/۳/۲۷	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۲۷	دو دو فائیتین منجانبین قشربان
۱۳۳۴/۳/۲۸	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۲۸	مشنوی در پتہ التقدیر
۱۳۳۴/۳/۲۹	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۲۹	فیض نامہ بہ اقامت
۱۳۳۴/۳/۳۰	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۳۰	روم دروس مع شہر شہر
۱۳۳۴/۳/۳۱	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۳۱	مثنوی در پتہ التقدیر
۱۳۳۴/۳/۳۲	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۳۲	فیض نامہ بہ اقامت
۱۳۳۴/۳/۳۳	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۳۳	روم دروس مع شہر شہر
۱۳۳۴/۳/۳۴	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۳۴	مثنوی در پتہ التقدیر
۱۳۳۴/۳/۳۵	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۳۵	فیض نامہ بہ اقامت
۱۳۳۴/۳/۳۶	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۳۶	روم دروس مع شہر شہر
۱۳۳۴/۳/۳۷	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۳۷	مثنوی در پتہ التقدیر
۱۳۳۴/۳/۳۸	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۳۸	فیض نامہ بہ اقامت
۱۳۳۴/۳/۳۹	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۳۹	روم دروس مع شہر شہر
۱۳۳۴/۳/۴۰	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۴۰	مثنوی در پتہ التقدیر
۱۳۳۴/۳/۴۱	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۴۱	فیض نامہ بہ اقامت
۱۳۳۴/۳/۴۲	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۴۲	روم دروس مع شہر شہر
۱۳۳۴/۳/۴۳	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۴۳	مثنوی در پتہ التقدیر
۱۳۳۴/۳/۴۴	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۴۴	فیض نامہ بہ اقامت
۱۳۳۴/۳/۴۵	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۴۵	روم دروس مع شہر شہر
۱۳۳۴/۳/۴۶	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۴۶	مثنوی در پتہ التقدیر
۱۳۳۴/۳/۴۷	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۴۷	فیض نامہ بہ اقامت
۱۳۳۴/۳/۴۸	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۴۸	روم دروس مع شہر شہر
۱۳۳۴/۳/۴۹	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۴۹	مثنوی در پتہ التقدیر
۱۳۳۴/۳/۵۰	رویت نام	۱۳۳۴/۳/۵۰	فیض نامہ بہ اقامت

نقل گرامی نامہ علامہ سر محمد قبال ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

لاہور
۹ جون ۱۹۳۳ء

جناب کرم! السلام علیکم

کلیات عزیز کا ایک نسخہ جو آپ نے کمال عنایت ارسال فرمایا ہے مجھے مل گیا۔ جسکے لئے میں آپ کا بہت شکریہ گزار ہوں۔ نوازش نامہ میں جو کچھ آپ نے میرے متعلق ارشاد فرمایا ہے وہ آپ کے حسن اخلاق کا نتیجہ ہے۔

خواجہ عزیز مرحوم فارسی ادبیات کے اس دور سے تعلق رکھتے ہیں جسکی ابتدا شہنشاہ اکبر کے عہد سے ہوئی۔ انیسویں صدی کے دور درہندستان میں انکی ذات پر ختم ہوا۔ ایرانی تخیل نظم کی شاہراہوں کو چھوڑ کر اب زیادہ تر شعر میں اپنے کمالات دکھا رہا ہے۔ شعرا نے متاخرین میں قافیہ کا آواز بہت بلند ہوا اور اب تک بلند ہے لیکن خواجہ عزیز مرحوم کے قصائد اور محسنات جو انھوں نے قافیہ کی زمینوں میں لکھے ہیں وہ فارسی زبان کی موسیقیت اور خواجہ مرحوم کی اس زبان پر قدرت کا بین ثبوت ہیں مثلاً

سحرگمان بیا د حق۔ ز طائران فرق فرق غزل سر برداں نشق کہ کوہ کان ہم سبق
شیفتہ لعلوں شوق۔ چنانکہ در افق شفق شگفتہ گل درق درق سبعی ابر در عرق
بہر درق طبق طبق، اگر کسند شار با

غزل میں ان کی نظر بیشتر روحانی تھاوت پر رہتی ہے۔ اور ان تھائی کو وہ نہایت کسانہ اور لطافت کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ مثلاً
دو غنچہ بہت دو عالم ز گلشن جنش یکے شگفتہ یکے ناشگفتہ است ہنوز

زکوٰۃ اُن طرف است آج کے مقصد تو غنائ بجانب ناب اذرہ سراب انداز

برآں پروہ و احوال حبیب و اماں ہیں تو ہوشی و تماشائیاں کتاں پوشند

رسول ملت منصوم احوال چہ می پرسی رسیدم معراجے کہ نام دیگرش داراست
خواجہ عزیز کے اس شعر سے ایک اور ہندی شاعر کا شعر یاد آیا جس کے لطف سے

میں آپ کو محروم نہیں رکھنا چاہتا
انا الحق نقش منصور تاویسے نمی خواہ
گدا گم می کند خود را چو دولت میکند پیدا
اسی طرح خواجہ مرحوم کے شعر بھی خالق سے لبرز ہیں۔

ہنوز لوح و قلم بود و رسوا عدم کہ نقش مہر تو بر لوح دل نشست مرا

نشا طویل تو محروم دارم از وصل کہ در کنار چو آبی ز خود کسارہ کنم

یہ فیض ظہوری اور نظیری کا نہیں بلکہ کلام الہی کا فیض ہے اور خواجہ مرحوم کو خود
اس کا احساس تھا۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

کے از ظہوری و از نظیری رسد غریز
فیضے کہ از کلام الہی بار رسید

مخلص محمد اقبال
لاہور ۹ جون ۱۹۰۷ء



مقدمہ

نوشتہ

عالیجناب مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی
نواب ریاض جناب رئیس حبیب گنج ضلع علیگڑھ

— — — — —

۷۸۶

حاملاً و مُصلیاً

لکھنؤ کے دور آخر کو جن اہل کمال پرنماز اور بجا نواز تھے اس میں خواجہ غفر الدین غزنوی
مردم ممتاز ہیں۔ امتیاز کی وجہ یہ ہے کہ ادب فارسی میں کمال حاصل کیا اور ان میدانوں
میں علم استاد ہی بلند کیا۔ جو متاخرین کی دسترس سے باہر تھے یعنی ثنوی و قصیدہ۔
استادانِ سخن میں سب سے زیادہ مختصر رباعی ہر جو سب سے مشکل ہے۔ دیکھو صدیوں کے
دوران میں صرف چار پانچ ہی استاد رباعی گزے ہیں۔ حضرت ابوالخیر ابوسعید۔
شیخ الاسلام انصاری۔ عمر خیام۔ سحابی نجفی۔ دل چاہے تو سرمد کو بھی یاد کر لو اس نے
بھی ایک لطف پیدا کیا ہے۔

رباعی کے بعد ثنوی ہے۔ ہمیں اساتذہ کی تعداد بین سے زیادہ نہوگی۔ ثنوی کے
بعد قصیدہ ہے اسکے استاد سلو کے اندر اندر ہیں گے۔ سب سے زیادہ آسان غزل ہے۔

اشاد غزل بیسوں بشا میر غزل سیکڑوں میں کہنا یہ تھا کہ خواجہ غریب صاحب امتیازیوں میں
کہ انھوں نے شنوی اور قصیدہ میں جو بہ کمال دکھائے۔ مذاق شعر کا یہ بلند کیا۔ اسکا
ثبوت آگے دیکھو۔

لکھنؤ کی سبزی منڈی میں خواجہ صاحب کی بارہ درمی گویا خیابان شیراز تھی انسان
وہاں پہنچتا تو حافظ سعدی کے کمال کی ہمک پاتا۔۔۔ وقت دو بالا ہو جاتی حسب علامہ شبلی
بھی وہاں ہوتے۔ اور یہ اکثر ہوتا۔ لکھنؤ کی حاضری میں خواجہ صاحب کی نذرت میں
باریاب ہونا میرے لئے لازم تھا جس وقت اطلاع پہنچتی تھی اسراستہ اس شان سے
برآمد ہوتے کہ لب پر بزم ہوا۔ یا تھ میں پیار کا سامان۔ بالاتر قلبی محبت جسکا اثر تمام
حرکات و سکناات میں عیاں نظر آتا۔ مراتب پزیرائی کے بعد بیٹھتے باقی کرتے۔ چاکر کی
تیاری کا اہتمام جاری رہتا۔ ناممکن تھا کہ وہاں ہاتھ نہ لگائے۔ چائے میں زعفران سرودہ پڑتی
شام کو سادہ صبح کو دودھ ناشتہ کے ساتھ۔ بازار کا دودھ جب چاکر کو برنگ کر دیتا تو خواجہ
صاحب کا خبز ہو جانا قابل دید ہوتا۔ کم سخن۔ کچھ اور سادہ بیان۔ خود دہانی سے لغو کو روکنا
دور اسلئے گفتگو میں خوش بیانی نہ تھی۔ ع

درائے شاعری چیرے و گروہ

خواجہ صاحب کے اوصاف کی وہ تاثیر تھی کہ سیدھی سادہ مختصر باتوں پر خوش بیانی کا
ذوق قربان تھا۔ بارہا حاضر ہوا مگر کلام سننے یا چاہل کرنے میں اتنا کم کامیاب ہوا کہ گویا
نہوا۔ ہاں وہ سرائے کلام سناتے ادبی نکتے بیان فرماتے۔ علمی سوالوں کا جواب شافی دیتا
ناممکن ہے کہ ان صحبتوں کا ذکر ہوا اور خواجہ نور الدین مرحوم کی نورانی صورت یاد نہ آئے۔
انکا ایک طرف خاک رازہ بیٹھنا۔ کلام کے فرسے لینا۔ نکتہ بخجی۔ لطیف کلام۔ ایک خاص
لطف رکھتا تھا جو برہیں گزر جانے پر بھی آج تک نقش دل ہو۔

خواجہ صاحب کی وفا سچے آج تک دل کو ہمیشہ یہ قافیہ رہا کہ مرحوم کا کلام مرتب

و شایع نہوا۔ جب یہ خیال آتا کہ کس میری میں کہیں تلف نہو جائے تو دل پر ایک چوٹ سی لگتی
سست نہیں حیرت ہوئی جب میں نے دیکھا کہ چھپا چھپایا مجلہ کلیات غریز میری آنکھوں کے
سامنے موجود ہے۔ قدرت نے یہ کام کسے ہاتھوں سے لیا اسکے جسکو نہ شاعری سے
لگاؤ جو شعرو سخن سے۔ خواجہ غریز کے فرزند غریز خواجہ وصی الدین صاحب میں اور ہر ایک
جو ہر میں مگر ”موزونیت“ تو انکی طبیعت سے براہل دور ہے۔ باوجود اسکے اپنے
بالکمال والد کا کلام مرتب کر کے چھپوا دینا قابل صد ستائش اور دنیا کے ادب پر عظیم حسان
ہے۔ منقولہ ہے کہ نام آسمان سے اترتے ہیں۔ انکا نام شاید وصی الدین اسی لئے ہوا تھا
کہ اشاعت کلام کی وصیت پوری کریں گے۔ انھوں نے اپنے امور باپ کی روح کو شاد
کیا۔ اللہ پاک انکو دایرین میں شاد و بامراد رکھے۔

حالات خواجہ غریز کے مورث خواجہ محمد مقیم آٹھویں صدی ہجری میں ترکستان سے
حضرت سید شرف الدین بلبل شاہ کے ساتھ کشمیر میں آکر مقیم ہوئے یہی
حضرت بلبل شاہ ہیں جنھوں نے کشمیر کو اسلام پھیلا کر جنت نظیر بنایا۔ خواجہ محمد مقیم تاجر تھے
اور پیشہ آخر تک اس خاندان میں رہا۔ خواجہ غریز کے والد خواجہ امیر الدین نے تجارت
کا دائرہ اتنا وسیع کیا کہ یورپ کو بھی شیعینہ پوش اور کشمیر کا حلقہ گوش بنادیا۔ فرانٹ خاص
بازار تھا۔ یورپ کے تاجر انکے یہاں آکر رہتے اور فرمائشیں تیار کر کے واپس
جاتے۔ خواجہ امیر الدین نے کشمیر کی سکونت ترک کر کے لکھنؤ میں بود و باش اختیار کی۔
سبزی منڈی کی بارہ درمی انھی کی بنا کردہ ہے۔ یہاں بھی شال کا کارخانہ وسیع چلانا
پر قائم کیا۔ بالآخر تجارت کی کساد بازاری اور یورپ کی خود غرضی نے اس کارخانہ کو بھی
سرد کر دیا۔ شکر ہے کہ خواجہ غریز کی گرمی سخن نے اسکو وہ نور بخشا کہ آج تک روشن
و منور ہے۔

خواجہ غریز ۱۲۵۷ھ میں ملک کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آٹھ نو برس کی عمر تھی کہ باپ کے تھما

لکھنؤ پہنچے۔ اور یہیں تحصیل علم کی افسوس ہے کہ خواجہ صاحب کی تحصیل علم کے حالات پر وہ غفایں ہیں۔ کیا پڑھا۔ کس سے پڑھا۔ کچھ نہیں معلوم۔ فارسی پڑھی بلکہ اُس میں کمال حاصل کیا اس میں کیا کلام ہو سکتا ہو۔ علوم عربیہ میں ہی صاحب استعداد تھے۔ خصوصاً ادب میں۔ حماسہ یقینی۔ سببہ معلقہ کا بارہ درجہ میں طلبہ کو درس دیتے تھے۔ یہ بھی درست ہے کہ ایک فغانی بزرگ کی صحبت میں جو درگاہ حضرت شاہ مینا میں رہتے تھے۔ کلام فارسی میں ترقی کی۔ ان بزرگ کا نام عبداللہ تھا۔ ابتدائی شاعری کا نمونہ ہے

عاشقِ پند بہت بہانا کلام ما

خواجہ صاحب کی شادی داروغہ عاشق غیاث کے یہاں ہوئی جو محمد علی شاہ بادشاہ کی کلر میں توشہ خانہ کے داروغہ تھے۔ اور حسین آباد کی تعمیر کے متمم۔ خواجہ صاحب کے اور اقربا بھی لکھنؤ اور کشمیر میں نامور رہے۔ نواب قمر الدولہ۔ ظہیر الدولہ۔ اور اشرف الدولہ کے نام عظمت خاندانی کی سند ہیں۔

۱۸۸۷ء میں خواجہ صاحب نے اپنے دوست شیخ واجد حسین صاحب تعلقہ دار کے صرار پر کیننگ کلچ میں فارسی کی پروفیسری قبول فرمائی اور نو سال تک اس فضا کو جاری رکھا۔ اُس میں کون شبہ کر سکتا ہے کہ اس تعلق سے خود کیننگ کلچ کا شرف بڑھا۔ ۱۹۰۹ء حیدر آباد کن کے محکمہ السنہ شرقیہ کے ممتحن مقرر ہوئے۔ خواجہ صاحب کی سوانح میں غالب دہلوی سے ملاقات کا واقعہ شان رکھتا ہے۔ ۱۹۱۷ء میں اٹار سفر کشمیر میں وارد دہلی ہوئے تو غالب کی زیارت کا شوق دل میں پیدا ہوا۔ مرزا کا یہ آخری زمانہ تھا۔ پلنگ پر لیٹے رہتے تھے۔ سماعت اس قدر کم ہو گئی تھی یا کم کر رکھی تھی کہ لوگ بجائے بات کرنے کے کاغذ پر مطلب کی بات لکھ کر پیش کرتے اور مرزا صاحب لیٹے لیٹے جواب لکھ دیتے یہی معاملہ خواجہ صاحب سے پیش کیا۔ تحریر سے ذوق محسوس کر کے مرزا نے شعر کی فرمائش کی۔ خواجہ عزیز نے شعر لکھ کر پیش کیا

مصر شائع از شک متا ہے کہ من دارم
 زلیخا کو رشید و حسرت خوابے کہ من دارم
 غالب کو مصر کی ترکیب میں مائل ہوا کہا ماہ کنعاں سنا ہے، مہ مصر انہی ترکیب
 خواجہ عزیز نے صائب کا شعر میں پیش کیا تو مرزا بہت خوش ہوئے شعر بار بار پڑھا
 اور تحسین تبلیغ کی۔
 خواجہ عزیز کا ایک نعتیہ شعر بہت بلند پایہ ہے۔

دہ حق عشق احمد بندگان چیدہ خود را بخا صال شاہ می بخشد می نوشیدہ خود را
 بیٹنہ کے صاحب ل بزرگ مولانا محمد سعید حسرت تخلص نے شعر سنا تو کیف و وجد طاری
 ہو گیا۔ کلکتہ کی ایک مجلس میں جبکہ بہت بند غزری پڑ گیا تو ایرانیوں پر بھی کیفیت ذوق طاری ہوئی
 خواجہ صاحب نے کشمیر کا کئی بار سفر کیا تھا۔ منجملہ اسکے ایک سفر کی یادگار مثنوی۔
 ارغمان لا جواب ہو۔ خواجہ صاحب نے ۸۵ برس کی عمر میں ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹۱۵ء
 میں مقام کفرو ملت کی سکرٹریوٹر اسٹال میں دفن ہوئے غفرلہ، ذبیح فرخ آبادی نے
 تاریخ خوب کہی ہے۔

ع۔ عزیز مصر خباں خواجہ عزیز الدین۔ ایک عدد کا قلمیہ ہو۔
 خواجہ صاحب اوقات عبادت گزار تھے۔ مذہب کی طہارت اور
اخلاق مشرب کی سوجت اسکے جملہ حرکات و سکنات سے خود بخود عیاں ہوتی
 تھی۔ ”مشک آمنت کہ خود ہوید نہایت غیور اور حیرت منگ تھے کسی کا بار احسان اٹھا سکتے
 تھے۔ متحالف کا خوش مسلولی سے فوراً عوض کرتے بعض دفعہ دستی پہنچنے کا موقع
 نہ ملا تو پاگل ڈال دیتے یہاں پہنچا۔ باوجود وضع کی پابندی اور شان استغناء کے نہایت
 ملنسار اور متواضع تھے۔ آدمی جتنی دیر حاضر رہتا اخلاق کی پاکیزگی سے مسحور رہتا۔
 حسن اخلاق مذہب اور فرقت کی قید سے بالاتر تھا۔ مسلمان۔ عیسائی۔ ہندو۔ سنی۔ یشتیہ

سب کے ساتھ یکساں اخلاق سپیش آتے۔ محض ظاہری اخلاق نہیں وہ اخلاق جسکا اثر دل پر پڑتا۔ عارف جامی کا مشہور شعر گویا انکی زندگی کا اصول تھا سہ
پس چناں زری کہ بعد مردن تو ہمہ گریاں بوند تو خداں
اجاب کا دائرہ وسیع تھا۔ مخصوص اجاب پر دل سے فدا تھے۔ علامہ شبلی کی وفات کے بعد پہلی ملاقات میں جب مرحوم کا ذکر مجھ سے فرمایا تو بایں تہمتیں آواز
گلو گری تھی اور آنکھوں سے آنسو جاری۔ کلیات کے ساتھ جو رقابت چھپے ہیں انکے
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ معاصرین سے (جو ادب فارسی کے بقیۃ السلف تھے)۔
خواجہ صاحب کے دوستانہ مراسم تھے۔ مثلاً منشی غلام غوث خاں بیخبر الہ آبادی مولوی
محمد سعید صاحب حسرت ٹپنوی۔ علامہ شبلی۔ مولانا عبد الغنی خاں صاحب غنی۔ راجہ دگر گار شاد
تعلق دار سندیلہ منشی دلاور علی طرزی۔

خواجہ صاحب کے چار لڑکے تھے۔ خواجہ خلیل الدین۔ خواجہ رشید الدین۔ خواجہ
اولاد وصی الدین۔ حافظ محمد امین الدین۔ والد کی حیات میں حافظ محمد امین
مرحوم ہمانوں کی خدمت ایسی خوبی اور بے تکلفی سے کرتے تھے کہ دیکھنے والوں کو تعجب
ہوتا کہ خواجہ صاحب کے صاحبزادہ اور شیوق خدمت۔ علامہ شبلی نے ایک بار تعجب سے
پوچھا کہ حافظ امین الدین اس قدر بے تکلفانہ خدمت کس طرح کرتے ہیں تو فرمایا کہ ہمارے
گھروں میں بچے ہمانوں کی خدمت کے عادی بنائے جاتے ہیں۔ خواجہ وصی الدین
صاحب گریجواریٹ ہیں۔ ڈپٹی کلکٹری کے عہدے کا وظیفہ پارہے ہیں جیسا کہ
اوپر بیان ہوا انکا خاص کارنامہ یہ ہے کہ باوجود فارسی ادب سے مناسبت نہونیکے
مرحوم والد کی یادگار قائم رکھنے کو انکا کلیات مرتب اور شایع کیا۔ اہل سخن کو ممنون
کرم بنایا۔ جو دشواریاں انکو اس کام میں پیش آئیں انکا اندازہ آسان نہیں۔ اور ہاں
نہ صرف کلیات غریز کو شایع کیا بلکہ جس بارہ درسی میں اسکی فکر بدلی تھی اسکو وسیع

ودا دیز غریز منزل بنا دیا۔ اسم بامسمی ہو گئی۔
خواجہ صاحب کے پوتے خواجہ شریف الدین لکھنؤ کے مشہور واکٹر ہیں۔
جن باادب تلامذہ کے نام معلوم ہو سکے وہ حسب ذیل ہیں۔

تلامذہ

- | | |
|---|--|
| (۱) مولوی عبدعلی صاحب آسی مدرسی۔ | (۲) مرزا محمد ہادی صاحب رسوا۔ بی۔ اے۔ لکھنوی |
| (۳) رانین حسن خانصا۔ دانش رسولوی | (۴) قاضی محمد خلیل صاحب خلیل بریلوی۔ |
| (۵) مولوی شکر اللہ صاحب سیل میسر بھوپال | (۶) منشی اوڈ بہار لیل صاحب۔ مر لکھنوی۔ |
| (۷) منشی میکو لال صاحب عشرت لکھنوی | (۸) سید علی محمد صاحب عارف لکھنوی |
| (۹) شیخ اصغر علی صاحب صغریہ دار گندارہ | (۱۰) مولوی حسن الد خانصا صاحب ثاقب |
| (۱۱) خواجہ محمد عبدالرف صاحب عشرت | (۱۲) مرزا کاظم حسین صاحب محشر |

(۱۳) مولانا شبیب الد صاحب بنیب فرنگی مہلی

اندازا صلاح خواجہ صاحب کے شاگرد رشید سہیل کے الفاظ میں سنو۔ حضرت خواجہ صاحب کا طلبہ کے ساتھ خلق پیرانہ شفقت و تقار و حلم اور تشفی بخش طرز افہام و تفہیم تھی۔ حضرت خواجہ صاحب کا طریق صلاح خصوصیت کے ساتھ یہ تھا کہ آپ شاگردوں کی نظم کے الفاظ ہی کو خیف سی ترمیم کے ساتھ کچھ اس خوبی سے تبدیل فرما دیتے تھے کہ شعر میں ادب و زبان اور خیال و بندش کی بیشمار خوبیاں پیدا ہو جاتیں احتیاط کا یہ حال تھا کہ کبھی ایسے محاورہ کو جائز قرار نہیں دیتے تھے جسکی سند موجود نہ ہو۔ درس میں جب شاگردوں کو مضامین کے سمجھنے میں مشکلات پیش آتی تھیں۔ نہایت آسانی سے حل فرما دیا کرتے تھے۔ انتہی۔

یہ میرا تجربہ ہے کہ خواجہ صاحب کلام بہت غور اور وقت نظر سے سنتے تھے۔ ایک موقع پر میں نے شفا فی اصفہانی کا یہ مطلع پڑھا۔

آمد بہار و جلوہ بستام آرز دست
 ہمایا لگی بہ مرغ غزل خوانم آرز دست
 میرے یہاں جو کلیات شغائی کاظمی نسخہ ہے انہیں ہمایا لگی ہی تھا اسکو پڑھکر
 میں نے اور اشعار پڑھے مگر دیکھا کہ خواجہ صاحب متوجہ نہیں آہستہ آہستہ شعر پڑھ کر
 اسکے الفاظ کو یوں دوہرانے لگے جیسے کسی کے نوالے میں کوئی ریزہ آجاتا ہو اور وہ
 اسکے نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ بتا بل دوسرا مصرعہ اسطرح پڑھا۔

ہمایا لگی مرغ غزل خوانم آرز دست
 پڑھ کر فرمایا "مجھ کو ہمایا لگی میں تامل ہوا کہ بال" سے با لگی کیونکر بنا۔ صحیح ہمایا لگی ہے
 اب مصرعہ چیت ہو۔ دوسرے کلام کا کلام منکر واد بہت فراخ دلی اور کشادہ پیشانی سے پڑھتے
 اساتذہ فارسی میں مولانا نظامی کو بہت مانتے تھے۔ ایک بار میں نے نظامی کی خصوصیت
 پوچھی تو فرمایا الفاظ کا انتخاب ترتیب اور بندش ان تینوں طریقوں میں نظامی ممتاز ہیں۔
 بعینہ جسطرح ایک بالکمال جو ہری جو اہر آبدار پیداغ کا انتخاب کرے۔ انکی ترتیب میں
 جو ہر نظر دکھائے۔ اور پڑاؤ میں قوسہ ہمارت ہستہ قیصر مانع کے جہلا سے وہ الفاظ
 میں ترکیب بند پڑھتے ہوئے میں نے سنا تھا۔ پڑھنے کا انداز تینوں اور سادہ تھا۔
 اثر آفرینی کا اہتمام نہ تھا۔

خواجہ صاحب کا کلیات اگرچہ ضخیم نہیں اور اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے
 کلام کہ کل کلام نہیں تاہم اصناف سخن سے مملو ہے۔ قصیدہ، نثر، غزل۔
 ترکیب بند، قطعات، ہفت بند، رباعی، سبکدست، ہتھکتیں، موجود۔ اہل نظر
 ترتیب کلیات دیکھ کر سرخرو ہونگے۔ مگر یہ ثبوت ہے خواجہ وصعی الدین کی مشکلات کا
 اور اس شہسوار کی کا جو حصول کلام و ترتیب میں پیش آتی۔ تمام انداز کلام متانت، ہند
 کی چستی، شور و زواید سے پاکیزگی مضامین کی بلندی سبب۔ مناجات، نقلی کا اہتمام
 بکسی پیش نظر تھا۔ بالآخر یہ کہ فارسی ذوق اور خود ساختہ زبان کا ہر دو تھیں استادوں کا

پیردی کا پروردہ تھا۔ لہذا سندی تھا لغت و نقبت میں عقیدت کی گرمی و تاثیر صاف
عمیاں ہے۔

شہنویات چار ہیں قیصر نامہ، بطرز سکندر نامہ۔ اسمیں جنگ روم روس کی شان
ہے۔ نمونہ حمد ملاحظہ ہو۔

بنام خداوند کار آفرین	ہزار آفریں صد ہزار آفریں
ازل تا ابد بارگاہ و نیست	کراں تا کراں در پناہ و نیست
اگر از جلالتش نہ دم زباں	بلرزد سپہر و بجنبہ جہاں
بکیتائیش ہر کہ دم می زند	نہ دم بل دو عالم ہم می زند
رُخ غازیان را بخوبی غارہ ساز	باب آدم تیغ جاں تازه ساز
بحکمش ابابیل چوں پرزند	صفت زندہ پیماں ہم برزند

نمونہ و لغت۔

بمعنی ز رحمت نخبست آیتے	بظاہر ز دولت پسین رایتے
زمین تا فلک روشن از دین او	ز آئینہ روشن تر آئین او
ز مہر نبوت کہ بر پشت زد	بمہر سلیمان زد انگشت زد
بیدار آں روضہ شادان شوم	اگر خار با شوم گلستان شوم
بنجاک درش کاش خاکم کنند	کز الایش خاک پاکم کنند

تالیف کتاب۔

کن آتش پارس شرمزدہ بود	دل و جاں گبران ہم افسردہ بود
نہ آتش بجاد نہ آتش شکدہ	در دیر را قفل محکم زدہ
من آرد دم آں قفل چوں کلید	دستہ را شد کشادے پدید

مرح سلطان عبدالحمید خان -

باوزنگ شائہنشیہ پاجی اوست

میں باپاں کہیں خالفتاہ

زستش قویست اسلامیات

درش مرج ہفت لبت بود

روانگی لشکر روم و روس -

دو جہشید لشکر براہیختند

دوا سکندر از راہ از زندگی

دو سمع از دو سولخ برافروختند

دو لشکر برون شد بمیدان کہیں

در آمد بجہش دو فوج گراں،

فوج پلونہ و عثمان پاشا -

بر آشفٹ سلطان ازین ناروگیر

کہ سالار عثمان جنگ آزمائے

برار است اسپہبد صف شکن

ہمہ کاروان و قواعد شناس

ہمہ نوجواناں ماہوت پوش

بفرشتہ آہنگ ناموس ننگ

پیادہ چو آب و سوارہ چو باد

ولی در دل عالمے جائے اوست

کہن دید بان میں خواجگاہ

بدورش بلند اختر شامیاں

وسے مرکز پنج نوبت بود

بخوں رختیں ہی رکت رختند

بخوں کردہ پر چشمہ زندگی

نہ پروا نہ جانما سوختند

بجہش در آمد زبان و زیں

دو کوہ از دو گشتہ گوی زبان

بفرمودہ نوشت فرماں دہر

زیاواں میدان شہر برگزائے

قشونے ز ترکان شمشیر زن

چو ایمان خود جملہ محکم اساس

بخاکستری جامہ آتش فروش

سبق بردہ جنگ اہل فرنگ

با عدلے نوح و با شرار عاد

عثمان پاشا۔

پہلے از عثمان جنگ آزمائے
مخطوطوں کو آتش بخوش
خرومند دانا دل تیز رائے
نہنگے بکفت از دہائے بدوش
جوانان ترک۔

ازیں سوئے ترکان طاعت گزار
وضو کردہ ہر ایک بنجوبیش
بکار خداوند سہ گرم کار
لبشوق سجودی سرافندہ پیش
نمازی بنجوں جاہا ساختہ
گئے در رکوع و گئے در سجود
پیکے گرم سعی و یکے در طواف
شمردند محراب شمشیر را
ہر پیکار کارے کہ تکبیر کرد
چہاں سوئے شمشیر عریاں شدند
رساندند بر عرش تکبیر را
نہ شمشیر میکرد و نہ تیر کرد
کہ کوئی ہم آغوش حوراں شدند

عثمان پاشا کا گھوڑا میدان کا زار میں کام آتا ہے
سمنڈش کہ میگشت در کوہ و دشت
ز بس تیر رفت از جہاں در گذشت

دھارے اتر کر عثمان پاشا امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں

نخستین بیابوس سلطان رسید
سندھ مراد داغ بردل نہاد
بے قطرہ آخر بے ماں رسید
کہ سلطان بہ پیشانیش بوسہ داد
گلو بوسہ تمغائے اخلاص بود
کہ تمغائے عثمانی خاص بود

خاتمہ جنگ و کلام۔

چو شمشیر یافت اندر نیام
کشیدم ز بالی من ہم آخر بحکم سید
یہودی ۱۲۹۶ء میں مطبع نظامی میں چھپکر شائع ہوئی تھی۔ اس وقت مسلمانوں کے

یہ زندہ داستان تھی۔ آج ہماری مردہ ولی سے مردوں کی کہانی ہو۔ چند روز میں ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔

ثنوی پیر بنیا یہ ثنوی آئین شیرازی کی مشہور ثنوی بحر حلال کا جواب ہو۔ اور خواجہ صاحب کی قوت فکر و سخن آفرینی کی روشن دلیل۔ ذوق بحرین

ذوق فیتین مع التجنیں ہے ثنوی پیر بنیا ۱۳۱۷ء میں مطبع اصح المطابع لکھنؤ میں (جو اس وقت تک مطبع نظامی کی شاخ تھا) خواجہ غریز کے شاگرد غریز شیخ اصغر علی صفر تعلقدار گنڈاڑہ کی فرمائش اور اسی مرحوم کے تحشیے سے طبع ہوئی تھی۔ ظاہر ہے کہ ان تمام شہر لاطکی یا بندری کے ساتھ کلام سادہ نہیں رہ سکتا۔ دقیق اور عمیر الفہم جو بیگناہم لہو و نمونہ اسکا مطلع لکھ دیتے ہیں۔

لے نہ تواند ز سر من شور ہا نام تو بہت افسر منشور ہا
تیسری ثنوی۔ ہدیۃ الثقلین ہے۔ اسمیں ایک خواب کا جہیں دیدار حضرت رسالت پناہ سے مشرف ہوئے ذکر ہے۔

جو تھی ثنوی۔ ارمغانِ الاجواب یہ ثنوی کشمیر ہے کشمیر حنبط نظیر کے مناظر اور مشہور مقامات کا ذکر ہے۔

قصائد قصائد متعدد ہیں۔ مدوح بھی شاندار ہیں۔ مثلاً سلطان عبد الحمید خاں محرم و اجد علی شاہ بادشاہ او وہ۔ علی حضرت میر محبوب علی خاں بہادر آصف جاہ شاہنشاہ قآنی کے طرز کا قصائد میں خوب تملع کیا ہے۔ نمونہ ملاحظہ ہو۔

دوشم گوش آمدہ گلے بندہ خدایا از بند خود بر آزد در بندگی در آ
دستے فراز کن کہ نیازت شود قبول صبحے نیاز کن کہ نمازت شود ادا
بردار سر پیش و ز جیب فلک برآمد بگذار یا سنجویش و بعرض بریں بر آ
کبر تو خیر است چرا نشکنی ز ہم نفس تو کافرست چرا لفگنی ز پا

طوفی بکوی عشق کہ ہم کعبہ ہم حرم
سعی ز سئے صدق کہ ہم مردہ ہم صف
رخش تو چرخ سیر چہ پوی بہفت خواں
دست تو دیو گیر چہ تیجی بہ اژدہا
قطعات قطعات بہت ہیں تہیتی اور غزلی قسم کے۔ تارینیں عموماً صاف اور
احسن اور زوائد سے پاک ہیں۔ منشی اطہر علی صاحب مرحوم کی تاریخ وفات
کیا خوب ہوئی ہے۔ "نام اطہر وطبع اطہر و جا اطہر یافت"۔ مولوی محمد اکرم فرزند
مولانا محمد نعیم فرنگی محلی کی جو امرگی کی تاریخ ملاحظہ ہو۔ بودا و گلینے ز بارغ نعیم۔

غزلیات غزلیات کا انداز اشعار ذیل سے عیاں ہوگا۔

بیاساتی سرت گرم رواں کن کشتی ڈورا
بسم اللہ مجربیا باذن اللہ مرسلہا
بود سر خوش ایں صہبا کمر سر خوش ہشیاری
دل دانا ش میڈا منفرد انا بنہ منیا
غزرا از گفتات مرست سر خوش نشاتینستی
حکاک اللہ فی الدنیا ستاک اللہ فی العقبہ
وہ حق عشق احمد بندگان چیدہ خود را
بخا صاں شاہ می بخشہ می نوشیدہ خود را
دو عالم را شب معراج بود ولیا اللہ سے
کشا ہے چون دیکھوئے بہم پیچیدہ خود را
بود پیا نہا بریزد جا نہا بر لباز حسرت
کہ کج دار و مرز آموخت یا رب کج نگاہا را
چو شمعے کہ بر مفسلاں حسد بیرند
بدل ز درد تو رشک است جملہ اعضا را
عزیز بندگی خواجہ عزت نیرم کرد
کہ بہت بندہ یکتا خدا سے یکتا را
ز داغ سینہ رسد فیض جملہ اعضا را
یکساں قناب بود بس تمام دنیا را
بجرم عشق نسیازم کہ جائے فرد عمل
بدست دامن پوست بود نہ لیخا را
تو نور خدا مشاطہ احسن دی حجابش را
ید اللہ شانہ باشد گیسو پر تیج و تابش را
ندانم تا بجیب دامن عاشق چہ خواہد کرد
کہ ذوق جلوہ خود می در داڑھم تھا بش را

لے بارغ نعیم کا لطف ملاحظہ طلب ۱۲

خم می پرده دار جلوه می هست آن غافل
 فریب جلوه سید می خورم هر دم بجز
 بشوق خلد در کام سقر اند ختم خود را
 مرا خود کشته و افکنده در حیرت جهان را
 ز عرض حال دل مکتوب قاصد بر نمی آید
 در گلشن بر دیم باغبان بهیوده می بندد
 تهن لعل او لب لعل نطق سخن سر لعل را
 سخن خفته شاید کار با باقیست گردون را
 بیک لعل چمن بر آید کس از غمنازش
 به بزم باه خواران حبس می رانی از رد
 نگه از ضبط خوں گردید شد و رفت چکیدر نما
 ترنج کف پاش چرخ تپان رخ تو برداری
 زدن شستیم داغ کلفت بیم و امید اینجا
 بدو یگانه عشق از خوں بها بگذر غنیمت آن
 خوشم کای بیو ناخوانده کردی چاک مکتوبم
 پیانته با پر شد و ماست خماریم
 چاک کن جائه هستی که شود از پید
 هر بن مویم از چشم ضیاء دارد
 من جدا چشم برایش دل بیدار جدا
 بساده لوحی من کس مباد در عالم
 خدا سیاه کند و سکه مرگ کز گیتی

چه دانی عینیت زیر خرقه مستان خرابش را
 که اندازم آه بویست هر موج سرایش را
 حریف ستم و شناسم از لطفش تعایش را
 بتیغ از هر کس پرسد که گشت این خسته جان را
 مگر اندر نور دنامه می عظیم زبانه را
 که چون ناله بس من باخویش دارم گلستان را
 عقده زلف او بکار عقل گره کشا را
 که بزخاک شهیدان آورد آن جامه گلگون را
 خداوند ادله کن در تنم هر قطره خوں را
 اگر صد بار بنیسم بهم بگذرد در خم غلاطیل را
 نقاب افکندن از رخسار آنکه منع دیدن را
 چه سراپا گل رود هر سو تیاراج بریدن را
 دو عالم یک شمشیر بود کز مرغان حکید اینجا
 که قائل دولت فرو خویش نخواهد از شهید اینجا
 بقوانی که حشره عا نهیده گویا
 یارب که بسا قی برساند خبر را
 تا اگر پیاں نذر دگل نمک در پید
 روزی که هست در این خانه زهر سو میدا
 در جدا دیده جدا رخته دیوار جدا
 که کرده اند بوصلش امیدوار مرا
 بیک دوگز کشتن کرد شرمسار مرا

عزیز مصر بنم بل عزیز ناچیزم
 اگر بوی بنواز و چو منی را چه لبید
 چون کتان صد پاره دل را حیرت نظاره کرد
 غیرتش باز بچه مشق طبعی نام نخواست
 شیخ عهد خویش بود می کجا و من کجا
 دیدمش صد بار و تسکین لم حاصل نشد
 در پریشان خاطری نشیده خوش و کجی
 ترک چشم از مستی می زند شبنون بدل
 داغ مهر را بنجد دل پیچ یک قابل نشد
 ابر نیلای دیگر و فیض محبت دیگر است
 حسرت دیدار را می رسم که بعد از کشتنم
 نگه تیر و قره خنجر بس از طره اش افسر
 شب همه شب با تو ای مسکرم از خاک بود
 پیش مهرش سه روزه جلوه فرمودند نه است
 ولم بخلت شیخان بار یا لرزد
 آنکه سحر و طلبلش چار سو گشتند
 کاریکه در شباب نشد کن به پیریش
 پرده زان حسن جهاں سوزا نسیم
 قرب از خواهم دور از و س نه ایم
 ضمیم از جنت بشارت می دهد
 از خدا و خود نه ایم اگر عتوی

شوم عزیز جهاں غریز دار مرا
 در عجم تازه مشام آنکه کند سلمان را
 صورت مه پاره تصویر بر هر پاره کرد
 آنکه در دم داده بوداد عاقبت خود چاره کرد
 ذوق صحبت سائے میخواران مرا بنجراره کرد
 دیدن هر باره ام مشتاق دیگر باره کرد
 آنکه دل را پاره و هر پاره را صد پاره کرد
 کثرت میخواری اورا عاقبت خود نخواه کرد
 گرچه مه در نیم مه کامل شد اما دل نشد
 قطره بگذشت از خود و گوهر شد اما دل نشد
 جان ز رفت از تن بزدن تا از نظر قاتل نشد
 سپاه ناز و خیل عمره را شاه اینچنین باشد
 چشم آنچه سوسه من چشم سوسه افلاک بود
 آن حال پاک را در خود نگاه پاک بود
 که این غزال شرکاران بنجاب خرگوشند
 لای کاش و حریم دلش جستجو کنند
 شب آنچه گم شود سحرش جستجو کنند
 داغ دل را شمع محفل می کنیم
 سحر در تحصیل حاصل می کنیم
 تکیه بر شمشیر قاتل می کنیم
 فرق چون دحق و باطل می کنیم

از لب جان بخشش آگہ چشمہ حیواں گشت (از غنیمت) از خجالت آب شد حتی توارت با حجاب
 اگر چه بایاد تو در خلد م دلی دل می کشد اشتیاق منزله کاں مسکن مادی تست
 افسر زخم را شمار و کمتر از جام سفال بر کر از دولت فقرت تو انگر ساختند
 قبلہ کوئے تو بہت امید گاہے عالمے یک نگہ کن سویم اے سویت نگاہ عالم
 کلیات کا ضمیمہ مکتوبات ہیں - شریں بھی خواجہ صاحب کی طبیعت کی
 بندی - متانت و شکل پسندی - الطفاست احتراز - مناسب الفاظ کا اہتمام

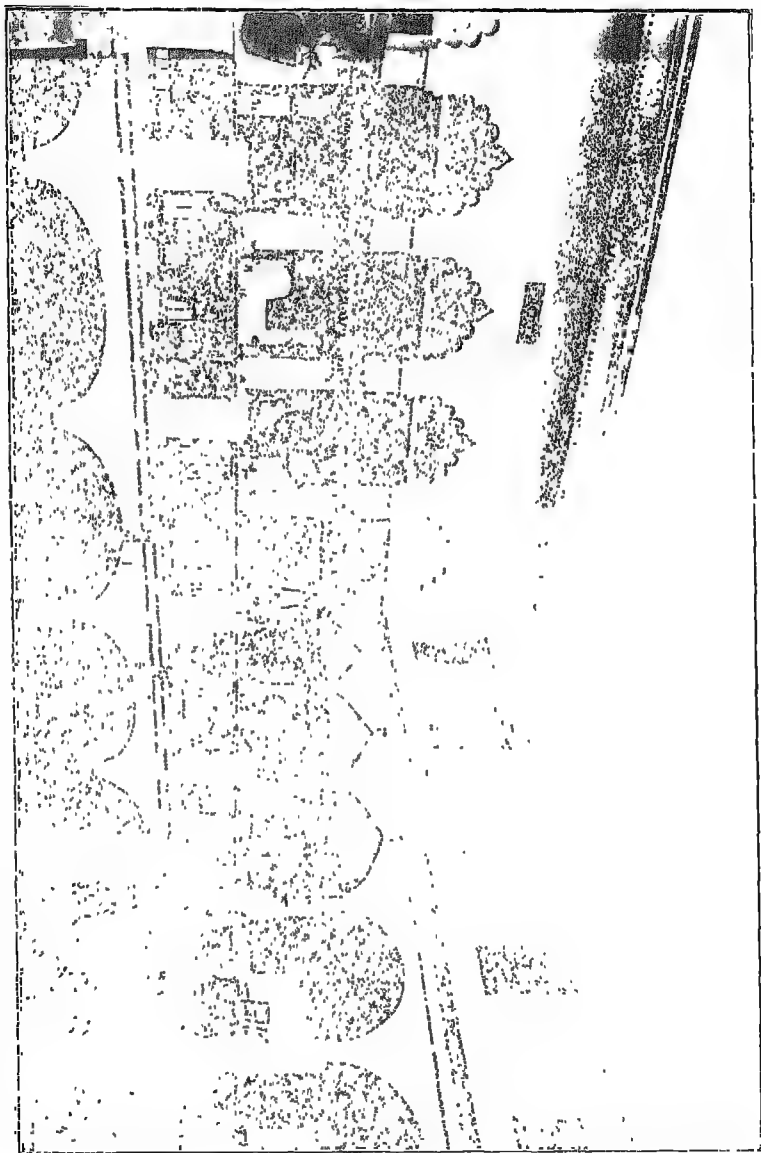
قائم ہے

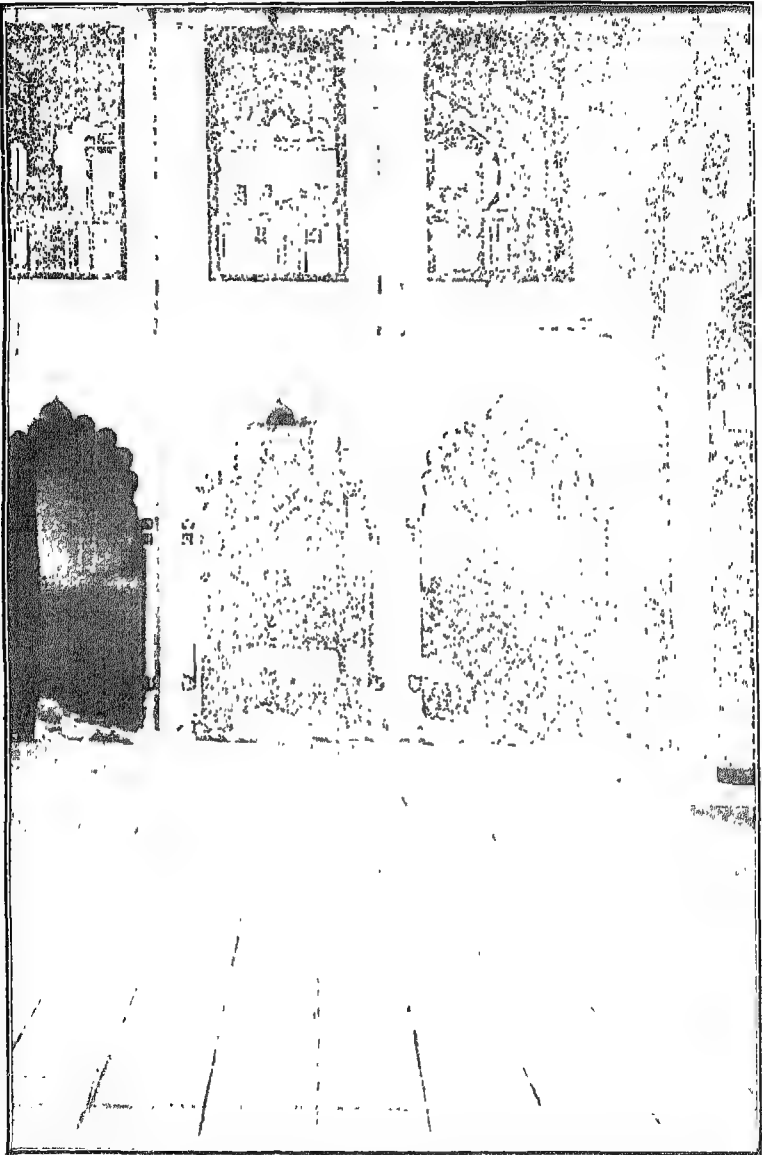
نیاں نشان

محمد حبیب الرحمن خان

حبیب گنج - ضلع - علی گڑھ

مجلس شورای ملی
شماره ۱۰۰
تاریخ ۱۳۰۲





نور علی

طاعتی که در روز شنبه
 در مسجد اعظم اصفهان
 (در روز شنبه)



$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840.



بیاساقی سرت گرم دران کن کشتی می را
 بیاسیراب کن ما را بیک پیانه صبا
 غرور نفس فرعون سیتان بشکن بیک ساغر
 کفنها پاره می سازند و خیزند از زمین نقصان
 بود سرچوشت این صها سراسر هوش و هشیاری
 مدد تکلیف مستی ساقیا هرگز مستوری
 خلائی گردد بدود و طریقت دم فزن هرگز
 خدا را از دای طریقت دستگیری کن
 ز نیزنگ سپهر نیلگون دارد خرد و حیثیت
 کتاب آفرینش بس در حرف آمد عجب این
 بیان آفرینش امثال روشنی این بس
 و لے از سیر این خورشیدزدیک است آن عست

باسم الله مجریها باذن الله مرسلها
 حاکم الله فی الدنیا لقاک الله فی العقب
 که داری دستگاه موسوی بناید بیضا
 بگورستان هیشانی اگر رشی ازین صها
 دل دانا نش مینا مغز دانا پنبه سینا
 بدستش ساغر صها چراغی دان نا بینا
 که عقل اینجا بود با عشق همراه حضرت موسی
 شبتا ریک دره باریک دره چاه ما آغلی
 که چندین رنگ می بودم بزن آید ازین مینا
 که دفتر ما سیه گشت و نه دستد خامه از انشا
 که خورشید برآمد روز روشن شد شب بیدار
 که چون می میشود امروز هم شب میان فردا

عزیز از گفته ات مست خوش نشاتین هستی
 حاکم الله فی الدنیا سقاک الله فی العقب

| | |
|--|--|
| <p>و بد حق عشق احمد بنگان چید خود را
 ندارد ارزش خاکی جواهر سرمه در چشم
 من از طول مل کمتر از ان زالم به سودایش
 دو عالم را شب معراج بود و لیلۃ القدر
 جبرس را در ترش آه رسل نیست آن بهتر
 که داند تاج دید از دیدنها در شب اسرعی
 ردائی ده که می بخشند شرف از سکه نامت</p> | <p>بخا صان شاه می بخشد نعل پوشیده خود را
 که روشن کرده ام از گردش بیده خود را
 که جاسی تمیت یوسف بر دوشیده خود را
 کنار دس چون در گیسوی بهم پیچیده خود را
 که بر جازه بر بندم دل شوریده خود را
 و نه گفت آنچه خود باد و ستاران دیده خود را
 زیر کامل عیار بر محک سنجیده خود را</p> |
| <p>گردان نا میدارد که خود یا نبی الله
 عزیز دور گرد گرد سر گردیده خود را</p> | |
| <p>باین رحمت بچشم کم مبین عصیان بنام از
 بهوی دوست جانی سوختم شاید قبول نشد
 بود پیمانها لبریزد جانها بر لب از حسرت
 بخون اهل دولت آرد دستی در خدا دارد
 ندارد حاجت تقدیق خون گشتگان او
 ز شب کوری گریز نیست و نه پیش پا باشد
 نغان ان شوخ شور انگیز شیرین کار بپرا</p> | <p>جامله هست در شکین نقاب این و سیاها را
 چرخه دایم در دایم صبحگاه با را
 که کج دارد و مرزا آموخت یا رب کج نگاه را
 گدایان عید میداند مرگ پادشا با را
 باین حسن و جمال از کس نخواست حق گواها را
 چراغ از نقش پای هران گم کرده با را
 که نخواهد بکام خود زبان داد خواها را</p> |
| <p>عزیز این چانه هست کیرانش سرمه بنفش
 ز بهند و ستان نورالمان فرست ابل صفا با را</p> | |
| <p>بنا از قبله رو گردانده تقوی و متکا با را
 ز چشم پرس حال جلوه آفتاب حسن او
 بر سوائی نشاید هر که با او سبستی دارد</p> | <p>ندانم بعد ازین در سر چه باشد کجک با را
 صبوحی کردگان دانند قدر صبحگاه با را
 بر نقش میتوان بخشید خیل و سیاها را</p> |

| | |
|--|---|
| <p>برم داد از بتان جالبی که نبود اعتبار را بخا
نه از بے التفاتی هست کم دیدن سوختن
خدا جوئی قوم جاہل از زاهدان ماند
بکیش عشق برنجیر فریب نیست قربانی
خارم هست از آن ساقی که شیم را لکان شیش
نه بیم پر شش و نی ذوق شیش نی غم دوش</p> | <p>اگر خود جامه از صفت برباشد گواہ را
که چشم از جلوه خود نیست فایغ کم نگاه را
که برگم کرده راهی ره فتلم کرده ایم را
نمی خواہد محبت صید این فتراک شاہ را
بجای عالمی در کف نهند جم دستگاہ را
چه لذت هست آسود در قیامت گناہ را</p> |
| <p>عزیزی از تیزی کلکم ندارد بهره هر عامی
سپاهی می شناسد جوهر تیغ سپاہ را</p> | |
| <p>بهشت نقد جال تو ای تاشا را
بین تطاول آن گیسو چلیپا را
جهانیاں همه سوزند از جدائی تو
نہادہ اند بطاق بلند شمس و قمر
سپید شد بر مش خشم بنده و آزاد
حدیث من ہمہ تفسیر دوی و موی تو
چون نمی کہ بر و مفلسان حد بر بند
خراب بادہ لعل تو ام کہ آخر کار
ترا کہ جای بفرش گل است سہل گیر
عزیز مصر ز بدانش کرد عشق ازان
ہزار نافہ چنینش اگر چہ است چہ سود
روا مدافعت کم کہ در ہر حال
عزیز بندگی خواہد عزیزم کرد</p> | <p>نخ تو میدہد امروز جلوه فزدارا
کہ دام راہ بود طائران طوبارا
بحیرتم تو کجا گرم کردہ جارا
بدور مستی حسن تو جام و مینارا
غم تو پیکند یوسف زلیخارا
کم مہر تو دعوت یهود و ترسارا
بدل ز درد تو رشک است جہانزارا
ز آسمان بر زمین آورد سیحارا
بجون طہیدن دہامی ناشکیبارا
کہ یاد آورد تنگی ز لیحنا را
کہ نیست لہجی فاآن غزال عذارا
اگر نیست ز آئینہ رُسے زیبارا
کہ هست بندہ یکتا خدای یکتارا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>ز داغ سینہ رسد فیض جمله اعضا را
فضائی سینہ من مستقر دگر دارد
ز باد تو به با فسون اعطای کردم
نهر رسیدن هست در کین و دم
ز غمزه ز پری نه کرشمه از حور
لب تو گر تبسم شکر نشان نشود
گر فتم اینکه ز تیر تو جان تو اغم برد
ز سینہ بگذرد غلمان حور را بگذار
اگر چه نیست درین پرده نغمه پڑانے
بحرم عشق بنایم که جائے فرود عمل
ز کمر حصن هوس بایں قلب بیداشت
جز آساند شاهان ندید بلبخائے</p> | <p>یک آفتاب بود بس نام دنیا را
که بهشت بستان من ننگ نامی صحرا را
خبر کنیہ حرفیان باده پیما را
مکن درنگ اگر صید میکنی ما را
چگونه بے تو تسلی گشت کسی ما را
که آورد سخن طوطی شکر خارا
حلل چیست نگه نامی زهر پالا را
بیا مشاهده کن شادان رخسار را
که کوک کرد چنین مختلف فوا را
بدست دامن یوسف بود زلف را
قیاس کن که در سرنگه است را را را
که باز کلبه خود را آمده ایم دنیا را</p> |
| <p>غریز غرقه بخون است دیار بر بالین
سکندر سے بود استادہ بر سر دارا</p> | |
| <p>چه تقریب نباشد از پے قلم عتابش را
بود نور خدا مشاطه حسن بے حجابش را
ندانم تا بحیب دامن عاشق چه خواهد کرد
سرت گداز دل حال قیامت اچھی پُرسی
چو دل جاداشت عمرے دریم نازم آراش
جهان گردیده دشت پزیرب ز آدم خاکی</p> | <p>سوالے میکنند ظالم که نتوانم جوباش را
ید اللہ شانہ باشد گسیو پیچ و تابش را
که ذوق جلوه خود میدارد از هم نقابش را
اجازت ده که بگذارم عنان اضطرابش را
جو جان کیبار هفت از بهلوم میرفتش را
تا شاکن فریب جلوه اموج سرابش را</p> |

| | |
|--|--|
| <p>بساطِ غصہ بچنم دکانِ جلوہ بر بندم
 خمے پرده دار جلوہ می هست ای غافل
 سرو سامانِ بزم از جلوہ خویش میا هست
 فریب جلوہ صیدے خرم ہر دم بھولے
 میانِ خوب رویانِ جهان گم کردہ ام اورا
 بشوقِ خلد در کام سفر انداختم خود را</p> | <p>اگرہ از دل کشایم تا زخم بند نقاش را
 چہ دانی چیت نہیر خرقہ متانِ نجاش را
 حبابا بدہ باشد گویا ساغر شراب را
 کہ اندازم آہوت ہر موجِ سرش را
 حجومِ ذرہ گویا پردہ دار است آفتاب را
 حریف بستم و نشاسم از لطفش عتاب را</p> |
| <p>عزیز این مالکِ حقیقت عین ذات آمد
 محیط گیر و منکر موج و گردابِ جباب را</p> | |
| <p>مرا خود کشتہ و فلک و حیرت جانے را
 بہ نیزنگِ جهان دل بستنم ماند برغِ کان
 ہر آن مُرغے کہ درستی گلشنِ چرخ زن آید
 فلک بے ہر و ماہم بے فاسن بیدلِ بیکس
 روا باشد کہ سراز سجدہ دیر و حرمِ حیسم
 و عرضِ حالِ دلِ مکتوبِ قاصدِ بخی آید
 و گلشنِ برویم باغبانِ ہیودہ می بندد
 چو عاجز شد فلک از بارِ عشق انداخت اکہم
 ز بیمِ روزِ پرسشِ فارغم از پیو ائیس</p> | <p>بہ تیغ از ہر کسے پرسد کہ کشت این ختم جانے را
 بکس گلنہ بر آب بندد آشیانے را
 بیاد مہیدہ ذوقِ طوافِ آستانے را
 کہ خواہد کرد برین مہربانِ ناہربانے را
 کہ من مالیدہ ام بر چہبہ خاکِ آستانے را
 مگر اندر نور داناسم می بچم نہ بانے را
 کہ چون طاؤس من باغوش دارم گلستانے را
 کہ برخاکِ فلکند حاملِ زسرا بر گرانے را
 کہ می پرسد دران نہ گامہ عینِ بنیر بانے را</p> |
| <p>نذار و ذوقِ شاہد بازی زندی عزیز اکنون
 فراقِ نوجوانی کرد پیر آخر جوانے را</p> | |
| <p>نہر ز لعلِ او لبِ نطقِ سخنِ سرا می را
 از فلکِ روزگستہ ہر کہ صفائے لای را</p> | <p>عقدہ ز زلفِ او بکارِ عقلِ گرہ کشای را
 می طلبد ز کونہ گر جامِ جهان نای را</p> |

| | |
|--|--|
| <p>حسرت خار راه او آیه های پای را
غمزه بگو که برکش تیغ جهان کشای را
رو بجا خدای را تا نگرم خدای را
شور چون نکرد اگر هرزه در ادای را
خنده گریه خیز را گریه خنده زای را
جان کس شمرده نه در دل خسته پای را
در دل نیک بد زهر گرم نوحه پای را
مطرب گر بیاد او باز کشد نای را</p> | <p>صحبت دیده با شره دیده هی خلد بدل
کشور جان و ملک دل مال توست ملک تو
هست رخت ز بس صفا آئینه خدایا
شره لیلی از کجا قفس شنید و شد زجا
عیش و غمت توان برق و سحاب جهان
هست زخار خار غم سینه من خنگ زار
بر سر خار و گل زلفت تافته همچو آفتاب
هر دو جهان چو خار خوش طعمه ناری شود</p> |
| <p>عزت اگر بپس کنی سوی عزت ز کن رجوع
دولت خسروی شمار خدمت این گدای را</p> | |
| <p>برون از کوه و دامون آدم فراد و بخون را
که بر خاک شهیدان آورد آن جا به گلگون را
خداوند دل کن در تخم بر قطره خون را
چه احوال درون باشد که این حالت بیرون را
تلف شد عمر در آهوی پستی حیف بخون را
اگر صد اربعین هم بگذرد در چشم فداطون را
که حال دل بود در جسم من بر قطره خون را
بیل گریه خواهم داد روی کوه دامون را
سخن سازان داد غمزه ناسیدند افسون را
انمی داند سیه بختی کشت شب ز گلگون را
که در دام از فراز سدره آرد مرغ مفنون را</p> | <p>بوجدان ناله مستانه آرام کوه و دامون را
بخون خفته شاید کار با باقیست گردون را
بیک دل چون برون آید کس از عده نازش
گریبان تابان پر ز خون شام و سحر دارم
پرستیده اگر گو ساله را سامری می شد
به نریم باده خواران جبر روی را فنی اوزد
بشوق زخم تیغ کیست این بتیا بیم یارب
بلند و پست گیتی امی فلک هموار کن در نه
دل از کف برون خوابان باز و غمزه جادوان
غباری خاست از ده که کن شان که گلگون است
عزیز از خیل صیادان این صحرای منی باشد</p> |

نگه از ضبط خون گردید و شکر قبح چکیدنها
 اکسی طاقت خمیازه عشقت ندارد دل ،
 جنون ستم به نشتر زار ترنگان زخم خود را
 ترنج و کف چه باشد چون نقاب زنج تو برداری
 رسد تا عرش آهم از تفاطمای بیجایش
 غرور خود پرستی کعبه گو بر طاق بگذار د
 بود هر شب بنم اینجا آفتاب دلفیل لیکن
 خدا از چشم مردم چشم شوخش را نگه دارد
 نشد از گریه من هیچ اثر در خاطرش در نه

نقاب فلکدن از رخسار وانگه منع دیدنها
 کما نم داده ده زور بازو کسیدنها
 چرا از هر سرخا کس کشم ناز خلیدنها
 چه سر با کان و دهر سو بتا راج بریدنها
 هنوز این نارسیدن تا کجا خواهد رسیدنها
 که من گفتم خود طرح محراب از خمیدنها
 ندارد قطره مادر گر غیر از چکیدنها
 نمی دایم چه خواهد دید ازین دژ دیده دیدنها
 کند در سنگ خارا رخنه آشکم از چکیدنها

عزیز از دور باش چون بوسی پی می رنجی
 همه گرامت یاس ست می باید شنیدنها

ز دل شستم دلغ کلفت بیم و امید اینجا
 باند از شکار اورفت دل از کف امید اینجا
 بدعویگاه عشق از خون بها بگذر غنیتان
 چه خواهی خون بها می کشته ترک دعوی اولی تر
 مروت نیست بیرون رفتن از دایه وحشت
 خدنگ غمزه شاید بر کسی ز ترک چشم او
 مده از دست فرصت اگر دست داری
 برآمد گرد از من هر که شد برادر را پیش
 شهادت گر بوس داری محبت گریه می کن
 عبت بر دعه فردا دله خوش میکنند اهد

دو عالم یک سرشک بود که ترکان چکید اینجا
 خدنگش تا کند پوز رنگ از رخ پرید اینجا
 که قاتل دست مزد خود نخواهد از شهید اینجا
 که قاتل دست مزد خویش نخواهد از شهید اینجا
 آتش هر خار ره دامن که باید آریسید اینجا
 که دل ناگه طپید از قره خونی چکید اینجا
 در هفت آسمان لشکر چه میجوی کلید اینجا
 بهر جا آتشی افتاد و دوش سرکشید اینجا
 که هر یک قطره خون بهت اجرو صد شهید اینجا
 کی اینجا میتواند دید چشمه کش ندید اینجا

| | |
|--|--|
| <p>که سفت آسمان پست است می باید خمید اینجا
ز بس در سینه جا تنگت دل نتوان طپید اینجا
باتیام بهارم اتفاق افتاد عید اینجا</p> | <p>کند پشت دو تاسی کینه سالان هر قدم ایسا
چرمی نالی تو اسف مرغ قفس با فارغ البالی
بوصلش در جوانی بهره ور گردیده ام گویی</p> |
| <p>جهان شهریت لا مال از هر جنس مهر کالایا
عزیزا میتوانی یوسف با چند سرید اینجا</p> | |
| <p>بخوابم دوش هم آغوش با خود دیده گویا
سرت گردم دکان خود فروشی چیده گویا
بخوان که حربت مدعا فهمیده گویا
نویدم مردم تا این زمان نشنیده گویا
جببیت پر ز چین است از کس رنجیده گویا</p> | <p>رخت غمی کرده صبح از خود خجل گوید گویا
کشیده شانه در موغازه بر و دهمه برابر و
خوشم کامی بیوفانا خوانده کردی چاک نکویم
پس از مرگم پسرش آدمی سرم نخایل ا
ندافم تا کرا برق عتابت پاک می سوزد</p> |
| <p>عزیزا از وضع واد ضلع تو هر ملت بود راضی
خوشا حالت طریق صلح کل در زیده گویا</p> | |
| <p>همه شب تا سحر خواب پریشان دیده گویا
بخواب غفلت خواب پریشان دیده گویا
بجای گل ازین گلزار دامن چیده گویا
عیار خوشی را بر محک سنجیده گویا
درین آئینه روزی چون خود آید دیده گویا
بخود چون لعل چایان فرو شب چیده گویا
زیم باز پرس حشر اندیشیده گویا
بذوق غره خونم که می نوشیده گویا
بهدم در طفلی چو عیسی دیده گویا</p> | <p>شبستان نیست گیتی کا ندر خواب دیده گویا
جهان را خوابگاه اسی نخیر فهمیده گویا
بسته بنیت در استین از رنگ بیرنگی
بگنگ شانش ایکه سالی جبهه زد و شب
توبه از بت نکستن می شماری دل شکستن را
سکر با تیغ و ناب من نمار می از خود آرا می
برای پریش عالم نه از رحم آدمی ظالم
چه بید روی چه بیباکی چه سرست طلباکی
عزیزا اندر جهان غیر از سخن هرگز نمی باشد</p> |

| | |
|--|---|
| <p>ناخوانده چو خورشید خود آمد بسرا
گم کرده محبت بوجدت اثر ما
پای طلب از شک براه تو شکستیم
گفتم ز عاشق که دل دین بر باید
اگر تو تسنیم نخواهیم بخت
هر چند خرد بدل جان بود سلط
دوزخ ندهد او دل سوخته جان
پیمان ما پر شد دماست خاریم
از نیک بد بیکس گاه نگشتم
این روز فروز چو جلاله که تو داری</p> | <p>آخر اثری کرد دماغ سحر ما
ای بنیبر از خویش چه پری خبر ما
تا خلق سراغت نبرد بر اثر ما
گفتا بکنایت که نهانی نظر ما
ای کاش به بخت بند با چشم تر ما
عشق آمد و گرفت همه بوم و بر ما
مارا بگذارید بسوز حشر ما
یارب که بساتی برساند خبر ما
منت بسر ما بود از گوش کر ما
باشند همه تاخیر دعای سحر ما</p> |
| <p>نمود عزیز از حرم دیر کشود
من بعد سرا بود دستگ در ما</p> | |
| <p>چاک کن جامه هستی که شود او پیدا
بر خور از حن خود با همی میکن
شمع بالین من خسته که دیدن در خاک
لطف در جلوه لیلی نشان نیست کن
صوفی و پیروی سلسله دور دراز
گشت مهر لب اظهار شفاعت طلبان
بے کم و کاست با آنچه تر قیمت است
هر بن مویم از دچشم ضیاء دارد
منو آورده ز بجا صلی ای گوشه نشین</p> | <p>تا گریبان ندر و گل نکند بو پیدا
که ترا کرده خدا از همه نیکو پیدا
گر نه بیکان تو یگشت ز بسلو پیدا
یا دوزخ که شد از دیدن او پیدا
دست من سلسله کرده بگیسو پیدا
گر به کش شد از گوشه ابرو پیدا
کرده دست کر مش طرفه ترا زو پیدا
روز نه هست درین خانه زهر سو پیدا
در کین باش که روز می خود آهو پیدا</p> |

سردهست کش تیغ پے قتل عزیز
ترسم از رشک شود عریده مهر سویدا

| | |
|--------------------------------------|--|
| بجان از ونگار ما ۛ بدل خلیده خار ما | نه یک در میثمار ما ۛ نه ده نه صد هزار ما |
| که می رود چو مستها ۛ زلف کرده مستها | که می رود ز دستها ۛ غان خستیار ما |
| ز باد شبنیه مست ۛ بنگ کینه می نه خست | نه جام می که دل نکست ۛ چو رنگ اعتبار ما |
| چه صیقل گشت این ۛ که از یار از این | براه صید در کین ۛ نشسته خود ز کار ما |
| بساط چو گشت ۛ بیاو که بچنگ و نه | نبوش می کجاو که ۛ بیاغ در بهار ما |
| گل از چمن چمن سبز ۛ بنفشه بختن سبز | سمن و سمن سبز ۛ زلف کشت کار ما |
| دیده میثمار گل ۛ شند دست جزو گل | نبوش چشمه چشمه مل ۛ کنار چشمه سار ما |

غم دی اندزن من ۛ عزیز میکند وطن
بگریه خانه آبن ۛ فروشان غبار ما

| | |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| سرو فصل بهار است گلزار سیا | بایت از لطف هوا شد چو بکسار یا |
| هوا می که نهی پای بلوغ از روز ناز | چشم در راه بود ز گس بجای یا |
| جام در دست بود چشم بره متا زرا | خیز نشانی سو خانه خار یا |
| حیله با این همه بر طاق نوزین بسند | عذر رنگ نیمه گبار دیار یا |

چشم بد در چه خوش گفته عزیز این تاریخ
اپی خوابیده بطلع شده بیدار یا

| | |
|---------------------------------|----------------------------------|
| من جدا چشم بر امش دل بیدار جدا | در جدا دیده جدا زنده دیوار جدا |
| میروم سوی گلستان اگر از یار جدا | گل جدا می خلدم در جگر و خار جدا |
| کن قدم رنج گلشن که بود چشم براه | سرو آزاد جدا ز گس بجای جدا |
| چشم مست تو بازم که کشد از سنگه | زاهد از صومعه از سیکه میخوار جدا |

| | |
|--|---|
| <p>کفر الحق رگ جانست ای یان
فرقهاست میان من و موسی که بود
خانه ام گشت بسوا تو و حشت کده
عاشقان آنکه از در جدایی غلط است
بعد عمری که بر آید ز دم بیکانش</p> | <p>سجده حاشا نتوان گشت نه نار جدا
طالب وصل جدا طالب دیار جدا
که قدسایه بفرسنگی دیوار جدا
عاشق آن نیست که یکدم بود از جدا
میتوان گفت که بایستی بود از یار جدا</p> |
| <p>باشد از محبت اندیشه مرا گرچه سزیه
خانه من بود از خانه خسار جدا</p> | |
| <p>از غم کونین خاطر بر کران داریم ما
آتش چون شمع از عشق بجای داریم ما
چشم و دل را هم نمی خواهیم بایستنا
نیست کار و کسب که طبع ما نباشد دلش
از جفای گل بنی نایم همچون عنایب</p> | <p>خانه زیر سایه درختان داریم ما
انچه صوفی است در دل بزبان داریم ما
در محبت دشمنی با دوستان داریم ما
بر سر هر نوین آشیان داریم ما
در بهاران بهیم تاراج خزان داریم ما</p> |
| <p>جایمیتی ز سکون در لامکان بار غریبه
خانه از هر دو عالم بر کران داریم ما</p> | |
| <p>چشم ز وحشت تنها می مزار مرا
نشسته آنکه شب روز در کنار مرا
نشان آن دهن آن میان کجا یابم
باده لوجی من کس مباد در عالم
بنی روم تماشای نشاتین از خویش
منج کاهدی و با تو ملقت نشدم
تو خود ز پرده بر آتش کایتی نبود</p> | <p>که روز و شب غم یار است یار غار مرا
نشانه است ز عمر و انتظار مرا
هنوز نیست خبر از نشان یار مرا
که کرده اند بولش سید و ار مرا
ازین دوسل تهنی شکند خار مرا
که رفته بود بیاد تو دل ز کار مرا
تراز باد صبا و ز پرده دار مرا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>خدا سیاه کند روی مرگ کو گیتی
کسی که داشت عزیزم کون چشم نکند</p> | <p>بیک دو گر کفنه کرد شمسار مرا
بیم که رنجیت از جام یگسار مرا</p> |
| <p>عزت عزیز مصرع بل عزیز ناچیزم
شوم عزیز جهان عزیز دار مرا</p> | |
| <p>صفت گو که با و تازه کم ایمان را
که بوجد آورد از شوق گل ایمان را
بے وضو سبک کند لیل و نعل قرآن را
بحرے هم خرد ملک سندان را
که بخلو تکه شش ده نده شیطان را
وسته نیز به بادیه امکان را
که عقوبت بختی بنده نازمان را
گر بیکتائی او می طلبی بر بان را
دل ز می بده اسی بار خدا جان را
که بگرداند بکام فلک گردان را
اگر بایند دران عرصه شب چرخ را
باشد از خویش را آنگهی انسان را
ز بد بخوانی و داری بیل قرآن را
در عجم تازه شام آنکه کند سلمان را
عاقل آنست که شکل شود آنرا</p> | <p>صحبت نرا هم نکند بکلفت جا را
بو که باد سحر از کوی دی آید بچمن
دیده از گریه بشویش نظر نکلن خشن
آنکه سرایه از گنج قناعت دارد
نالام بهر رقیب است نه تاباق
بسلم کرده اگر شوق طبلیدن دانه
من همه کار و تو ایخوا چه حی عجب
بحسب عکس شنبو پرده ز رویش بر دار
با چنین خوبی و خوش طبعی خوش اندامی
گردش چشم دی ساغر من را نازم
حشر را نیز چون روز سیه پیش آید
طائف کعبه و نه طالب تجار شود
دل به بهلولی بلب شکوه دل به صفت
اگر بوی بنواد چو من را چه بعید
جابل آنست که آسمان بگرد و هر شکل</p> |
| <p>مختی جو روح چاکش جان عزیز
دل ز می بده اسی بار خدا جان را</p> | |

| | |
|---|--|
| <p>ای چشم مردم افسون تو بسته خواها
 استینه نه چشم من که از اشکم مباد
 گبر و سوسن بوده اند از نسل آدم و نوح
 که فرمودی سر کین و کشت و گل
 و حله بارهای چشمم ای چشمم کم مسین
 گردش لیل و نهار هستی ناپائدار
 ساقیا بر خیز و ساغر بر کن و خالی مدام
 بزم من بجز لیست طوفان خیز کن از دگر</p> | <p>فتنه را از چشم جاوید تو فتح با نهبا
 دشت لعل و اوج خوار و خس بر سیلاها
 هست از یک چشمه جاری شود شیرین آبها
 گره نقش ابرو او داشت این محرابها
 چاره نید از مضی بام عرش این نیزابها
 هر چه می بینی نباشد جز پریشان آبها
 این صدا هر دم رسد از گردش دولاها
 گردش جام است اینجا گردش گرداها</p> |
| <p>مید بسا قی گه گاه خون دل عزیز
 طبع من ناساز شد از اخلاق آبها</p> | |
| <p>داروی بهیشتی عشق در کار کرد مارا
 هم دل زد دست بزم مست فیت از کار
 بس خرقه های لیسین بن شراب کو دنا
 با اینکه هست پنهان و صفت پرده اما
 از حد خود ز فیتیم یک گام نیز بیرون
 خود را ز تسبیح گردیدیم نه ناز
 ما دام در عدم کاش سرست خجسته ایم
 از سایه پروران باغ نعیم خلدیم</p> | <p>از هوش فیتن ما شیار کرد مارا
 عشقش بکار آمد بیکار کرد مارا
 روزی که چشم مستش میخوار کرد مارا
 در حیرتم که محو و دیدار کرد مارا
 رفتن ز فویش گرم رفتار کرد مارا
 روزی که عشق در بر ز ناز کرد مارا
 در داکه خفته بختی بیدار کرد مارا
 آب و هوای اینجا ببار کرد مارا</p> |
| <p>آه ای عزیز فدا خوار و ذلیل رسوا
 کرد آنچه کرد کرد کرد ار کرد مارا</p> | |
| <p>هنوز امی اصلان کعبه باید طی منزلها</p> | <p>که باشد آن طرف از کعبه گل کعبه داسا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>بود سوتون بین بحر قرب و بعد ساحلها
 هزاران شمع شد خاموش و هم گرمست محملها
 بجائے گل نعل تا حشر می رویلان دلهما
 سیان باداد هست ارتباط سوج د ساحلها
 ز چشم خویش ممنوم که کرد آن حل مشکها
 نگه در خون نشست از دیو چون بخت حالها
 که بی نعل نشینان سبگری افتاده محملها
 بپائے خفته نتوان کرد هرگز طے زلها
 چو تار سجه پنهان می داند بیشه درد لها</p> | <p>زافرونی دولت می شوند از هم جدا دلسا
 ندانم از که باشد رونق بهنگامه گستی
 بهر جادانه از اشک خونین چشم من کار د
 اگر وصل است و گر هجران نباشد بین آنی
 ز ضبط گریه صد با عقده در دل بود از اشکم
 تا ناشای درون پرده دیدن بر بنی تا بد
 بعبرت دل ای رهبر سوگوگر غریبان رو
 بمقصد کے رسد هر کس که ادا بخت بد باشد
 بباغ دین محبت هست نخله که نوهرم</p> |
|--|--|

دولت بار محبت بر بنی تا بد عزیز آخند

تو ابن آدمی بان هستی بر خیز و احملها

| | |
|---|---|
| <p>فردا بود امر فردا دله دیده درازا
 زین عرصه گذر نیست جان گزارا
 این مرحله می نماند از پای گزارا
 شد قبله غلط حیف که این کج نظر ازرا
 نازک کمران طاعت این بار گزارا
 کس را خبری نیست خود بخیر آنرا
 می راندم از خانه که خواند گزارا
 ایجا بجوی کس نخودی هزارا
 ماند به شوق تو چشم نگار ازا
 خاکست که برداشته این بار گزارا</p> | <p>بر وعده فردا است نظر بے بصران
 بگذر ز ره عشق و محو هم سفران را
 بسم الله اگر مرد رهی پائے ز سر کن
 رو قبله خود راست سوج کلهی کن
 ای لطف چه چچی بیانش که ندارند
 از حال درون حرم دوست نباشد
 بگذشت با فسانه خبصل و با فون
 باید لب خشک و فرو تر بجهت
 باز آئی که مرا بقدم هر بن مویم
 از عشق ابا که ملک تالک آ خر</p> |
|---|---|

در بادیه عشق عزیز از تو نمی گام
هشدار که خوشی و خطر تو سفاک را

| | |
|---|---|
| هوای بوسه لبت می یازد
بدل که هست پراز از عشق می تویم
به بنده پردری ساقی بود نازم
بین بشوخی زلفش که گدازد
همین نه شیخ حرم در حرم رهم ندهد
چه که دوست چه ارض سما که نفخ از آن
هنوز لوح و قلم بود در سواد عدم
چه شکر گویم آئی که کرده و کنی | می دو آتش را خورده که دست مرا
که جام به بکفت به برشته است مرا
که کرده مست ز جام می است مرا
که جای ماهی به بود شبت مرا
که پیر سیکه هم در بردی است مرا
که زردبان شد خود این بلند است مرا
که نقش مهر تو بر لوح دل شست مرا
ز نیست هست هم از نیست باز هست مرا |
|---|---|

اگر دلبند قباد در بردی غیر به لبست
دیده نوید عزیز این کناد و لبست مرا

| | |
|--|---|
| جهان میخانه عشق است غم در آن خراب اینجا
بر خس و خار بهت گردست رسنا شد مرا | لجش را آنچه خواهی بی بینی در شراب اینجا
دوزخی باشم اگر جنت هوس باشد مرا |
| حال آنسو فلک اختر تابان بطلب
نخوی خجلت ز سرم بر شده بگذر خطا
هر گران جان نسزد که تیغ نکند
چاره گریه یعقوب کن ای یوسف مصر
خود بخود میوه جنت رسد از شاخ بلب
دل آگاه طلب سنگه عرفان خواه
قدربیا نه حسن تو ندارد کونین | ستارین نامه سر سبزه ز عنوان بطلب
موج از کوه گذشت این طوفان بطلب
ناز ضایع کن و از همه کس جان بطلب
رو دنیل و گراز جانب کفایت بطلب
همت از کس به آن سبب زندان بطلب
جام جمشید مجوهر سلیمان بطلب
نرخ بالا بکن و قیمت ارزان بطلب |

چشم لطف و کرم از کج گنجان نیست عزیز
مرهم چاره زالماس فروشان مطلب

ویدا

| | |
|--|---|
| <p>بهار آمده وقت ترانه دغزل است
چو عشق بازی عاشق ندیم ساقی باش
دل بناله آهی در ای محل کیست
برم بدرسه اکثر صراحی نایاب
رسی بمنزل مقصود ای برهن کن
زنجیر چشم بھی دارم و نه از محرم
برند خسرو جیش هم بر آنکس رشک
دل که خون شده از جوش غم نیم بیدل
پیچ سر ز بلاگر تو صادق القولی</p> | <p>شراب ناب تخم آفتاب در حل است
که عشق بے مے و عشوق علم بی حل است
که دشت تاجبل از بے قصص حل است
بحرفی که تو دانی صراح در نعل است
که سنگ راه تو لالت است و سده قبل است
که زخم کاری من چشم درده حل است
که جام بر لب شیرین لبش در نعل است
هنر از شر که پیکانش بهترین حل است
که این معاهده اس شهادت ازل است</p> |
|--|---|

به تیغ غمزه خدارا مریر خون عزیز
عزیز دار که عکس عزیز بے بدل است

| | |
|---|--|
| <p>نه همین رخ چین صید جگر خسته است
دل پر معرفت افروده دگر مرده مباد
نکند ترابی از کوثر داز آب حیات
لحضر طاین قیامت ابدی باد است
نقش تشال است اینم پیدا و نهان</p> | <p>بوی گل نیرنگای زلفش رسته است
کاین گل سر سبد آتش گند شده است
هر که لب تشنه دست از دوا چنان است
بنده بے ادب زند بمل حبسه است
دو جهان در نظر مبر و بچو بچو است</p> |
|---|--|

چند سرشق اطبا شوی ای جان عزیز
چاره در دوازان جو سے که دغزل است

| | |
|---|---|
| <p>وقت سجود و بر در حرم تاجین است
 تاجلوه گر بنزل ماسه بین است
 پیوسته آن دوزخ دیر کین است
 در چشم ما بلند می وستی برابر است
 ما استین بمهکت چنین نشانده ایم
 هر خطه طرح کردن اداسی دگر بنار است
 ما عاشقیم ز به کجا عاشقی کجا
 مردیم تا نگاه زرو س تو باز گشت</p> | <p>گوئی که هر دو کون بر یکین است
 چشم تاره بر سر رخاوش و کین است
 صد شکر ملاز یار و بین است
 هر جا که جلوه گاه تو عرشین است
 چنین مگر زلف تو در استین است
 مخصوص در لربای دا آفرین است
 داغ دل ست این که عیان اجبین است
 در یاب و د کاین نفس و پسین است</p> |
| <p>جان عزیز چون بسلامت بریم ازو
 نازش جدا و غمزه جدا در کین است</p> | |
| <p>هر کس از رشک بهم دست گریبان برخت
 دل دیوانه چو از کوچه جانان برخت
 هست از دوست طلب کن که دگشت بنیم
 غمزه چشم تو بر خنم اشارت فرمود
 جوش ز عشق پذیرفت چو پیکر آدم
 اگر چه عمر کجمن رفت درین صید گم
 سالها بر در میان فلک بردنیا ز
 شکر صد شکر غمزدل شورید و نکست
 سیر علاج کمال است کسی که بشوق</p> | <p>من آن برده که ز هر جانان برخت
 شور محشر ز پیش سلسله جنبان برخت
 بهر دگاری غرضید درخشان برخت
 که ز ابر و بیان برده دامان برخت
 کشتی نوح همیا شد و طوفان برخت
 نه شکار نه غبار نه نبیان برخت
 که حریفه چو من از حلقه زندان برخت
 خوش نوب اثر از ناله افغان برخت
 با پی بر خویش نهاد از سرسلان برخت</p> |
| <p>جست ملانیکه عزیز از دو جهان برخیزد
 لیک از خاک سرگشته تو توان برخت</p> | |

| | |
|---|---|
| <p>جلوه کردی وز دیر حرم افغان برخت
 هست نزدیک که بتانم از وفه مراد
 شهره یوسف و آن غلغله حسن جمال
 کردش زنده ام این سینه بخین از دست
 جلوه زهره گداز تو که بر نمی تابد
 عشق تارفت هر گشت سلط بردل
 خند از زگرستان فزون پر از شش
 این چنین است که هنگام تماشا از عجب</p> | <p>پرد از دمی تو خلق از سر بیان برخت
 کز میان شرم چو از گنج نگهبان برخت
 بود گرد و سر زره از کنگران برخت
 کز در غم غم او بر زده دامان برخت
 شع از بزم تو با دیده گویان برخت
 دیو از بگ نشین شد چو سلیمان برخت
 فتنه دشمنان زین گونه نشینان برخت
 دیده ماموی براندازم ترکان برخت</p> |
| <p>زین چه خیزد که نقاب از رخ او بردارد
 چشم من هست خود آن بزرگه نتوان برخت</p> | |
| <p>عمر من در این جهان از غم دنیا گذشت
 فیض از حد دل خود از تنگ دنیا گذشت
 داغ از گرمی فشار جوانی گوسایا
 عشق را میم که تا اگر غریبان نشنای
 دست تا برداشتم دیدم که کار از دست رفت
 یار و صحن باغ و وطن جوئی آنکه ترک</p> | <p>وامی بر جام چو امیر زرم اگر زود گذشت
 قطره بر خود افتد را لبه کز زود گذشت
 همچو برق ابر باران مرغزار ما گذشت
 با شکوه شد که گویی مثل لعلی گذشت
 تا کمان بازه کنم بخیر از صحرای گذشت
 اگر کسی بیغمی تواند زاهد از دنیا گذشت</p> |
| <p>بخیفتش مکند آشتی ساقی و شاه را عجز
 چون گذشت از این دکان یار چو از دنیا گذشت</p> | |
| <p>روزگارم پر زلزل و چون شب بیدار گذشت
 جان سلامت بدن از درد تو هم شکل بود
 چاره دیوانگان کن زود در شکل است</p> | <p>چمنها وز دیده مهر من ز چشم ما گذشت
 گر چو می افروز چون امرو ز گداز گذشت
 شهر دران کرده گران فتنه با صحرای گذشت</p> |

| | |
|---|---|
| <p>داوری گاه محبت خوش گذرگاه به بود
ابر حجت دجله ریز به نیاز می شعله خیز
ترک دنیا کردن زاهدانه از تقوی بود</p> | <p>کز نظر قاتل گذشت کشته از عجمی گذشت
سپینه با تقیه ماند ویل از دریا گذشت
کار دنیا چون نکه توانست از دنیا گذشت</p> |
| <p>عهد ناز می بان سبت است با قاضی عزیز
ترک می لازم نمی آید گرا دصبا گذشت</p> | |
| <p>هر کس را صنی شیخ خود آرائی هست
هر که چشم دل ذوق تماشائی هست
چند دل تنگ به غمخانه هستی باشی
شور حسن است که شد غلغله فگن درخند
آب جوان بخضر جام بچشید گذار
در غرور حوصله دیدار پریشان شود اند
بطرب کوش کیلید ز بخت می نوش
بر سر خاک عزیزان قدم آهسته گذار
گرچه داغ ز حد لیکن بجان دارم دست
یوسف مانند داغ غلامی بر خویش
بختش از حوصله افزون چو بویل است
اگر نشطاعت حق بندگی عشق میراست
اکیه پس مانده از قافله سعی میکن</p> | <p>دامی بر من که مرا کز بخود رانی هست
جلوه هر شرش برقی تجلای هست
خیز وزین غلغله برون آنی که صحرای هست
در نه محزون چه خبر داشت لیلای هست
پیش من آرا اگر حوصله صبا می هست
شمع در دیو پروانه تجلای هست
هم بفردا بگذار از غم فروانی هست
که بخواب از تو بهر حبله زنجاری هست
هر که از تو بدل داغ تمنای هست
گرچه بر هر سر باز از زنجاری هست
نم آبله بره مورچه دریای هست
نیست گداغ جبین داغ تمنای هست
تا بر آتش از لفتش کف پانی هست</p> |
| <p>صبر کن صبر کن می جهان در نه عزیز
خیز وزینجا سلامت و اگر جانی هست</p> | |
| <p>نفس بیل زارم بجال بد گرفتار است</p> | <p>چو آن مومن از همسایه کافر در آزار است</p> |

| | |
|--|---|
| <p>نه تنها که جانبا را آن برونمی خمدار است
 کشاد کار اگر خواهی براه ادنبال ای دل
 اگر صد کوه هم باشد بهمانی توان کنیدن
 غریب بنیاد بیکس و بیچاره و بیدل
 برو شب نه داری کن کشود کار اگر خواهی
 رسول ملت منصورم احوالم چه می چرسی</p> | <p>به بت بروم بنیاه آن نیز سنگین دل زار است
 کلید فتح باب اینجا بدست ناله زار است
 دلی یکباره دل بر کنیدن از دخیل است
 بهزله که میخوند عاشق را سزاوار است
 در سکان برنج کس سینه بود چشم بیدار است
 رسیدم به مرآت که نام دیگرش دار است</p> |
| <p>عزیز از کهنه سالان سیکشتم ناز جانان را
 بچشم پشت خم را جلوه ا برونمی خمدار است</p> | |
| <p>آواره ام غم تو باغ لیم ساخت
 اثبات کرد بجز عشق القم بخلق
 با این کرم که هست بل خستگان ترا
 رویش هر آنکه دید بوشش است
 زین پیشتر بدادن دشنام نداشت</p> | <p>بوی گل که خانه خرام نسیم ساخت
 چشمش بیک کرشمه چو دل اندیم ساخت
 نتوان قناعت از تو بل غم ساخت
 بالائی گنج طرفه طلسم حکیم ساخت
 خط آید بوسه لبش اگر کم ساخت</p> |
| <p>غیر از الم نخواند عزیز آیت عشق
 زین مصحف انتخاب کم ساخت</p> | |
| <p>شعله دلی بغم خویش دل و جانم ساخت
 رسته ام از چین حسن چو زلف غبان
 شلخ شادام و فکند و گلخن منکم
 داد می امین از آن شمع که از دخته بود
 شمع خلوت که قدیم نه جهان جانیست</p> | <p>که مخان را بوسه کش نهادم ساخت
 لیک سالی هر درخشانم ساخت
 می کنم گر چه که بجزان گشتم ساخت
 عشق آرد و بگوید که جانم سوخت
 فلک افسوس که در خصل کو نام سوخت</p> |

لی حجابانه ز چشم من بتیاب گذشت
نیست اوضاع جهان قابل دیدن هرگز

ساق بالا زده بلبیس ازین بگذشت
ای خوشامرگران بایچه خواب گذشت



کدام است نفس گرم شیون افتاد است
کرايه بنگده یارب فتاد پرده زرے
بدامن تو درآورم ار رسد و ستم
نه من ز عرش نفیشت افتاده اتم نساه
بچه عشرت و سلم بود که صاحب دل
زداستان زلیخا و دوست عیان
دشمن ز سوختن بخیر خود میمانست

که مرغ سده نشین از نشین افتاد است
که بت ز طاق و ز چشم بچین افتاد است
که بای بی بوس تو مخصوص من افتاد است
که حله بای بهشتی هم از تن افتاد است
بگلخن خفته اندازد بگلشن افتاد است
که حسن نهرن در آفت زین افتاد است
که خفته باشد و برش بخشن افتاد است

کنند وقت مصیبت بسوی دوست جوع
عزیز آه گرت دوست دشمن افتاد است

در حسن اودمان میان این دو چیز نیست
در حسن خویش هم هست چه چیز نیست
در بلوغ حسن بود که باغیاریت به راه
هم حشرو شربت و هم دار و گیر غم
یارب بر دوز من بنشیند نقاب می
خمر نهاده مهر تو تا برد بان ماه
ایدل بفرج غمزه که آورد بر تو تاخت
می در تنو ز سرد به پنج کرده میدهد
میرم بکند طبعی ترکان سنگ دل

دین حسن دیگر است چه هم هست نیز نیست
غیر از دهن که چون کمرش هست نیز نیست
شدت که با صبا مشک نیز نیست
هر ساعت فراق کم از رستخیز نیست
کس صبح در کنار من صبح نیز نیست
جان بر لب مداز غم و راه گیر نیست
خود را حواله کن که مقام تیغ نیز نیست
بابی شکیب ساقی بابی تیغ نیز نیست
عشق را کشتند به تیغی که تیغ نیز نیست

| | |
|--|--|
| گر روزگار دیار ندارد دسری صلح | بارد ز گار و یار محال ستیز نیست |
| بر اتحاد وی نبود تکیه ام که او
جان عزیز نیست ز آن عزیز نیست | |
| انجم افروز بخوام رخ خوبان شده است
حیرت است آنکه حجاب جان شده است
چه نهرا که قضا و قدر آورده بکار
گردش چشم کسی داده غبارم بر باد
خرم آن عهد که گذار شده تشنگیل
ای که لغتی دو جهان قیمت یک نایب است | چشم آینه خواب بهر کفان شده است
پرده از روی برافکنده نهان شده است
تا کف خاک ازین بادیه انسان شده است
قرده انجمن گمان سیران شده است
برین آتشکده امر و زنگستان شده است
عالیست خدیار که ارزان شده است |
| دل پر داغ بوی داده چهل گشت عزیز
داکمه دل برد خود از نیز پشیمان شده است | |
| ز بس چو آینه اش سینه صاف و شفاف است
چشم بکوی تو مشت خست در چشم
بقصد برون دل است چشم و ابرویت
شکر می بگذارد و دلبری بگذر
یقین شناس که فرمان برین مشوقیست
من از جمال تو محروم و عله پرور | شد شکار کرباس بدون اوصاف است
اگر بهشت برین باشد و گرازی است
به تیغ غمزه کنی گردنیش انصاف است
دل است مال غنیمت مال اوقاف است
دران دیار که بیدار عین انصاف است
چو باسی شمع که تاریک و روشن است |
| عزیز هر چه بگوید بگوش بوش شنو
که یادگار سخن پروردان اسلاف است | |
| بیا بسیر چمن صوفیا و اوصاف است
طبع مدار که عتقا شود و شکار ترا | ایسم عتقه و کشای موز کشان است
میان تو و او بندگان باقاف است |

| | |
|---|--|
| <p>ز بلبل و گل و پرانه شمع شد روشن
 مدار نقد دل و دین مجان مرغ از دوا
 دلا بدوزخت ارا فگشت شکر بجن</p> | <p>که عشق و عاشق و مشوق ابرام صفاست
 که هر چه چشکنی در شش اسراف است
 که با جیان علل بنیم کمال لطافت است</p> |
| <p>حدیث حافظ شیراز گفته ای عزیز
 همان حکایت نردوز و پوریا با ناست</p> | |
| <p>دل که رسته ز قیود خردمند است
 خیال او که چشم نمی رود گاه
 بحیرتم که دل را و جسم نمی انم
 بلطف گر چه نیز ممتاب کن که بسا
 بحشر هم بود از وصل جان جان یاسم
 جمال روز فردن هیچ از سحرانام
 بقدر یار چه نسبت درخت طوبی را
 مبادی بچسبیده مرده دل که این اندوه
 بود دشمن قمر رسته روشنش مقصود
 بجاست فخر با نجام بینی منیر باد
 بدین خیال که یام حیات جاویدان</p> | <p>اسیر دست که بے قید بند در بند است
 چو لیلی بسیه خمیه نظر بند است
 که هر چه در نظر آید بدست باند است
 گمان بر بند که این بند خداوند است
 همین زد و گسل سخت دیر پیوست
 بنار و عشو و چند و کجوه ده خندانست
 مخور فریب دروغ که است باند است
 جگر گداز ترا ز داغ مرگ فزندانست
 بمصحف و بقمه های رست و گوشت است
 نه جوئی شیر که گری بای خود کند است
 نکشت گر چه قتل من آرزو مند است</p> |
| <p>اگر بباغ نعیم و اگر بنار حسیم
 بهر چه دوست بپند عزیز نستانست</p> | |
| <p>چشم بد و راز نگاه او چه صاحب هر است
 منزل آن مرد انم تا کلامی منظر است
 گرمی باز از حسن و عشق را باعث یکیت</p> | <p>اگر سنان که تیر گاه به تیغ گاه به خنجر است
 عالم را چشم بر درشت گیتی ششدر است
 آنچه در سر شمع را پر از انگار در پر است</p> |

| | |
|--|--|
| <p>است هیچ و راحت عقیقی نصیب عاشقان
 احسن عوای خدائی گر کند می زبیدش
 آلوده ز گس چشم ازان بر لاله احمر سیاه
 آفرین بر صنعت صناعت آفرین</p> | <p>دو رخ و کوثرین دل و چشم تراست
 غمزه اش روح القدس باشد و غمزه
 کش بود ساغر بدست و ساغر است
 کا نچه بینم در بار تر خوشتر از یکدیگر است</p> |
| <p>چون شدی پیرای فلک بگذر ازین نیزنگها
 غمزه های لا جوردی در جوانی خوشتر است</p> | |
| <p>در مصحف جالش کائینه دار ذات است
 اسی برهن زینش بے بهره و گر نه
 اگر محرومی و مویش چشم دل تو باشد</p> | <p>خال و خطی که بینی ز آیات بنیات است
 هر نگاره ایجا آئینه دار لالت است
 هر در و زرد زور و زهر شب بربت است</p> |
| <p>شاه خوانی و از حسن تو ملک آباد است
 طاقت کندن کا به بود عاشق را
 تن بطاعت بدید زاهد جنت نبخشد
 بوی گل نیز جو بلبل ز اسیران ویت</p> | <p>دادده داد که حق جاو و جالت اداست
 قصه کو که می تهمت بے بنیاد است
 تاجه باشد خوش آنکه با دل اداست
 هر چه آن بال پیچ داشت از صیاد است</p> |
| در لغت | |
| <p>در نظم آفرینش ذات تو از کمالت
 یارب چه آفتاب هر چند در حجاب
 معراج تو ز رحمت شد باعث کرامت
 شد سوز و محال احوال از تحایان
 یکتا و بے عدیل بے شبه بے نظیر
 شد پاره ما و کامل از جنبش انامل</p> | <p>هم مطلق جلال هم مطلق رسالت
 باشد جهان منور از پر تو جلال
 روز نجات است آمد شب جلال
 شد محو از جلال تاریکی ضلالت
 بے مثل آفریده و حقا که بی مثالت
 یا شاهدین عادل آورده بر کمالت</p> |

| | | |
|--|--|---|
| | <p>ہاں اسی عزیزا لکن درعت شو نوازن
کا دازہ بولے بخشند چون بلاست</p> | |
| <p>کو کجے تابندہ از ہر حلقہ کیسوی تست
در حقیقت ہر دو عالم بستہ کیسوی تست
غالباً گلدستہ طاق خم بردی تست
ہر برہن مومن و ہر بنی ہندوی تست
آبروئے جمع اہل قبلہ از ابروی تست
کعبہ و بتخانہ ہم سرور ہوا ہی کوئی تست
آفرین صد آفرین برستہ برابروی تست
لیک سورن مر اسوی تو دگیسوی تست</p> | | <p>آسمان حسن را غور شد تا بان بوی تست
در سراپایت میان باموی از گیسوی تست
ہر دے کان رونق گلزار رنگ بوی تست
کفر و دین حقا کہ ہر یک خواجہ افشان تو اند
گرمی بازار گبران ز آتش رخسار تو
نی ہمین شیخ و برہن را بود سر و دست
کشتہ تیغ تو از رنج طہیدن فاش است
فاش نتوانم کہ گویم دل ز پہلویم کہ برد</p> |
| | <p>آفتد محو خیالت ہست و راز تو عزیز
سرخسختی خفتہ و داند سرانوی تست</p> | |
| <p>از روی تو شرمی ز را می تو حیثیت
جز نور خدا ظل خدا کنہ خدائیت
گر عرش و گدازش مقام تو کجائیت
مجموعہ عشق است اشارات شغائیت
جو راست جفا ہست اگر مہر وفا نیست
آسائش کج نین بجز بیم و رجائیت
در ساغر باچیت اگر آب بقائیت
دوست کمان رو در شورش خطائیت
جز را نہن امر و ز کس را نہانیت</p> | | <p>و عہی ضیا از مہ غور شد تا نیست
روی تو دگیسوی تو و موی میاست
ہر سبت بلند ی کہ بود جلوہ گشت
شرح دل من جز تو حکمے نتوان کرد
معشوق ز عاشق نکند قطع قلوب
دل غن کن خون مخموری کدش و غشائش
یک جرئہ کند زندہ بے مہرہ دلازا
تا غمہ رسید کہ دارد کہ ز ابرو
اگر راست سپری برہ عالم تجرید</p> |

| | |
|---|--|
| <p>عشاق تو خون جگر خویش نخوردند
بس خانه که چون شکده و صحره دارد
اسی کعبه نشین خیز و سوی دربان و
شیرین حرکاتی که زیبا تا بسراو</p> | <p>در ملکوت عشق اگر قطره غلا نیست
تا خلق نداند که کجا هست کجا نیست
زان خانه چه خواهی در خانه نیست
جای نبود کان چو بشنید نه نیست</p> |
| <p>مرغان خان مست لای تو عتس نریزند
یک نغمه سر می چو در هر دسر نیست</p> | |
| <p>یار به پروا دل بیمار در تاب تاب است
ماه رویم رو بر دی و آفتابم در سبزه
عاشقم عاشق که چشمم بود فریاد رس
رومی خویش نیز زلفش هست و شش تر و
برشکار دل عیان غمزه را از کف مده
مید به سلیم صید دل ادا و غمزه هم
چون شوی دیوانه شو با و خشان صحرانورد
با جوانی رفت عیش زندگانی پس بکفون</p> | <p>نوش دار و در این بهشت جانم بر است
خواب یا بیداری این روز یا شب است
هر ششم یا عشق رلب جای یا بیداری است
نیست لبستن شگون کاشفته در عقر است
صید وحشی در مینیت و شوخ این مکر است
نی سوار می را که جولا نکه هنوزش مکتب است
کاین خمسه سیل چشم لازم پایی این نیست
ترک ندی حسن است تو به آز می نیست</p> |
| <p>دانهس الدین فظ این فروخت ای عزیز
ورنه این تاثیر دولت از که ای کجاست</p> | |
| <p>با تیغ غمزه ترک من تسلیم جان گرفت
خسته جان کران لبان نجش جان گرفت
از دور باش غمزه و از ترک زاناز
در سر هوای تو سن علوی خاتم است
آن آشنا که لطف دیم دستگیر بود</p> | <p>این تیغ زن جریده تواند جهان گرفت
اگر جان دهد اسل تواند از آن گرفت
آن شسوار که نتواند عیان گرفت
مشت نیبار که ره لا مکان گرفت
در در طعم فلفله و از من کران گرفت</p> |

| | |
|--|---|
| ترسم درین معامله بخت کشد عزیز
دل داد و فی نوشته از و فی ضمان گرفت | |
| بار یک بر داشت فلک آدم آن گرفت
قصر رفیع و کوشک سنگین جای است
دزدیده دل بود و کایت نمی نسیم
چون شمع کشش سایه فانوس جا بود
شد آتشین نشان جهان همچو گرد باد | کا به سبک بکن چه کوه گران گرفت
رود دل شکسته سر غش تو آن گرفت
نازم باجن بخت کرد دل باز آن گرفت
او اندرون پرده ش جهان گرفت
هر کس که خاک دبی آن آستان گرفت |
| بے فیض سبکه اهل جهانند اے عزیز
حاشا که کس تمتع از نیاں توان گرفت | |
| غم نیست منزل من اگر محفل تو نیست
دیوانه کسی که دلش مایل تو نیست
شوریده بناقه گریه است دل
حق پیکرت سرشته زهر غمی می
نازم که چون ظهور پسندی و خود نما
شادوم که شستم ز تو باور نمی کنند
بیگانه از حضور تو افتاده است دور
فی الحال است فتنه آخر زمان تو
واعظ بختم چه فریبی که خاک من
صدرم کالیت دلم همچان طیان
از فوج ناز و غمزه مجنون باغ عزیز
بر فوج غمزه نیست قصاص ای عزیز | افسوس اینکه جای مرا در دل تو نیست
ویرانه به دلم که در منزل تو نیست
این ناله ناله جرس محصل تو نیست
جز مهر و جزو فاکه در آب گل تو نیست
صدر پرده در میان می که حال تو نیست
کاین دست مبارکی تو کار دل تو نیست
پرده بار یافته محصل تو نیست
آگه که راضی و مستقبل تو نیست
در غور و تخم ریزی بصل تو نیست
بسم الله این شکار مگر بصل تو نیست
جمیع حریف تست تنی قابل تو نیست
دعوی خوش است گرچه تنی قابل تو نیست |

| | |
|--|---|
| <p>هر کس شوق شهادت دارد و قاتل یکسیت
پیش از باب بصر فرق جلالت و جمال
کعبه و دیر و کلیسا گر نگر و سنگ راه
هم بیا نم خون فشان هم دروغم پر خون</p> | <p>عالمی پروانه اما تنم این محفل یکسیت
در نه خورشید در نشان مکمل یکسیت
ساکل هر طبع را مرجع منزل یکسیت
عشق بازان ترا گویند زبان دل یکسیت</p> |
| دیگر | |
| <p>نیت پر واد بجزم از شب اراج
شاه خوبانی و زتا جوران
ذوق مستی نبود در سستی
صید دامانه کار هر کس هست
صبر کن صبر اے دل بیمار
دل خرید و بحث پشیمانست</p> | <p>دل و دامت بود در جاج و راج
می بری دل بجای سنج و خراج
یافت درد در زگر و تور داج
نیت این صید تیه و دراج
هست ترک علاج عین علاج
باز پس مید بد من ای کلج</p> |
| گر کنی توبه در بهار عزیز | کن ز پیریشان هم استمزاج |
| رویف ال مهله | |
| <p>لطف انازم که پیش از درد فکر چاره کرد
چون کتان صدف قل اصرار لظا کرد
با جان در غمش جان دو قاب بود ایم
غیرش باز بچه عشق طبعیا نم نخواست
شیخ عهدش بود می کجا دین کجا
دیدش صد بار و تسکین دل حاصل شد</p> | <p>تا که احق آفرید آنکه مرا میخواره کرد
صورت میاره تصویر بر بهر باره کرد
سینه ما چاک شد هر کس گریان یاره کرد
آنکه در دم داده بود و عاقبت چاره کرد
ذوق صحبت های سخیوان اسخواره کرد
دین هزاره هم شتاق دیگر باره کرد</p> |

| | |
|---|---|
| <p>گوتهی از اخترهاست مرنه مراد
 باشد از چشم بدنامحرمان این که او
 صبر گزینست اما من گوارا کردش
 در پریشان خاطری بخشید خوش و محبتی
 ترک چشم از دست می ندخون بل
 گوین فکر سلاسل هم بی دیوانگان
 تا نگه سیرایه حسن خدا وادش کنند</p> | <p>دیده امی خاک ابر کسان سیاره کرد
 برق از دامن بایک خیش بر خواره کرد
 در دود و راهت از خود کس ندانید کرد
 آنکه دل ایاره بهر باره اصدیه کرد
 کثرت میخوار می آواقت غمخواره کرد
 آنکه بهر ساعیدین یارم یاره کرد
 عمر با خون در جگر از بهر غمخواره کرد</p> |
| <p>لیقدم از خود بیرون می رفتی عمرت
 صحبت آوار گانش عاقبت آواره کرد</p> | |
| <p>نخچه گل گشت و عنبیل غنچه بر شال شد
 داغ مهرت از بجز دل هیچ کجا نماند
 خود جدا می نمود پروانه می بود جدا
 ابر نیسان دیگر و فیض محبت دیگر است
 میخورد جهرت نضر تشنه کایه های خویش
 دیده هر ذره چون مخفی بجز نماند باز
 گشته بهر کس فیض بت پستی بر همین
 در عشق غم کوتاهی عسرت بس
 کس نگوید سدا به اختلاط عشق
 نیست خالی از خیال لطف عنایان سر
 سنگین هم تبو حیش گواهی ده است
 آدمیت ابو طبع ملائم ناگزیر</p> | <p>عقد باشد باز اما حل این مشکل نشد
 اگر چه مد نیم مکمل شد اما دل نشد
 شمع تنها باعث سرگردانی مغل نشد
 قطره گذشت از خود و گوشت اما دل نشد
 کاب چون غمزد از تنفیس حیران نشد
 این چه بود اداست این صحرای گل نشد
 لیک شیخ از حق پستیها ملو حال نشد
 طاقم طاق از دراز بیامی این نشد
 در میان بلبل و گل باغبان جان نشد
 این بلا از عالم بالا کجا نماند نشد
 بر همین جفایت که سنگین دل قائل نشد
 مشت خاک آدمی آدم نشد تا گل نشد</p> |

| | |
|--|--|
| <p>جان زفت از تن درن از نظر نشد
چند روزی تغافل نوزمانا غفل نشد</p> | <p>حسرت دیدار را میسر که بعد از گشتم
گرچه مخموریم ساقی نیست از مایه خبر</p> |
| <p>بر همین بت اپوش میکند خود را عزیز
در حقیقت کس خبردار از حق باطل نشد</p> | |
| <p>دعای نیم شب ه سحرگاه اینچنین باشد
سپاه ناز خیل غمزه را شاه اینچنین باشد
که دور آسمان گاه اینچنان گاه اینچنین باشد
من آنخواهم کرد و نخواهد اینچنان اینچنین باشد
بلم بر لب نهاد از دل بل اوه اینچنین باشد
رسیده خسته و دم ناله و آه اینچنین باشد
تو باشی ساقی میخانه آنگاه اینچنین باشد
توان جانے بجای داد هرگاه اینچنین باشد</p> | <p>شنیدم جلوه عامت الله اینچنین باشد
نگه تیر و تره خنجر بس از طره اش افسر
اگر آدمی و گر آبان بیابن اینچنین باشد
اگر حبت عطا سازد و در درخ اندازد
بالطاف لبالی چون لم راضی ندید از خود
تغافل بشیر کافانه و اند شور محشر را
جهان است شرارت و من مخمور محروم
بمی گویند دارد رنگ از لبهای میگونش</p> |
| <p>عزیز بے سرد پار عشق خضر طریقت پس
چه پاک از گمبای آزا که همراه اینچنین باشد</p> | |
| <p>چشم احکم سوسن چشم صفا فداک بود
طعمه آتش دما چون خورشید و خاندک بود
آن جلال پاک را در خور نگاه پاک بود
گل گریبان جاک بود و سینه جاک بود
در نه سید لایعزم که لایق قتر اک بود
دار و نه تلخی که گاه به زرد که تر یک بود
صبح چون بیدار گشتم سینه م صداک بود</p> | <p>شب همیشه بتو ای مه لبتم از خاک بود
ناله من دوش برق خرم از خاک بود
پیش نهان شده روی جلوه فروغ داشت
فیض یک رنگی عشق است این که بر دوش سر
لطف او برداشت از خاک درین بخیر گاه
تجربت کردیم و دستیم غیر از عشق نیست
شب بخوابم بود بر روی دل های فیض</p> |

| | |
|--|---|
| دست گستاخ بود و شوخ من بیایک بود | یا وایام جوانیها که هرب تاسحر |
| گشت روشن از جمال او سودا ما عزیز | جلوه او صیقل آئینه ادراک بود |
| <p>نیک چون یزدن پنهان بجا خاک بود
 دیدۀ مناک نایا خاطر غمناک بود
 صدیغ فریب بود و نازک حلقه فقر اک بود
 انچه با خود بزم از آفاق عشق پاک بود
 جذبۀ کر جانسبک حلقه فقر اک بود
 چشم وصل از یار و چشم همدم از افلاک بود
 غمزه اش صلیغ نیک تر کان و سفاک بود
 دانا بر سر سج من ابر را اسماک بود
 اینمۀ سامان چه لازم بهشت خاک بود
 سبزۀ کان سایه پرورد نهال تاک بود</p> | <p>آنکه خلق در شش سرشته چون افلاک بود
 در قیامت آنچه منظور نگاہ پاک بود
 از گرانجانی من است و حسن است
 دین دنیایان دل کی یک یمن ختم
 سر کوبه و غزالان حرم داده است
 ساده لوحی بکن این معنای صبح و شام
 جان سلامت بزم از دست امکان شد
 چشم من برشته کایه های دل شکست
 جنت حور و قصو و کوثر و ماریعین
 صبح محشر نیز سر از خوابستی بر داشت</p> |
| <p>بخت بهشت را عشق این داده نوشها عزیز
 ورنه زین آلودگی کام و ز باغم پاک بود</p> | |
| <p>هزاران که گره در گلو که خاموشند
 بدل شسته براج طاق هوشند
 آموشی تماشا میان کتان پوشند
 شعید غم و خوابان جازه بروشند
 که خون مردم ریزند خود می پوشند
 که این غزال شکاران بجا بگوشتند</p> | <p>جماعتی که با خفائی را از میگوشتند
 پری شان که رخ از چشم مرغان پوشند
 بر آرزو احوال حبیب امان بین
 کس نفرت ز گیتی نشان شوکت من
 حذر ز حیلۀ چشمان فتنه پردازش
 دلم غفلت شیخان باریا لرز و</p> |

| | |
|--|--|
| <p>بجای آنکه که ز دست تو خورده دست بزرگ
کنون که لشکر غم ساقی بزند آن تلخت</p> | <p>خورند حیف که با حوریان قمع نوشند
بیاراده که تاملی کشند می کشند</p> |
| | <p>درند پرده عاشق بتان هند عزیز
علی الخصوص چو پیرهن تنگ کشند</p> |
| <p>اسما نکه سی طلیش جاسو کشند
گلها می خورند که گلشن نم کشند
روی نیاز هر دو جهان می کشند
یک نیره آب خنجر و پیکان شود لبند
گویا که جان بکالبد خاک می کشند
هجران سبیلان ترار و باز عادت
اینجا غم فراق به کس نیدهند
خانه راز خنده بود چشم پر تو
خونتا گشته از تره بایم روان شود
کاری که در شبانند کن به پیریش
حبه بخون طپان گریه باده مست
هان زود و بیا که ری بر دانه خویش
چاکه که هست دلم از خنجرستان</p> | <p>ای کاش در حرم دیش جتو کشند
بوی تو از نیم صبا آرزو کشند
آری یک میله جمع این جتو کشند
گر خاک کشندگان از شست کشند
این ساقیان که باده بجام و سبو کشند
اینست لحن آنکه ترار و رو کشند
ای امی آن کج وصال آرزو کشند
ظلم است چاک سینه ما گرفتو کشند
آن می که در فراق تو دم در گلو کشند
شبانچه گم شود سحرش جتو کشند
تا بر دانه خواست که اسخر و کشند
ز سم که دیر آئی و در را فرو کشند
ای کاش که بنا و کنی دیگر نو کشند</p> |
| | <p>امروز هم گذشت ز قتل عزیز یار
با حوریان بگو در جنت فرو کشند</p> |
| <p>آنرا که زشت زیست بین می کشند
ای امی نامی جوش خجالتسم</p> | <p>بر قعر زره می یار کشیدن می کشند
گشتم تمام آب چکیدن می کشند</p> |

| | |
|---|---|
| <p>دارند کے روا کہ کند سید چاک کس
 این ظلم تازه است بیا بدین گان
 محروم مست شبیر از نور آفتاب
 اسی کاشکے رسم برد عدوے خویش
 چشم از ہوس بند کہ صاحب تیرن
 سرتاپا می گرہ تن گوش می شومی</p> | <p>این بیدلان کہ بیدیدن می دهند
 بس کنند لیکت پسیدن می دهند
 از دیدہ ہا چہ سود کہ دیدن می دهند
 گر بر مراد خویش رسیدن می دهند
 این سرسہ ابدیدہ کشیدن می دهند
 حرفیت وصل او کہ شنیدن می دهند</p> |
| <p>جان میہیم در غم شیرین لبان عزیز
 امی امی اگر لبے بجز بدن نمی دهند</p> | |
| <p>بسویش ہرآن باز آمدن از من نمی آید
 تکلف بر طرف بتان دل جانم کہ ہر عسات
 نہ رحم ست این کہ آزاد نفس دست چاکویم
 کند صد ناز و من قربان این زم کہ می گوید
 بجا موشی کنم فریاد و خواہم داد دل از دے</p> | <p>حریف غمرہ و ناز آمدن از من نمی آید
 برون از عمدہ ناز آمدن از من نمی آید
 کہ میداند بہ پروا آمدن از من نمی آید
 کہ ہر دم بر سر ناز آمدن از من نمی آید
 سخن کو تہ سخن ساز آمدن از من نمی آید</p> |
| <p>عزیز ار مرد این اہی بر تہ ناز من بگذر
 بکوشش فتنہ باز آمدن از من نمی آید</p> | |
| <p>ہر گجا کہ در گفتار آن لہجہ نوش آمد
 موسیقیم رود داد دل ہی کند فریاد
 از تو آگہی میداد ہر چہ در نظر افتاد
 جان بہ تن نمی گنجید بچو تن بی پرہن</p> | <p>ہر طرف ملک بجا چون بگوش آمد
 نور صبح ظاہر شد مرغ در خوش آمد
 از تو بود پنیائے ہر صد آگوش آمد
 تیغ در کفش دیدم خون من بچویش آمد</p> |
| <p>دیگر</p> | |
| <p>بیوہ است کہ بروم ز دل خویش رود</p> | <p>ناو کے میشود در جگر ریش رود</p> |

| | |
|--|---|
| <p>آنکه ناکرده گنجت بخواز خویش رود
اینکه هر لحظه همی آید و از پیش رود
آنچه از میل بکاشانه درویش رود
خون بر آید ننگ آید کمترینش رود
کز گلستان جهان با جگر ریش رود
اغیاش کن ندکه با خورده می خویش رود
تا چه در خاطر آن مصلحت اندیش رود</p> | <p>تا بهنگام تماشای تو یارب چه کند
پلو من بنشانید خدارا نفس
میرود بر دل غم دیده ام از گریه ام
ناله تا هست بل فاش نگردد راز
گل بکف میروم در شب که آنکس نام
تا لب درون پیانه تکلف دارد
تسلیم فرد کرده غم خستایم</p> |
| <p>خرقه بفروش بخر باده و خاموش عزیز
گفتگو بیوده تا که بکم و بیش رود</p> | |
| <p>و گرنه پیش خودم جای چسبائی بود
و گرنه در سراد دعوی خدائی بود
ز دلت تو پیوند آشنائی بود
سیاه روز شدیم آنچه بوشائی بود
خمش بودم از شرم بنیوائی بود
بجز تکیه درو خود مرا رسائی بود</p> | <p>بکعبه رستم از راه پارسائی بود
خط پیمیری آمد در خط شکینش
چه بود جان نشاسم بغیر اینکه مرا
هم رسید ز پلو سپیدم چه رسید
بجهرت که در عالم سرخو غداست
فغان که ناله و آه منی رسد کفن</p> |
| <p>و گریه</p> | |
| <p>شرط عشقت کینا این نشود آن نشود
لیک دشوار همین است که آسان نشود
که رنج خوب ترا دیده مسلمان نشود
ترسم از کرده خود یا پشیمان نشود
یار بکن خاطر مجبور پریشان نشود</p> | <p>وصل با جان جهان تاندهی جان نشود
گرچه انسان بریاضت شود انسان آخر
بر سیه بختی آن هندو نادان افسوس
حال زار من خسته گوئید بوس
هر دو عالم اگر آشفته و در بزم گردد</p> |

| | |
|--|--|
| گر مجوشی محبت اگر اینست بمن | عجب از باغ خلیل آتش سوزان نشود |
| دو سه خم می بخرا امروز دنگدار غزنی | که در ایام بهار این قدر از زان نشود |
| <p>بیگانه هم پیشش احوال یار رسید
نوبت بچاک سینه ز جیب یار رسید
بعد از فنا بخاک من آن فلور رسید
چشم من نه ایستاد ز غن گرستین
ما ز دو خواه و ساقی مایه نگینش
دار و بشق خدمت نکرده اجرام
ساقی ز روی ما بخل ما ز بختیش
دار و ساقی خود بخاک یزید طیب رسید
نازم بطول مدت عیش و نشاط خویش</p> | <p>درد که کار ما بجهت کجا رسید
آخ و درد از دستی ما تا کجا رسید
آخ و بداد و در دل ما خدا رسید
این چشم زخم آه با از کجا رسید
در تاک پیش از آن که بدمی یار رسید
ایک قطره خون ز سینه صد یار رسید
خالی چه گشت خکله نوبت یار رسید
کز خاک ما پی خسته دلائم دوار رسید
یارم ز درد آمد و بجز افتخار رسید</p> |
| کے از ظهور می ز نظیری سرد غزنی | فیضی که از کلام آبی یار رسید |
| <p>سرکش گرفت ز هر ه عاشق کجا باشد
گو بلی و مجنون و نشسته آئینه شورش
تو خواهی ناز و خواهی غمزه میکن بر سحر خواهی
ز حال عاشقانیت چشم پوشی خوش نمی آید
پدرو کعبه اش جویندانا نازین غافل
بود جای پلنگ شیر هر یک بشیه اینجا
غور و سلطنت از سرب کاین افرشاهی</p> | <p>که خیل غمزه پیشاپیش زلفش برق با باشد
هنوز این شست و ما مون پر آواز در با باشد
که هر یک شیوه کز روی تو آید در با باشد
و گر نه چشم بد و در آنچه پوشی خوشنما باشد
که جامی و بنیر از عرش یعنی دل کجا باشد
نیست الی که دارد شیر مرے بوریا باشد
نیشمن گاه زارغ سایه بال هما باشد</p> |

یکے را در تری مسکن یکے را بر تریا جا
عزیز است آنکه جای می برن انما سوا باشد

| | |
|--|---|
| هر در در ادا بود و چاره گر بود
زینچه که از خدنگ توام در جگر بود
از چشمش الا مان و ز قمر گانش الحذر
نازم بد را بای ادا آفرین خویش
عمری گذشت که می عشق و غم خویش
گر صد هزار تیغ ببارد از سپهر
شود شکار عاشق از پاقاده را
راز س که در میان گل و بلبل است این | جز در عشق هر چه بود در سر بود
چشمی ست کان پراه خدنگ گر بود
کاین رخنه گر بود اگر آن فتنه گر بود
کز هر اداش ادا می دگر خوبتر بود
من بخیر از در من انی بخیر بود
نازم بد را غ عشق که دل سپر بود
تا وقت کار دست عایش سپر بود
آگه نه باغبان نه صبارا خبر بود |
|--|---|

از ناد که زدنگه ناز او عزیز
دلش و سینه ریش و جگرش تر بود

| | |
|--|---|
| دل گبر و سلمان عشق او بیباک می سوزد
بعید از اشک گرم دآه سوزانم پنداری
برای جلوه اش باید که از کوه سنگین تر
برنگ دود می پیچد بخود زلفت سیاه او
بس از مرگم ببا فلک از سوزندان من
چه غم گر سوختم اما غم آن سوزدم کاخر
طلسم طره از آب آتش عشق می بندد
چو شمع کان بغاوس نیم پاشیده جادارد
عزیز از تاب آتش خانه ایران همی ترسم | که آتش پاک ناپاک نپاید پاک می سوزد
که ماهی زیر خاک ماه بر افلاک می سوزد
تجلی کوه را چون کاه اینجا پاک می سوزد
مگر از قربت آن روی آتشک می سوزد
مبادا خاندان خشتگان خاک می سوزد
دل او نیز بر حال من غمتاک می سوزد
که گرید چشم فناک دل غمتاک می سوزد
دل غمتاک من در سینه صد جاک می سوزد
که مغز ابل فم و صاحب ادراک می سوزد |
|--|---|

| | |
|---|---|
| بنامش چون نگارم نامه دهم رسته درگیرد
جمال باجلال او در رخ چون پرده برگیرد
که دانسته که مشق خاک مثال بشر یا بد
دل من از دم پیران روشن دل ضیا دارد
برنگ شمع سرازیت عاشق را سرفرازی
براه آن نازنین لعل ببل بر دل شود هر سو
که این شمع در دست انجن آردین گلشن | که جای نامه ترسم دل دست نامه برگیرد
زبان از اهل عرفان دیده از اهل نظر گیرد
بشود حسن خوبی خورده بر شمس و قمر گیرد
چراغ چشم بد دور از نیم صبح در گیرد
که صدره گرسش بری سری دیگر ز سر گیرد
که زلفش بادوست از ایند ایسر کمر گیرد
که چون پروانگان آتش برغان سحر گیرد |
|---|---|

سوادم روشن از نظم نظیری شد عزیز مشب
 چراغی را که دوستیست در سر زود در گیرد

| | |
|--|--|
| در غم و غصه به تیغ تهر بر اتم دادند
شمع محفل که عشقم که ثباتم دادند
چشم بینا به تماشای صفات دهم
غرقه الجبه توحیدم در عشق
سیمیا طلبش رفت هر سو آخر
رفتم از صومعه تا میکده افتان خیزان
هست چمن و ختم ز یکلین زانکه مرا
داغهای جگر در بهم دینار شمار
بنده عشق شدم ترک دوا عالم گفتم | زهری خواستم و آب جیاهم دادند
صدر هم کشید و صد بار جیاهم دادند
دل دانا بی آگاهی ذاتم دادند
یعنی از ورطه تفریق بجایم دادند
در دل خویش نشان عرفانم دادند
صله این حرکاتم بر کاظم دادند
بکف از حلقه کیسوی تو خاتم دادند
که ز گنجینه عشقش بزرگاتم دادند
خط آ زادی النین لالت مناتم دادند |
|--|--|

کَلک حاقظ دهم بر شکر کرده عزیز

نمره تازه ازین شاخ نباتم دادند

| | |
|---------------------------------------|--------------------------------------|
| که در دودی موی چشم و ابروی که او دارد | که باشد ز خوابان جهان خمی که او دارد |
|---------------------------------------|--------------------------------------|

| | |
|---|--|
| <p>برورنگی که او دارد بوی که او دارد
برودل از صنوبر قد و لجوی که او دارد
و گر لیلی و بخون صید آهوی که او دارد
که هست آینه دار دست باری که او دارد</p> | <p>نه گل را هست بل با نه عود را نه عود را
رنیدیل به نبل زلف پیکانی که هست
اگر فریاد و شیرین خسته آن بستاند شیرین
ز تن او چه پری سینه صد چاک بننگ</p> |
| <p>عزیز از چار سوس و شصت یک سو بود آن بود
که سوس یار دارد و هر سوس که او دارد</p> | |
| <p>مقام قاب قرین آید ابروی که او دارد
بردار از جادوان دل چشم چادوی که او دارد
طیان و خاک خزان دست باری که او دارد
رباید گومی از خوش شیده گومی که او دارد
عیان خوی نکو از روی نکوی که او دارد
هشت عاشقان باشد سرگومی که او دارد</p> | <p>شب عراج دلا هست گیسوی که او دارد
با یای می آورد دند عین سامری ایمان
چه جای صید شیرینست بنگر شیرین را
ز نخل آشن بین گیسوی مانند چو گانش
بدان روی نکوزان دی دل آدم می دیدم
مده هر دم فریب و غم و غم ای داغ</p> |
| <p>نه تنها جیب ساسه آستان می عزیز آمد
بود در سجد بر تن هر سر سوس که او دارد</p> | |
| <p>جلوه از تنگی جاد و در دست توان کرد
ایچ یک فهم سخنهای در آستان کرد
از ادب پیش می نهار خطا نتوان کرد
کاین ناز است که ز نهار نفا نتوان کرد
هر چه بد کرد و کند چون چرا نتوان کرد
سرگسیدی می از دست نماند نتوان کرد
لیکن نهار از تو جدا نتوان کرد</p> | <p>آنکه جاذب حرم سینه نماند نتوان کرد
حال این دشت دانی تو که غیر بخون
اگر چه دست خطا پیش و عطا پاش و علم
خافل از عرض نازی شوی نماند نهار
گر همه هر دو فایده پیدا و حبسا
اگر گرفتار بصد و بد و سلاسل گردد
عصم عصم کند از بعد فنا اگر چه جدا</p> |

| | |
|--|--|
| تا ز حافظ بگفت سلسله هست عزیز
دست در حلقه آن لعل و تان توان کرد | |
| انحراف از خط فرمان قضا نتوان کرد
اگر شومی تنگی منجابه و دولت
رود آن بت یغیر که من از خود برم
تاخن کس نکند و اگر کار مرا | نیک و بد هر چینی جز برضایتان کرد
تکیه جز بر کرم و فضل خدا نتوان کرد
جای شکست حواله نتوان کرد
حل این عقد و بجز دست عانتان کرد |
| بر سر عرش برین گرچه بود جامی عزیز
لیک در خاطر او حیف جان نتوان کرد | |
| دم از محبت او گریختن توان زد
یک جرعه از می عشق باشد دو کون افس
در بزم اهل عرفان از معرفت سخن بان
ره گردرون نداری باینه بجز روزاری
بازار عشق کن گرم از بے تعلیقها
فرست ده که گو و صیت شکار غیره
دیوانه آتش تلی از سنگ کو دکان نیست
بخت سماع و جلالت باز ابدان حرام است | تا در دهن زبان و در تن توان توان زد
ساقی اگر تو باشی رطل گلان توان زد
بادوستان شرابے در بوستان توان زد
هر دم سر نیازے بر آستان توان زد
اگر خانه نیست آتش در خانه توان زد
گردر کین مائی تیر از کمان توان زد
بر سینه طور سینا از هر کران توان زد
با جنگ و دوفستان این شان توان زد |
| هم ابروان کمان کش هم صف کشید مکران
تنها عزیز خود را بر این دآن توان زد | |
| جلوه شام و بگاهش نگرید
شرم آلوده نگاهش نگرید
الله شد باقیه طرف | هر دم چشم بر آتش نگرید
دیدن گاه بگاهش نگرید
بجی طرف کلاهش نگرید |

| | | |
|--|---|---|
| <p>حاجت بصیت بشمار خویش عزیز
حواله بر کرم بے حساب باید کرد</p> | <p>ز هر کس میکنم گوش اختلافي در میان دارد
جهان پیر احسن خود آرایش جوان دارد
که قرب دست در حال عاشق از میان دارد
بدان مانند که قصه آسمان بار جهان دارد
که پیرے دینیت هست تیرے در میان دارد
که هر خار ره این افسانه بر لوک زبان دارد
چه لذت دارد آن عاشق که یار بدن دارد
سر رخاں با بخت اختر هفت آسمان دارد
و گرنه شمع و دل بر حیدر در زبان دارد
که چشمتی سومی گل حشمتی بسوی ما زبان دارد
و گرنه اندرین ردیلمی هر کار دان دارد
ندارد هیچ یک از این آں که آن دارد
چنان خرم که جا و بوستان با بوستان دارد</p> | <p>محبت هست یک فسانه صدفانه خوان دارد
هوای عشق بازی بیکه از اهل جهان دارد
بسوز آجر راضی باش از پروانه عبرت گیر
کسی که از ره طول امل قربت خدا خواهد
مباش ای جوان از کمر این چرخ کن این
چه پرسی سرگذشت پایی افکار جهان گروم
نه امید جفا کاری نه ذوق آزار می
تو از فریاد من بظن مشوک مشرب لالان
بجز پروانه اسرار محبت کس نمی فهمد
ندام تا چه بلب و عنایت بصیت مقصودش
چو معجون در میان نیست یک دیوانه هم اکنون
سراپا غمزه و ناز مذخوبان جهان آتا
خوشا دیوانه کو با حشیان درشت در باشد</p> |
| <p>عزیز از رگتیش دارد امید مغفرت و رنه
نه آئینه و نه دینے نه این دارد نه آن دارد</p> | <p>دامن من از قفا خار مغیلان می کشد
ز جسته گزده دارد دل ز درمان می کشد
انتظار من بحبت چند رضوان می کشد
کش بخود از مهر خورشید در رخسان می کشد</p> | <p>از سن آن شرطان در ره چو دامان می کشد
رنج تلخی دوا ناز طبیبان می کشد
بان کبش شمشیر قربانت شوم زودم بکشد
دور از دی نیست قدر شبنمی پیش مرا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>با گریبانست ستم را کنا کش در خون
در سر سودای محزون نیست از یللی العبد
سبزی خط را برویش آب تاب بگست</p> | <p>دل گمان دارد که آن گیسوی چنان می کشد
رخت اگر از بخد گلبه در میان می کشد
کاب از سر حتمه خورشید بان می کشد</p> |
| <p>اینقدر زخمها که دارد از زنگین عزیز
گو بود بسیار خوار آوازستان می کشد</p> | |
| <p>دل بیا دیش باز گلبانگ پریشان می کشد
دل که در سحر تو این فریاد افغان می کشد
جامه نگذاشت بر تن خلق ادست جنون
خالی از مهر و محبت نیست کس در نشأتین
در کنا کش از دو گیسوی دم افتاده است
بے نیازی بین که یوسف ابین حسن جمال
قصه آشفته حایه های من ستم گو</p> | <p>بلبلان را در بهار از بهر گستان می کشد
انتقام خویش از گردون گردان می کشد
تا که سر در گریبان پا بدان می کشد
هستان می این که مهر گیسوی مسلمان می کشد
می کشد که این بسوی خویش که آن می کشد
گاه در چاه افکند گاهی بزندان می کشد
نخله ترسم که آن زلف پریشان می کشد</p> |
| <p>مانی صورت نگارم در سخن سخی عزیز
خامنه من یک قلم تصویر خو بان می کشد</p> | |
| <p>چشم خورشید برویش چو شام افتاد
چشم است صحنه بر من ناکام افتاد
بادم نیست که قاصد زبان تو دهر
دل که گیسوی تو نادیده گرفتار شد
نامه با کردم یار با خیال و لے
دل که دارد دهر غم خان هالش بادم
محتسب بر سر زندان تبه کار رسید</p> | <p>شد چنان بخود و بهوش که این بام افتاد
رحمت در کفتم جام می از جام افتاد
فرده وصل که چون بسوی پیغام افتاد
بلبل است که در دام تو بیدم افتاد
از کفش خامه بنام من گشام افتاد
پخته کار است لے در طمعه خام افتاد
اگر گ در گله آنجی کالانام افتاد</p> |

| | |
|----------------------------------|--------------------------------------|
| گر چه خضم دل دوین لطف خط و خاکست | ازین میان غمزه بیاک تو بزم افتاد |
| هست نازم به نیاز که زنده ضحان | هر که می کرد رم از سایه من بام افتاد |
| من نه امر و نه ترا دی عشقم ممتاز | در ازل قرع بنام من گنایم افتاد |
| دل را بین که چون سودا می رود | خون گشت بخون دیده خونبار می رود |
| من می برم ز خویش اگر بار می رود | آید چو یار دست دل از کار می رود |
| قد متاع حسن بود تا جوایم | سودا بجن و گرنه حسرت دیدار می رود |
| جوایم کیست شام و سحر کز در نفس | صد بار باز آید و صد بار می رود |
| دل در جهان بند که جلای قیام نیست | بیار کس که رفته و بسیار می رود |
| ای راهر خوش بخت بهین که شمع | راه فنا بدیده بیدار می رود |
| از من چه پرسی اینکه زلفش بل نیست | والے که شب چه بر سر بهار می رود |

ناله دست دل بکار دانه یار نیست در کنار
عمر عزیز حیف که بیکار می رود

| | |
|------------------------------------|------------------------------------|
| از خمارم دل جان ناز و زار آخر شد | ساقیا بر سر کار آس که کار آخر شد |
| جوش زن خون عنادل که بهار آخر شد | باغ تاراج بر از نقش و نگار آخر شد |
| همچو ز گس از خواب و خمار آخر شد | چشم تابان کم فصل بهار آخر شد |
| دست بر سر چه زنی کار چو از دست رفت | کف افسوس چه مانی خوکار آخر شد |
| عازدنگ است در نگاز پنهان فکین | تا کمان زده کم از دیده نگار آخر شد |
| من گران بار گنه بودم دره دور دراز | تا دران عرصه رسم روز شمار آخر شد |
| بدت عیش بیک خنده کفایت نکند | گل نشد غنچه وایام بهار آخر شد |
| شمع را گوی که بر حسن شب افروز مناز | صبحم هست قریب شب تا آخر شد |
| روز نشست هوا سحر زهر سویر خاست | رومی و موشنه بیاگرد و غبار آخر شد |

اندرین صید گه از بادیه قدس عزیز
شکار آمد و خود نیز شکار آفرشد

| | |
|--|--|
| غم تو شادی در دود و دارا ماند
ابروش قبله ارباب صفا را ماند
دام و لهاست چه دنیا و عقیبتی الحق
غنچه کاشکند و شاخ ببالد که بیاض
بو که آئی پئے گلگشت گلستان دین
از بهار دل پران چه پرسی که از ان
حیف ارباب سخن بنیہ بگوشتند ہم
نکشد ز جہت یازے کہ رباید دلسا
رخت بر بند ز شوق شکوہ دهر کزان
جو رو بیداد و جفاے کہ عشاق کند
اکمش از کشتن با بگینان دست بر سر
کو کهن ماند و دنیا کہ ز شیرین کام | هر تو و هر جفاے تو و فارا ماند
مردم دیدہ من قبلہ نالماند
دو جهان سرسبز کن لعل و تار اماند
رفتش آمدن باد صبا را ماند
زانکہ ہر شاخ گلے دست عار اماند
روضہ خلد برینشت گیارا ماند
در نہ ہر مصرع من آہ رسا را ماند
زانکہ ہر شیوہ اواز وادار اماند
ہر صدائے کہ رسد بانگ درار اماند
تہ سلی و قولا و مدارا ماند
خون عشاق بہت تو خارا ماند
اگرچہ جان دادن و شیر بہارا ماند |
|--|--|

ہر کیے نام خدای کند از عزیز
گو ولی نیست لے اہل دلا را ماند

| | |
|--|---|
| لالہ و گل بنظر خار و خم می آید
عاشقی کے ز دل بواہوم می آید
کیست یارب چین آرائی فضلے دل من
رنج جان کنیدن من ای ملک الوت کش
طائرے را کہ نشین بگستان دارد | یا چون ز بہت کج تقسم می آید
کار پروانہ کجا از لگسم می آید
دببم بوی خوشی از تقسم می آید
آفتدرباش کہ عیسیٰ تقسم می آید
ریشک بز بہت کج تقسم می آید |
|--|---|

| | |
|--|---|
| <p>دیدم نقش و نگار قلم صنم هست
گر چه من قسین نیم یکین نیم غنمی اد
چون بخوش حالی ارباب قناعت بگرم</p> | <p>من ز زین نظر بر گسم می آید
روم از خوش جویا بگسم می آید
رحم بر اهل هوا و جوسم می آید</p> |
| <p>کردن دادن بیدل بچاره عزیز
گر بیداد دستم داد رسم می آید</p> | |
| <p>خوش طالع که ماهی باده پیا بامن است
در آمد چون هم از در سحر سر بزد از خادر
شب هجراست نه صبر دل متیاب مصطرا
ز عمر و خواتم راز دلش گویم به تنهایی
ایک است اصل حزن عشق اما جلوه گر چون شد
نه دنیا را نموشه نه دجوشه بود عشقی را</p> | <p>دو دل چون شیشه پیمانه بجان دو قال شد
شتم چون روز روشن بود در دم تیغ چون شمشیر
زیار بایر بن عالمی بیدار یا بر شد
چو تنها یافتم محو از دل من حرف مطرب شد
بهاش گشت موسوم این عشق آن ملتفت شد
منور هر دو عالم از طلوع این نو کوکب شد</p> |
| <p>رقیب ز نخوت آفرانده آن بار که آمد
عزیز از خاکسار بیا دران حضرت تفر شد</p> | |
| <p>بنا ز تیغ بکفت قصد امتحان دارد
نظاره چنین هر کن که هر شاخه
پینه چاک زخم سرنگ می کو بزم</p> | <p>بهشت بهشت من بی رحمان دارد
بکفت مرقعه تصویر باغبان دارد
چو بشنوم که فلان یار مهربان دارد</p> |
| <p>غیر ازین بعد و نافع چه بگرخواهی کرد
ناله من نکست بد دل اد تا شیر
سینه سوراخ و جگر خسته دل شد انگار</p> | <p>زیر خاکم کنی و خاک بسرخوابی کرد
پشم دارم که تو لای گریز خوابی کرد
بیش از مینا من آخر چه بگرخواهی کرد</p> |

روایت امی مملہ

| | |
|--|---|
| <p>حسن! اچھو مصو کفغان است کفغانے دگر
 قصہ عشق از زبان ہر یک یکد خوش دے
 اینچنین دامن کشان گیر دمی از دہنت
 ہر مرض دارد و دوا ہر در را باشد علاج
 کفو دین بادا مبارک کافو دنیا را
 از بر اے دستکار یہائے جوش و جوشم
 آستینے گر نہی بر چشم خونبارم چہ سود
 کہ بہر و گہ بہر و گہ مدارا گہ بن ساز</p> | <p>یوسف ہر دم کشد سر از گریبانے دگر
 عند لیلبابین داستان گوید بدستانے دگر
 دست برداریم دمی گیریم دامانے دگر
 در دل را نیست غیر از صبر در مانے دگر
 عاشقان دارند دینے دیگر امانے دگر
 ہر زمان می بایدم جبے گریبانے دگر
 غیر از ہم نیز باشد زخم پھانے دگر
 دل زہر س می بردا نا بھوانے دگر</p> |
|--|---|

در جنون ہم نیست موزون مقلات حسیر
 گوئی از بردار داین دیوانہ دیوانے دگر

| | |
|--|--|
| <p>ہر زمان گردون دن باشوکت دشانے دگر
 باغ گیتی را بین کر نو بہار صفتش
 گنبد از بے برگی دے طاقتی و بیدلی
 نے نہی در دیدہ ام ماند و نہ آبے در جگر
 آب گل را کئے بود سرائے این رنگ و بو
 جان نثار جان جان مردن نید اند کہ صیت
 از نیاز بے نیاز ان نیست واقف ہر فقیہ
 جوش طوفان خجالتمائی عصیانم بین
 بشکند ترسم کہ میزان قیامت امی عزیز</p> | <p>می نواز دو بت شاہی بایوانے دگر
 در غل غنچہ پیر دار و گستانے دگر
 بے سرو سامانیم راہست سامانے دگر
 ہست خاک تشنہ ام محتاج بارانے دگر
 آن گل نو خیز باشد از گلستانے دگر
 یار اگر جانے ستانم می دہد جانے دگر
 کاین نماز دیگرست داردار کاسانے دگر
 ہر دین مو بر تم شد چہ تم گریانے دگر
 بار عصیان مرا بایست سیزانے دگر</p> |
|--|--|

دیفنای معجمه

| | |
|--|--|
| <p>کس از هزار کی هم نگفته است هنوز
کیه شگفته کیه ناگفته است هنوز
عجب که اورخ خود را نرفته است هنوز
غبار سینه مار افزفته است هنوز
که سربازان یار خفته است هنوز
که کس نگفته و نه شنفته است هنوز
ز راه او خس خار غزفته است هنوز</p> | <p>شناسی آنکه ز مردم نهفته است هنوز
دو غنچه هست و عالم ز گلشن صفتش
جهان ز جلوه حسن بیت بالا مال
صبا که صبح و سنا خاگرد خانه اوست
سحر و مید و ادرفت من بهان گمان
حکایت من او شد فسانه وین عجب است
بکشت کار بهشت ست ناز رضوان را</p> |
|--|--|

سزد که عقد تریا کنند بر تو نثار
عزیز چون تو کس در نرفته است هنوز

| | |
|--|---|
| <p>نقاب از دست تو گیتی انقلاب انداز
متاع ترشه و خود با قناب انداز
ز بیم مست نگاه باین خراب انداز
بحرف حزن نظر اندرین کتاب انداز
عنان بجانبا ساز و سازب انداز
بگردن ز غور شید این طباب انداز
تو هم خدنگ غایبی سنجاب انداز</p> | <p>اگر بکشد حلقه به بیچ و تاب انداز
بیا و خرده سالوس در شراب انداز
نه جام جم طلم ساقیان جام شراب
صحیفه ایست جهان هم باز خالق حق
ز کوثر آن طرست آبجوی مقصد تو
کشد شام و سحر سر حلقه زلفت
دلا بقصد تو شاید که او کمان زده کرد</p> |
|--|---|

شبه خرسست و نیاید هنوز یار غریز
مگر خواب در آید بنای خواب انداز

رویف شین

ز دریا تشنه و ز پرده آردم ز گلزارش
 ترنج مابشرط کار و میخوام خریدارش
 که چون خورشید گرم از جلوه خویش است بارش
 گرین لعل پریشان لیسیت آن چشم بیارشش
 بکونین ارکس دل می فروشد من خریدارش

دل دارم بیابان گردنای که صد بارش
 و گر بر امتحان دل بود مژگان خوشوارش
 ندارد احتیاج مشتری کالای حسن او
 چه پرسی از دل ز این حال پریشا نم
 ز در و بیدلی بگذشت از سود زیان کارم

دیگر

مگر اندیشه نداشت حیرانی خویش
 آه اگر در دل عاشق نگرانی خویش
 آتش بال پریم گشت پرافتانی خویش
 اگر در آگاه زود تنگی زندانی خویش

آنکه خنجر جلا آینه حسن ترا
 آنکه شکست ز چشمی خود آینه را
 همچو پروانه سر سوختن شمع ندشت
 آنکه دارسته آزاد مزاج است گلش

دیگر

دارم امیغیت از کردگار خویش
 خود را بجای یار کشم در کنار خویش
 هستم رهین منت عفتا شکار خویش
 تا یار رفت رفته ام از خستیا رخویش
 خود رود بار خویشم و خود آبیار خویش
 معذورم از طبیعت ناسازگار خویش
 من فته ام ز خویش و کم انتظار خویش
 پایم بگل فرو شده در کج دار خویش
 انداختم بدوش دل بر دبار خویش

مایوس گر چه بوده ام از کردگار خویش
 تا که تنی کنار من آخر ز بار خویش
 ناکام رفته خلقه ازین صید گاه و ن
 آگه نیم که بر من ازین پس چارود
 منت کش بجا دم نه ابرو بسار
 نه بازمانه سازم دنی بازمانیان
 یارم بخانه منتظر از مدته و لے
 بیرون در شاهه گردیده بانتظار
 باریکه بر نداشته روز ازل ملک

| | |
|---|--|
| هر آتش نگاه ندارد شرار خویش | می سوزد دل از غم و ضبط افغان کند |
| خواهی شوی بصیر خاک عزیز رو
بستان مزار سر به فروش غبار خویش | |
| ردیف صاد | |
| دل از عوم باید بکوه جان خواص
که ذره ذره خاکست بهار قاص
اسیر و نشود بعد مرگ نیز خلاص
بگشته نیست تو ای شرع عشق قاص
کس که می نشاند سیم ساد و صاص | چرخن هست خدا داد کز ره اخلاص
فضائے کون مکان بزرگاه عشرت کیت
ز قید جسم شود جان بهای از مردن
کشنده گر طایر است فرد خویش دست
چه قدر و قیمت سپین تنان ساد و رخس |
| هزار شکریه یار عزیز و جان عزیز
چو رباط فاتحه باشد لبو و اخلاص | |
| ردیف غین | |
| گل از چه هست چاک گریبان لاله داغ
پر و انداز رشع که آخرد به سراغ
روشن ز یک چراغ شود اینده چراغ
مکتوب را از ای نهان بهر و داغ
کارست بس عظیم منیدار و دولاغ
هم از دوزل و زلست آشنه ز دماغ
هر جا که باشی از تو دلجویی سراغ
کو کوی قریب اگر کا و کا و داغ
هر چند نیستم ز علوم دگر فراغ | بویت اگر نبرد صبا سوی باغ و داغ
دارم بر لبه شوق تو از جتو سراغ
از دمی است ثابت تیاره را فر داغ
بفرست دل از نمانی که بس است
دلها ز دست بردن نگاه بایست ن
هم از دمان تنگ تو ام تنگ نیست
از فرش تا به عرش چه خلوت به آغبن
کم از تو ای دودمان خالغ از سرود
از برنگشت اعجب شدم هنوز حیث |

پیغام یار هست که کن صبر اعی سبیز
برست گوش کردن برین بود بلاغ

ردیف کاف

| | |
|---|---|
| <p>از آفتابیت باده خواجه پاک
ندیده ام صحنه با چنین جمال سوک
مرز کوثر و نسیم و شیش هشت هشت
خراب گسارن ساقیم که در بر مش
بدین خیال گریان منی درم گاهه
چو آید جگر من هفت خیم ترغم نیست
زهی که اسی لیلی که قیس شاهی آیت
برای خلق بود عشق کیسایه وجود
تبرس از آنکه بدان تو در آذرند
همین نه ماهی زیر زمین شست لیت
به بند زلفش اراقتا دین دلم صید</p> | <p>هر آفتاب پیسته بود بسایه پاک
هزار جان گرامی فدای باد فدایک
بس این دود غمناک که کید غمناک
بجای گدوش جام است گدوش افلاک
که شیم زخم مباد ارسد بسینه چاک
بخاک نشسته بود ابر اگر ایسا ک
ار که اش شده گر خاک صبر ظل اراک
که آتش آنچه در دست غش بود پاک
چون بگرده چشم مر اگر بیان چاک
غزاله فلکش نیز هست در فتر اک
بعینیت که غناش هست در فتر اک</p> |
|---|---|

عزیز جیب گریان منی درم گاهه
ز بیم آنکه شود فاش از سینه چاک

ردیف لام

| | |
|---|--|
| <p>بهر ورق که نظر میکنی ز دفتر گل
طبع ز وصل ببر لبه عنایت دان
کجا بکا کل زلف ساسی ادرسد
صدای قلقل منیا کمر اسه زاهد</p> | <p>بخون نگاشته قوامی شستن بلبل
که هست در طلب کل یقین فیت الک
اگر چه سنبله باشد و گر بود سنبل
بجای چار قل آمد اگر چه هست و قل</p> |
|---|--|

| | |
|---|---|
| <p>ز پاسبی سرو مگر کرده است خلخالی
مگر ز بهت من میفروشن بخیر است
بدور ز گس مجبور ساقی نازم
عجور کرده ازین بحر نهریان بشنا</p> | <p>نه طوق هست که بینی گردن صلیصل
که نشایتن بخوابد بهای جویصل
که می خورد در حقان با بگ بل وصل
نه من نشادرم نه سفینه و نه وصل</p> |
| <p>عزیز جوهری گنج که هر حکم است
که مستفیض بود طبع او ز جوهر کل</p> | |
| <p>بر هم ز نیم هر دو جهان از فغان دل
از لب قتاده عقد بکار بیان دل
بیار عقد که بدل دادم از غمش
عمریت خویش را به تن کباب کرد
از عضو عضو خویش را شد می دلی
سهل است که کندن درن چو کوکب
ان ازده که شد ز کردیم از ده</p> | <p>من بعد از دیر و کج نهان دل
بر لب سیده آبله گرد فغان دل
گوئی که صد دست مرا در میان دل
ای دای گریخت نشود بیان دل
بودی و بران کس از قزاقان دل
ای دای اگر بصر بقتل امتحان دل
آورد عشق باز پی امتحان دل</p> |
| <p>خون کردی هنوز نیامی بر جم با می
جان عزیز تا بحب امتحان دل</p> | |
| <p>یکه اگر نواز در آئی میان دل
تا هست در لباس خویشی بیان دل
جان در بدن خوشست بصر بیان دل
نه محل سپهر خجاک از قتاده است
یارب چه پایه داشت غم او که عمر با
در وصل بیم و هجر بجران غم وصال</p> | <p>دیگر قدم بر نهنی راستان دل
چون بوی گل صد بود فغان دل
خوشت از نیمه که تو باشی میان دل
در وادی که راه رود کاروان دل
دل سپهان جان شد جان سپهان دل
بر کین و ش گزشت بهار و خزان دل</p> |

| | |
|--|---|
| <p>بانگ اسی قافله را ز جامی برد
اعضای نام مضطربند از فغان دل</p> | |
| <p>روایت میم</p> | |
| <p>چو دلبان همه خواهند دل چهره کنم
بغیر ازین که دل خویش پاره پاره کنم
شب خوش است صالت من با ناز خوشتر
تو استناده بخود کن من استخاره کنم
نشاط وصل تو محروم دارم از وصل
که در کنار چو آئی ز خود دکناره کنم
بخند رهنهم روز حشر زاهد را
ز پی سیکه این باغ را اجاره کنم
منی شود من آن ماه مهراں چرند
پرخ عریده پر خاش با ستاره کنم
کنند روز جزا چون تلاش اهل جفا
خدا نه کرده بسوی تو من اشاره کنم
ز انبساط گنج به پیرین اختر
که غنچه را ز دهن دی استعاره کنم
نماز شام بر آید اگر بیا من ماه
زمین کوی دی از سجد پستاره کنم</p> | <p>بشیر خانه شیر از من امی عزیز خوان
که می خوردند حرفیان و من نظاره کنم</p> |
| <p>خود خون خود بر زیم میجان بیا دهم
ز خمت بست باز و قاتل چرا دهم
تکلیف حضرت تو بیا و صبا دهم
آفاق ابوی تو برگ و نوا دهم
یار بشارت بوی خوش دے چه میگم
گر جان بپای من دهم و صبا دهم
در حیرت ز غمزه دناز و کرشمه اش
هر شویه دل فریب بود دل کرا دهم
منای روی خویش و گردان خجل مرا
صد جان صد جهان هم اگر دنا دهم
چشم بر روی لیلی دگوتم بجزا و ست
از پیر میکرده نبود عجب که من
بجنون نیم که گوش بیا بنگ در ادهم
میکنم بیل و گیتی صلا دهم</p> | <p>شب همه شب دش با سپاره صبا ز دم
صبحدم تا خنده زدن بوسه بر لبها ز دم</p> |

| | |
|--|---|
| <p>دم ز مهر صاحب بشق القمر شبها ز دم
در قیاست و شناس آفتاب حرم
هر چه پیش آمد درین نادمی گذشتن ایشتم
عاقلی دیدم غم امروز و فردا بود و بس
یا اگر آرام بگفت یا میدهم جان را بباد
بیتیا بان بخت دل از جنبش زلفش بر بخت
سجنت و دوران کیطون اندوه و حرمان کیطون
فقر خاک راه و دولت انفسر اقبال بود
کج فیضی بود امشب باز دوست من دراز
نقد یاران نار و اجنس شهادت بے بها</p> | <p>شیشه را بر سنگ و ساقی و من صبا ز دم
کز سجود در گره او مسر بر سیاه ز دم
پشت پایر کوه طور و دوش بر موسی ز دم
خویشین لادیده در انش بر سودا ز دم
هر چه بادا بادانیک غوطه در دریا ز دم
خون صد مجنون به رشده تارک لیلی ز دم
خویش ابریک جهان لشکر تنها ز دم
آن بفرق خویشین این بر سردار ز دم
تا نزد غور شید بر دقل من لغیا ز دم
جان بکت خلقه محبت یانه وین ز دم</p> |
|--|---|

عقبازی پیشه انگه ترک می گفتم عسریز
تیشه بر پای خود آرسی شیشه بخارا ز دم

| | |
|--|---|
| <p>تن بچاک از مستی تکیه بر خدا دارم
این قدر که می بالم تا که می کند یادم
امی عجبک غون خود بخیم بدست خود
بر که بر علو دارد در نظر حقیر آید
نمی گمانم اندر دست خدکم اندر دست
از دو کون بر دم جان می کنم دلی زبان
همچو ژند و پاژندش به که در هم آتش
تا زه عاشقم از وی کام دل جانم
هر قدر شوم ز دوری خود وین نزدیک</p> | <p>سر بر دی خشت خم عرش زیر پا دارم
در جهان نمی غم در دل که جا دارم
وین گفت ز کز دی چشم خونها دارم
هر آیتین چرخسم جلوه سها دارم
لب همیشه در یارب است دعا دارم
مرده و صفا شد رسو سنا دارم
نیست مصیحت آغزل و بغل چه دارم
نوگدا یم داز رنگ در طلب حیا دارم
صدید چشم صیاد کوئی از قضا دارم</p> |
|--|---|

| | |
|---|--|
| بر دلش گرانستم حرف بنید گوایم | در مذاق او تلخ طالع دوا دارم |
| من عزیزم و دنیا در بیم ز لیا دار | دل بنا نه رویی بی زبان گوا دارم |
| <p>دست مراست داغ از رشک تبا به من دارم
 نگین را بدانست نه در جام ساقی را
 دست این کان حرفی آتش عشقت بود نه
 به تیغ کند عشقم تا قیامت نیجان خواهد
 بود افسانه که خواب باشد راحت مردم
 بین آن روحی موسی خط و خال چشم و ابرو را</p> | <p>ز لیا که رشک در حسرت خولج که من دارم
 بیاد دوست دل آتش و آب که من دارم
 جهنم بر بنی تاب و تب و تاب که من دارم
 در لیا کار با سید تقی که من دارم
 بتلخی مرگ بهتر از شکر غایب که من دارم
 بدل دادن چرمی پیری اسب که من دارم</p> |
| عزیز از هفت بخورنه صفت بین بود جایش | بعالم جستجوی دُر نایاب که من دارم |
| <p>ز مهر لالت زخم سینه بر زین دارم
 جبین خجاک جهان ته نگین دارم
 بر آرزو ده که من نیز جامه بگذارم
 به تشنه کامی من کس مباد در عالم
 چه غم که دولت نیانداه اند مرا
 تمام عمر ز راه تو رفتم ام خس خار
 هیچ رنج و آرزو می شود به عیب
 بحسن او که گراز هیره بر دارد
 پرس بند و درگاه گیسو که مرا
 بدل بهیسه ز تاراج نفس می ترسم</p> | <p>نماز می کنم و بت در آستین دارم
 عزیز مصرم مدافع تو بر جبین دارم
 تو رخ بر رخ و من جان آستین دارم
 که تشنه سیرم و در یاد آستین دارم
 خوشم بیاد تو خاطر حرا غمین دارم
 که خانه پر گل و نسیم آستین دارم
 بسینه دل که بر باران آستین دارم
 فزون و کم نشود مهر آستین دارم
 توان شناخت ز داغ که چرمین دارم
 که کیسه در شل و دزد در کین دارم</p> |

عزیز چشم راه خدنگان خوشم
وگر نه صدقد رانداز در کین دارم

| | |
|--|--|
| و چه که حاصل از در نیانه می کنم
نخم را شکسته ساغر و پیانه می کنم
تا خود چراغ کلبه تار که بوده
چشم هزار شمع لبوی نیست من
شاید که جرعه بن بنیوا دهند
لببتن از طلب خود می نیست با خدا
در داکه نیست دست ترازو دست من
دست مرا بجیب گریبان کشانست | سرور سر صراحی و پیانه می کنم
میکخانه بر هم از پله مغانه می کنم
در لیده فروغ ز هر خانه می کنم
پروانه تو هستم در دانه می کنم
شد سالها که خدمت نیخانه می کنم
پیش کریم ناز گلدا می کنم
من میل آشنائی بیگانه می کنم
گوئی بطره صحنه شاید می کنم |
|--|--|

شد سالها عزیز که بزرگ عاشقی
اندیشه می کنم که کم یا نه می کنم

| | |
|---|--|
| دل را عبث بفرقت جانانه سوختیم
نه آفتاب سوخته نارانه شمع لیک
باشد که شمع کلبه تارم شود شب
شرمنده همچو زاله و داغیم لاله اسان
شد هر گیاه خشک بر سبزه می آشنای
این شد است نیم می از چشم زاهدان
هر کس بخانه کرده چراغان براه او | غافل که او بخانه و داغانه سوختیم
کز داغ رشک زده و پرانه سوختیم
عمری چراغ کعبه و شیشه سوختیم
بگداختیم شیشه و پیانه سوختیم
در داکه ما چه بسوزد بیگانه سوختیم
تا چون سپند سبزه صندانه سوختیم
ما خود بجای شمع بکاشانه سوختیم |
|---|--|

بیردن ندادم تش ما یک شرع عزیز
بنگر که سوختیم و چه مردانه سوختیم

| | |
|--|--|
| <p>می طیم تا خشر زخم از تیغ جانان خورده ام
 سبزه رخسار خوابم ز حیرت سوختم
 توبه کردم بعد ازین هرگز نگیرم نام وصل
 عشق بازی و حقیقت جانگدازی لوده است
 چشم بدو دراز و چشم من و جوخی غن رود
 از سواد و سایه خود ارگ رزم دور نیست
 رفتم از خود بولیش صبحدم آمد شگون
 بامزاج من نسیم این چنین آمد سموم
 شرع باشد خورده گیر عشق دارد دیگر</p> | <p>ای اجل رو از سر کاب جیوان خورده ام
 گوئی آب ز چشمه خورشید با بان خورده ام
 گوشتی کای چنین از دست بجران خورده ام
 عمر با خون خورده ام این می آسان خورده ام
 چشم زخم تازه زان چشم فستان خورده ام
 بسکه سیله با زان زلف پریشان خورده ام
 در ره اول بانیم کوی جانان خورده ام
 ناز پرورم هوای باغ رضوان خورده ام
 خلق می پنهان خورم غصه پنهان خورده ام</p> |
| <p>رند حکمت مشرب تن پرورم آری عزیز
 روزه و فصل فتا می در زیشان خورده ام</p> | |
| <p>از نگاه حشمتی رم چون غزالان خورده ام
 سینه بایدر بیشتر هم جو باشد بیشتر
 دورم از قرب تو دار و خانه و حفت خراب
 از شکست رنگ من باشد شکست دل عیان
 نیست اهل فضل را از طعن اهلان گزیر
 کام دل و دین وصل از دیگام حال است
 لطف را لازم که بر ساحل رسانده کشیم</p> | <p>تا کجا افتم بره نخی پیکان خورده ام
 می فراوان دیده بودم غم فراوان خورده ام
 تا بصیم آمدی رم از بیابان خورده ام
 جام یا قوم سنگ ز دست و ران خورده ام
 نخل پر بارم که سنگ از دست طفلان خورده ام
 یعنی صدق در بحر آب زابریسان خورده ام
 لطف که موجب گستاخ طوفان خورده ام</p> |
| <p>دیده ام خواری عزیز از دست اینجای زمان
 یوسف مصرم که سیله های اخوان خورده ام</p> | |
| <p>وداع یا ر لازم بود و ترک زندگانی هم</p> | <p>شدم از ناتوانی شمر سار از سخت جانی هم</p> |

بیاسانی که داغم از غم و از سرگرانی هم
خزان دیده و در رخسار دل گذشت از حد
چه الیاس چه خضر از ادگی باشد غویس اینجا
رسد از تیشه رانیهای انفاس این صدا هم
لکن دل را بد آموز نگاه حرمت هر دم
نه از پندم دل آساید نه در بندم قرار آید
نه بر دم روز پرشش صرنا از قیل و قال آتا
دلی بسپرده ام در دست آهی بر لب قصد
رخش نمی بینم و خود ان یکا دازد و در سخنم

بگردان نه که برگردد قضای سمانی هم
رنخ چون ارغوان خم هم شراب غوانی هم
یعنی قید جاویدست عمر جاودانی هم
که کم از کوه کند نیست قطع زندگانی هم
نگاه گاه گاه میسوم از نا مهربانی هم
ز مایه دل بدتم نیست عیش و شست جوانی هم
بکارم آمد آخر بنیوانی بنیربانی هم
سرت کردم بخوان این سینه بشنوبانی هم
نظر باز نیست لازم عاشقی را دید بانی هم

عزیز ار طالب صادق دانه مست سید اند

که کم از مرده ویدار نبودن ترانی هم

که دست باز دانا ز کس نیست جان بوم
فشد شمع شبستان تا بخوش فسانه خوان بوم
بنام ایزد تو بودی جوان من هم جوان بوم
تو بر من مهربان من بخود نا مهربان بوم
بکام دوست گاه که بکام دشمنان بوم
سبک تر رفتم از یادش که بر خاطر گلان بوم
و گر نه ساکن میخانه تا بوم جوان بوم
بمرغان بهشتی منکه عمره همزمان بوم
چرا امروز اسیر ام و دور از آشیان بوم
و گر نه میهمان ساقی بهان من همان بوم

بذوق زخم کاری و شن و شغل طیان بوم
خوشا عهدی که شبها با تو گرم دستان بوم
اگر گستاخی زین پیش از من فرستد این گذر
زهرت گر گشتم دشمن خود دل نمی دادم
نداغ وصل و هجران چسپا ما اینقدر دافتم
دماغ نازک ادب نمی تا بد خیسالم را
قیام چند روز حنا نقاهتم کرد پیر آخر
فغان کنز تیره بختی همد ز داغ و زغن گشتم
نخوردم گز فریب انداز راه نادانی
چنانسون چشم مستش کرد کنز خوشیم ربود شب

| | | | |
|--|--|---|--|
| عزیز آن طالع بیدار ایدم آید و آن شب
که سر بر زانوم خوابید اوس میزد بان بودم | | | |
| خاک را از خون دل گل میکنیم
پرده زان جن جهان سوز میکنیم
قربا و خواهم دور از دهنم نایم
صغفم از جنت بشارت می دهد
جلوه گاه لیلی ماهست دل
سعی ما پرواز مرغ بسط است | خون همگیریم و دل دل میکنیم
داغ دل را افش محفل میکنیم
سعی در تحصیل حاصل میکنیم
تکیه بر ششیرت تل میکنیم
مانظر بازی مجمل میکنیم
از طپیدن قطع منزل میکنیم | از خدا و خود نه ایم که آگاه عزیز
فرق چون در حق و باطل میکنیم | |
| ز در بیدلی بگذشت از سود زیان کارم
مسلمان زاده انگشت از لب عقد و کارم
به بیمار چه درد سر کشی بے سودا سبدم
شهم روشن تر از روز است بشع چراغ آید
پس از مردن با سیدیکه در خوابم دهن آبی | بکونین ار کسے دل می فروشدن خریدارم
عجب نبود که گردد سبج صد وانه ز نامم
که من جان بر لب از عشقم نه رنجورم نه بیمارم
بود از طالع بیدار بهتر چشم بیدارم
نیارد کرد غوغائے قیامت نیز بیدارم | دیگر | |
| گر بخت ره نیامد خوشتر اندازی کنم
هر چه بادا باد خود را می زخم برفج عشم
دل بشفقش خستم شد در لیر می خوام | وز پس دیوار با حوران نظر بازی کنم
یا شهادت یایم و یا خویش آغاز می کنم
سردهم اکنون بر آتش تا سرفرازی کنم | ردیف نون | |
| سخن تلخ گوید بشیرین بهنان | تا توان رام کرد بشیرین بخنان | | |

| | |
|---|--|
| <p>صفت شکن قلب شکن تله شکن عهد شکن
 نه تبسم نه بکلم نه ادا لے زبسم
 نگه شوق که پروانه شود نیت لبید
 بے زرا از اسودای بنان نیت سوا
 وصف گلها بر خوبان بزرگت نه کنید
 عاشقه داشته چون کوکبی گر شیرین
 هر کجا معدن با قوت بود کان عقیق</p> | <p>هر چه گویند بود در خولین دل شکنان
 حیرتم هست که چون بزه دل از بهمان
 شمع فانوس نایب زندک سپهر بهمان
 که سر سیمه کند الفت این سیم تنان
 که بود باعث آزدن نازک بدنان
 لب شیرین تو دار دلبه از کوه کنان
 باشدش نه بر زمین منزل خونین کنان</p> |
| <p>از عدم گریه کنان آمده ام که چه عزیز
 دارم اُسید ز لطفش که در دم خنده ز زبان</p> | |
| <p>آنکه از حیرت بود خاموش تصویر است من
 انچه باشد بے ثمر نخل مراد هست و سید
 میشوم دیوانه و جیب و گریبان میدرم
 مخمل اغیار دیار و دورے آهنگ نه
 بیکس مان امی جوان مردان خدا را هست
 عجلت در ذبح من کن که و فور شک و شوق
 از رقیبانم بجز در نه خجالت می بری
 از فرا قش سینه داغ و دل سپادش باغ باغ</p> | <p>آنکه خاموش است و تقریر تشریست و من
 انچه آمد بے اثر فریاد زنجیر است و من
 بعد ازین تدبیر با دامن تقدیر است و من
 گریه های جگاه و آه شبگیر است و من
 دار و گیر حبس پیرو محبت پیر است و من
 هر حرفی گوش بر آواز تکبیر است و من
 قطع و فصل کار با بس کار شمشیر است و من
 روز و شب صبح و مسا گلگشت کیم است و من</p> |
| <p>خاک راه آل پاک بو تر ایم لے عزیز
 چشم بدور این شرف مخصوص کیست من</p> | |
| <p>دیگر</p> | |
| <p>چشم بدر لبویم گدے بستر این</p> | <p>گدے بستر این نظر بستر این</p> |

| | |
|--|---|
| <p>ای کماندار بسویم نظرے بہتر ازین
 در خورشید خیالت نبویہ چہ سرے
 میرساند تو حال دل من نالہ کہ نیست
 ہر حیرتوں خوشش یک پیمانی آید
 عالی گرشہ بیدل چلیبیت گیت
 از قصا گر نظر لطف تو افتاد بجا
 خواب و تلخ نگردید و بخوابم آمد
 ے دے ہر وقت بھو ساند کہ نیست
 طاعت پیرخان خدمت پر غفلت
 برواز خود چو منی بزند راہ حجاز
 امین از داغ غم عشق تو دل شکست
 لن ترانی کہ جواب رنی یافت کلیم
 بخود می اہل راہ خداست عزت</p> | <p>نامک دیگر وز خم جگرے بہتر ازین
 بہر سودا بیتابیت کے بہتر ازین
 نامہ بہتر ازین نامہ برے بہتر ازین
 بو کہ می آید ازین پسینے بہتر ازین
 دلبری و شکنی دل شکستے بہتر ازین
 چشم داریم کہ افتد قدرے بہتر ازین
 لکن نامہ و فریاد اثرے بہتر ازین
 رہبرے بہتر ازین بگندے بہتر ازین
 جہ سالی طریت دے بہتر ازین
 بہر رہر و بود رہ گذرے بہتر ازین
 از پے تیغ حوادث پیرے بہتر ازین
 خواست نظارہ او دیدے بہتر ازین
 برواز خود کہ نباشد سفرے بہتر ازین</p> |
|--|---|

خود کس بجوئے شعر و سخن را چو عزیز
بہتر آنست کہ گیری ہرے بہتر ازین

| | |
|--|---|
| <p>چہ دہی فریم شب بکتر ساز کردن
 تو بقصد من چہ داری ترکنا کردن
 ز تو گر چہ بد گام کہ بود دل نام
 گر ہے ز زلف بکشا کہ دہن فشار دل
 تو چو تیغ در کن آئی چہ بکشتا کی
 نیم صبح ماند کہ سوچن حسرت</p> | <p>بر خم ز بند بقیع در صبح باز کردن
 پے قتل عالی بس نگے بناز کردن
 ہزار شیوہ نتوان ہم امتیاز کردن
 نرم ز بند صیت پرسن دراز کردن
 من سرفرد نمودن تو سرفراز کردن
 بسر نیاز مندان گذرش بناز کردن</p> |
|--|---|

| | |
|---|--|
| <p>چه عجب که باز باشد مخاک خیم محمود
بچنین جال به خوبی کند خلق باور</p> | <p>آنظره منفعت خواهد بخش اما ز کردن
من دیده باز بستن تو پره باز کردن</p> |
| <p>ز نظیری اندرین ره بقای عزیز خواهی
بخدا که داجبک مدد تو احسن از کردن</p> | |
| <p>تو بصدق گرد آئی بسبب از کردن
تو که بخروشی عاقل ز گذشته بگذر ایمل
تو که می پرستی دستی بگذر زین پرستی
هله ای غم محبت مکن شستلم ازین پیش
ستم است اگر نشو خون بود از دین بیرون
در شتاب رخ ضلوع شود ارکشاده بر ما
دو جهان دور گشت آمد که گذارش بیکبار
شب تار عاشقان را نبود بشمع حاجت
ز غزای نفس کافر کنی خون وضو گر
گره ز زلف شکنین گره زلف کنیم</p> | <p>به تو که آید ز کپه نماز کردن
شب وصل کوتاه اگر گله دراز کردن
که بحالت جنابت نتوان نماز کردن
که بحالت جنابت نتوان نماز کردن
دل خون گرفته دارد کشت از کردن
در دیده بر رخ او نتوان فرار کردن
چه نماز هست دیگر با زمین نیاز کردن
که کند خانه روشن بچکر گذار کردن
بجازه شهیدش نتوان نماز کردن
شب وصل هست خواهیم سخن از کردن</p> |
| <p>بر دای عزیز شوقش بخت از بجا زدم
بر عراق سبک سفر حجاب از کردن</p> | |
| <p>چون من جهانیان است غم گردان
یار بهر حشرم با تو تراب گردان
دور سپهر گردان هست آفتاب گردان
پیری رسید با بد دور شراب هردم
دیوانه را چه پراز آفتاب گردان</p> | <p>هر جا که هست آید یارب شراب گردان
بادیه مرا بظلال این آفتاب گردان
ساقی تو نیز ساغر پراز شراب گردان
دور شراب آید به باشد شراب گردان
هر نخل سایه آید به آفتاب گردان</p> |

| | |
|--|---|
| خواهی زباختر سوگر باز گشت رشید
در خور و دیدن کس مضاعفان نباشد
سر خیمه نشاط عقیلی بود غم عشق
ای بخت خفته شب بیدار شود را | از رویه قیابان رخ و عتاب گردان
رو از جهانیان و چون آفتاب گردان
گر سبیل خواهی خیمه بر آب گردان
از جلوه اش نور خیمه خواب گردان |
|--|---|

ای در سخن پیر دیوان فراهم آور
یعنی عزیز خود را صاحب کتاب گردان

| | |
|---|--|
| دو جهان هست ز جانان غم جانان از من
نه همین گشت آن مهر و خشان از من
چشم بدور و نخواهد که شوم شادی مرگ
من بجای و دلم جائی چشم بجای
دلربایان جهان جلا اگر جمع میشوند
چشم بینا دل دانا ز ازل آورد دم
گر به زار محبت سر سودا دار می
من دوست من دامن جنون روز حساب
گر شکسته رسد من نیست ز کس شکوه که هست
خلقه از گریه من یار و پیا شده اند
جنس ایمان اگر این است که دارم بجوی | این دآن هر سیم از آن می آن از من
سایه هم هست شب و روز گریزان از من
نظر لطف من آشفته تنه پستان از من
کبست آشفته تراسی زلف پشیمان از من
هست شکل که ربایند دل آسان از من
جام جشید و بود مهر سلمان از من
هر چه خواهی زد و عالم بخواران از من
بزیان داده بے جیب و گریبان از من
سینه و سنگ ز من نشسته و دندان از من
شهر و ریان شد آباد بسیاران از من
نخ و گبر نه ترسانه مسلمان از من |
|---|--|

معرفت گر طلبی رو بجز نزار که او
هست معروف تر از مرز و جبرقان از من

روایت و او

و عده اگر چه کرد او قابل اعتبار کو
در کنم اعتبار هم طاقت انتظار کو

| | |
|--|---|
| جبر مکن که دل مده بر دلم اختیار کو
دل که تھی زغیر شد فزوده وصل یار کو
باغ بنفشه لویش شد باغ و درخشنودش شد
راز جهان نوزیم در ره عشق کرد گل
تا بد یار یار ما هست هزاره و مے
خسته دل نرسه ام تشنه عمر جاودان
تا شده بستم مقرر گذشت در سفر
هست بخش خجسته تا که کند شفاعتم
صاحب امر و فی گویشگر و دار باش | سپیده که صبر کن صبر کجا قرار کو
رفت خزان ازین چمن آمد نو بهار کو
گل همه گوش بوش شد ز فریاد هزار کو
آبله های بای را ز سرشی ز خار کو
مهر در نهما کجا هر دره سپار کو
دشمنه شد ریز کو خنجر آبدار کو
از دلم دهد خبر یارے ازان یار کو
ایتمه کرد و کار را رست کرد کار کو
طالب حق سرائی اجند بوق دار کو |
|--|---|

جز رخ ساد و لب لعل نگارم ای عزیز
آتش بے دغان کجا باد بے شمار کو

ردیف لای الهوز

| | |
|--|---|
| دراز دستی آن گیسوان تاب نده
بروی او شده گسار زلف تاب نده
ستاره زار شده خاک آستانه او
بحسن او که نگر و دحجاب چیزے
مدان نبات بگردنده آسمان که قضا
جاست که بدزدند معنی دگران | طپانچه برسد سیلی آفتاب زده
بین که شبیه شمع آفتاب زده
که بوسه جبین آن جناب زده
جهان نقاب کتانیست بافتاب زده
بردی آب آن خیره یون جناب زده
چه نعمتها که چو کرمان بهر کتاب زده |
|--|---|

بیا که آمدنت باز دارد از رستن
اگر چه جان عزیز است بهر کتاب زده

| | |
|------------------------------|-------------------------------|
| صلای نرم طرب بر بطور مایه ده | سر زهره و شان و شیخ و شتاب ده |
|------------------------------|-------------------------------|

| | |
|--|--|
| بوی سبیل سچیده کرده شاد صبا
بفرقت نشود اسباب احتم آزار
بسین که ششم گلزار و عکس لاله بجو
بغیر پیغان سدره که می گردد
کشاد کار چو زاهد ز خانقاه ندید | بروی ز گس خوابید ششم آب زده
نلک بزخم دلم به تو ما بتاب زده
بر آتش آب به دهم کشته بتاب زده
شایبست بختن گزشتاب زده
در سراسی منان به رفیع باب زده |
| بچشم محتسب اشب عزیز خاکی انداخت
که می بصومعه بریاد بو تراب زده | |
| گفتیم که آیم سوی تو گفتا که بیکار آمده
گفتیم برودل گیسوت گفتا که طرار آمده
گفتیم کبست چون دل بود گفتا که دل خوار آمده
گفتیم که بنهار و چومه گفتا که اشب نه بکه
گفتیم که دل از دست شد گفتا که تیر داشت شد
گفتیم طپه از غم دلم گفتا که با شد بسلم
گفتیم بهر جانم ز تن گفتا که جان شد کن
گفتیم بسویم یک نظر گفتا حذر میکن حذر
گفتیم که ماه چارده آید بسویت شام که
گفتیم که چشم این دم گفتا نه ابست این زمان
گفتیم دل دیوانه ام گفتا که شد دیوانه ام | گفتیم روم از کوی تو گفتا که دشوار آمده
گفتیم زندیت بر دوت گفتا که کما ندار آمده
گفتیم رخت چون گل بود گفتا که گل خار آمده
گفتیم ز حشمت یک نگه گفتا که بیمار آمده
گفتیم ز مهرت مست شد گفتا که هشیار آمده
گفتیم کن آسان مشکلم گفتا که دشوار آمده
گفتیم که بتان دل ز من گفتا دلت زار آمده
گفتیم نظر دارد اثر گفتا در آثا ر آمده
گفتا که در زلف سیه میکن گرفتار آمده
گفتیم که بخت عاشقان گفتا که بیدار آمده
گفتیم چراغ خانه ام گفتا که دیدار آمده |
| گفتیم عزیزت است چون گفتا بیدار و چون
گفتیم دلش خون گشت خون گفتا ز گفتار آمده | |
| ای روی دومی تو دخال تو بهر | شام و سحر و کوب قبال تو بهر |

| | |
|--|--|
| <p>تشیخ تو تصیخ تو اجمال تو هر سه
 نقش تو و عکس تو و مثال تو هر سه
 ملک تو و مملوک تو و مال تو هر سه
 افعال تو و حال تو و قال تو هر سه
 جان و دل و دین و طلب خال تو هر سه</p> | <p>زلف و خط و خال خط جلال تو هر سه
 زاهد مجرم رنده من خسته بدل فیت
 عقل و دل و دین هر چه بخوابی بر زمین
 بریک و دش و طرز داد نیست در دنیا
 زار می دزد و زو و یک چه نیرزد</p> |
| <p>سر سبز و تر و تازه عزیز اشک تو دارد
 بلخ و چین و مزین آمال تو هر سه</p> | |
| <p>باز ترجمه صحیف اجمال تو هر سه
 پیداست موزونی مثال تو هر سه
 خود چشم سیه داشته بر مال تو هر سه
 چون سایه در افتاده بنیال تو هر سه
 یعنی که زد و تکیه با فضال تو هر سه
 گیسوی تو و خط تو و خال تو هر سه</p> | <p>نست تو بود زلف خط و خال تو هر سه
 تر دستی دزد و قلم و صنعت نقاش
 زلف و خط و خال است گیسو خریک
 گیسو سیاه بهر دستان باغبان
 راهد بعضا رند خیم خسته بدو یار
 در پرده تلیست نهان ساخته توحید</p> |
| <p>شبنم بچمن شمع بزم ابر بصحرا
 گریند عزیز آه بر احوال تو هر سه</p> | |
| <p>بیمار تو شنیدانی تو بسندی تو هر سه
 از موسی تو و موسی تو و موسی تو هر سه
 آوردن است کف بازوی تو هر سه
 روی تو و ابروی تو و موسی تو هر سه
 اطون لک گونی قد و جوی تو هر سه
 ای بر سر کوه و لب بحر می تو هر سه</p> | <p>ای چشم و خط و خال تو بروی تو هر سه
 یک نغمه بود چمن خط و خستنی ای شوخ
 ذوق دهن و شوق شهادت سرم بر
 عید است دلال معیشت شب عید است
 نمشاد لب جوی و سبی سر و دهنو بر
 یک بوسه چه پرستی هم از رخ که کواز لب</p> |

| | |
|--|---|
| <p>ای مودت و شمع رسالت که صفایست
جای من بلجای من کعبه من پس
ایمای تو و عرصه هستی که خاک</p> | <p>ملک و ملک مملکت از روی تو هر سر
راه تو و درگاه تو و کوی تو هر سر
چو گان تو میدان تو و گوی تو هر سر</p> |
| <p>حقا که عزیزست حبیب است و تو کل
مداح و ثنا خوان دعا گوی تو هر سر</p> | |
| <p>خجل از جور و از جفا شده
با چنان جن این تنک وئی
عالی را بر شک خواهی کشت
زا خنایان کسے نماند حبا
نتوانی بصد حجاب نفست
قبله خیل کجلا با نئے
صنعتی نه صمد آخسر
کم نگا ہے برائے ماکم بود</p> | <p>مگر آ که ز حال ما شده
مهر تابانی و سها شده
که دگر مهربان با شده
که به بیگانه آشنا شده
راز عشقے که بر ملا شده
الله الله چه کج ادا شده
غائب از چشم پا چرا شده
که تو کج باز کج ادا شده</p> |
| <p>ردیف یا می</p> | |
| <p>نظرے گر نہ سوا از نظر افتاده کنی
بہ کہ برگ طربی وقت گل آمادہ کنی
نقد دارین زمینانہ بہت آرا نگاہ
گرم سوائے تو ہرگز نشو بادہ فروش
دلے از کوہ گران سنگ آوار نگاہ
رہ عشقت کہ چون سجدہ صدائہ ہم
دل بخوبان مخطوط چہ ہی نئی ندان</p> | <p>گذرے کاش بخاک من دلدادہ کنی
کیسہ از زرتہی و کاسہ یاز بادہ کنی
سجہ باید ز گہر جام ز بیجا دہ کنی
مہن آتش اگر خرقہ و ستجا دہ کنی
قصد نظارہ آن جن خند ادادہ کنی
طاین دارہ باید کہ بیجا دہ کنی
بہ کہ در کار رخ سادہ دل سادہ کنی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>طلب بوسه بود زان هن تنگ بخت
تا فرستند پیام رضا مند شود</p> | <p>طمع روزی غمیش از دنگشاده کنی
به که تمیل سخنهای فرستاده کنی</p> |
| | <p>تو گدای محبی حد تو آن نیست عزیز
که شینا خوانی سلطان عرباده کنی</p> |
| <p>چون بر سر خاک نیست افتاده درود
سوز دل جان تو باندۀ فرستم
بر خاکم اگر تپو اشک بفتانی
گر فاخته از سر حلاص بخوانی
از دیدن نادیدنی اردی زنه بستم
جز ذات حق الحق همه بیت کبیری
از نام آئی همه دارند نمونے
هر چند که ستر بقدم غرق گنایم</p> | <p>کن یاد با خلاصم و بفرست درود
یا آنکه بخورے کنی از عزیز خود
جاری شود از چشمه حرمت تو درود
ما از در حق بهر تو غمایم کشود
رضوان برج من در جنبش کشود
بودی وجودی نمودی شود
وز جود آئی همه است جود
چشمه کرم هست ز درگاه درود</p> |
| | <p>اشعار عزیز است که خوانند بهر جا
در مدینه سیکه یا بر بط و رود</p> |
| <p>آنی که نهان و هم عیانے
دیدیم ز ماه تا به ماهے
اسی کاش رقیب شب نشین را
آن هر و موت کجا رفت
چشمان تو بے شراب بستند
رازے که میان من و تست
این عمر و دروزه دان غنیمت</p> | <p>بیرون ز جهان و در جهانے
آنے که بهیچ یک نمانے
یک روز بروز من نشانے
من نیز جهان تو هم جهانے
حاشا من و از تو بدگمانے
من دامن و دل دگر تو دانے
جایے دو یکش به کارمانے</p> |

هفت بند نعتیه

صد بلال عید قربان میکنند

بند اول

بر بلال گوشه ابرو سے تو

السلام اسی خطیب صاحب فصل الخطاب
خامہ صفت مگر بر صفحہ ذات نہاد
ناسخ ادیان پیشین گشت دین رشنت
دین و دنیا هر گشتی محو یک نظارات
از لب جان بخشش آگہ چشمه چون گشت
خیمه چرخ افتد از باد حوادث بر زمین
اسی فدائی روضه ات جاہنا کہ کوئن مکان
ما و اوصاف تو بهیشت یارب کہ ہوش
طاعتی کان بی ضامی تست باشد نادرست
آن کہ چون شد ناصب بایات دین کار ناست
اسی خوشا آن شب کہ گشت ادھر گرامی لامکان
تا نفس از سینہ و حرنی ز لب آید برون

خطبہ مجموعہ فضل تو بس کم کتاب
نقطہ از مہربنوت از برای انتخاب
محو می گردند آن ہم چون بر آفتاب
اگر نمی فرمود جنت جلوه با چندین نقاب
از خجالت آب شد حتی تو اوردت بالجاب
گر نہ از جلالتین ہر تو دارد طناب
ان من جنات عدن و وصۃ حسن الثواب
ما و سودا می تو بیدارست یارب کہ خواب
خدمتی کان بی ولایم تست آمد ناصواب
بود کسر طاق کسراش نخستین مستجاب
جان پا کان در عیان خیل ملائکہ در کاب
رفت زین نہ خانقہ ہم چون عامی تجاب

چون نگاہ آخر سکون در پرده های عین یافت
تیر حربه باز گشت جای در قوسین یافت

بند دوم

بگذر از معراج کان خود پایہ اذانی تست
عرش و کرسی مانده از حیرت چو نقش پا پراہ

جای نازست انیکہ اینجا نیز با حق جانی تست
رہ گرامی راہ اسری محل والا می تست

| | |
|--|--|
| <p>جز تو حق هیچی که ازین سرانست
 انچه در انجمن ضیاء انچه در دم صفا
 اسی عجب با اینکه سر و قامتت بی سایه بود
 شکر شد کار ما از رشک و بختان گذشت
 خاک کفان خود کجا بود اینقدر با حسن خیز
 آن سحر و قدسیان رشک و غلغله روح
 دیدم و دل هر دهنم و کوشش و دروغ
 گر چه بایا و تو در خلد موی دل می کش
 روئے بناد و ابرو جنبشی در کار کن
 حرز بازمی آولی الایدیت نقش نعل تو</p> | <p>بخیبر جبریل هم از سیر ما او حامی تست
 لمعه از روی تو یا پر تو می از را می تست
 هر دو عالم سایه پرورد و قدر عنایتی تست
 چون خدا خود و اله حسن جهان که می تست
 گر می باز از یوسف زایش و دایمی تست
 رفرمی از خاک به توحرفی از لہامی تست
 هر کجا آبی بجوی باشد از دریا می تست
 اشتیاق منزلی کان مسکن ما و می تست
 بخشش کون و مکان و ابته ایامی تست
 سر نه چشم آولی الالبصار خاک با می تست</p> |
| <p>چون توان دیدن باین آلودگیاسوی تو
 دیدم را از گریه شوم تا به بنیم روی تو</p> | |
| <p>پند سوم</p> | |
| <p>خاست از راه تو گرد می چرخ انفسرا خفتند
 در حریم قدس بهر خطبه تقطعیم تو
 نقش نعلین ترا کان نقش تسخیر جهانست
 اولین حرب کتاب و فیش ذات تست
 انفسر جسم را شمار دگتر از جام سفال
 قنه ریا جوج خویان را از تار عنکبوت
 از خدا فرمان کوثر تابناست شد سجل
 حیف کان قوم گمراش از رنگین دے</p> | <p>سایه ات بردند و از منی هر انور ساختند
 از سپهر تو بتو نه پایه منبر ساختند
 از برائے پادشاهان تاج و انفسرا خفتند
 اسی خوشا حرفی کران طومار و دفتر ساختند
 هر که از دولت فقرت تو انگر ساختند
 از برائے حفظ تو سب سکندر ساختند
 دفتر بے معنی کفار استر ساختند
 درج گوهر را پر از بایقوت احمر ساختند</p> |

| | |
|---|---|
| <p>مزدندان تو جنت بس که در را چند
هر کجا زان روی چون گل قطره باغ می چکید
چشم زخمی کان بتوقع تو از خورشید
روز رزم از بیم تیغ غازیانت کافران</p> | <p>گوهری داد می زان قصه هر ساختند
رومی و موسی و نوح و سان اقطر ساختند
سینه پر کینه اش را وقف خنجر ساختند
بیرهن از تن بر آوردند و ماجر ساختند</p> |
| <p>چوب بی پیکان با عجالت کند کار بدنگ
حجبت ناطق بدست باشد از هر پاره نگ</p> | |
| <p>پند چهارم</p> | |
| <p>ای هوای کوی تو باخته جانان سازگار
صبح رویت دکشا مانند صبح روز عید
سایه حق شهر یار و سایات باشد جهان
موکبت می کرد با صد کرد و فر عزم و غا
تاب میدانت که می آورد چون بوز صف
روز میلادت ز گردش با نماند می آسمان
تا نیند چشم جاسوسان بدین بر خست
عقد با حل هست اینجا چون توانی مشکلا
تشنه لب گذارد در صحرائی ناکامی مرا
دیدم هر ذره از مهر تو خورشیدی بر
زلف شکینت کشد خیل ملائک را دام
نیست نقشی چون تو در ارژنگ هستی نشین</p> | <p>خاک راحت دارد و در دل اسیدوار
شام گیسوی تو جان پرور چشم روزه دار
با جهان دارد از ان دل بستگیها شهر یار
مرضا نیست از پین جبرئلیت از یسار
حق بدست بوده و در دست حید و انفقار
اگر نمی فرمود طوف بارگاهت کردگار
عجب بوی تو را فرستد حق که گرد پرده دار
کار با سهل است در محشر حق باشد با تو کار
ای روان از دست فضیلت گشته چندین بسیار
سینه هر قطره از فیض تو در یاد رکنار
آه چو شیت کند دلهای شیران آشکار
آفرین بر دست ملکبانی صورت نگار</p> |
| <p>کیستی یارب که در خوبی نه هر یک بهتری
دلبرهای می گیتی در پرده پنهان سری</p> | |

بند پنجم

| | |
|--|---|
| <p>چون خدای ماحیم است رسول ماکریم
 معنی حسنه و مفهوم صراط المستقیم
 ریزه خوان نواست هر چه در خلد از نعیم
 جنتی در سایه هر نخل صحراست مقیم
 عقد که بر عجب جن افتاده در طوق کلیم
 آنچه با گلشن کند باران و با گلبن نسیم
 کاغذ عطار گردد گشته تقویم حکیم
 خاک کویت را که دارم دوست ترا ز تویم
 ایج جاہست را نماید نقطه دامان جیم
 روح تو ذوق صحیحسم داده و طبع سلیم
 یا تو میدانی و یا دانند خداوند علیم
 نسبتی کان در کوکب با سبیلست ایدیم</p> | <p>نی ز فردایم بود پروانه از امر و زبسم
 مرکزین آفتاب نقطه پر کاغیب
 رانده دست سخایت هر چه در کان انگبر
 کوثری از پہلو هر یک بنیانت روان
 در تجلی گاه اوصاف تو در کار منست
 با جهان فیض در دوزنیت آموذ کرد
 لعل نوشین تو هر جا بے شوکت فروش
 کیمیای کم عیار یارے قلب ما بود
 مرکز پر کار رز و شب که باشد آفتاب
 من کجا وین نغز گوئی در سخن سنجی کجا
 چاہد من کن که حال در دنیان مرا
 در گرده انبیا ذات تو دار و با جهان</p> |
|--|---|

گر چه در خوش طعنان هستند مستغنی بے
 نیست ہمتاے توجز کیناسی بے ہمتا بے

بند ششم

| | |
|--|--|
| <p>وزیر الے شکر نعمتا ز با تم داده اند
 آگے از یوسف این کار نام داده اند
 اجر خد تہاست کز پیر نام داده اند</p> | <p>جان بتیانی و عشق جان جانم داده اند
 عشق صد چشم نمود دل نشدائل ہیچ
 کوثر و سیم کز لبائے من جوشد چنین</p> |
|--|--|

| | |
|---|--|
| تا پدرگاه تو جا بر آستانم داده اند
دولت جاوید در کوسیت نشاتم داده اند
خامنه چون دیده گوهر فشانم داده اند
کین خلوت وین طلاق در میانم داده اند
خوش فریب عده بلخ جابم داده اند
دست باز و دیده این تیر و کمانم داده اند
گور و اوج سرمه در هندوستانم داده اند
ناقه شوقم که سرور لا مکالم داده اند
هم بچشم خویشتم این عز و شام داده اند | روز و شب با کنان عرش دارم اختلاط
از دیار قدس دست خالی آورده ام
بهرایش رت دل و دستم توانگر کرده اند
از نمک پروردگان خوان احسان توام
تا با سانی دهم جان در هوای کز تو
طاقت صید مضامین کس ندارد در دست
پنجم آن دارم که خاک شیر و بلج انشوم
کی بر اهست پایی همپای من دار و ملک
هم ز اسرار خودم این آگهی بخشیده اند |
|---|--|

هست هر شی منظر انوار عشق و حسن پاک
لَکِنَّ فِي دَرْقِي سَوَى اللَّهِ لَکِنَّ فِي قَلْبِي سَوَاكَ

پنجم

| | |
|---|---|
| میروم از خویش و می آیم بسویت یا رسول
کرد چون جاد و دل من از ویت یا رسول
هر کرا چشتم بود با شد بسویت یا رسول
بشوم از پرده دل گفتگویت یا رسول
کی رود داغ درون بی نشینیت یا رسول
روئے بناتان بخشه حق برویت یا رسول
گلشن کش تازه دارد آج بیت یا رسول
صنعت گلده بن رنگ و بویت یا رسول | ای خوشا آندم که گرم سست بیت یا رسول
در کنار قطره چشم حسان گنجد محیط
کیتی کز ذره تا انتخابم همه محو تواند
لبکه شتاق حدیث نشینیت بوده ام
می تواند شست هر کس داغ پلیر من
هست خلقی شر سار از کردار من خویشتم
تا بجز از دست تاراج خزان امین بود
هست از ربط گل و ریاح و نسیمت عیان |
|---|---|

| | |
|---|---|
| هر زمان بختم نوید سر به بنیش دهد
می کند از نکت گلزار حبت اجتناب
جذب کن از دفر لطف در کار غریز
چشم دایر می بود خوش طلقان افوشنا | می پرد چشم لبشوق خاک کویت یارمول
هر که گیرد نغمه از حسن خویت یارمول
تارود از خود بر اه جستجویت یارمول
دلر بایا شد جز لفت موبویت یارمول |
|---|---|

قبله کوئے تو هست امید گاه عالمی
یک نگه کن سویم ام سویت نگاه عالمی

قصید نعتیه

لوامع الالهام

| | |
|--|---|
| دو شتم بگوشت آده کای بنده خدا
دستی فراز کن که نیازت قبول
بردار سر ز پیش ز حبیب فلک آرد
کبر تو خیل است چرخ کنی ز بهم
طلونی بگوئے عشق که هم کعبه هم حرم
نخش تو جیح سیرجه پوی بهفت غان
طبع تو دیور یو کن غفلت از غریو
تو صاحب بیار در آهر نفس همه
در قهر چاه یوسف تو چند مضطرب
چشم تو پرده ایست بر می تو لبه دار
رو کن بکنج عزلت و دیگر یار پس
این گوشه صبح حشر شود کوشک است | از بند خود بر آزد بندگی در آ
صبح نیاز کن که نازت شود ادا
بگذار با پنجویش و بعرض برین بر آ
نفس تو کافرست چرخ کنی ز بهم
سعی ز روی صدق که هم کعبه هم صفا
دست تو دیو گیر حبه بی بی از دها
نفس تو اثر دهاست نه نصیب دها
تو طالب شکار در آهر نفس همه
در لطن حوت یونس تو چند مبتلا
جسم تو عقده ایست بکار تو بر کشا
خو کن تبرک لذت و پرهنر از هوا
وین روزه روز نشود در صفا |
|--|---|

کفرست در طریقت با فکر ناصواب
 حج و زکوة طی مکان و دین آن
 آمد ریا ریاضت شبانه پیرایه
 آه و گریه نیست بود آسان بخود نشین
 مرگوش را شنیدن نشنیدن شمع
 برگوشال گوش کن گوش را بی فطن
 کن تیز خنجر مرده خون دیده ریز
 جسم تو بارگاه و اساطین و عظام
 دستور عقل و شمع غضب کن جواس
 در دار ملک قلب بود خنجر چشم و گوش
 نگذار اینک جمله از آن نه کند غنیم
 مائل مشد عیش که لشکر گشت دهر
 از سرب غرور و دهن باین سمور
 بر قامت قباد قنچ این قبا بود
 گر میردی ز خویش زار دی گیزاد
 فهمید با پی نه که وصل است پیش پای
 یکره بچشم دل نگرانی کامل از خودی
 کاوشیان ز کامس تحقیق بخیر
 نیز رست از درون سین بنی فروغ
 قدس بهندسی نبود وقت و قار
 هر کس که راز دارم گنگ دگسته دم

ق شرک است در معرفت با شکر نارد
 صوم و هلاوة کف لسان ترک با سوا
 باشد ربا عبادت بپایه جزا
 گزین خطا وجود تو شد خطا خطا
 مردیده را نظاره نایدنی زنا
 بردار و گیر دیده بد فتنی ای فتنی
 کاین شوخ دیده است بخون فتنی تن
 قلب تو باد شاه دارا کین او تو ا
 دولت ملری سینه بر سر پاش حب
 در با پی تخت اسن بود فتنه دست پای
 پسند اینک فتنه ازینا شود پ
 غافل مشو ز جیش که بشخون زند هوا
 از کبر شو نفور و ابا کین ازین عبا
 بردوش مرد را در پی اندازین د
 در هست عزم پیش بخضری کن اقتدا
 سنجید راه رو که اجل است در قفا
 یکره گوش جان شنو ای غافل از خدا
 ناقوسیان ز نغمه توفیق بنوا
 آذر فروز را ز برون دیده بی ضیا
 فلسفه نبود قیمت و بها
 هر کس که ره سپارم گنگ دگسته پا

غوغائیان مارا انقارہ بی صدا
 کس حق پرست ^{بودہ} بتلست معزن
 آن غافل از حقیقت من بود کائنات
 آخرت فائق ست یکی بر بد و دشت
 زاید حکم قدرت من بے پدر پسر
 بزم موج خیز بحر وجود تو ام لے
 بار دہمیشہ ابرو خطیم ہمان بچش
 فیضان من محیط بار باب احتیاج
 دریا بود سبیل بیک شہر تشنگان
 در غرش است ہر تو بارندہ آسمان
 آن قطرہ قطرہ باد و زان ^{ہست} ہوا
 بادست سخت کوش کہ باری ^{مگر گناہ}
 آن کہ نہ نان ^{بہ} بود می گزین ^{نشان} نشان
 آن سید ہر نوید کہ شد جان خستہ شاد
 این سبط ^{این} این سبط ^{این} این گشت ^{این} این شبت
 با آنیم ^{نم} کہ ہتیا بود برست
 مانان دہیم تو ندہی تن بندگی
 خوانت زان تو خوانی زخان دہر
 اگر خدمت نمی بری از خوان من ^{نور}
 ما خافر الذوب تو مغرور ^{بسم}
 من می کنم علاج تو میرانی ^{بیب}

صحرائیان مارا آہانہ بی حساب
 کس بت گرت و گشتہ بتگیر مبتلا
 دین جاہل از بدایت ^{مبتدا} مسبار ہوا
 آخرت سابق ست الف بر بہ با و تا
 آید زار رحمت من بے کیا گیا
 ز بزرگ ریز نخل نمود تو ام ^{نم}
 آرد ہارہ خاک ز بیم چنان بجای
 احسان من بسط باصحاب مدعا
 صحرا بود کفیل ^{چرا} بیک دشت چارو
 در گردش است ہر تو گردندہ آسما
 دین دانہ دانہ سایہ زان ^{نم} غذا
 رعدست درخوش کہ کاری کند کیا
 دین زنمان نہ شادی گلین ^{نم} ہوا
 وزین آرد گلید کہ نہ نقل ^{نم} سبہ
 این نرسع ^{نم} این نراعت ^{نم} این فیضان
 با اینہم ^{نم} شسم کہ میسر شود ترا
 ما جان دہیم تو ندہی ^{نم} بے نوا
 نانت ^{نم} خوان تو دانی ز نا ^{نم} نوا
 در عظام نمی کنی از خان من ^{نم} برا
 با سائر الیوب تو مستور ^{نم} در عبا
 من می دہم شفا تو سیدانی ^{نم} از دوا

ما حاذق و ترا چکمان صلح احتیاج
 میل تو بر کبار و فخر تو بر کبار
 سر بر درامیر و دست در سرنور
 یکپای در غلاب و گریابی در کلاب
 بوی و مگر نسبت بی شبهه به عدیل
 شیر تو در کنیام و غزالت بود بدلم
 گاهی ز بهر در مسجد کشوده خست
 گاهی ز تاب عرصه مشرق نشان
 همه نخبده از تو بهر سوبه قاه قاه
 شربت ام را به دلال کنی مباح
 و دوزخ به طمع خام فروزی میسکن
 حوران کنیز تو که بهر کس کنی حلال
 طبع تو دریا مثل بوریاء و نفت
 تا کی ترا ز نشه پیدار در نهان
 باشد همیشه پشه نمرد در دماغ
 آخوندانی اینکه بود مرده اسول
 با این گنه بر عالم بر رخ منور
 هر چند هست طبع تو باطل به این عمل
 شرم آیدم که هست شفیق تو محترم
 آن سوز بیکانه که نگذشت نگذرد
 مصداق اسم اول آن خرم چون الف

ما رازق و ترا به لیان صلح التجا
 چشم تو بر غوانی و گوش تو بر غنا
 دل در کف قبا و دمنش در بر قبا
 یک دست در شراب و دگر دست دعا
 چون و چرا بجز حضرت بچون بی چرا
 تیغ تو در نیام و زبانت کند غزا
 گاهی بو عطر بر سر سیر نموده حیا
 گاهی ز آب چشمه کوثر سخن سر
 خلق به گریه از تو بهر کوهلای با
 اکل حرام را بسائل کنی روا
 جنت باخذ کام فروشی به استیا
 غلمان غلام تو که بهر حسن کنی عطا
 نفس تو در باطل گاه و کمر با
 تا کی ترا ز ریشه دستار بر ملا
 ماند چاره افی صفاک در قفا
 آخوندانی اینکه بود کرده را جزا
 با این خطا جز آتش دوزخ تو کجا
 هر چند هست نفس تو قابل به این سر
 ننگ آیدم که هست شفیق تو مصطفی
 شمشیر بیکانه که نگذشت نگذرد
 آغاز انبیا بود و ختم انبیا

| | |
|---|--|
| <p>بحر است عین لعلین مصنع فیوض
 درویش تاج بخش سلاطین و اولاست
 در نقطه دہانش بود کتہ ہا کہ بہست
 ہنگام خندہ وقت خموشی دم سخن
 موئے میان دژی نگو غنیمت ہو
 بینی پاک و طرہ پرچم دہان تنگ
 چشمان سرگین و لبہائے شکرین
 بر خلقتش دوزلعت سمنبوی او دلیل
 مورصف ریش ہما تار خوبی ست
 قدرایت آئی و آسرت آگہ
 تن عین جان جان مہمان جان
 از فرق تابیا و ز تابا بہ سہمہ
 خار ریش غبار غمش خاک درگش
 باشت آخوان نہ خرد مرگدائے او
 موسی زار موسی می صد چاہ کمان
 مخمور چشم او کند غنیمت شراب
 بے امر او نباید گرچہ در زمین
 ماہیکہ بودہ حاشیہ بوس می کتاب
 کیش بہین نہ کہ مغریت کربان
 صمد گنہ کچہ ماند و رفتہ بچلہ گاہ
 صمد گاہ نہ ہر ہر ہر ز تشریف بچن</p> | <p>موج نخست جوش پسین عطا
 سلطان باکیر اراکین بالوا
 درج رموز و باب شفاعت در صفا
 صبح ازل حیات ابد چشمہ لقا
 کنہ خدا و نور خدا سایہ خدا
 لاریب بہت شرح الف لام میم را
 حق بین حق شناس حق موسی حق
 بر معجزش و دلیل سخنگوے او گوا
 اما بخش آیت کبری زکریا
 عین ہدایت آمد و ہم غایت ہدا
 روح روان صلاح و ان روان ما
 شان خدا صفات خدا قدرت خدا
 باغ ارم ریاض کرم و ضہ صفا
 بال ہا و پرمہا سایہ ہما
 بوتی رگیوئی رد می صد خط خط
 رنجور عشق او نکشت منت دوا
 بے حکم او نتابد گرہ و ر سہا
 شاہیکہ بودہ غانیہ دار می انبیا
 کیش بہین نہ بر جنبہ در فضا
 صدرہ بہ سہ را ندہ و کتہ زفتا
 صدرہ سہ صدہ ہر ہر کنہ قبا
 صدی ہا کہ نور</p> |
|---|--|

گر بایستی تونی بود در میان
 جنبش نداشت چرخ برین زمین
 صحرا شجر خجسته در هم شکست
 ناز است از زول تو بر فلک
 آفاق بر سبیل و لای تو در سلوک
 این نیلگون پرند بصید حلقه نجوم
 در حرگاه قند تو در عیست نادرست
 زخمی که در عینم تو خورم میوه بهشت
 عرفان خزینیه و ضای تو یاسبان
 هر طایفه که با تو قرین با خدا قرین
 خاقانی آن بخت بد بیان معدن گهر
 بحر است بیکران چه شود آن گم فروش
 آن بر فراز عرش برانداخته کند
 هر عهد را از طبع سخنور رسد نوی
 امروز گشته خدمت نعمت بن پیر
 حاتم از عیب و تولا کن خطاب
 من نکته را نامل یقین محو آفرین
 سیاهیم به شعر از تو و سازم بود درست
 خورشید از لاله من تاب در جگر
 نه نه به شعر فهم و شعورم بود چنان
 نه نه مرا چه بهره که گردم سخن طراز

خطاب بجهان سالار ایامی که در طبع

ق

لے قائم از وجود تو از ارض تا سما
 تابش نداشت مهر نیز و مهر ضیا
 دریا صدف صدف مرو و زنجیرت بهیا
 خجسته فقر را از قبول تو بر غن
 افلاک در محیط عطائے تو در شنا
 دین مغربی دست بصید شوشت طلا
 در ضربگاه بدل تو نقدیست نادر
 زهرے که در ره تو کشم چشمه لب
 ایمان سفینه دلائے تو ناخدا
 هرنا کسے که از توحید از خدا جدا
 قافی آن به نقد روان سخن فکا
 ابریت در نشان چه شود این سخن سرا
 دین در فضائی چرخ برافراخته لوا
 هر باغ را از مرغ نوا اگر بود نوا
 امروز گشته دولت محبت بن عطا
 سبحانم از طرب به تما زنده صلا
 من مع خوان روح این مست مریبا
 نازم بهج از تو نازم بود و بجا
 ناهید را ز نغمه من رقص بر بجا
 لے نے نظم سور و سرورم بود کجا
 نه نه مرا چه بهره که با نغم غزل سرا

خطاب بجهان سالار ایامی که در طبع

| | |
|--|--|
| <p> خزگاه مه کجا و کجا گرد و گرد زار
 لطفش دهد اگر نه جبارت دم مرقم
 هم نامه ام ز فرط تحیر و در دست
 شایا باش ای عزیز به نطق تو آفرین
 وقت است که شناسی تو مخطوط شدنی
 و قست و قست این که کشای لب طلب
 یار بیا بیکباری آدم که الا مان
 یار ببه خوش بیانی گستاخ حضرت
 یار بیا بدیده متاعی که اهل بصر
 یار ببه اولین گهر آخرین ظهور
 یار ببه خوش عنانی شوق که جبرئیل
 یار ببه چار نامه نامی که هر یک
 یار ببه نقش باز پستی که تماشاست
 یار ببه تشنگی لب آل ساطع
 یار ببه سبکی شهیدی که در غمش
 یار ببه بخت آن تن در خاک غن طایان
 پند بے وقار مرا پیش مهران
 داریم التجا تو گرد و زو و شبست
 گفتی منم غفور کند گر که گناه
 آخر زما کجاست سیه کار تردلی
 که چشم بر ساق کند حیرت ز دل </p> | <p> درگاه شنه کجا و کجا مرد در دستا
 هرش کند اگر نه اعانت که شن
 هم خامه ام ز بانگ تا و فتنه یا
 شایا باش ای عزیز به طبع تو حیر
 وقت است که نوای تو خوشنود شنود
 و قست و قست این که بر آری کتب دعا
 یار ببه زار نالی آندم که کتب
 کش دست داده طول مقالات ارحم
 دارد سر خریدش از شاه تا گدا
 کز گوهرش زمین زمان یافته بها
 در نیمه راه مانده زهر اشیش جدا
 نازل شده به چار گرانمایه دنیا
 بر نامه های پیش کشیدست خط قضا
 یار ببه خستگی دل پاک مرضا
 ماهی در آب می تند مرغ در هوا
 کش تکیه گاه بوده بدوش مصطفی
 آنگذارش سار مرا پیش اغنیا
 خواهم بس ترا ز تو گر صبح و در سنا
 گفتی کنم قبول کند گر که دعا
 آخر زما راست دل افکار ترکجا
 که گوش بر صدا که شود مقصد دعا </p> |
|--|--|

| | |
|---|--|
| <p>می گریم و ز گریه من موپ بر سما
در ناله رنگ بوده و در رنگ بونوا
هر قرض کان بیده من است کن ادا
وزر و در روزه ام بنما روضه رضا
بر خوان سکوتم به صلواتم بده صلا
خاموش لے عزیز عیسی تو غنا
خاموش لے عزیز که شد مهربان خدا
بر ذروه مراد کست تو شد رسا
تا روضه رسول سلامت بر دصبا
وز جلوه لوا مع انوار اصطفای
شد نامه ات تفسیر العجرا الفضلی
هر سطر ازین جریده بود غایت منی
از زنده نصیحت نه زنده و نه اوستا
اشعار در تلا فی این عار خوشنا
اقتاده است قافیه را عکس بقفا</p> | <p>می نام وز ناله من لرزه بر زمین
در گریه آورده و در آبرو نوی
هر قرض کان بنامه من است خط کش
از طاق کعبه ام لبکین طوق بندگی
از کان کنتم به زکاتم بکن غنی
خاموش لے عزیز تو ای تو شد نوید
خاموش لے عزیز که شد ایمان خدی
در عرصه واد سمع شد روان
تا حوضه قبول پیامت بر نسیم
از لعل سوا طبع اسرار افشار ق
شد خلعت مصور اشمس القمر
هر حرف ازین قصید بود آیت بسین
رخشده گوهر است آتش نه حرکت
تکرار در قوافی اشعار ناپند
نے نے درین صحیفه که مرآت معنی است</p> |
|---|--|

این چاپ از لوا مع الالهام من لقب
دین نامه اسواطع الاعلام سبقتا



قصیده دیگر

سر دوشی دوش با جد جوش آمد ناگه از دور
 چنان آمد چه وقت آمد چرا آمد کجا آمد
 چه احقر احقر مضطر چه مضطر مضطر بیدل
 چه موسی از قسب با خود قسب آمد بر موسی
 چه باد عاجل از مرتع چو آب سائل از منبع
 نه باد این هرزه پوهر سر آزا پویه درینو
 نه مکش قیره ادم رومر آزا چهره در گیسو
 نوید رحمت از یزدان بر یولت از خاقان
 نزولش نزل انزل و صولش صل اول
 همه خندان همه حیران همه دختش نازان
 ز تائیدش بکفت بهم ز تقرین لب غنم
 ز جابر جهم و رفتم چو گل اش گفتم و غنم
 خوش آئی خوشتر از خوش نشینی خوشتر از غنم
 عرق از چهره بر چین تا شود آب از خجالت گل
 تو داین ریخ داین محنت من داین گنجی گشت
 گذشت رفت طی گشت سر آمد غم هجرت
 چه پیش آمد کون باری که لایت با داری
 و لیکن هست این دیر آمدن سر نه سوخته
 حدیثم را چه بشنفت او چو گل لب گفت می گفت

سراپا نوش صاحبش دانشش دانشش و دانشش
 نسیم آسا سحر که هر تسکین پیش این احقر
 چه بیدل بیدل جانان چه جانان جانان چه
 چه عیسی از فلک با خود ملک آمد به پیغمبر
 چه ماه کامل از مطلع چه هر نور از خاور
 نه آب این مایه در از جوهر آزا بهوا از کوثر
 نه خورشید زهره در بهلو مر آزا زهره زهره
 عزیز مصرا از کفنان خضر از پیش سکنه
 وجودش جو در اموج جودش صدر امصد
 ز پائین تا بصد از دیده تا در خواجه تاجاگر
 کلید قفل صد مخزن نوید فتح صد کشور
 تعالی ابلاد سهلا مر جا خوش آئی خوشتر
 بصد تر زمین بصد تکین چو گل بر سر چو دل در بر
 بخبار از مور فشان تا بر آید گرد از عنبر
 تو داین لطفت بی غایت من داین ولت بی مر
 نه یک سال دو سال افزون افزون بکاف از من
 که می آئی ز در باری که نخلت باد باد آور
 درختی کش بدیرا بدیرا بسیار آرد بر
 چه می گفت او که می گفت او دلم و لوگو هر

نه آن گوهر که میخوانند حکیمش قطعه نیان
 نه آن گوهر که از موجی باد جوش می بطلد
 نه آن گوهر که شاها را بود سر پای نه خوت
 نه آن گوهر که در گوش تباین از گیسوان مینی
 نه آن گوهر که دانی شبنم گلزار جاه اورا
 بل آن گوهر که دامن این از جیفش ریزد
 بیک خر مهره می از دیک گل مهر می اند
 لبش زین گونه چون گوشتش در فروش آمد
 ز گوهر زیریش همچون صند شد خانام پرور
 خلیفه آنکه اتی جاعل ز سید نشان او
 بهار دوحه معنی نه سال روضه غم بے
 سعادت باسیادت در نهادش آید لولو
 کف او شمع قلام در او مرجع مردم
 نقد عشق و عرفان او چون احسان را
 بود الحق برون از حیطه عقل و خرد و فاش
 بوجفش ساکن مساکت جوش عاجز و قاصر
 بود یادش شود ذکرش و عکسش بر ففش
 بساط و بستر و فرش و رباط و شمع جاهش
 زهی درویشی شاه کی دارد دُر نیت از دیش
 عروس دهر را در عمارت و بهشت می دارد
 سپاهش تیغ جانکاهش غلامش خرگه جاهش

که در بطن صدف گیرد صنع کبریا پس
 که گردد کوکب بخت بلند تارک افسر
 ولی چون بخت برگردد هم افسری برده
 که گوی بیضیه کجشک از دواغ زیر پر
 وزین غافل که بینی ترا لا کشت اهل آخر
 که بهر خسران بهتر بود از گنج باد آور
 بار جش باج صد کشور بدیش تاج صد قیصر
 دل و دست تنگاشت گوهر چین و گوهر خر
 لب او بهره گوئی داشت از بحر کف داور
 هر آنکس کرد ابا از دگوش شد انده هر در
 فروغ دیده موسی چراغ دوده حید
 فصاحت با بلاغت در دشت شیر باغشکر
 لُج اذ قبله انجم ضمیرش کعبه خاور
 لبش مخزن دلش معدن رخس منظر درخس
 اگر حق گفته ام حق هست از و هم و گمان بر تو
 اگر آمه اگر خامه اگر نامه و گردن فستر
 بهر محفل بهر منزل بهر کشور بهر بند
 پیر از ما و پیر از خار و پیر از فی پیر از آذر
 اگر سجاده در سجد اگر اورنگ در منبر
 سه و خور زهره بلرم و عطار در زلف و زاور
 غضنفر و زاور در دلبند گر سکن در در

بسته خسته بر لبه شکسته شعله اش
 پیش گلشن لطفش بر آه مطبخ قدرش
 چه جامی طبع بدخوان که گرد و موم درش
 ز پنج انگشت او پنجا جاری هست هر بخش
 فدای نادکش جانها که آورد از شوقش
 خلیل دعوت مودع ملکش بشنوده
 ز ملک تیغ با شد جمع اجرین دست او
 ز تیغش خامان هستی کفار سنگین دل
 رخس مرات نفع هفت کشور آماز تابش
 چو هر هفت از سلاح حرب میاز تن خود را
 فلک پیش از ظهور او سندی بودی را کب
 بدست او قلم از بکه می باله عجب بود
 نگهبان دین بجز از بر گه نام پاک او
 رواق چار ابرکان از دو کن نام او قائم
 گمرا در کنایت سفته ام در بلا خواهی
 محمد هست بوی کبر و عمر عثمان پس حیدر
 محبط و ابرو کان فیروزه و یا قوت زمانی
 کند بر تفنگان آن بر فردا سایه حرمت
 عزیز آرخ کزین بگین بانی بوی خون آید
 ازین گفتار تن زن بازی گواچه می هستی
 آهنگ خطاب نیک ز ششم مطلق روشن

کند زور بند و ز دست شور و پای شمر
 ارم یک بوت خارا مد فلک کی ده خاکستر
 اگر فولاد اگر حاره اگر آهن اگر مرم
 فرات آبخوان سلسبیل ز مرم و کوثر
 خط آ زادی شست که قماران بحد بر
 کبیل دوزی زاغ و مرغ تیغ بکوه مود
 یکی اسود یکی احم کفش عسکرش آذر
 خراب از دست الهیم چون تخته آذر
 دوش فرست مرگ هر دو عالم باشد از جهر
 سپهری دانکه هفت اقلیم را آید هفت اختر
 جهان پیش از ورود او دعوی بودی شهر
 که خطی گردد و با سدره و طوبی شود دهر
 نباشد در خور این باده سرشار هر ساغر
 فروغ هفت حرفش هفت اختر بود زور
 شتا رنجتن کن اول و آخر بسم آور
 بود زین پنج دین از دینین جله و عز و فر
 بهار و باخسان و باغ و سرو و لاله احمر
 شود خستگان زان لاله گلزار آتش محشر
 قلم بشکن که ترسم بزرگ جانها زنی شمر
 که باشد مع قبر نیز مدح خواجیه قبر
 که باشد از دوح مشرقین نور همت دیگر

الا ای کرده نصیبت خاک از قطره را گوهر ^(مطلع) چو مهر و ماه باشد سایه پرورد تو بحر و بر
 باوج علم و موج علم هم عرشی و هم عرشه
 ز دریت پر تویی شمس و قمر پر دانه و ذره
 مراد از هر و این اشار تو گر مفلس و گر منعم
 جگر افشوده عشق تو گر فریاد و رخسار و
 تو خورشید جهان تابانی مروت نیست کز نصیبت
 تو صدر بر بزم دورانی زاداری که در دورت
 چو اجزایم ز بهم باشد بحکم جوهر ذاتی
 نه پنداری که ز جعفری دارم طبع از تو
 نگویم یکده و ده بدرگاه ششم ره ده
 ز تکرار قوافی لذت دیگر در نظم ششم
 فلک تازاله ریز از خار نشتر خیز تا با مون
 بداند نشان جاست اقبال و ماه و گه بیگه

هو احوال ز مست را بباغ در لغ روز و شب
 بدامن گل بساغر باده این در کام آن در

فریاد عزیز

| | |
|-------------------------------|-------------------------------------|
| محض حسن ترا هر بعنوان شده است | ختم خوبی بتو حاجی خاتم خوان شده است |
| مستفیض از لب تو عیسی می آمدم | مستیز از لب تو موسی عمران شده است |
| هر که از سجین اشته از بند گیت | مه تابان شده او یاکه خان شده است |
| طاق کسری شود گلستان طاق نیان | شمسه گنبد ایوان تو کیوان شده است |

ایستایران ز حفاظ تو امان از نیل
 یا جهان کرد و دودت اثر باد بهار
 مین از مین لبست کان عقیق است هنوز
 تا با فعال محو سیزد است سرزد
 در خون میگذرد اگر سایه چو بوم
 دوات شد اگر رفت به نمان پیش
 حاکم گشته با جراب بان دار اطلی
 بیم گویی که همه بوم و بر زم گرفت
 آنکه از هیبت او راز فغانی بر گوه
 آنکه کند از دوش شیر زیان دندانها
 لبست شیر از محو و اسلام گشت
 گشته بشکودین است گریان شهر
 فلک یونان چو بنیان چو دوان حصین
 سرور سرودیه هم بر کنین است بهین
 با نیان خرم و شادند که کوه و صحرا
 در دنا جهان گشته بحشم مردم
 در میان بنده بچو شد و بجای تبکیر
 و افروانی گشت چو پیداناگاه
 و سی که بر آرد و احصا بازو مار
 میخی که فرو آید ازین بام رفیع
 خواب خوش تا بکجا صبح قیامت بید

سر و شد آتش و آتشکدیران شده است
 هر بیابان قدم تو خیابان شده است
 طائف از مقدم تو ننگ گلشن شده است
 که گرفتار به بنغم و حرمان شده است
 از چه دیران همه مملو و لیران شده است
 خاکان خطه همه گنج نشینان شده است
 روی چهره شیرین نیتین شده است
 بام شام از اثر شوی کان شده است
 چون پرگاه بخود حیف زدن شده است
 چون زبان نشه غریب و نین شده است
 که چو اوراق خزان دید بریشان شده است
 اگر چه بلقان جگرش به خفقان شده است
 سرکش و منحرف از دولت عثمان شده است
 شاه بلغاری غارت گرایان شده است
 لاله زار از اثر خون مسلمان شده است
 که زخم صبح و شام غم خیابان شده است
 جاسی حیف است که ناخوششان شده است
 ماه کامل ز میان فتنه و نین شده است
 پر همه کوه و دراز از تعبایان شده است
 چار سو فتنه و جال نمایان شده است
 شورش خشم بر آید گه میان شده است

| | |
|---|---|
| <p>صبح شد صبح تو هم اذن اذان بلال
صبح سرزده بزار سرزادش خواب
ناخدائی زره لطف خدار افرست
عمری تا بحریل شیاطین بگزار
شام اسلام دگر بام شود کو علی</p> | <p>گرم سحر سحر مرغ سحر خوان شده است
فتنه بیدار شد خلق ایران شده است
بتلا کشتی اسلام بطوفان شده است
زانکه از سایه اش بگریزان شده است
که از رحمت خورشید چنان شده است</p> |
| <p>گوش کن ناله فریاد ویده داد عزیزی
که بداد تو داد تو نالان شده است</p> | |
| <p>شایگان قافیه چون گشته کز این نظم
گشت موسوم بفریاد عزیزی این شمار</p> | <p>در خویش کش مجلس شایان شده است
حکم فریاد زنی از دمنان شده است</p> |
| <p>قصیده</p> | |
| <p>سحر که گشت زمین زمان مهر و شن
سواد کون مکان گشت روشن گوی
دو نور گشته ضیا بخش سینه تاسینا
یکه ز چهره او برق آستین کلیم
یکه چو جام ملل آیدیان طاق بلند
اگر آن ز رخسار آیدم بجانم دون
یکه بطلعت قلابان طلوعش
یکه ز قند و شکر رخت از لبان خردار
یکه به ذره نوازی مهربان کمر
یکه سزاش بود شاه نیر در خطاب</p> | <p>ز در آمده ماهی مهر از روزگار
که گشت نازل و شش و شش بر من
دو مهر کرده پراز نور خانه تابان
یکه ز جلوه او خانه دادی این
یکه چو بوی گل آید چنان طرب من
ز راه دیده مرا این کرده درلم مسکن
یکه بصورت اعرابیان عریان من
یکه ز در و گهر رخت رسیان من
یکه بعبه کشائی زهم کشاده من
یکه رو اش بود ماه نیمه گشتن</p> |

انیس این به باران بود چه نود و پنج
 یکے بجهر روی شان غادر زان
 جهان کشائی و لنگر کشی درایت کش
 یکے رخ چو هوش زیر گیسوان سیاه
 ندیده ز گس او چشم محرمی لیکن
 اگر آن ز پر تو بر توش تن چلتا
 یکے زطلعت او مرغ بام در فریاد
 پر از عیتن قیق ست گرازی سناغر
 بجلوه اوز فلک باز چید گنج گهر
 ز چشم زخم حوادث بخوش رسیدم
 یکے ز شام بجلوت نشسته بر سجود
 یکے بجلوسندان ساندب سحر
 برکتا ز رسد آن پارس پیرس
 جهان فردوز بچران چو مهر صیر سهر
 یار اوست عطار ز در سیل یسر
 کهن مجاور درگاه اوست بخت جهان
 ز باغ فضلش یک نخله و ثمر بزم
 بزور بخت فردین فرو سکن در در
 ز خلق اوست که میر فقیر در مطبخ
 ز قهر و مریت اینک بهشت دوست

جلیس کن برستان بود چه فرو چمن
 باصل چینی دلیکن ز لب ننگی زن
 عطش فرازی و ام تش و شمی آتش زن
 فرشته شد سیلی خورد و اهرمین
 کرشمه زاد شوخی مدام آبتن
 در این زلف خم اندر خم سر جوشن
 یکے ز رفت او خلق شام در شون
 پر از شیت رنگ عیتن اوست هین
 بجنه این زبان بر فغانه و عین
 که رخنه رخنه دیوار گشت چنگ زن
 صفا و صدق نیامی شوش روشن
 ز بهر و ز گشتش یک دوشه این زن
 به نیم ناز خرد این زنده تا برلن
 روان فرازی تن این چو چکر زن
 یمن اوست ضیا پاش بر سیلین
 کهن ملازم خرگاه اوست چرخ کهن
 بزودی خلقش کی نفخه و سمن دوسین
 بروز معرکه نیرم بر و تهن تن
 بجائے بهر موند صندل و لاون
 گئے زمانه بود گلخن و گئے گلشن

قصیده نهم

با این صفا که از می انسان برآمده
 زان چشمه قطره قطره بود بحر بیکران
 هر بُدیش قیمت با قوت نکست
 از خاک چشمه که بود فیض آن محیط
 چون باد و خاک آتش آست ضدیم
 آسان بگرفت انسان که گوهرش
 آگه با جمال عیسی مریم نمود ر و س
 آگه ز زبیر دادر گرفته پانی ار
 آگه آب در شهر شمشیر پیاپی کوچه داد
 آگه ز آبشاری فیض قدم او
 یونس ز بطن ماهی و یوسف ز قفاجه
 روشن سواد مصر ز فرخ فروغ کرد
 شد مهر نیم روز بجل از فروغ وجود
 آگه آبیا مرتفع شرع شریف شد
 که فرخی فراوان جهان شد چه شتری
 هر کوی که جلوه می کردش زنان
 فر فرخ آن همه عالم فرا گرفت
 هر شصت و نوبت آن رونق گرفت
 شد خاک مرده زنده سر سبز که شست

گویی ز خاک چشمه حیوان برآمده
 زان بحر بیکران در دوجان برآمده
 هر در کز آن برآمده غلطان برآمده
 و ز نار برق خرمن ایمان برآمده
 ابلیس از ان مخالف انسان برآمده
 بسیار سعی رفت که از کان برآمده
 که با جلال موسی عمران برآمده
 بر طارم چهارم گیهان برآمده
 بالشرع ز نیل چو پیلان برآمده
 از نار شعله خیز گلستان برآمده
 نوح از بلای طوفان برآمده
 ماهی که آن ز خطه کفان برآمده
 چون ماه نیم ماه ز گیلان برآمده
 که چشمه سار حشر عرفان برآمده
 که پاسبان خلق چو کیوان برآمده
 که زمه آفتاب درخشان برآمده
 هر ذره همچو آئینه حیران برآمده
 هر مهفت هفت گنبد گردان برآمده
 از هر کنار سنبل در بجان برآمده

حسان ثابت از عرب آمد و کج سخن
از ہند ہم غزیز ثنا خوان برآمدہ

قصیدہ

ہست در فخرم ز فیض دل بولت دست
نقش بر آجے چو آبے با سر آجے پیش نیست
شنا ہما ز عالم قدسی شکار است دیگر است
چشم بنیش باز کن بنگر کہ کلک صنع او
شورش صاحبان دارد اثر در ہر دے
چند باشی بتلائے رنج داندہ تا کجا
قطرہ تا دریای عمان از نوالش مستفیض
محرش را نالہ آمدنے نوا دے صدا
این شب وصل ساریا بتیاریا دم زدن
جان پاک و تربت نفس دنی در کالبد
چون جل وشت و جبل از شوق می آید بریں
میرسانم خویش اور روضہ سلطان دین
شہسوار عرصہ اسرعی کہ رفتی در کباب
موکشش بابرگ ساز و منرش دور و دراز
کہ می رفتار را نازم کہ بستر گم یافت
اکیہ آورد می آوردے برای صاحبین

گرچہ در و لستم و لے دارم ہمارے در نفس
ہرچہ بنی فانیست اللہ بس باقی ہوس
عنکبوت آساجہ ہستی در پے صید مگس
سیکند چندین صورت و نقطہ همچون حدس
کاروانے میروا زجا بفریاد جبرس
پاکل ادا نگبین دست بر سر چون مگس
ذرہ تا غور شید تا بان از جالش مستغنیس
محرش انا قہ باشد لے حدی نے جبرس
صبح را کن بتلائے علت ضیق النفس
طوطی گو یا کہ باشد با کلاغے ہمنفس
خاصہ در راہ حجاز ارا باشد انیک جبرس
طے کنم چون نگبت گل راہ را در یک نفس
طرف کو جبرئیلش پیش و اسرافیل پس
مرکشش بس اہو اورا ہایک از فاروقش
حلقہ در حشیم در رہ داشت کا مد باز پس
بہرہ من ہم از ان دارم ز انطا ہوس

قصیدہ در لغت

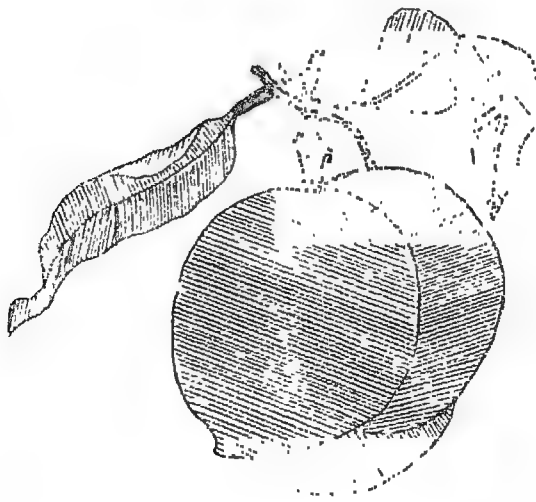
| | |
|---|--|
| <p>یا دحق کن ہر نفس اللہ بس باقی ہو س
 ہمچون نقش باپی از حیرت دو عالم ماند پس
 یا فتنہ بر سفرہ اخلاص و خلعت دسترس
 نے ملک بے شینہ از مے نہ شد آگاہ کس
 جامہ ہستی عزیز از لیکہ گشتہ مندرس
 از تو دار و در قیامت بس شفاعت ملتس
 چون توئی فریاد رس بایے بفریادش پس
 سرستی از ہر خیال و دل تھی از ہر ہوس
 برد ناجا نیکہ آسجائی نگنجد پیش و پس</p> | <p>انکس و کس ماند بلیل نگل نے خار خوش
 رفت از ہر پایہ بالا تر و پیہم بیشتر
 میہمانے اینچنین دینر بے اینچنان
 اینچہ از را زو نیاز کے گنذران در گاہت
 از بہان باید گذشت حابہ می بد گذشت
 اسی شفیق عاصیان رحے باحوال عزیز
 چند می نالہ ز درد بید لی شام و سحر
 شد جدا آرزو تہا رفت تہا آن مقام
 جذبہ شوق الہی استین او گرفت</p> |
|---|--|

مطلع ثانی

| | |
|---|--|
| <p>میرم از خود کہ نمود تیز و تیزین فرس
 نے غمے از زہن زان نے گیر دارا عس
 خاصہ و راہ حجاز را بند آہنگ جس
 شوق بے پروا خرام آمد فراق دورس
 چون نسیم صبح این ہ طے کیم در کینس
 طر فوا کو جبریل از پیش و اسر فیل پس
 مرکبش بس اہل و راہ پاک از غار خوش</p> | <p>می رسد در گوش من از وشت و رنگ جس
 اللہ اللہ میرم ایسے کہ باشد بے خطر
 چون حمل وشت و جبل از شوق می آید
 ذوق شیرین کام باشد تو شہ منزل فرد
 میساف خموش استار و ضہ سلطان دین
 شہسوار منزل اسری رفتی تہر کلب
 موکبش با برگ ساز و نمزش دو دراز</p> |
|---|--|

| | |
|---|--|
| <p>رفت از ہر پایہ بالا تر دہم پیشتر
شد جدا آخر زن ہفت نواز مقام
خدیجہ شوق الہی آستین او گرفت
حاصل شد بسور و نور وصل شد بنور
سیرانی آنچنان و سیہانی اینچنین
ہر چہ از از دنیا نئے گذران گرفت
گر می رفتار را نازم کہ لبت گرم فیت
اسی کہ آویزی آدرے بجای جانین
اسی شفیع عاصیان جسے با جلال عزیز</p> | <p>بہچو نقش پایہ حیرت ہر دو عالم ماند پس
سستی از ہر خیال دل تھی از ہر ہو پس
بروتا جائے کہ انجائے نگین پیش پس
این معانی باشد از آیات و سنن تقیت پس
سینہ چون یافت بخوان ایامی ستر پس
نئے ملک بے فی شین از وی نشد آگاہ کس
حلقہ در چشم در رہ دست کا مباد پس
بہرہ من ہم از ان ارم مالک پس
اگر تو دارد در قیامت او شفا شمس</p> |
|---|--|

چند می نالد ز در و بیدلی شام و سحر
چون توئی فرادین بایے بفرمایدش برس



قصیدہ منقبت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

کارہ کن نیست بار عالمی برداشتن
 خاک عالم بخینت باہم دگر آو بخینت
 خام و جام و زرم و زرم کوس و کالکشتن
 بجز و بار و زور و باز و دشت دل خواہی
 شربت از بہر جا ضربت از بہر عدد
 یک جهان یو وری گویا سحر کردن است
 تا چه خونہا خود نیست انما حق سر بخینت
 ہم عمر قمار سخت باہم ہوسہا خاک کرد
 رونق و نیا و دین و سالیہ ہم خوشن
 باز و شاہین عقاب انصف انفا و او
 بیکر فالوسی از دامان عدل آرستن
 لیک با یزید خوشن ابائینہ سعی تلاش
 بار و نیا ہر کس بر اشت گویا پیش نیست
 چسیت دنیا مشت خاک تیر سحری بود
 شور و ن از پردہ صوت کہ دانی خوشن را
 بگذر از ہیوہ گویا گیل این سرشتہ را
 شوہان افروز ہر کس کہ بچو بائینہ
 اگر سفر خواہی نمود از خوشن چو بی گیل
 بکین دل پرورد بگ خدایان رحمت

درد بسیار دارد بر سر افسرداشتن
 غون خلقی نختن شیر و خنجر داشتن
 باج و تاج و بخت و بخت زرد زور داشتن
 تیر و ترکش تیغ و خنجر و معفر داشتن
 جام و دریکست و دریکست خنجر داشتن
 اینہ پیل و گوزن اسب استر داشتن
 یک بدخشان لیل یک عمان گوہر داشتن
 ہان ندانی سہل محرو بہر سحر داشتن
 دریا ہ ہر گریہ ہم و منبر داشتن
 دیدہ بان تیر و کبک و کبوتر داشتن
 شمع و مصلح امین از تالاج مصر داشتن
 خوفناک از باز پرین و زمرہ داشتن
 شیر مرست آنکہ اند دل از برد داشتن
 از برای شت خاکے دل مکہ داشتن
 چون نگہ در عین عسیریانی سحر داشتن
 خوشن اما چہ سرگردان چہ فر داشتن
 میتوانی خانہ خود را منور داشتن
 از نیم صبح خضریتون برد داشتن
 در نہ بے سوادست دل چہ صنوبر داشتن

دل منه بسرخ دزد باغ کاهل در دروا
 عاقبت در گنج شهاب ز خواهی اسیر
 گذراز سوامی خود کامی باندین بن
 اکیه چنین حرکت بار را غافل مباش
 در لباس زر پستی گشته آذر پرست
 حرص از محرابین و کتب خاص است دل
 حرص جان گاد تو میزسی لبه حرف طع
 خرقه را از رفته اما دل بر بقیع بخت
 گفتگو بر عظمت توریت و انجیل زبور
 آرزوی اندام چار دیوار حسرم
 شام و خفتن ادا ناکرده نفل نیم شب
 تا کجا برای ریو دیو گشتن به سپار
 چار چیز است آنکه از وی چار سومی هرا
 پر تو صدق است صلواتی از زم و رزم
 هست به چار دیوار سلامت ناگزیر
 بست هست در صعود این دایه جالباق
 لبش از هر سو که می بینی بچشم کم بین
 در ره هندی خود باید که باشی چار چشم
 جوی شهید و شیر جوی باده هم از دست
 گذراز کثرت که دارد و میسر ناگزیر
 نوع و سان را یک گینه باشد کار پس

خوشتر آید یوا حمر جبهه مغر داشتن
 تا کجا سوز هوا همچون کبود داشتن
 چشم بر نخیر گاد از بهر عنبر داشتن
 شب مخفته عیبی از تیار یک خرد داشتن
 این کلامه چنانچه رشت بر داشتن
 کعبه ابا میسون زمین فتنه در داشتن
 دزد لقا ب تو خواهی قفل بر داشتن
 جایی بر سجاده اما جاده دیگر داشتن
 صحبت اندر بر پا ز نذر بر داشتن
 بهتر از برگندن بنیاد خیر داشتن
 صبح و پیشین انخوانده قصد دیگر داشتن
 تا کجا ابلیس تلبیس رهبر داشتن
 میتوان بازی بین عزت و فخر داشتن
 آدمی لازم است این چار که هر داشتن
 آب خاک باد و آتش را بر داشتن
 در فردین پایه ناز و لنگ و لنگ داشتن
 کعبه را از چار سو باید و قر داشتن
 ناله که چون حال خود را خواهی غور داشتن
 کفر نعمت است تمادل کبود داشتن
 از خلج و ساقه و از این اسیر داشتن
 مرد را زیباست چار آینه در داشتن

بایست در چاپ و ج زرق زرد و مکر و کید
 با صفا و صدق و مهر و لطف کن دل اهل
 نه طوع و نه اجاز و نه هست و نه نیست
 بر آت در کار و بایست دولت یار غار
 ظرت هر کس نیست با جستم ساز زندگی
 طاعیان شور و بخت افتاده ز بهر کشت
 از در دین کن طلب دنیا که مستغنی کند
 شوق را می رسم که باه تو بمحض نیست
 و دلبستی چار بند نه علم آری اگر
 لیک سیدانی که در دار و بنابر چار چوب
 به نمانی که در دام در پرتو این رفردیس
 حیل و صفت که آتش هم عظم هست آن
 بنده اش بس بود نه کسرت لنگر
 آن جهان پاک خوا نند تا کجا اثرش بر آب
 نیست جز تا سیدی در پرتو چون حیرت
 هم خدا خست و بایست خطای هم بلند
 هم کجی دارد و مرزیم آوید و ستیز ^{قطعه}
 زمین همان دشمنان غرقاب دین و خشن
 از وجود خویش لدن خیمه اندر وجود
 پستی فکرست بهر خطبه اعظمیم او
 آتشه اش از روز محشر باعث نخلت بود

کشتی ایمان خود را چار بسنگ داشت
 ز آنکه با هر و نشان بیابست محض داشتن
 چشم نمین دفرخی از سعد اکبر داشتن
 پنج اناهی کشیدن گنج در بر داشتن
 ساغر جاز و پیر از بهر آب خنجر داشتن
 نیل چون نیل دطنان مسخر داشتن
 چشم امیدت ز درویش تو نگرد داشتن
 دیده بر ترکان متغ تیز بر سر داشتن
 دولت چشم کتایش باید از در داشتن
 اگر یک داری بخت باید نه دیگر داشتن
 بایست ای به مقصد زین در ایدر داشتن
 میتوان در کف کلیه هفت کشت و داشتن
 در بغل شمشیر و برب نام حیدر داشتن
 خاک امی باید از افلاک بر داشتن
 کندن بر کنه راکت و مسخر داشتن
 از بی دختر گرفتن نان و اندر داشتن
 تیغ در یکیت و در یکیت ساغر داشتن
 زین و این دوستان سیراب کوشر داشتن
 و ز کف بیدین منکر زخم مسخر داشتن
 کرسی نه آسمان از بر منبر داشتن
 درین هر و دان تسخیر و کوشر داشتن

گشته از منفرد گانی تنها و انگشت کش
 دارد گیرش گرنایار کثبان محبت دست
 ز ابر کشت شکوه او بودی گر سپهر
 رحمت خورشید کیسونه که او پیش تمام
 جان بقران سراپایش چهره ساین
 عرش و کرسی زنمان لرزید از محبت بخوش
 هر که او در طایعی عرش سپازی بود
 شب چو آستین مهر او بود از در محبت
 چون مهر او آورده خط بندگی
 نسبت فرش شهنشاه عرش کنان بلایت
 هست اکسیر وجود و کیمیا معنوی
 پادشاهان را تو خواجه دین جا کربت
 بنده کم خدمت شاه او خوش طاعت
 جان که از جور فلک بخور و محزون آمده
 میرسد گر بر او این مرقع نازد عزیز
 نامه شوق که دارد آن باده از طوم
 گزیده از وصف فلک خواجه بر بنجید نم
 ز غلط گفتم فلک نیست ننگ این عیار
 اگر تو با خاک ده خویشم بسنجی از کرم

کز بنی آموخته نه ادب سپید داشتن
 در عدم عطف عنان از رحم مادر داشتن
 از برای صیقلیت چرخ دگاد و دگر داشتن
 رحمت و دز ازل بایست با در داشتن
 سر برش پای بر دوش بر پیش داشتن
 طاقت کس نیست این بار گران بر داشتن
 باید از موان رهش غم آتش بر داشتن
 نام زنگی بچرخ خورشید افتد داشتن
 مرقع را مهر خوان بایست قبیل داشتن
 آسمان را با زمین نتوان برابر داشتن
 خاک راه آل ساگو گرد احمد داشتن
 خواجه را چشم کرم باید بجا کردن داشتن
 خواجه مسکین تو از بنده پرور داشتن
 در چهار روضه است خواهم مجاور داشتن
 آسمان بر خود چو بال از اختر داشتن
 بایش بهتر ز صد طومار و دفتر داشتن
 در تر از دوازده هست این غمده ز داشتن
 گوهری نتوان شدن از گنج گوهر داشتن
 پیش من بهتر بود این سخنر داشتن

خوش بشته هست بهر مریح گستر در حشر
 جان بریر آن لوامی سایه گستر داشتن

قطعه میسر بفریاد غیب

ایکہ رامی تو بود روشن بطبع تو بلند
 سطر سطرش بسزلف دل آویز شبیه
 هست انگارہ دلخواہ تر از انگلیون
 نکته ہا هست بہر نقطہ و ہر نکته بود
 قبلہ پارسیان ست ہما ناہریت
 معنی و لفظ ز مجنون نشان دل برد
 بقلم ہر کہ در این راہ قدم بردارد
 صد چو خورشید درین بابہ پی شایندہ
 جادہ پیشروان میری از تو لہیر
 سر را فر از کہ ملک سخن از ملک تشد
 چشم دارم کہ کئی کلمہ تارم روشن
 چشم بد دور بود طرفہ سودی چشم
 چاہ کفان بخیال تو بود گر چشم
 اگر از دیدہ مشتاق من آموختہ است
 دہ کہ مشروط باین شرط بود آمدت
 ہوش و صبر و خرد از آفت باز آید
 پای رشک را چہ نبوی بیان میگفتم
 امی خوشا چو نوترینے ندیچہ من
 چون شود از من تو جمع بحرین پرک

جایی آست کہ نفلت بہ فریا ماند
 حرف حرفش بخط و خال دل آماند
 یکہ با پارہ از زندہ و زاستا ماند
 دلشین نقطہ کہ گوئی بسویدا ماند
 کز دل آویزی خوبی بکلیا ماند
 کہ بہ لیلی و سبہ خیمہ لیلی ماند
 بعضا را رد و لیک باعنی ماند
 صد جو چشمید درین مرحلہ شیدا ماند
 پیشتر رفتہ و حیف ست کہ پس دانا ماند
 بسکندر برسد انچه ز دارا ماند
 ایکہ بارامی تو خورشید بحر با ماند
 کز خیالت بسہ خیمہ لیلی ماند
 دل بخلو تکہ خواب نایماند
 کہ براہت در غمخانہ من دانا ماند
 کہ فلان ہمسفر دہمرو و ہپا ماند
 چو نوزیجا بودی سیت کہ برجا ماند
 کہ خدا با تو چہ پنهان چہ پیدا ماند
 بادہ پیاید ہم باد یہ پیاما ماند
 جام گرد و جہن و گنگ بھینا ماند

و نذران مجمع بحرین وجود من تو
 باز میگردد ازین ابد مقصد یویم
 بزم آراچو شود فرقه روشن یان
 جادو و شعبه دیگر فسون پروازان
 تشنگان ابد در ساعز و سیراب کند
 نشاء اخروی و نشاء دنیای ا
 که گرانایه سخای زانق بر خیزد
 که روان بخش نشیمن چمن آویزد
 که ادیب ز فصاحت بهر آرا آید
 که خطیب ز بیان خیزد و است بر آید
 اشک هر دیده شود سیل و بطحی برسد
 اینهمه گفت و شنو باشد از آن که بقوم
 دین و دل و دست و دنیا همه نه باشد
 لیک هر کس که بنیای فرزندین ا
 و آنکه دنیا ش کام است کشد و در هم
 دین و دنیا همه نیست که تاجان لرید
 در همین کتب طلاء همین طفلان
 که همین نغمه می تپت بود ای ساد دلان
 که قضا و قدر اینگونه تقاضا دارد
 هیچ زمین باغ و ازین راغ نماند بهر
 اگر چه اسلام غریب است و شمای غریب

فاش گوئیم که با خضر و یسای ماند
 موسی و خضر همان به که همین جا ماند
 هر رختان خجل از پر تو آرا ماند
 همه باطل ز عصا و دید صیفا ماند
 لطف ساقی که بر درستی سقا ماند
 بیکه جرعه می نشاء و دبالا ماند
 قطره ریز آید و هر قطره بدریا ماند
 نفه نیز آید و هر نفه طرب آماند
 که طیب ز خدات بهر آوا ماند
 تا در افتادگی آن طائفه بریا ماند
 آه هر خسته کشد قد و بخر ما ماند
 دل و دانی و دین ماند و دنیا ماند
 پس همان به که علم بها و هم آنها ماند
 بهر یهود و باخوان یهودا ماند
 با سپاسی است نفور ازین بسوی ماند
 غم امروز و هم اندیشه فردا ماند
 هر کی از دانش از داد و معرا ماند
 نه فتادی و نه مفتی و نه افتا ماند
 زود باشد که نه قاضی نه قضا یا ماند
 یک انغمه بدل از بهر و لا سا ماند
 ای غریبان گذارید که تنها ماند

آخر از خانه خرابی خود اندیشه کنید
 دل بران لعل گران مایه چرخون نشود
 یوسف اندر دهن چاه رود و اسفاه
 کعبه لرزد و بخود از جمله پیلان تاپند
 مگر آن طائر فرخنده کند باز مدو
 های آن طائفه کو طائف بیت الحرام است
 کوکب دولت این کوکبه غر و وقار
 عیش از خیرگی این وقت با تم ارزو
 اتفاقت که نیز از همه جمیع است
 نیک مرد آنگاه در رسم نیاگان گیرد
 نیست بیدار ازین خفته و غم هیچ دے
 یاد آن خطه آبا که خوانی بغداد
 رفت آن عهد شد آن عهد که از ریای
 میتوان گفت جهان خلعت عباسی یافت
 اگر این نخل کن پرورش از لویا بد
 گرازان نانه که از نانی زمین خاست و گر
 مدد اسی کوکبه طلوع دایم بخت بلند
 با چنان بے سرو پای و چنین پست و بلند
 از زمین باز افلاک رسد این کشت خاک
 آن زمان هر دو جهان و می یک قلب بود
 آن بلبلان و آن نیکین قلم ای معنی سخن

میبندید که این خانه بصحرای ماند
 که بره خوار تر از خوروه مینا ماند
 یونس اندر شکم حوت در نیا ماند
 زیر صد که محن دامن طبعی ماند
 عزت و حرمت مرغان حرم نامد
 دور از قافله گشته بیدار ماند
 حیث کز فتن ثریا به ثری و اماند
 روز از تیرگی افوس کس شب را ماند
 در نه دشوار که این نسخه مجتبر ماند
 آب مندا که برسم دره آبا ماند
 گل دین گلد به لاله حمرا ماند
 داد از ان بلخ کز دروغ بیا ماند
 خار آن با گل و خارش بیا ماند
 روز روشن که کنون بلبس پیدا ماند
 برگ بار آرد و باند و طوبی ماند
 نفخه گل کند این بادیه بو یا ماند
 که در ریای اقبال فلک سا ماند
 سر فلک سا و قدم بادیه فرسا ماند
 سیر اگر بر اثر سالک اسرعی ماند
 در نظر چار بهت جای مصداق ماند
 دست دل چندان با دانا ماند

| | |
|-------------------------------------|----------------------------------|
| بنده خنوبه گرت خوش آنرا هست | رنگاریت گرا این سلسله بر پا ماند |
| بنده آنست که خرد لب بند بود | بنده آن نیست که دگر ز سولی ماند |
| بست نقش و نگاری بجهان نقش بر آب | مگر آن نقش که از سجده سیما ماند |
| مانا نم و نماند بجهان هیچ را ما | بجز این ماند و ماند که جانا ماند |
| نمی فلتا ای که ماند ز جهان هیچ عزیز | همه ماند که خداوند تقاسل ماند |
| گشت موسوم بفریاد و غریب این شمار | اسم باید و حقیقت بسستی ماند |

محرم در منقبت حضرت غوث اعظم رضی الله تعالی عنه

| | |
|------------------------------|----------------------------------|
| شاه خوبانی و خوبی بنامی زبید | چتر شاهی بسرا زطل خدای زبید |
| با چنین صدق صفات و صفای زبید | با چنان دمی چنین لعن و نامی زبید |

خط ترا خال ترا حسن ترا می زبید

| | |
|------------------------------------|-----------------------------------|
| تا چو سراز گنج حسن بیه خاسته اند | قدر عنای ترا دیده زخم کاسته اند |
| تا سراسر اپی تو روز ازل آراسته اند | جانه زیبی تو از در گنج خواسته اند |

خلعت ناز بغیر از تو کرامی زبید

| | |
|-----------------------------------|------------------------------------|
| بسیج میوه چو تو از گلشن ایام نیست | ز آنکه نخل قدر عنای تو احق از نیست |
| چون قضا بهر تو شریف بکارم آست | جانه بی خوش اند بهت از اینده است |

خلعت ناز بغیر از تو کرامی زبید

| | |
|-------------------------------|---------------------------------|
| نور اطلاق چو شد داره پای وجود | حلقه میم ز آغوش احدی نرود |
| احمد از پرده توحید تجلی فرمود | ذات الاهی تو شد مرکز پر کار شود |

قطب حق گویت از قبله نامی زبید

| | |
|-------------------------------|-------------------------------|
| نور عین نبی و عین علی قره عین | منظر خلق حسن مرمک چشم حسین |
| لطف حق داده سر الهی از بدین | جلوه گر شد یلیاس تو جلال حسین |

| | |
|-----------------------------------|----------------------------------|
| این قیامت که بر قد شمامی زبید | |
| خلق احمد دم عیسی کف موسی ری | طلعت یوسفی از چهره زیباداری |
| در کیمیا بترج شمان جاداری | آبرواز صدف حضرت زهر داری |
| همه اوصاف گویان بشمامی زبید | |
| خادم در گه تو در غور شاهمی باشد | زیر فرمان تو تا ماه ز ماهی باشد |
| سینه ات مخزن اسرار کیمایی باشد | چهره ات منظر انظار آئی باشد |
| لاجرم نام تو محبوب خدای زبید | |
| گردن اهل ولا از قدس طریقت | نقش بای تو درین آیه کبریاست |
| ز سید هیچ کس را بقدر نگاه تو نیست | دست پاکت که درین نورانیست |
| دستگیر من افتاده ز بای زبید | |
| تالم از حرص هوا از غلبه صبح و سوا | گوش کن گوش فغان من بگریه و نوا |
| داد خواه آمده ام پیش تو فریاد را | منشوا زده ز فریاد من این غوغا |
| بر در اهل کرم شور گدای زبید | |
| هست پر نور زانوار خشت ارض و سما | ماه و خورشید ز حسن تو کن کسب ضیا |
| روشن از تاب جمال بود هر و سرا | کرده درید و دل عکس رخ خواجه |
| هر دو جا جای تو ای بزدلی می زبید | |
| دمدم از طوف ناظم بچاره کلام | بروی و آل کرام و منی آبای غلام |
| خاصه بر جگر کیم و منی اصحاب کلام | برسان شمام و سحر تازه حیات سلام |
| (ناتمام) | |

عرض حال درگاه حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ بحالت بیماری

صبا بجا نیاید و بیدار تاز
 و هند بارت اگر نندگان آن درگاه
 غریب دای شوق عزیز بی شریک
 دے دے دے که از سخت نار سار سید
 زلفت را حجاز و زنداناقه شوق
 جمال کعبه ندید و طواف خانه نکرد
 نه نفس امارت گشت کرد قربانی
 حدیث شوق بر مزد کنایه کرد ادا
 هنوز هست گرفتار حزن و رنج الم
 دلش بدست غم جان شکار از عمر
 چه نسبت است شبافروزشعرا با و
 ظهور سوز و رونا ابناء حاجت نیست
 چنان ز غم غم جسم نزارے فرسود
 روان ز دیده او دل اشکتاب کجا
 اگر نوای قبولی ازین فواح رسد
 اگر صلاهی حضور می درگاه تو دهند
 اگر ز جانب این روضه باشدش کشتی
 تو نیک گوی انحال ادب گویم من

سلام من برسان بانهار عجز دنیا ز
 بده ز جانب من عرض کامی غیرت از
 نوشته عمر و دلش بی نشیب و فراز
 بیان دیار که باشد بهشت نیست نیاز
 نیافت ره حقیقت نعره گاه مجاز
 نه سعی و عمر نه رمی نه بانیا ز نیاز
 نه فدیہ که بران شمع داده حکم حجاز
 به بندگان تو پوشید که بود این از
 هنوز هست اسیر هوا و حرص آرز
 بود بحالت کینچنگ اسیر جنگل باز
 که روز و شب داد و ستای سوز و گداز
 که بے فقیله و در روشنی چراغ کاز
 که ناخنش نتوان کرد عقد بار بار باز
 ز چشم لطف نگه بسوی او انداز
 ز پرده خودی دید برین چو غم ساز
 رسد بنزل مقصود پیش از آن آواز
 چو برگ گاه نبالی هوا کند پرواز
 که عمر کوتاہ دی باشد این فسانه دراز

| | |
|--|--|
| بخدمت تو چو امروز التجا آورد
امید هست ز لطف مغایرت کست | بحضرت تو چو آمد کنون هیچ طراز
که از غریب نوازی شوی عزیز نواز |
| امید هست که در هر گوشتی از مهرت
بغیر و عزت اغزاز می شود ممتاز | |
| عرض حال دیگر | |
| ای طبیب در دستان عیسی دوران ما
جان ما جانان مای دین مای ایمان ما | لطف قمر کن علاج در ویدرمان ما
آگهی از حال زار ظاهر و نهپان ما |
| یا معین الدین چشتی کن اعانت شو معین
خسته را لطف تو مرهم تشنه را مایعین | |
| ای درت طجایی من ای بنده استغلائی من
در طریق مستقیم آنکه که لغت و پای من | در دل خدام درگاه تو بادا جایی من
گر نگیری دست من ای من ای دای من |
| یا معین الدین چشتی کن اعانت شو معین
خسته را لطف تو مرهم تشنه را مایعین | |
| ایکه هست اکیر اعظم خاک پاک کوی تو
روز و شب در سجده تشنه کمان جوی تو | تشک مغزان جهان را تو دلخ از بوی تو
در دستان راشفای کامل از دایوی تو |
| یا معین الدین چشتی کن اعانت شو معین
خسته را لطف تو مرهم تشنه را مایعین | |
| ایکه خیل انس و جان در دلو و فنت
روز و شب فلک اگر دش بود پیر امت | عرشیان در بند شام و صبح فرش مسکنت
فرق ما و آستان دست ما و دامن |
| یا معین الدین چشتی کن اعانت شو معین
خسته را لطف تو مرهم تشنه را مایعین | |

| | |
|---|---|
| <p>آنگاه از وی منشرح است با صید زین
از جمال با کمال او منور شر قین</p> | <p>کر حکم عرض حال خود مراد ارت حسین
آفتاب اوج عرفان عین اعیان نور عین</p> |
| | <p>یا معین الدین جیتی کن اعانت شو معین
خسته را لطف تو مرهم تشنه را مار معین</p> |
| <p>ده مراتب توان شام بحق این جوان
تا بکے در سینه دل باشد طپان در تن روان</p> | <p>پیر و گیسو ضعیف خسته جان و ناتوان
تا کجا از بنوا ایلمای خود یا شمشیر روان</p> |
| | <p>یا معین الدین جیتی کن اعانت شو معین
خسته را لطف تو مرهم تشنه را مار معین</p> |
| <p>باد لے پر تب و تاب بارانی پر تاب
آرزو دارد که گردد باریاب سنجاب</p> | <p>باو فدا اضطراب و با کمال اضطراب
بردست آمد عزیز اسرار فتح باب</p> |
| | <p>یا معین الدین جیتی کن اعانت شو معین
خسته را لطف تو مرهم تشنه را مار معین</p> |
| <p>قصید در مدح حضرت شاه موسیٰ بن حمزه علیه موسوم فیض موسوی</p> | |
| <p>مر عیسیٰ من غوی گردید زرق و برق
اتکانش بر خدا و نه عضایش متکا
میکند فرعونیان اغرق امواج فنا
زهر ادا دے دش خاصیت آب بقا
یا خدای که خدا یکدم نمی گشتی جدا
ماتی صورت نگار معنی آلا و لا
با حلالے که جلالت مرا حاصل دنیا</p> | <p>ای سب موسیٰ بنام منی همی موسیٰ
موسیٰ کش بود سلیم در ضابست بحیه گاه
ره دهد موسائیان ز نیل بانیل مرام
موسیٰ عیسیٰ دے خضر مبارک مقدے
با دلای که کرد لای حق نش فاعل گے
نقش بند و لپند کار گاه و لاله
با کمالی که ز کمالش ما را کامل فروغ</p> |

| | |
|---|---|
| <p>در شریعت در طاعت کرده حال بود
والی ملک لایحه الخاص مول
در حقیقت غیر حق باج یکا رخنه داشت
تا حصار ملک فقر و تاج فخری بر سرش
بجکلاه بی سپاه و لشکرش خربا که
ربه زنجیر و تازی دگر بدین
دره ناچیز یعنی بنده مسکین عزیز
از توبه آید بر دانش بود بر رزق
آفتاب و جعفران مولی علی القضا
کرد ما مورم باین خدمت که غم وید
صحبت او کمیاب باشد بر ای طالبان
سینه اش گنجینه سرخشی است جللی
علم ظاهر علم باطن او جوهر سندا
پایه پختنیم نجیدن احسان دیت
اندرین اشعار کلام من می یابند</p> | <p>گر صفا از مصطفی و کریم از مفضل
سرگروه اتقا و اولیاد اصفا
حق پرست حق شناس حق بین حق
شهریار شهر عشق و تکیه اش بویا
پادشاه بی کلاه دانفش ظل خدا
اکتفا نمیشد او فرید و گور آرد هوا
گر بظاہر غائبی میداند حاضر
از تو میخواهد عایشش بوسه ها
جانشین و نشینت من آرا می قضا
از تنهای خاک درگاهت هست کون
پر تو سیاهی او بهتر بود از سیما
یا بود آئینه کز هر دو سودار و جلا
فیض جاری فضل باری است بهر اسوا
از مایع سرگروه است غیر او را
گر به فیض موسوم می شود می باشد و او</p> |
|---|---|

بر دعا این چاپه را کردم تا نام ای طالبان
سایه او باد یارب بر سر ما و شما



مقتدر تهیئت مثل رفیع یون بجزو نور حلقه بگوشتان با بعالی امتعالی و خاص بوسان
عشیه علی عالی امیر المومنین و خلیفه السلین سلطان البحرین خاقان البحرین خام الحرمین
الشرفین زادها الله شرفا السلطان عبد الحمید خان غازی خلد بشکر لکه و سلطانه
و افاض علی العالمین بره و احسانه

ای طراز لشکرک آتباع شاه دین
هر دست دولت بس هر ختم الانبیا
بحرین انصار ترا پیوسته نصر لشکر نصیر
اشبست در دبدبم گوی فاک در صوبان
هست بر دوت مدار آسیا و آسیان
ز انحرافت سرکشان عصر فی عصر الیم
آسمانین بد که باشد جیبائی در گشت
نازش فغفور رحیم ابله باشد که هست
پیش اویانت سیر افتاده در افشان
چون نهند اهل دین و اود فحی آچنان
گوی این فتح است ملاح مقامات منج
حق چو این مناج دادت نیز و کشاد
وقت آن آمد که کوس کسب آرد خوش
کرد یوان همچو دوزان شمشیر بر یکدم
جمله به هر دو فامرست سرشار بر حین
عاقبت این سرکشان انگری از حصین

رایت انا فتحا آیت فتح بین
حیرت فرقی حکومت بس فی العالمین
فوج جبار بر ترا عماره خربل شمسین
اوهبت آرد سم یوان زمین بر نگین
هست بر امرت قرار اور پا دیورین
وز خلافت خسروان عهد فی خسر بین
از نشان چون االش کرده حق و جبین
زیر دستان ترا پیوسته چین در استین
گرد او رنگت بیا استاده هر کس فی نشین
چون نگرند ایل کین افتاد کسری نچین
گوی این فتح است مناج فتوحا بین
چشم بر دست هر جا هست قفل آهنین
گوش بر آواز دارد هر کس بر کین
مشت سگ عوزان جبین بشیر عین
دل سی از دین دین ندون پسا نکلین
پاکل افتاده ماند گس در انجبین

جای حیف است اینکه شکست حقانان
 سرکشی شد باعث شکستش در نه نداشت
 فرج یونان آن طرف از بهر کان نظر
 کوکب مسعود با منخوس کو آید قران
 شیر جزبست از کنا م شیران از خیام
 نعره یاحی زنانه نغمه چون نه زنانه
 شورش باشی بزوق غوغا قران و دوق
 ابرو باد آورده برق در عدد بر اهل عباد
 از خلیه نهامی تیر از شکاف تیغ نیز
 جسم و جان آمد برون آن تیر که آید از
 در و باج از حرب هم شالصال الهام
 جا گرفته گردان بر سینه ای دشمنان
 هند و شیر آوخته با هم دیگر چون هند و شیر
 گردان بکارگی استاده بخون خواری
 کرد چندان ست پارتی ستی کار از علم
 با هتای دولت یونان در آمد و قول
 آفتاب نور سلطان که ظل از دست
 هست نشو آنکه نوین در لطف شد حق
 قصه کوه بر غنیمت و تنها آمد و راز
 از ان هنرمیت از غنیمت غنیمت غنایان
 بنده آزاد کو از بند فرمان کشد

سرکشی کردند از امر امیر المومنین
 هیچ سزای سرباز مال حج اهل کین
 آن چو صاحبان دین چو صاحب بین
 موکب منصوب با مقهور شد بار و قهرین
 تیر بدون از کمان تیر انگن از کین
 بر یونان از زنان آن بین آن این
 بر شد از میدان کین تا آسمان بهشتین
 تو بتریب فلک ثابت تیر از بهشتین
 صاحب این شد سر تیغ با ب سرین
 دست تیغ آمد برون آن تیر از کین
 در سیوف از ضرب هم دندان هانستین
 خنجر در دست ایسر خنجر می اندزین
 مشور دشمنان به با هم در چون دین
 دشمنان از بارگی افتاده اندرا کین
 کز کتابت گشت شل دست کز آگاهین
 از اخطا گفت هر کس احب الاقلین
 تافت چون بر تیران هم آموهم آموین
 حالیا بیستم که شد غرقاب سیل آتشین
 پوست از شیران کشیدند ز ربه پوستین
 تیغ خنجر در و دفع جل و سر زین
 مرزهای او بهیل ست کما فاش زمین

می شود در دیدن خوار افتد ز لایق اعتبار
 واد این گشتگان اخو طبیب روزگار
 لطف انازم که با این کارزار و کردوکار
 بر چنان مهر و مروت مرخصه حسابا
 این تلمطمها که دیدند آن مهر خست دکان
 شد عیان و خلق آنها رغنا جامی عنا
 گشت شاد از عداقت که صفی و گریه
 نغمه خوان مرغ خوش اکنایه سبزه چمن
 خاک قسطنطنیه از خوش بهار خرمی
 شاد و خرم دستان و تازه در دستان
 تهیبت غمان تهیبت گوشت بلبل آبل
 داور این پسر سلطان دین دادگر
 عرصه هندوستان بدین دستان دستان
 راند بر خصم ادم از دم و غیر از لکهنو
 چشم و یوان شد سپید از لونه تمیزان
 این به قدر آید بشی این چه آید آن چه کرد
 اجرت این خدمت آن باشد گوی برش
 آیه از آرایش عهدی در خشت
 روشن است از کمانان گوشتن بالین
 مرغ ز دینه باب تاباید در نظر
 هست این از آنک هم بزرگ آن خرم سود

از اتفاق و محبت گوی شود گردن نشین
 عاقبت سودا سخن صفا سخن گنجین
 ملک شد این که فاتح داد امان و شادین
 بر چنین لطف و فتوت آفرین آفرین
 خسته از کنگبین شد رسته را مار معین
 شد بلند از خلق آدم چنین حاجتین
 اگر جدا در حداحت گریات دیگر بسین
 گلشنان باد بهاری آید از بهر گلرین
 یک خیابان همین شد یک خیابان یاسین
 دوستان از دوزخ بدستان از فردین
 چنگ از آهنگ شد بار بار امتین
 قهرمان خشک تر فرمان دای ^{امیر} دوشین
 دوستان تان ساسی فتح شاه رشین
 این بشی زبان آید بحث آن با تیغ کین
 روز و دوان شد سیاه از خانه شیرابین
 تر ز با نیابین مرفشا نیابین
 آفرین صد فرین بر ملک معنی آفرین
 هست گیتی گردن خوش عروس نازنین
 شاخ ز زمین از گفت گاو زمین دبرین
 هر سر آن شاخ ز زمین هر طرف کانی زمین
 بیت پیش و کشتا و نشین چون نقش چین

| | |
|---|---|
| <p>چیدہ ام خوانی کہ گیر دیہوزان کچھ چین
کن دُعا اکنون کہ آیین سکندریع لاسین
آن زجیح اولین این اوسہ جارین</p> | <p>اگر تضرع در قوافی رفت و تکرارے درو
چند لانی ای عزیز از زبانہا نمی
تا نہ نوضو نشان غور شد تا پڑ نشان</p> |
| <p>چتر و تیغ قمرت سایہ کستر در جهان
آن بفرق سلیمین این بفرق مشرکین</p> | |
| <p>قصیدہ تہنیت و مسعود شہیار کا مکار سراج الملکہ الدین میر بی حسرت الشہ خان
بادشاہ دولت خداداد افغانستان خلد اللہ ملک و سلطانہ</p> | |
| <p>سہری در سپرے یا جانے در جهان آمد
کلیم از طور سینا یا سح از آسمان آمد
فریدی در افتان بادش کاویان آمد
زمین زیر نگین و آسمانش زیران آمد
بہارے بر سر ہر خار و خار اگلشان آمد
صلائے فتح باب از در گہ پیر مغان آمد
عجب کز با خستہ امرو ز سوسے خادوان آمد
خوش آمد خوشتر آمد شاد آمد شادوان آمد
چنان چون باد نوروزی کجا و گلستان آمد
کنایت تابکے آخر کہ بہان و فلان آمد
امیر المومنین یعنی حبیب اللہ خان آمد
چہ قرآن حافظ ایمان و حرز مومنان آمد
سجل با مہر مہر حسنہ تریم بنیمبران آمد</p> | <p>جہاندارے تبر عظم ہندوستان آمد
ز شمشیرش بدینجا کجانبختی بدین طوئی
منوچہرے جہان افروز با چہر منور شد
بکت مہر سلیمان ہو ابا مال جو لانش
سحابے در رہ بہشتک ز گرم گہر ریزے
صدائے کامیابی از لب ساغر بگوش آید
دام از شرق سوسے غرب آید آفتاب نا
نشاط آمد آمدین کہ از ہر بگوش آید
کے آمد روز فیروزی چہ ابدال افروزی
الا می نکتہ سنج نکتہ پرواز سخن پرور
سراج ملت دین آفتاب مطلع ملکین
وجودش آیت رحمان چہ کون جزوی از قرآن
سلیمان فراوی الارے کہ توجہ جلال او</p> |

خود از بہر گاہش گاہ زر گاہے گم کرد
 جهان گیر و جهان دار و جان بخش و جان پرور
 سر و خسیل سرداران کہ در آب تبہ ہوجا
 تہمت گیر و غیر افکن سپہاے کہ میدان
 ز بس رُخ و سنان نیزہ لشکر گاہہ ادا باشد
 بفرج جان نثاران فادہ ریش بود نازم
 ببا و قہر او کہہ گران گاہ سبک باشد
 دہستانے بود میدان مشق لشکرش گویا
 لوا می سر بلند آسمان سائش بود خطے
 بہ حکمتش ہر کو کے بوزر چہرستے
 نگاہ منبیل فرا اگر قنادش برسیا بانی
 ز بس شد سبز و خرم اکبر آباد از قدم او
 فضائے تلخ گنج در و ضہ گوہر نثار آن
 سوئے مسجد چو از بہر ناز آمد مؤذن را
 ہر کو بستہ اندامین دہر سو یافتہ زمین
 فلک کے سیماں چنین ہمان تواند شد
 چہ نسخہ محفل و فرخندہ برے ہست این نسل

مہ از بہر سپاہش کہ سپر گاہے کنان آمد
 جوان دولت چو لہ ہمت جوان طالع جوان آمد
 بسرطل حبیب کرد گارش سا زبان آمد
 بہ بر حفظ خدایش بہتر از سیر بیان آمد
 نینائے کہ پراز کجہاں شیر ژر یان آمد
 کہ جان در آستین از شوق سر بر آستان آمد
 ببا و حلم او گاہ سبک گوہ گران آمد
 کہ ہر رخ و سنان شہنامہ بر لوک زبان آمد
 کہ برے شرط کردار دین باغ آشیان آمد
 از شہد نصفتش نو شین بدن ز شیر دان آمد
 عبادش ہر مہر و چشم غزالان سر و دان آمد
 بے گلگشت آن گوی کہ خود باغ جان آمد
 بچشمش دُرّۃ التاج عمارات جہان آمد
 تعالی شانہ اللہ اکبر بر زبان آمد
 کہ مہمان عزیزی قیصر مہندستان آمد
 کہ کینے غار و یک بڑہ اش بہت چنان آمد
 کہ ناہید از فلکین چاہے رین پشخوان آمد

مطلع ثانی

جہا لہن جہانے کاین چنینش میربان آمد
 ازین سونائے قیصر آسہ صاحب کشور
 دو خورشید جہان پایعنان اندر عنان آمد
 مبارک میرانے کاین چنینش میربان آمد
 بیاسعدین را بنگر بیک منزل قرمان آمد
 دو خورشید جہان پایعنان اندر عنان آمد

ز بخت و اتفاق است این فاق اتحاد آری
 و دول چنین شیشه و پیاده یک جان و قاب شد
 ازین صدق صفات آرایش کون و مکان شد
 الا ای شهریار شهر بر و شهر گیتی
 خوشا گاهی که شاه چو توبره جلوه گردد
 عزیز آ درده از بهر شارات گنجی از گوهر
 نه آن گوهر که گیرد رنگ از خورشید بدن
 رگ ابرو زردی که سخاوت است کلک او
 بجز این گنج گوهر اسرار آسمان که از بهر
 بیم و زار اگر بخی مراد زخم بیند آید
 عیار من بسنج از قدر ذاتی تا فتنه رخا
 نه در این ذره ناپیخته نخواهد نسیم آتا
 عروسان معانی را که کلکم موکشان آرد
 در خفته طرفه نبشاند ام در باغ اوصاف
 بهوی این دست گل که از باغ دیگر باشد
 ز تکرار قوافی لذت دیگر شود حاصل
 دعای من میکنم اکنون ملائک میکنند آمین
 صبحی میکنند از سافو خورشید آدوران

دو دولت متفق شد بیا دو عالم تو امان آمد
 دو تن از یک ضیاء چون مهر و روشن روان آمد
 درین مهر و فام آرایش جان و جهان آمد
 که صیت دولت آ دریه گوش نشان آمد
 خوشا ماهی که ماهی چو تو همان همان آمد
 که به از گنج باد آرد و گنج شاهان آمد
 بل آن گوهر که کانش در فاضلی ممکن آمد
 که مانند گفت شام و سحر گوهر نشان آمد
 بصیرت روان در و تم این گنج ان آمد
 بهوا خواه خود مخفیست بهر ازان آمد
 که گاهی همچو من هم پلایه کوه گران آمد
 ز راه هربان اسیر از هر جوان آمد
 ز هر سطر این زمین آئینه دار ککشان آمد
 که هر یک میوه زان غنای است میتوان آمد
 بنوش این ساغر ملکه آرد ویر معان آمد
 ازین قند مکرر علی شیوین بیان آمد
 احباب چشم در راه دعایت این زمان آمد
 صبحی کان دوان بخش دوان افرا جان آمد

شهنشاه سزار از جاست نهان سر خوش ز انعام
 جهان باد ای کامت کن تو خلقه کا مران آمد

قصیدہ مطبوعہ اورنگ حضور می در تہنیت جلوس منشی حنی حضور نور نظام الملک
نظام الدولہ آصف جاہ نواب میر محبوب علی خان بہار فتح جنگ الی ایات خیر آباد
خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کہ ہم از ہر صرح تاریخ جلوس شہ ۱۳۰۰ ہجری بری آید۔

| | | |
|----------------------------------|------|---------------------------------|
| نازیم بکاک قادر نقش آفرین دلا | ۱۳۰۰ | نقش مراد عہد شانہ بہد حا |
| دیدمی چہ نقش ناز بکری نشاد اند | ۱۳۰۰ | یا گشتہ نازل آید کہ سی صبد دعا |
| گویا نواز نازہ نشا ہے بر آورد | ۱۳۰۰ | زین نقش نو جوانیت نے کلک لانا |
| از مشرق شکوہ بزم صفا حسن | ۱۳۰۰ | طالع شدہ ستارہ چہ نیکو بہد ما |
| ہند آسمان عزت جاہ است نہیں سبب | ۱۳۰۰ | سرور ذاتی می از مطلع صفا |
| پرگار دہر رنبدہ بکاش اگر چہ لیک | ۱۳۰۰ | حقا کہ حق بکرز انیک گرفتہ جا |
| بایں شد آن سادہ نشین کرنگ ننگ | ۱۳۰۰ | داد و ازاد صبد کہ علی عرش استوی |
| باشد باقی مسند کا شمس نے المنار | ۱۳۰۰ | زان ہر زلف ویش کا بدنی اللہی |
| گلدام دولت آمدش اید گیشوش | ۱۳۰۰ | گلابنگ نام ظہار می زندہ سنا |
| گشتہ روان فزا بلہ شرکہ جلوس | ۱۳۰۰ | قربان آن جلوس عیشہ و نشین ما |
| ناہید بس بشوق بہین جشن نرمان | ۱۳۰۰ | کسب طاع کر و شب روز بر سنا |
| طالب ہرودہ با تیار ادا اگر | ۱۳۰۰ | نی پرورد بکان گہر و لعل راجرا |
| آمد ازین بہار بجان دین سرور | ۱۳۰۰ | افزود زان نوید دل دیدہ راضیا |
| عالم ازین امید بود انیا بخش | ۱۳۰۰ | گیتی بآین نوید لعلے شد زانا |
| ہر کس تباہے ز نوش دین عہد با لمر | ۱۳۰۰ | ساقی فتح کش و نے مطرب کشد لہا |

| | | |
|--------------------------------------|------|------------------------------------|
| بر لب صفت بجور زین ناله می کند | ۱۳۰۱ | حاسد که غمزه دالم از میچودن قف |
| آرے بر انبساط دلیر است نالو این | = | کا مد زبان باب آهتیت سرا |
| زیب کنیم لب سپاس نظام باز | = | از بس کنان نظام بود ملک باندا |
| از ما ثنا بیاید و از خواجه دلبری | = | کز بنده میج آید از دست اسخا |
| اکنون که دست او در گنجینه پاکشود | = | بناس باطل اینکه محال آمده خلا |
| و آنکه که ز رفشان دگرایش آید | = | قانون کج گوهر زرمی شود گدا |
| صفه نماند خائنه و چون که گاه جود | = | خالی بود از ان برقم از نقط عطا |
| هر گل براه دود لطفش شود نهال | = | هر کس میان قلم جودش کند شنا |
| خور از نوال بچید و ز مهر عام او | = | بر خوان او با بل جهان در و صلا |
| باشد لال لبه عیش سرور زانی | = | زیبیم گلشن لطفش طرب فزا |
| در شمرده ز تانگی عدل وی بود | = | با دهر همیشه دزان صبح تا مسا |
| از عدل او بدان که پنجه گاه دهر | = | با هم بگاوش بود شیر آشتا |
| لطفش ازین حقیر نازی بهر دیار | = | نامی شد و چو از کشش گاه کمر با |
| شرح دلیریش چه بد ساز ملک کس | = | کو تاب کو توان ز کجا زور و کوا |
| زان رو که راسی او شد آئینه دار و دهر | = | گوئی که رفت رونق جام جهان نما |
| فدای دکن سپیدار گاه او | = | بل مهند نیز بر دلبند شوق الحبا |
| مقصود سندی آمده با خوبی و کرم | = | مطلوب مهندی آید محبوب خوش لقا |
| ز سپید زین کند لبها فخر از علو | = | از بس گرفته عالم از رونق و بها |
| بر نام خود چو سکه زن آید ز درگاه | = | ماه و خور آید از سپه او نقره و طلا |
| با هر دو تن کن سخن از عهد کسری | = | جای که مصحف است چه گویند از دعا |
| در عهد وی رونق چو شرح را بود | = | صد شکر دیده رونق از او دین مصطفی |

| | | |
|-----|----------------------------------|--------------------------------------|
| ۱۳۰ | صافی آفتاب کجا شعری از کجا | ہر شعر کامیاب نگہ دیدہ ز اسم آن |
| ۱۳۱ | کاش لو او بدولت محبوب کبریا | از نام او چہست عیان کبریا و خان |
| ۱۳۲ | بہر سر بود چو سایہ این سایہ خدا | خلق نشود بسایہ ام سؤہ دایا |
| ۱۳۳ | ای آئینہ آفتاب زہرت بود ہما | آیا نگہ لطیف باین ذرہ ہم کنی |
| ۱۳۴ | چون صبح کا ذب مدہ امروز بے بقا | ای آفتاب اوج بہرت کہ ندی |
| ۱۳۵ | بکشا و گل چو ماہ نیم درت قبا | دارد اُمید آئینہ وان در دہمتن |
| ۱۳۶ | زود از دہ نور صدق دین آستان بیا | خوش آئینہ زود آید از آفتابن |
| ۱۳۷ | خود ایم دین قصیدہ گوئی کہ حسیبا | خوش آن زمان بود کہ ہم از غرناز و جاہ |
| ۱۳۸ | صبح تو باید کہ سغہ و خشمیہ لغت | امروز کا بے فتنہ در آید میان حجبے |
| ۱۳۹ | شد زندہ گوئی انوری آئینہ بے ثنا | ہر جا کہ وصف لعل تو می آید و غیر |
| ۱۴۰ | بکہ بر سر سنج شمشیر گران ہما | در لطف آن کلیم توشا ہجان و |
| ۱۴۱ | نازد ہی کہ باید ازین مہر خان صفا | و ز مہر خانے چون میدہی باد |
| ۱۴۲ | ہم کلک نامہ ہم بدیدہ ہما | باشد کلیم وی چو درت طور آمدہ |
| ۱۴۳ | از رنگ بمثال اگر گوید از صفا | بینی درین قصیدہ زہر و دوزیت |
| ۱۴۴ | بہمینت گواہ و بدلت ہم او گوا | ہر مصرعے بسال جلوس گواہ بس |
| ۱۴۵ | تفہیم عیسوی بود و طرز و کشا | اعداد بمثال چو باد و کئی شریک |
| ۱۴۶ | فرسنگ حال شاہی داورنگ بادشا | ہر بیت از ان جلوس کا بیل نشان دہ |
| ۱۴۷ | اکنون نام می کنم این قصہ بروعا | آسودہ غمی غصے ز سخن جان کجا و لیک |
| ۱۴۸ | تا جہرہ جہرہ آب بجوریز و از سما | تا دانہ دانہ تاک بے آورد نمو |
| ۱۴۹ | اعدائے تو بکام ز سر چشہ فنا | احباب تو دام ز جام مرادست |

قصید در تہنیت صحت با سعادت حضور نور نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ
نواب میر محبوب علی خان بہادر فتح جنگ ظفر الملک والی ریاست حیدرآباد خلد اللہ سلطنتہ
الی یوم التئاد کہ از ہر شعر چہار تا پنج بر ہی یکی از مصرع اول دوم از مصرع ثانی و
سیوم از حرف منقوطہ ہر مصرع و چہارم از حرف غیر منقوطہ ہر مصرع

طرب باید بکن شکر و سپاس داد بہستان
خود از احکام حق مدبوس گد سرب آن آب
بامراشد بگو آصف ز پنج جان نجات او دید
ہے باکی بے گویا نگہ کردست سوسے شہ
چمن گروز گارین گل بر این گل آید آن بلبل
ہم او شاہی ہست داد آموز ہم لمبے سما آرا
بجہ اللہ از این موسم کہ آمد خشن صحت ہم
شدہ صحت با حاصل تو گوئی جلوه آن دارد
جہانے با و داد اورا سراسر بنی باطاش
علو آستانش ہم سپہر آمد بجا ہودا د
چہ کردن چہ زحل انہم بفرانش ام آہم
ہم او موجود را آصف عزیزش با وجہ و آصف
ہوسے آن دبر قد و بر آن گیسو بردیش ہم
بدہر الحن نماید راسی اور عتہ ہار احل
محبوب خدا ہم نام ہم ہر ہوسے شے

۱۳۱۰
بگلش زینس از ماہی باشد یوسف از خزان
زلطف سے با ہم کہ گلازار شد نیران
بجہ اللہ نگاہ رستہ قرح از ورطہ طوفان
بگلش دیدہ عہد ازین ہرم بود حیران
زین باشد غلک او ہان تن آمد آن دہان
ہم او ہر سے ستال فرزد ہم دسایہ زیان
دکن را نوشہ دیگر ہیا از طرب سامان
بر آمد از سحاب ید رہبان آراسہ تابان
بود ہر یک پنج این شدہ از خود او شاوان
بطوف در گش ہرم دو این گنبد گردان
بجلم او بود گوئی یکے خادم دگر در بان
عزیز از ہست قانی و آصف آمدہ قان
سمن آبا و سر آزا دہ سنبل شاد و گل شاوان
مدھے از خدا یاد کہ شکھا کن آسان
سبک صحت این باد از ہر آصف گہان

قطعه در مدح سربان نواب شاه جهان بگیم صاحب سر آراء
رایت بھوپال

نازم کزین سہ عقد ہایون بجا رسو
از فرخی عہد زرخندگی ہمد
تنہا نہ شکست بہشت است شہت
پیامدہ بلور و صراحی زرگار
ہر صلحہ بطرز دادائے ترانہ زن
ناہید را براہ خوشی و فکرت بود
از تہنیت سرائی مرغان باغ و راغ
در وجد سار و ساری کبک تر و ہست
کیسوی کبک خرا مان ترانہ زن
از چہیت باغ و راغ معطر زین برس
خوش گفت و دہشت پے سال آنکہ گفت
دین چند دانہ گوہر کیت کہ سفتہ ام
شاہ جهان کہ ماہ جانست مہرا و
مہت او کلاہ دار و بود فرغ از کلاہ
خان ختن نخوان نولش دیکہ خوار
تانی را بچہ بود از پاک دہنی
او تاجدار و تاج محل پائے تخت او
گر خود بہفت پردہ مقیم چن بصر

محکم نظام سلسلہ جاد گوہر است
ہر کو کبک کہ جلوہ کند سعد اکبر است
ہر مہفت بہفت چرخ ہم از ہفت اختر است
ماند بروشک کہ حریت سکندر است
ہر بلبلے برگ و نولے نواگر است
خود شیر را بنرم طربک پیافر است
ہوش ملک پرید و گوش فلک است
در قص ساج و سنبل و سر و صندوق است
کیسوی ز نگاہ کہ بپائی کبوتر است
بگر بسوی لاکہ کہ عودش بچہر است
این عقد بنبقہ بہفت گوہر است
پیوستہ چشم و خستہ برگوش در است
چشم و چراغ اختر و شمع خا و ر است
گاہش سپہر و ظل آئینش افسر است
خاتون خاورش کمینہ فری خاور است
وزیر و ان اول اصحاب کبر است
وان پائے تخت سجاد بہفت کبر است
اما سیر و لٹش این بہفت نظر است

همدش بسیرت ایش بجای خویش
 کنه خداویشان خد هست ذات او
 یا آنکه هست منظر تار پاک او
 بگذر ز فکر جیش ایدل که حضرتش
 از گوهرش چه شرح دهیم باز جوهرش
 بلیقش اقدار که در بارگاه او
 هر کس که بار یافته چون مهر لادوب
 نامش هفت جز گرفت شش شش هفت
 هم روز و شب نوس چا پاز اخورش
 آسوده هست در کف رفتش جهان
 باشد شعبه بمانش آتش فلک
 تاثیر خلق اوست که آرند نافه بار
 از پر تو عدالت و نصفت عجب ان
 نازم بشهر و شهر نیایش که در نظر
 هم شرع را ردالی و هم موع را دلج
 شد خوار طاق کسری و تخت خسری
 هراده نوشت تائب خائب نامی نوش
 هر قطعه هست بلکه گهر خیز هر کان
 آتش تباب قطعه الماس آبدار
 بگو پال تال جامع هزار نعمت است
 آسوده از نیش و کاهش بچ و دلم

چون آسمان که دار و ساز مجبور است
 پیدای بختی آمد و پنهان بظاہر است
 هم پرده پوش هر کس هم خود سر است
 مانده بجانہ ایت که بے وزن در است
 آئینه ایت کائینه دار سکندر است
 هر کس ز تخت سلیمان فراز است
 از یاکتبه منوره گرش غیبه بر سر است
 پیدایست گرش بزرگین منبت کاشور است
 هم مهر و منہ و وزن دیوار و منظر است
 مانند کودکی که در آغوش مادر است
 اگر شب نهار چشم سحرگاه اعدا است
 آهسته آهسته هست و اگر آهوز است
 گر روز و شب مملکت او برابر است
 مانند نبوغ و وس که گوئی بمعجز است
 هم شهر یا دین و هم شهر دین و است
 از بکه زیب زینت محراب منبر است
 هر خرده پوش گوش بر آتش کبر است
 گوئی و کان جوهری و کان گوهر است
 خاکش در محل بوده یا قوت لحر است
 بگو پال جنت است اگر تال کوثر است
 ماه اندرین دیار بخورشید مهر است

ادا آسمان قدر دزیرش بود چو بدبر
 اما مدار آن بمقطب است و در قطب
 آن ماه چارده اگر این هنر نیم روز
 ز اخوان باد قار و ز خانان دزگار
 سیارگان سوار و ثوابت پیادگان
 شیرش بر پروغی پیمان بدوشن
 از بزه تا بزه همه خورد و برداد
 در پرسی از عطار و از خدش نشان
 سنجید لبکه اهل سخن با نبرد چو چرخ
 اسی آنکه با نوال جلال تو در جهان
 تو در زمانه شاه جانی و من کلیم
 نه نه سخت قلب و معیار مرا بخی
 از زنده گوهر و بتو از ان همی هم
 و روح خود بدان گهر فشانیم عجب
 سحر و دانه گوهر از حق بود بکام
 چون مایه و ز رفیق دو گنجور بوده ام
 شکر حق و سپاس تو بایم سرشته ام
 شیرم بکام هست که دندان کرم پدید
 مکرار قافیه همه از شان مصحف است
 وحی است وحی آنچه که می جویش از لایم
 او در دل است هر سخنی کان دل بود

بدریکه صدر انجمن خیل اختر است
 خطی است انجا که صدق محور است
 آن سواد صفت گرا این سواد کبر است
 هر منزله مرقع اشکال دیگر است
 بهرم قلعه دارد سپهر لشکر است
 عقرب بکف حامل چرخش در بر است
 نه تا با ماهیش همه در شصت اندر است
 آن خود غر زیت است بلکه فخر است
 پیوسته در تراز واد خود ناز است
 هم بایه معنی است نه هم سنگ بنجر است
 سنجید نم بسم و زرامر و زخور است
 طبع گهر شناس تو معیار بر زر است
 حاسد اگر گران شمار و سبک سراسر است
 درج دهان ز وجود تو ام پر ز گوهر است
 صبر گنج گوهرم ز تو در دامن اندر است
 این گونه و دشانیم اید را زین در است
 صد شکر اینیکه هر چه بشیر و شکر است
 شکر بجام زانکه لشکر مژبان تر است
 مانند آیتی که نزدش مکر است
 قائل خدا خدایان این چنین تو سر است
 گر نیست از خدا ز کرمی مغفور است

بان ای بهشت فیض که لطف عظیم تو
 شور تر زبان بشکر که کثر شدت عطا
 بس کارنامه بین که چو علوی صحیفه با
 منشور جاه تست که چون مصحف مجید
 این هدیه کان به شکست پیش کرده ام
 در معنی از دور گران مالگی و قدر
 نه خواهش ز رونق تنگای گوهرم
 لعل که بجز آب غرض است الغرض
 در شکر انیکه ذات تو با این صفات پاک
 در سلک بندگان خود سازند ملک
 اکنون که داد خواهم جاگری تو
 باشد عزیز بنده درگاه دولتت
 لا بلکه بندگیت بود بندگی حق
 یعنی سبج بنص اولی الامر کم است
 دست داری من که لوا می نظرد
 دست مرا بگیر که دست دعای من
 شخم قلم و دست که مهورش تبت
 وصف تو بر لب است دعای تو بر زبان
 بان و دعای تو بحقیقت داری خلق
 کون و مکان ز عدل شکر که روشن است

از تپش گان جگر تفت که خراست
 خصم تو ابر و ثمره آیدانش تر است
 فسوخ و فحش و سوختن بر است
 محفوظ در حفاظت زبان تو است
 هر چند با حال و جلال محقر است
 بهتر ز باج کشور از تاج قصر است
 رنگ شکسته بهترم از زرد زود است
 در معنی آنچه جو فیضیت گوهر است
 از بندگان خاص حق بنده پرور است
 کان حج درگاه از اهل جوهر است
 صد بانوم کینر که در خواج جاگر است
 فالخ ز بندگی خداوند اکبر است
 دین دعوت حق که نبوتش نور است
 فرمان بندگی که ز داری اور است
 بر هر چه هست همچو پید الله نظر است
 تعویذ باز و تو ز هر قلعه و شر است
 هر خطه عالمی ز تو دوری مقرر است
 یاد تو در دل است الهی تو در سر است
 کاسودگی خلق بعدت مصور است
 جان و جان زمرهان تا که انور است

یارب که رومی شاه جهان باد در جهان
 ما و جهان که چشم جهان زان منور است

قصیدہ در مدح سلطان عالم و احد علی شاہ

ز بسکه بخت نداد است بخت این خرگاه
 هجوم کرده چنان غم بدهرگز تنگی
 نه تاب رفتن پیش و نه پایی پشت
 بود بجزرگ جنگ فلک وجود من
 بر روزگار بود از حوادث انبوه
 زمانه جام زخوم کند لبالب چرخ
 اگر هست گلستان قدم نهم گامی
 دمد ز خاک گلبه که بچیم چون مار
 سیاه کاری گردون زیر کفان پرس
 آسمان همه سوبرق فتنه بار دامن
 زو هر جان بسلامت نمی توان بردن
 بزور عهد بر اکه توان سخن از زو
 بنوق کفر نه ز نار بر میان دارم
 خورم همیشه ز رخساره های زهر خان
 ز سبزه خط نو خیز یاری شنوم
 دلم چه سود دادا چونیت حکم شناس
 تو خود لباس سیکن برگ خوش و کس
 فتان ز چرخ که تیغ خفا می کشد
 غلط گویم و بتان نمی کنم دارم
 شبی که بود ظلمت خزدن تر از تو

بوقت فتن بیرن ازان شوند و تاه
 ز لب نفس نتوان شد برن ز دیده نگاه
 شاه ایم بیک پای چون الف در راه
 چنانکه جسم کس در فشار تنگ قبا
 چنانکه در دل انفسوگان ز غصه و آه
 بمن بطعن بگوید بنوش دسم الله
 دگر بسوی کستان گذر کنم ناگاه
 همد ز سنگ غلری نمی شود چون کاه
 کردیده آتش شعله ز تو گشت روشن چاه
 به بنیبه روز نه گیرم نجس در خرگاه
 که شیراز عجب است چاه اندر راه
 بین که رستم دستان نشاده اند چاه
 لکر عشق تان بسته ام خداست گواه
 همان فریب که از مهر و خلیل الله
 کلیم انچه شنیدست از زبان گیاه
 طیب با چه گنه چون مرض بود جاکاه
 مدار چشم که پوشد با تم تو سیاه
 ز خون عاشق گامی ز خون لب نگاه
 بدین مقاله ز شیر می گویند و گواه
 شبی که بود سپهر ز زفر ابل گناه

| | |
|---|---|
| <p>مثال اشک رخ زنگیان ستاره نو
چنان نمود کواکب میان تاریکی
فلک ستاره بدان من ز شکر کجیب
دل ز غصه شکسته چو جام ز رنگ
که ناکرت در آمد ز در بر روی
ز جلوه رخ اود در تحیر افتادم
کشیدم آه از جای غلش جستم
بنا ز دست مرا برگرفت و گفت ایوس
شراب تو به صاف و تو مست و دمی درو
بیا و بایست ز سر کن که ره برست کنم
بگفتنش تو خود انصاف کن بر ای خدا
بگفت گر طلبی ز ربه نثار آنجاست
فروشم ز تخم خویش کاین مطلع</p> | <p>حریف پند دایخ سیاه جلوه ماه
که تیره دودی دارد شیرازه باهر راه
شهاب ناقباز آسود جیب نین سواه
سرم خجاک رسید چو نقش پا در راه
بنا ز ربه میان بشکسته کلاه
آگهی بدو نگرستم گنج بجان سیاه
بگری که سیند و جبر ز آتش گاه
بخشم چین بچین کرد و گفت او یلاه
نوامی تو همه ساز و تو وقت ناله آه
بدرگی که ز خاکش منورست جباه
روم چگونه بدست تری بان درگاه
و گر ز خفه پرسی پس است حد شاه
بر آمد از دل ناگه فتاد و افواه</p> |
| <p>مزمین آمده تلج شهی تبارک شاه
چنانکه باشد تشدید بر سر انشا</p> | |
| <p>شبه قوی دل واجد علی که طاعت ادا
بود ادنی که بود شهنشیم بعدش
بگفتنش که بود منزه از اسرارش
بمنزل که بود کاوان جانش راه
ز دار و گیر نبش بعرضه عالم
البشوق حلقه فتر کش آهوان حرم</p> | <p>بر آورد ز زمین که را بسجین گاه
آکنده کردن شیلان شود دوم رو باه
شگفت نیست که روید زبان بریده گاه
بجای آب بر آند و یوسف از چاه
ندید فتنه بجز چشم یار جای پناه
ستاده اند به سر و دش چشم براه</p> |

نگاه و تاب سحر او کلیم و مشعل طوز
 چو باوند بر یزیدش آسمان گفت خا
 سپهر و تاب نگاهش ترنج و کزک تیز
 بگاه چون نیشیند چرخ پا انداز
 وجود حاتم طائی بجنب جود او
 کف عطاش بجایم شراب می ماند
 همین بست نه داد سخا و کیش هست
 به تیز گامی خوش سبک و شن نازم
 فشانده برد جهان استینش هم
 سمش و سحر و کفل و فریب میان لغز
 ز لبکه بیکر او همچو جان لطیف آمد
 بگو طوطی هر آنکسی که ندید
 پر در زم گمش بنگ از رخ بهرام
 چه زرم هفت فلک خنده زینارش
 شاه جاپر و هوشان زرم زمین
 تمام دره نواز و تمام مهر رست
 پیاله نوش نه از داده بل زستی حسن
 جهان چنین جهان با جان تعالی
 تو آفتاب جانی و آفتاب آرم
 قریب است که آبی در شنگاه شود
 شما هم که وجودم چو خاک نشسته است

خیال جلوه گاه اخیلی و آتش گاه
 چو برق قهر پیشش دو کون مشت گیاه
 جهان و جلوه تیغش کتان بر توماه
 بسر حواج گزار و زعرش مسند گاه
 چنان بود که کنار محیط باشد چاه
 که می کند بر خالی نمایدش صداه
 هزار دست دگر از اشاره هاشمی گاه
 که گشت عمر سفر در زمان او کوتاه
 زده هفت فلک پشت پاستش صد راه
 جبین کشاده و بالش در از دم کوتاه
 توان گذشت افلاک چون شیشه گاه
 بگو که بنگر بر پشت خوش جلوه شاه
 شود به زرم گمش زهر را در اش راه
 چه زرم هشت چین پیشش دست گیاه
 نشسته شاه میان چه چو در کوکب ماه
 تمام غصه گداز و تمام عیش سپاه
 رداد و شاز از زهد بل زلف سیاه
 شه آیین پرستندگان چنان خداه
 همیشه عود نماید نه دیرینه گاه
 خرابه که ز بهر تو هست ماتم گاه
 شما توئی که کف جودت است ابر سیاه

| | |
|---|--|
| <p> بگو بابر که باد همه بکشته من
 عطا شخص تو ضمیر خود در مجرایم
 به مجر و کان که پراگندگی دهکت تو
 بر زم زمم که فردوسی نظامی من
 تویی که نقش سجود در تو شام و بحر
 سم که بر درین صدام عجز آلود
 ز وصف تست که شرم رسید بهری
 عزیز بس کن تن کن از دلچسبه
 شناسی شاه کجا فکرا رسات کجا
 فرو به بند دولتی سخن که وقت دعا
 همیشه تا که نقش بود صحیفه باغ
 دل مجش خندان چو غنچه گل باد </p> | <p> بین بجاک که آر و تمام مهر گیاه
 کرم بذات تو مدغم چو لام در انوار
 ز رو که که فراهم کند ترقی خواه
 بجنگ و جشن که سکندر فریدین شاه
 بر ندقیض خاقان پنهان بجابه
 رسد ز خط شران چه شاگه چه بگاه
 ز مع تست که نامم فتاد در افواه
 ز بهت صیت کلاست رسید تا به راه
 حذر که بام بلند است ز دیوان کوتاه
 فرا کشای دوست هر چه خواهی خواه
 بهاره تا که معبر نماید این خرگاه
 تن عدلش سحیان چو صوت دیبانه </p> |
| <p>قصیده کشمیرت نظیر</p> | |
| <p> شاه انجم چو شود انجم آرای حمل
 آن گداز و بتالای که ز آتش شمشیر
 گرم گرم آهن خود سنج دگش کنان
 آن چو میشی که به بنید رخ شیرانی دور
 شب نذر یک غنیش از بهر عیار
 خون شب بکه شود فاسد ناقص بینی
 روز را با همه هر زمی اقبال کلام </p> | <p> شب بخورے کند روز و روز و نقل
 دین و روز و بجای که ز روغن شعل
 نرم نرم آینه خویش ز ندان صمیل
 وان چو تیر که خود خون برے ابل
 روز چندا که گداز در خالص دل
 صوت زنگی بر صحن نقصان خلل
 دولت روز و روز و صوت ابل </p> |

وقت آنست که قاروه زینج برنگ
 برف را پنجه خورشید نشد دست گلو
 آن زرویدن گل داشت آتش نیا
 بیضه از هم بشکافد که رسید بگذار
 از دروشت فراخید ساط قاسم
 بارش باغ بود و عن آتش باثر
 دسته در دسته پاصین چه شیب چه فراز
 چون گل امروز نگی پلباس ز زحمت
 شمع فالوس گریان می مردن گل است
 آن در مدرسه سید سبق جامی را
 ریش قاضی کف باده پرن پیش است
 قلقل شیشه می صبحک شد بالین
 بلبل از گل مترصد کند گوش بهوش
 چشم بر کمرست و رحمت باده فروش
 گروهی ابر بهاری بچمن می بارد
 گل ز خلوتگاه بهر شاخ کشیدت سر
 پنجه ها گشته خالی دم و دین شیر
 خامه صنع بشجرت مگر آلودست
 جلوه گردد دل سالک بود انوار خدا
 سوز نیستش از فخر کند اسمیات
 ماهی هر کس ازین بحر بدم آورده

وقت آنست که خرگاه کشد گل بر تل
 خاک انشتر ایام کشادست کحل
 دین ز جوشیدن مل نایه مینا به نعل
 طوطی از بیضیه برآید که میز به نعل
 بر تر و خشک فروشته بساط نعل
 آتش و موم بود بر فشقاق نعل
 نشسته در رشته شقاق چایان چهل
 تو بتورق برداشته هر کس چو نعل
 هر کرا بود حسیل به دامن نعل
 این زمان جایی رحمت صراحی نعل
 فرق صوفی به از دست حرفان نعل
 نعمه ناله نه حسی علی خیر نعل
 گل ز بلبل بستی که غزل بغزل
 زاهد آید سو میخانه بکف نعل
 می شود رنگ گل و لاله روان در نعل
 بینای که برآمد کف موسی ز نعل
 لاله و گل بود از لبش شش حبی نعل
 کز گل و لاله نهاده دو نقطه بر نعل
 یا بود عکس گل و لاله که افتاد بر نعل
 کابر دیا فته از خاک و حضرت نعل
 من بهم انداخته شصت و سه از نعل نعل

بسکه این قطعه نمودن به من مصلحت نیست
 از حدی خوانی مرغان هر کوه ملام
 در چنان ره بتناهی چنین باز بهشت
 چون نشی که گذارش بسمن نداشتند
 گاه از حمله او میوه کنان شیر فلک
 گاه از خوشه پریشانی می جوید بهن
 گاه مائل شده بر سرش چو اعمال ترفیع
 مرکز قله هر کوه که گشتم دیدم
 هر تنه که بدل داشتم از غایت قسیر
 پرده های همه فلک بردیم شده باز
 مشتری را بسرسند فوقی مسکن
 دید و خندید و بسنجیدین دو چه داد
 گفتم این فضل نیز در بجوی در کشیر
 گفتم آخر تو خود انصاف بفرما که هنر
 گفت تا حال تو هم سخت گشتناسی
 گر بهیزان خرد علم و هنر را سنجی
 رسید این کفه ز راه کسی تا فلک
 علم اگر روز ترقی به منزل آرد
 جام در دست جم آنکه که موافق بخرد
 گفتم آخر چه کند با بن عاری ز خرد
 گفتم اینک من قاضی فضیلت و برش

میتوان رفت ز هر گوشه رباعی مغزل
 آسمان در ره کشمیکند رقص جل
 رسیان باز صراط آدم از طول اعل
 بر سر برف زوی کلام خزانده کسل
 گاه از صیحه دوحه زنان جدی و حل
 گاه از اختر تابانش شدی خمی بکفل
 گاه نازل شد از چرخ چو دخی منزل
 در جهان البتال دو نقطه زیر جسل
 عرضه دادم همه در حضرت حق عزوجل
 عقد های همه جرم بچشم شده حل
 وز برش دفتر احکام عطار و عسل
 شد فضل بآباد و بیران اجل
 گفت آخ که فضولی تو دو کیسه فلک
 طبق لعل و گهر هست نه مشت خردل
 که دهی نسبت مقول بسوی هل
 در دگر گفته ای کان جو اهر بشل
 باشد آن کفه بایان نگرانی بحسل
 کوه را کاه نماید به بر این دل
 هر در دست سلیمان چو مرافق بعل
 گفت با شخص کند آنچه که دیبا و حل
 گفتم اینک من قانون سعادت بعل

| | |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| گفت بنویس چرا رنگ مضامین غزل | گفت بختیاسی چه بی رنگ معانی و هنر |
| گفتش آسم کجا داد اجازت بزم | گفتش خامه کجا کرد اشارت بدیر |
| گفتش پیش که گفتا بر سعود ازل | گفتش نامه مرتبہ گفتا کہ بسیر |
| کہ بار دوم بر مریخ امید و امل | گفتم آن کسیت بگو گفت سحاب فیض |
| گفت آندم کہ سخن میزد از علم و عمل | گفتم آن ایر کہ آید بگر افشانی |
| گفت آیدم کہ رد تیغ بکت بر حیل | گفتش برق دشمن کے از دمی تا بد |
| گفت نیش چو بود نیش تنادر حیل | گفتش سایہ منگن کے بس کوہ شود |
| کہ ز دست کرش عقدہ گوہر شد حیل | چشمہ جود و کرم بحر سخا و بخشش |
| عقل و تیت کہ سکن بوفش در غفل | آنکہ در کاخ جلالش فلک ہر منیر |
| توسش چین تہران از دشت جیل | نا و کش چون کبان دلولہ در ارض نما |
| کور را ہر چہ باشد ز چراغ و مثل | علم و فضلش ز کجایہ سوادان ز کجا |
| کہ از دمازہ شود روح جبر و حطل | مطلع نو کم انشا و باہنگ خطاب |

ای جهان را نشو و عقدہ توصیف و فعل
در جهان ہست جود تو جان محسوس

| | |
|--------------------------------|----------------------------------|
| سر و آزاد ترا ہزد و جان عبد قل | حلقہ زلف ترا ہفت فلک حلقہ گوش |
| یا بود سر و زان چین علم و عمل | خامہ نے در گفت ایست فتح مست ظفر |
| سیر سر است گزودید بینا کحل | رگبارست کہ ز کشت تناسیل |
| زلف آویز بہ رخسار صد رنگ حیل | نیک آئینہ بکا نور بصیر طرز و ادا |
| زلف در پای کشان لیلی مخمور کحل | نافہ ہر گام نشان آہو لیلی امثال |
| شرزہ شیرے نبستان بنان کردہ محل | شاہ بازے بدست شہان ساختہ جا |
| دست پردہ دستور شناسان اعل | مرغ مضمون شکر می طار دست آموزے |

| | |
|---|--|
| <p>عقل است نهادش بخزائن مفتاح
مگر از شوق کفش گشته سیت مدام
داور اقدارنا سا بتوعرضی دارم
عرفی و انوری این راه نگو پیوند
آن یک مسئله آموز دبستان هنر
من که در بار چنین جنس عزیز می دارم
نثار می کنی که بی است این قبال
دل چو بر خاست دنیا کن خوشتر
می گریزد ز ترش رویی و دنان طبعم
سوزدار شهیر چو بیل گس آن گردد
نکستی عیب که زمین ده چو انعام کویست
هله آهسته غریز این چنین است چاه
باده بانته بود تا که بهم شیر و شکر</p> | <p>علم را هست موجودش بنایین کوشل
که هر گام فرو میروش پا به دحل
گوش کن گوش که گویم بطریق محل
که نکردند تجا و زبهره از بیج قبل
دین دگر مشعل افروز شبتان ازل
کوزینا که بیجانه دهد دل ازل
قالم انکاره حال است نه تنگ جل
نشود دامن بر چیده مستعمل
باده راهم خلعت است از آمیزش خل
کاخیز ریزد ز لب بن بهر سیرت عمل
گر تکیه ارشد قافیه با مستعمل
بگذر از خویش تائی که نغیثی بوجل
نوش بانیش بود تا که بهم دست لعل</p> |
| <p>سر جابجی سرشار ترا ز جام شراب
تن اعدای تو سوراخ ترا ز شان جل</p> | |
| <p>قصید در مدح عالیجناب گور ز خزل بهادر ملک مهند</p> | |
| <p>بر سپنج برین چون علم افراخت بکند
گردید کلغ سیاهی طعمه شاهین
آورد بتا شیر مشک ختنی نخت
بے دلو و رسن لیسنه از چاه برآمد</p> | <p>با خاک برابر شده چون سایه پلنگ
شد کعبه دوزن همه وزنی کبوتر
کافور مظفر شد بر غارت عنبر
بے بدنته کرد از سیاهی عود بکند</p> |

خاتون حسن ناز کنان جلوه گر آمد
 ترکانه بر آمدت چینی و قش و شیب
 او رفتن تاریخی شب و زعیان شد
 سمار رخ از حمله شرق آمد برون
 گراز خم نیل آب سیه رخیه دوران
 آن مے که بود صاف تر از جهره خورا
 آن مے که زند گل گریان فلک اندی
 آن مے که بود رنگ ز پیرین گل
 آن مے که شود بخت از دمی نورس
 آن مے که کند رنگ خساره یاقوت
 آن گوهر یاقوت فلک کرده فراهم
 آن داور حجاب که در برم که او
 از عجلت جودش عجبیست که گردد
 با سوخته بختان سیه می عتابش
 بر گشتن این قوم ز فرمان خداوند
 در گشتن و گشتن چه تفاوت برقم نیست
 بنده را که این سوخته بختان صفت ستغ
 جز باد نبوه کفیش عاقبت کار
 گر خلبت بیارند از زجه گردن
 ترسم که ز خلبت بشود آب بریزد
 دین منخ فحش که رود از جهان را

با حسن خدا داد نه بایاده و پر گر
 چون طره آینه رخان کرد پس سر
 زان سا که ز لبتر دن خطا چهره دلبر
 لیلای دخی ارشد بد از محل اخضر
 می یافت بدل جرج سیه کاسه سیاغر
 آن مے که بود پاک تر از حشمت کوثر
 آن مے که مه نو کنش گدیه سیاغر
 آن مے که بود سرس کش دیده صبر
 آن مے که دخیل کن با طرب تر
 آن مے که دهد بر تو آن آب بگوهر
 آرد به نثار سر نواب گورنر
 گردیدن افلاک بود گردش سیاغر
 هر قطره نیسان بصبه ناشده گوهر
 آن کرد که باخار خشک میکند آذر
 از طالع برگشته خود بود معتبر
 بر گشتن شان رفت از ان کلک مقدر
 بگداخته زان شعله که سر بر زده از سر
 گر خواش بادی گل دانه صرص
 بر کوه خود هست پشیمان و نگون سر
 زین گردش بجای که صادر شد از ختر
 افزایش ادش شد او درش ز اور

آن اهل جهان اشد فتوی ده عشرت
 با جلوه خورشید مرده قناده قابل
 اثر مرده این عید مبارک بگلستان
 زمین نشو و نما می که جهان از قریب
 ز اقامت نعم گشته جهان مایه شاه
 سرافراز استاد بطرف لب جبه
 همچند اگر تیرگی آئینه به داشت
 آن بزم که برهم زده بود خنک کن
 آن مرغ نواز از کعبه بجز است
 آن غمزه کش از شک باد من به شب
 آن پیر کهن سال که از سادۀ مزاجی
 هم غازه برو کرده و هم و همه بابر و
 با قامت خم دیده به گام تماشا
 آنکس که سر عجز برین بار که آورد
 و آنکس که بگردن کشتی افراخته سرا
 خار یک خراشید کف پای بنگار
 بیمار جگر خسته دوا خواست عیسی
 شد مرتبه دولت آئین عدالت
 وقت است که از فراطخشی باز نگنجد
 هم از ره عشرت دل دیوانه مارا
 ای نصرت و اقبال از ان دی منور

دین جشن خوشی از طرب گشته نواگر
 در بزم خوشی بهر میشتی و ساغر
 مصروف نعل گیری هم سر و صنوبر
 سنبل شود از لطف هواد و و بجز
 ز انواع گل و لاله زمین دل قلندر
 بر خاست غبار اگر از جنبش صرصر
 شد از اثر پر تو خورشید منور
 میخانه شد از کثرت پیمان و ساغر
 هم اجر خزان یافت که گردید نواگر
 امروز بدل یافته بختی که هر
 میداشت کفش عاز را نکشتر کند
 همدوش بر خویش گرفتت بزبور
 و بچپ از آید ز حسن ابر و دلبر
 اکنون ز سر رتبه بگردن شد همسر
 صد پایۀ قارون برین رفته فرد تر
 تاراج لکد کوب ستوران شده کیسر
 مظلوم زبان لبه امان یافت ز دادور
 بالاتر و افزون تر دنیو تر و بهتر
 بود و گل و گل در چمن و باد و ساغر
 شد سلسله چناب هوس مطلع دیگر
 پدید است هر آئینه چو از آئینه جوهر

آنجا که روی باغ چون گل تهاشا
 شمع از پله پروا نگلی بز هم حالت
 صد مایه ز بهانی خوان تو بخافان
 بجاست بدو آن تو جادادان همیشه
 در نامه فضیلت نبودت فصولی
 شمشیر تو یکپایه ز مر مخ مندر
 کان چار حروف آمد به پنج نرسیت
 شمشیر بدین مایه زانی توان گفت
 یک مصرع و صد سنی رنگین تهاش
 هنگام فردردن و افراستن تو
 و انگاه که اندر جبهه خیم در آید
 رهوار فلک سیر و آری چو بچولان
 در سپنج ندن با تن خوی کرده تو گوی
 آن رخس سبک پای و سبک تاز که نکست
 اگر ساغر لبر نیر بود بر کف راکب
 در کج نهنگ آمد و بر باد عقاب
 در دیده تن خود صفت خسته توان رفت
 در تیز روی برده سبق پای ز دستش
 از خوبی این عهد عجب نیست که از دهر
 شد مومن هندی غنی از جود تو چندان
 جای که دهی تاب سکون مضطر باز

از نقش کعب پای می مد و دیده چو عیبر
 نبود عجب اروام ز پروانه کند پر
 صد پایه ز در بانی قصر تو به قصر
 زیباست بدر بان تو سنجیدن سحر
 در خامه جا بهت یکد لفظ محقر
 گوشت بخا صیت و اعداد برابر
 بکنا ده از آن پنج دم سحر کشند در
 موجبیت که بغاست ز بحر کعب داور
 یک سطر می طو مار جو شیت لحوهر
 گردیده پر ماهی و دنباله اختر
 گویند که شد منزلت یخ دو سپهر
 ز نهار گبر دشمن ز سدف سخنور
 گردنده سپهری بود و حبله اختر
 افتاد گرش بطنیه با چو کبوتر
 یک جرعه ز نیرد بر خاک ز ساغر
 بر خاک یلنگ آمد و ز نار سمنده
 گرا راه بود تنگ ساز زن گوهر
 در چرخ زدن کرده دش مروه بر سر
 بر خیزد اگر فتنه شود قاست لبر
 کان سحر ز گوهر کند آن صتم از زر
 سیاب کند عریذ باشکله آذر

| | |
|---|--|
| آنجا که شوی مانع نزدیکی اشیا
و آنجا که در مخزن انعام گشائی
گر سایه حفظ تو بود بر سر اسپند
از پیر فلک مقصدا علی تو حبتن | با شیر محال آمده آینه شش شکر
ز سبکه گشت در زش و صاحب کشور
چون خال برج یار بود امن در آفر
دو شیدن شیرست همانا ز بر ز |
|---|--|

قصیده در مدح هنر آرزو الفیض کوزر مشن صاحب بهادری و متجدد آرزو

| | |
|--|--|
| آنکه از و خستیم مردم جرم انجم روشن است
داور بنیاد انانی که ذاتش در جهان
هر پیام جان فرامی او نوید دولت است
سرفراز و سر بلند از مقدم او شد اوده
نی هین هر گلزمین باشد گل افشان در ریش
لظم و نسق عمارت و نازم که در صحرا و کوه
ما من بگو مسلمان مخزن لعل و گهر
از شمیم خلق او هر خشک مغز تر دماغ
نی بهین شکل در سماع از لغزه بلبل بود
گر چه هر گری نشین را پایگاه بر تراست
پایگاه به بهار و خواهم بالاتر ازین
با چنین اجماع و با چنان حسن نظام
سفته ام این چند گوهر در شنایش ای عزیز
نائب جمیع پایگاه جابج خجسته که او
هست ذات با صفات سایه یزدان پاک
یار باین شاهنشده این نائب جمیع پایگاه | آفتاب عالم آرا لبش هنر آرزو مشن است
چون بصیر در خیم دول در سینه جان تن است
هر کلام و کشتنی او کلید مخزن است
بر سر این ملک ذات او بجای کرن است
آسمان بهر نیازش هم گهر در دامن است
رهنمای سهراب گردیده هر جار هنر است
آستان مشن است آستین مشن است
وز نیم لطف او هر گلزمین گلشن است
ارغوان هم گوش بر آواز او این ارغن است
تکیه گاه او فضای قلب هر موزون است
این دعا از من اجابت از ظنی و این است
هر چه بخت حق بسن حسن و سخن است
ز آنکه او گوهر شناس قدردان هرفتن است
قیصر بند وستان و شهر یار لندن است
ربع مسکون انظیل رافت او مسکن است
جاودان با تندرستان ملک ملت این است |
|--|--|

قصیدہ در مدح نواب سر آسمان جاہ بہادر وزیر عظمیٰ مملکت آصفیہ آباد دکن

مستانہ پیکہ صجدم بانامہ یار آمدہ
 گیتی نہا جام از کجا دارد باین غمجبی جلایا
 ہر از سحاب مدد ظلمت نخل خلد از نظر
 آہم بجو تا ہم مور نگم برے در سبو
 گل از چین لعل از دین گنج زوایا
 باشد تفاوت سرباز مضر کفان گن
 مکتوب یار باد فائزینہ با صدق صفا
 آن خامہ گوہر نشان مفتاح گنج شایان
 از چشم زخم این آن سپہ در حق برون
 آن نامہ بر قطرہ زن آن چاپہ پیش خمین
 خوش نامہ گوہر نشان آبدوسی سوان
 از مہربانی آیتہ فہرست مہر و لطف
 یا حقہ بر بستہ سر آورد یک ہ سپہ
 نے حقہ باز گیران بل شقہ دولت نشان
 آن قطعہ شعری ضیاء شہر شہزادہ صفا
 سرخوش دل اندازہ تاجام جم راہ شد
 ہوش خرد بکار شد ہر دس بکار شد
 ساتی بہی از سہنوائی بزرگ گفتگو
 بیگانہ از خویش ادیانہ دلش را
 لعلش چو کبریز نہ نطقش صلاوت فہرست

ساغر کف گہری کہ جم از دیر خوار آمدہ
 آئینہ جانان نماز بہر دیدار آمدہ
 ماہ از افق شد جلوه گر روشن ختار آمدہ
 بے آرزو بجو کجا رہا رہا آمدہ
 بواز سمن شک از ختن نافہ ز تانار آمدہ
 جذبہ لہجا را نگر یوسف باز آمدہ
 زان آئینہ گوئی مرا طوطی بگفتار آمدہ
 وین نامہ خبرت نشان مرات انوار آمدہ
 این جزو جان ارم نہان نہا غوار آمدہ
 از ابر پر دین پرین گوئی پدیدار آمدہ
 یا آنکہ موجی بر کران از بخوار آمدہ
 یا آنکہ ابر رحمتہ سومی گنگار آمدہ
 زان حقہ عقد سی گہر در ملک انہار آمدہ
 یا حقہ عنبر نشان جہ طبع عطا آمدہ
 نسی پارہ مصحف با گوئی زداوار آمدہ
 ساتی چو خوشنواہ شد پیادہ شہوار آمدہ
 دست دلم از کار شد ساتی چو دکار آمدہ
 چنگ بزن مطرب گہ یار آمدہ یار آمدہ
 حبس من درویش را سلطان خریدار آمدہ
 طبعش چو گوہر زینت کلکتہ گہر یار آمدہ

در خدمت فلک خرم با این همه چشم
شیدا بودش لای اوصاف چشما برامی
ز کفنی طبعش بدین چهرین آن از رنگین
سلطان شیرالدین آن هر که ندان
ای که نکند طبعش با سگ گسترش نصف
عمر سبب بر بسته ام از شر گوی رستم
نه لذت از نه مرل رغبته بام مرا
لیکن با مرت زنده صوفی صافی درون
خون گردید از بس محصل گلهای بود گل
امرت بود فوق الادب بهت دل که طلب
آخر بے حسن عمل انشا کردم این خال

در خدمت فلک خرم چون من پستار آمده
طبع بلاغت لای اوصاف چشما برامی
این بهت نقش و نشین آن نقش دیوار آمده
رای شیرین جهان خورشید الوار آمده
بیایست کان بداد باشتی ز خردار آمده
آزده و خسته ام زان دیده خونبار آمده
امروز نه از کس مر از نیگار انگار آمده
ناچار دل غن گشت غن سپاه شکار آمده
جان عزیز خسته دل انگار انگار آمده
در سگ تحریر از طریق چنان شکار آمده
کامم پراز قد و عمل و نصرت مختار آمده

قصیده در تهنیت غسل جناب راجه صاحب جمالی آباد

اچشم بدو رای جمالت آیت کبری بنور
گرد و از بس مصحف ذات جمعیت نداشت
در نصیب دشمنان چندے کدر بوده
انچه میدانست بوضع جاه آن خود بود جاہ
دور فرودین رسید و سر دشمنان از دے
از دوزخ فرخی هرگز لے بیت الشرف
گل کند از داغ خیر بجای گشت خیر
چای کو بان بر زمین از عشرت لکنی خوش
عقد پروین چرخ آورد و این ملک گهر

مصحف فضلی مصحف را بود صحت ضرور
آن پریشانی شده منوخ چون حکم زبور
منت ایندور که از آئینه شادان نگذرد
و انچه می پنداشت موتی لای آن خود بود نور
یا نور و زی و زخم شد و درد بود
وز طهور سر خوشی هر خانه بیت السور
سرکش از داغ سویدی بسکای ساری است سور
دست افشان بر هوای اقبال جنبانی طهور
بهر اشیاء و شارات هر یک از نزدیک دور

| | |
|---|---|
| <p>آسمان گش چو من آید عطار د چون تو هور
نقش صد و صد شمار از پانی دفع شرور</p> | <p>زیب زین این سماوی نامه انگه هست
کردش تحریر چون با صد داد و خلد</p> |
| <p>هم دعا و دولت است و هم ^{نقش} آهست
دیدۀ بد دور از تو چشم اعدا باد کور</p> | |
| <p>قصید در مدح تشریف آوری خانوالا بیگ علیخان صاحب دسالا ایچانی و خانوالا ملک
از حیدر آباد در لکهنو</p> | |
| <p>خلق دارد لعل دگو هر لعل دگو هر آب تاب
دین دهر اعلی داد دنی را از فضل خود نصاب
وان بوی خود هفته ماه را در مشک ناب
وان یک در فیه انجم ز چهرش بنگ آب
هم کباب مرکب این امید و دعدۀ شتاب
داغ از ان خلد اعتبار باغ ازین بنو قباب
هر این در پریشان و چهره آن اندر حباب
این چو کوثر آن چو آذر این بو عنب غلاب
واکند قفل در هر مخزن این بهر ثواب
آن رود در قعر آب این رود در قصر خواب
وین دود سرنگ یک گنگ دارد در جناب
صدیان یک شیر و صد آهوش صد شیر غاب
دین کجین عیش او صد لولی اهرنیا ب
عسکر این میسکه رجم شیاطین از شهاب</p> | <p>هست روشن انیکه از فیض و روشن آفتاب
آن و دینان و عمان از نبل خود زکوة
آن ز روی خود گرفته راه را در سیم خام
این یک در هر دو مردم زهرش آب رنگ
هم عنان موکب آن میر فصل بهار
شخ از ان گل در کناد کلخ ازین از نگار
هر این بر بگنان و قمر آن بر بهر مان
این چو جنت آن چو دوزخ این فیض آن غوطه
می شود هر لب هر بوس آن از روی هوم
چون بر ندیر گون بر روی گیتی بر کشند
آن بهشت از رنگ یک سرنگ اندر جسلو
ماهنی از انبصت است ماه این را بدام
آن بزم سوراو یک زهره از هر لباس
لشکر این می و قلب سلاطین از سها م</p> |

| | |
|--|--|
| آن بود مصروف در تغییر اطراف جهان
زان فلک پراخترست زمین پرگوهرست
آن کند سیر و خوش منزل بلای از درنگ
از حل تا حوت از آن منزل بمنزل بهره در
از وصول آن بود ریح حل را عزو جاہ
یعنی آن لائق علیحان کفش بود صبح و سنا
آن که هست از بس سرفرازی والا گوهر
هم بود سردار بزم و هم بود سالار جنگ | دین بود مشغوف در تمیز و لهامی خراب
زان ثمر نیکو است دین بزم پرشده تاب
وین کند گشت دو صد محفل بایه از شتاب
وزد کن تا لکنوز دین ده بده شکامیاب
وز نزول این بود موتی محل آفتاب
آفتاب اندر عنان ماه تابان در کباب
تاج فرق آسمان و خاکپایه بو تراب
هم بود و مختار ملک هم بود مالک و قباب |
|--|--|

صبح سال در دوش از سرفرازی آمد بگوش
صبح دولت جلوه کرد و لکنوز شکامیاب
۱۳۰۳

نظم روز تقسیم انعام و کسینک کالج ۱۴۸۸ شمسی مطابق ۱۲۰۴ هجری

| | |
|---|---|
| در این عهد مبارک مهدیچ ساله دارائی
چه دارائی و دانائی کند مشاغل هردم
رعایا پروری موقوف دانش پروری باشد
ز روی مهربانی داری شاه این مجلس
ازین آنجسم که هر یک نیز بچ شرف آمد
ز بهر بخت و خیر دولت که آمد عدل این داور
تواند کرد و شناس بے زبانان زبان آرد
هنر آموزان کالج محیط هست کز فیض
ز تنها انگیزی فارسی نازی که هر علی | ترقی کرد علم و فضل و عقل و فهم و دانائی
عروس هر رازید که می نازد و بر عنائی
بود بدانشل فزائی مدار دولت افزائی
که گشت آنجم فروز این آنجم در جلوه فرمائی
زمین چون آسمان هفت شاد از طریائی
او دیر تا بدید پیرایه بخش از ملک پیرائی
تواند داد لطفش تا توانان را توانائی
کنند هر قطره در یایه دهر و یا گهر زائی
ازین دارالعلوم آمد علم در عالم آرائی |
|---|---|

بیل سرمه گویا سرمه سانی میکند اینجا که روشن شد سواد به هر یک یافت بینا لی

الهی صاحب این مجلس ارکان این مجلس

بکام از دور جام هر دور سپنج مینایی

ایضا

| | |
|--|--|
| <p>کاین مروت آمده بجز سخاوت آمده
چشم مروت کرم عین عنایت آمده
ماهی دلش تشنه یاقوت آمده
خاک ره جناب او کل بصیرت آمده
روشن از جهان شمع سعادت آمده
کالج از وصف گرفت اندر دلت آمده
دست کرم کشود او مخزن هست آمده
صاحب با جودش است انیکه شکست آمده
بدر جمال صد بن بهر صدارت آمده
خیل تار و صف بصفت مجو بحیرت آمده
کش کیش و چین چین با همه زهت آمده
قلزم علم و دانش منبع حکمت آمده
بیل داستان سر بر سر حجت آمده
بر لب بن دعای تو وقت اجابت آمده</p> | <p>نائب دولت آمده صاحب حجت آمده
صاحب خیل و چشم چشمه جود و الهام
هر جلالتش بدست هر سپهر قدرت
و دیده و روان بیابا و هر همه کامیاب
عدل از دعیان شد ظلم از دعیان شده
علم و نبر با گرفت چشم خردنیا گرفت
آب گهر فروزا و حسن نهر نمودار
ملک فروز مثل ست ظلم زد می مستقل است
جاده و جمال قدیمین قدر کمال بهرین
هر و هر از طهر نازل منزل شرف
سرو و صنوبر و سن بعدی لاله شرف
سیرا کابر جمل گال لقب پس بیل
سرد و سرد پیکر گلبن سایه گستر
چند نم تنای تو کز تله دل برای تو</p> |
|--|--|

ایضا

| | |
|---|---|
| <p>کاین سدره در عالم از جلم حلم آمده
یک چرخ مری و پروین از خیل چشم آمده</p> | <p>بین دادگر عظم با جاده و چشم آمده
یک باغ گل و نرسین از ناله اشکین</p> |
|---|---|

| | |
|---|---|
| <p>جم بر سر راه او خم قامت جاہ او
می ده که سر آمدی طوار خزان شد
از ناکه این کالج شد نقد هنر لاج
آثار نجوم اینجا پیدا ز قوم اینجا
دانشوری و فطنت انادلی و فطرت
هنر نامه هنر عنبران سرانیه بحر و کان
هر حلقه این پر کار گوی که فلک کردار</p> | <p>یم پیش نگاه او ناپسیر چون آمد
سر سبز او از دور چون باغ ارم آمد
و صفش زرقم خارج معیار حکم آمد
اقلیم علوم اینجا در تحت مسلم آمد
علم و هنر و دولت بهر فطنت بهم آمد
هر خامه گهر فشان چون دست کرد آمد
بانابت و با سیراد کلک رستم آمد</p> |
| <p>این داوود دانش این مجلس ارکانش
آباد که فیضانش عام ستاعم آمد</p> | |
| <p>ایضا</p> | |
| <p>نویده عشرت افزا از زمین و آسمان آمد
بنای لایه چرخ کاینک آفتاب طلوع شد
پرافشانی کنایه قمری که در آستان گلشن را
بیارامی فلک غانی بگلیز مطبخش نمانی
مشام دوستان خوشیم بوستان باشد
فروغ طلوع هر دیده و هر دل نمایان شد
هوا سر و زمین خرم مبارک بادستان را
بیلیمی باین حرمان زنده نوالی غایت کاینک
فلک نقش مراد هر کسی بنشان بر کرسی
زمین لکنه خرم که دید از نو نوی آپسیم
خوشا آن باغ کش هر گل چار شد خندان</p> | <p>که زیب و زگار و زینت کون مکان آمد
بیال لایه ملک کاینک موکب شیران آمد
غزل خوانی کنایه بلبل که گل بوستان آمد
رسید از راه هملنه که خود او میزبان آمد
شیم بوستان وقت شام دوستان آمد
چراغ خانه هر دهر و هر حسان آمد
ز کسار ابر آذاری بومی بوستان آمد
پئے تیمار بخوران مسیح از آسمان آمد
که با صد غروشان که نشینی نه نشان آمد
او دهر شد با بهیم دم که عمر جودان آمد
خوشا آن گلزمین کاخا هار ز بخندان آمد</p> |

شود شاداب باغی کا پنچناش باغبان باشد
 چہ می پرسی فلان آمد کہ بہان فاش میگیم
 بود آمد ز شور آمد آمد ہر کہے اینجا
 بگو گفت لطف و لائل آفتاب سا
 نیازم شوکت شان اکہ و آورد و جانب
 منور کرد ملک مغرب و ملک شمالی را
 شمول این دو کشور چون قرآن اختران آئے
 ز عدس گرگ میش فادہ ہم ہادی ہم بستر
 بودا کیستی کیماے عشرت اخلاقی
 بہریش خواجگاہ فتہ چشم دلبان باشد
 شود خود روشن اینی کہ این روی باین غو

بود آباد نرسے کاین جنبش مرزبان آمد
 بہان خود انچہ از عمر می تنہا داشت آن آمد
 چو پر شدت کلام آمد کجا آمد چنان آمد
 عنان از باختر گردانند و منی خاوران آمد
 جہانش در رکاب آسمانش زیر ان آمد
 چراغ زم این آمد فروغ نجات آن آمد
 لشکر آمد کہ اینک دانی صاحب قرآن آمد
 بہدش از و طوطی ہدم و ہم آشیان آمد
 بہ پیش رفت گر صدالہ پیری ز جوان آمد
 بدورش تکیہ گاہ خواب چشم پاسبان آمد
 باخم ہر تیان و ہر دم ہر بان آمد

ترکیب

مشتمل بر پاسبان سگزاری قدیم مہینت ازوم ندوۃ العلماء و لکھنؤ تھری خان بہادر
 جناب منشی اطہر علی صاحب دہان بہادر جناب چوہدری نصرت علی صاحب گار شریف

یارب این بزم دل افروز چہ نظر آمد
 ہر کرامی نگرم غیرت خورشید بعد
 ہر یک از ذہن و ذکا عقل مجتہد یابی
 ہر یک از علم و عمل و عمل و عمل و عمل

کہ سپرے زفراداتی اختر آمد
 ہر کجای گذرم روش خاور آمد
 ہر یک از قد و بہار روح مصو آمد
 ہر یک از دین و دول ماند گستر آمد

| | |
|--|--|
| <p>هر یک گاه سخن منبع دریا باشد
 باعث رونق این مودرین فرخ عهد
 هیچ دانی ز چه این بزم مرتب گشته
 از چه این کار که آراسته از نوباشد
 از چه این باغ پر از زکس شملابنی
 بدل از دیده فرود آمده این تاز خیال
 فردین با خشم دینور دیندار رسید
 عهد آراستن مسند و دیهم گذشت
 به ای اهل طلب از ته دل گوش کنید
 علم بحر است که پر از گهر شوارست
 آن گهر باعث پیرایه افسر گردد
 علم نهر است لبش منبع کوثر باشد
 لای خوشا آنکه درین نهر نشادر گردد</p> | <p>هر یک وقت بیان معدن گوهر آمد
 دولت قیصر و صولت قیصر آمد
 هیچ دانی ز چه این خان منور آمد
 از چه این بار که افراخته از سر آمد
 از چه این راغ پر از لاله احرار آمد
 گل بیخ آمد و لیک از ده دیگر آمد
 فردین با علم سرود صنوبر آمد
 وقت آرایش سجاده و منبر آمد
 اطلبوا العلم اشارت ز بهیبر آمد
 علم نخل است که پر از رطب تر آمد
 دان رطب موجب سرمایہ شکر آمد
 علم شهر است درش حید و صفد آمد
 وے خوشا آنکه درین شهر ازین در آمد</p> |
|--|--|

چشم بد دور فراهم شده اند اهل علوم
 یا درین بزم فرود آمده از چرخ نجوم

| | |
|---|--|
| <p>دین چه ایوان رفیع و چه وثاق است لواق
 این چه حال است محال است چه گفت این مشوق
 اندرین پرده و گر سامه سر کرده سماع
 شام شد بام که لامع شده شمع اقبال
 به تو طلعت این صبح و فروغ این شمع
 همه والا نظران و همه عالی منظر</p> | <p>جنبت یک طاق اطاقش نبود این نطق
 این چه قال است مقال است چه بوق سیاق
 اندرین عرصه و گرناطقه بر بسته نطق
 روز نوروز که ساطع شده نور اشراف
 همه آفاق منور کند از نور و شاق
 همه صاحب بصران و همه روشن احاد</p> |
|---|--|

| | |
|---|--|
| <p>حزن شان ضرب مثل از پیه صحاب مثال
 جانج جمله افراد کمالات عسکوم
 زود باشد که زبایند زرخ رنگ حسد
 همرام روز مصون ماند از آفتار زوال
 دانش و بهل و طفل اند درین فرخ عهد
 مهر و کین هست درین دور دو کلب گوئی
 نیست دور از اثر تربیت آب و هوا
 بوکه امرد ز چو گل دسته بهینی هر جا
 بوکه زین مرده ببالد بهیستان اطلام
 بهیچو بختی حجاز آمده در رقص ملک</p> | <p>نطق شان نشان عمل از پیه ارباب مذاق
 چون الف لام که باشد پیه استغراق
 زود باشد که زبایند زدل رنگ نفاق
 ماه امرد زمان یا بد از آزار محساق
 که یک زان دور شد است یکی دیگر عاق
 بهیوط این مترصد بصعود آن شناق
 یا بد از مرتبه کامل انبی و قوا ت
 دسته در دسته صحف بر سر طاق طاق
 بوکه زین نغمه بر قصد گلستان امدان
 از حدی خویشیم امرد ز بهم هنگ عراق</p> |
|---|--|

بر فلک خیل ملک نوبت شادی زده اند
 کز بهم آمدن ندوه منادی زده اند

| | |
|--|---|
| <p>فانش گوئیم که حکم و حکم از ما باشد
 شرق تا غربان دل تا ابد از ما آید
 در عرب رایت علم ادب از ما علم است
 هم رعایت بالوف ملل از ما مرعی
 با هم آئینش شیر و شکر از ما یابی
 سینه آئینه صفا دیده جهان بین داریم
 هم اساتین دول مرتفع از ما آید
 حفظ یزدانی داماد سماوی داریم
 از خدا صد کرم و یک طلب از ما آید</p> | <p>عالم از ما علم از ما قلم از ما باشد
 روم تا شام عرب تا عجم از ما باشد
 در عجم هیبت شیراجم از ما باشد
 هم عنایت بصنوف ائم از ما باشد
 با هم آرایش شیر و غنم از ما باشد
 بخت اسکندر می جام عجم از ما باشد
 هم قوانین عمل منتظم از ما باشد
 چار آئینه و تیغ و دودم از ما باشد
 از گدایک طلب و صد نعم از ما باشد</p> |
|--|---|

| | |
|--|---|
| <p>ای خوشا هجرت ما خوشتر از آن مژدن ما
ماه و مهریم دسیه تاب سپید از تاب هست
گوهرم روی زمین باش پراز قنطاریه
نیست ما را سر تر صبح کلاه و دهمیم
سرنوشت من دقت است همه صفحه خاک
آنچه با ما کند و کرده از بخت بود</p> | <p>هم حرم حرم و هم ارم از تابا باشد
رونق شاگد و طبع م از تابا باشد
دارا لاسن حرم محبت م از تابا باشد
ورنه لعل و گهر کان ویم از تابا باشد
اندرین راه سرست هر قدم از تابا باشد
آنچه بر ما رود و رفت هم از تابا باشد</p> |
| <p>می کند دیو دیری گریه بنادانی ما
رفت آه از کف ما مهر سلیمانی ما</p> | |
| <p>چشم بدور که از گردش چشمی وقار
جمعه از پرده غیبک مد شمع بر کف
سبزه می روید و گل بوید و بلبل گوید
می خلد در دل مرغان غزلخوان از رشک
گر چنین نشود نمانی کنایه تازه نهال
بو که این گلبن نو خیز شود گلزار
آب این چشمه جاری برود تا پنجاب
لکھنو یافته خوش برگ و نوا لایه از نو
نیست یک بلبل رنگین سخنه همچو عزیز
نافه نان زمین نفی این باغ بود
کا بنور است مگر کان سعادت کزنی
چشم دارم که کند بند سواد روی روشن
داعی ندوه بود قدوه ارباب هم</p> | <p>طلح خفته بیک چشم زدن شد بیدار
دور روشن شده از روشنی آن شب تار
نوبهار آمده اسال نکو تر از یار
مصرع تازه که بر نوک زبان دارد خار
هست امید که تا سال دگر آرد بار
گر بدینگونه بود ابر بهار می در کار
فیض این ابر بهار می برسد تا به بهار
شده اسی لکھنو یان شده بهار است بهار
ورنه در باغ بود مرغ لاسخ هزار
بو که این نفی بر باد صبا تا به تار
گوهری زاد که شد رونق بهر شهر دیار
گر همین شام و صبح هست دهن لیل هزار
ز بدو اهل کرم عسکه جمیع احرار</p> |

| | |
|---|---|
| منشی اطهر علی است آنکه نیاریم آتش
خانه پیراسته آراسته خوانی از نزل
هست حق ناصر و حامیش درین کار ابرام | بر زبان تا که نشویم زبان را صد بار
خان خانان بود و آمده خود خوان سالار
نصرت از جانب یزدان بودش از انصار |
| یارب این نده و این ناوی این بادی باد
شاد تا یوم تناد این ازار باب عناد | |
| مخمس بن غزل حاجی علیه الرحمة | |
| راه خلاص از چنم آرزوست
سیر نقضای دطم آرزوست | رخنه بزدان تنم آرزوست
باز هوای حسنم آرزوست |
| جلوه سرو و سنم آرزوست | |
| کردین بند و نصیحت چن کار
عاقبت از کرده شدم نرسار | از می و میخانه گرفتم کنار
تو بزمی کردم و آ مدبار |
| ساقی تو به شکم آرزوست | |
| دل ز کجا دین همه ذوق حضور
موسی عمران و کجا کوه طور | فزه و انگاه تنامی هور
من کیم و بزم تو لیکن ز دور |
| دیدن آن ابرسم آرزوست | |
| کرده بیت الحرف تا مستیم
قارسم از حبت ناز و نیم | همچو ترنجست دل از غم و نیم
نگهت گل را چه کنم ای نیم |
| بومی ازان پیر اتم آرزوست | |
| فصل بهار است و زبان بخاب
محتب و شخنه و قاضی بخاب | بلبل و گل بهر دستی خراب
شیشه شراب است و شب ایتاب |

| | |
|------------------------------------|-----------------------------|
| در بسم گلبه نم آرزوست | |
| بے رخ تودیدہ منور سباد | بے لب توبادہ باغ سباد |
| بے سودای توام سر سباد | زیستیم بے تو میسر سباد |
| بے تو اگر زیستیم آرزوست | |
| ای بکلامت دم عیسیٰ ندا | مهر سکوت از لب خود بر کشا |
| گرد هنت هست خموشی چرا | پیشش اگر نیت بگو ناسزا |
| کرد هنت یک سختم آرزوست | |
| بیش بها هست سخن زان هن | چون زعدن درو حقیق از دین |
| پیش عزیز اینهم دم بر مزین | همچو مگو جایی از ان لب سخن |
| کاین سخنان زان دهم آرزوست | |
| قطعه سیدیان شہزادہ مرزا فریدون قند | |
| بنام ایزد شرن گشتم امروز | به تشریف شریف خاص سلطان |
| چه تشریف آفتاب عالم افروز | چه تشریف آسمان انجم افشان |
| چه تشریف افتخار هر سخن سنج | چه تشریف اعتبار هر سخندان |
| بخود می زیبدم نازش که آمد | زدیوان نگاه خاصم خاصه دیوان |
| چه دیوان کز فروغ گوهر خویش | بود چشم و سپر رخ معدن و کان |
| چه دیوان از ضیاء صبح تحقیق | چه دیوان کز صفای آب عرفان |
| چه دیوان سر سبز انگارہ ناز | چه دیوان یک قلم تصویر جانان |
| چه دیوان یک گلستان لبخوان ناز | چه دیوان یک خیابان پندستان |

| | |
|--|---|
| <p>ز انداز خرام کلب مشکین
 و رود این مقدس نامه باشد
 بے خاقان تسلیم سخن هست
 فریدون قدر روشن صدر گامد
 جلال او شجاعت را دلیل است
 توان عالم دهم جان عالم
 بزم معدلت شمع شب افروز
 لب او آبروی چشمه خصم
 بود از چسبم رایات جاهش
 فریدون گردش کاویان دشت
 اگر او انبی صخاک را گشت
 بهر وقت و بهر ساعت بهر دم</p> | <p>عیان مسج رم و حشی غزالان
 زول آیه رحمت نریدان
 کلام ابن خاقان ابن خاقان
 بصدر قدر همچون بد رتابان
 جمال او سعادت راست بران
 جهان جان دهم جان جهان بان
 بیایع سلطنت سر و خرامان
 نوح او نور چشم ماه کفان
 بروی ماه گیسوی پریشان
 درفش این بود کلب نشان
 ازین ست از در افلاک ترسان
 عزیز آمد شنا خوش صبحان</p> |
| <p>آهی تا سکون باشد زمین را
 بکاش چرخ گردان باد گردان</p> | |
| <p>و بیایچه داستانے کہ آغا صاحب گاشته ست</p> | |
| <p>سپاسے کہ لوح ظلم دل ست
 سپاسے کہ ذوق بیان می دہد
 سپاسے کہ گنجینه گوهر است
 سپاسے کہ دادار خنود از دست
 سپاسے کہ کام حلاوت دہد</p> | <p>کشایندہ حسن آب و گل ست
 زباز را بگفتن توان می دہد
 نفس را بہ از گنج باد آور است
 بہر بود و نا بود بہر از دست
 صلابت بر سر خوان نعمت دہد</p> |

سپاسی که رنگین از دلفنگوست
 خدا را سزاوار و در خور بود
 شد این نه سرار چه بهشت از د
 زوار و می هوشی که در کار کرد
 بدان گونه بست این طلسم سنگست
 ز بس هر کس از فیضش انعام است
 ملک را یا لکلیل سسر بر فراز
 نوازش ساز مناجاتیان
 غمش داد و دلدادگان می دهد
 شبستانیان بنیش افروز از د
 زمین تا زمان بنده فرمان او
 نیازش نیفتد بچیز نیازی
 به و خورشور خایم داد اخلاص
 محمد که از نام او نقش بست
 ز به و نشین نقش مانی فزید
 گرامی تر از هر گران سایه
 چراغی که تا محفل افروز شد
 بود ز له خواری ز غواش خلیل

نفس با که گلدرت رنگت پوست
 که روزی ده و بنده پرور بود
 بهر پرده نیز نگار رفت از د
 بساخته کن خاک بیدار کرد
 که کس غورده بر نیار گرفت
 سکندر گر آئینه جم جام یافت
 ملک را تپیل جان تازه ساز
 نمک پاش ز حشم خراباتیان
 بر د دل شوخی و جان می دهد
 دبستانیان دانش آموز از د
 سمک تا سما جمله از آن او
 بخود با شد از بی نیازش نیاز
 با خلاص کرد از عقوبت خلاص
 درین خانه نقش و نگار کیست
 هم اورنگ نیب هم ارژنگ نیب
 بلندی گرا تر ز مهر پای
 شب تیره روشن تر از روز شد
 آگس ران آن شهر حیرت لیل

عزیز آرد از ره سوز و ساز
 خدا را نماز و نبی را نیاز

خاتمه سفرنامه مولانا شاه محمد حسین الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

نخستین شود خامه ام تیز گام
خلیانش بنا کرد آن خانه را
چه ز اوش چه ز اور چه چہرہ بہ
فلک تا ملک قاف تاحد قاف
از اینجا شوم سوے شیر پیمان
کہ آن بقعہ شہرے بود نشین
از ان پس دوم راہ مردان حق
وم از ادلیائے خدای زغم
کہ گم کردہ در راہ او خویش را
مخصوصاً محمد حسین آنکہ بود
بصورت ربوہ دلی از اہل دل
بکسب ضیاء از فی اہل علوم
شریعت از و نفقے تازہ یافت
ردے سؤق چون زخمہ بر سازاد
بتار نفس زخمہ زن چون شدے
چو بر بست احرام ملک عرب
بچشم تر و بالب خشک تر
سیا ہی چو آن خانہ از دور کرد
خوش آنکہ این مفتخوان در نوشت
صلائے کہ بر خوان الوان زدند

براہ خداوند بیت احرام
برون کرد زان خانہ بیگانہ را
ہمہ بستہ احرام آن بار گاہ
آن بار کہ روز و شب و بطوان
فلک نا قہ گرد و ملک نا قہ ران
نیشمن کہ خاص سلطان دین
سخن را نم از ردہ نور دان حق
صلائے ولا بر ملا می زغم
دے رہنما شاہ و درویش را
بعلم و عمل شاہ ملک شہود
بسیرت دمانید گلاب ز گل
کہ بود آفتابے میان نجوم
طریقت از و طرفہ آوازہ یافت
بوجد آمدے عرش از آوازاد
نو اسخ اسرار بچون شدے
نگنجید در جامہ از بس طرب
گذشت از تر و خشک از بحر و بر
دل و دیداش را بر از نور کرد
کہ همان آن خوان و آن خانہ گشت
بہائے اہل ایمان زدند

لب بود لیک و در دیده اشک
 چو داد اشک دیده را شست و شو
 وضو تازه کرد و زان تازه کرد
 مشرب بطوف حرم آید و
 به صد شوق و زو شب و صبح و شام
 ز سعی صفای دمه گوئی که دے
 بسوے منارفت با جان ریش
 پس از حج ازان خطه شد به سپار
 ز باد صبا ناله رهوار تر
 بران محله بست و در نشست
 زوے هفت شوق بزا که باک
 در ابا حدی خوان شدی هم نوا
 یکایک به کار دان او فتاد
 ز بانگ حدی خوانی آن محل
 بهر چشمه سائے فرود آمدند
 دران بحر موج کشتی شکن
 چه غم کشتی راز موج و هوا
 تو گوئی که بے بادو بے باوان
 چو او در دهن پاک از دور دید
 ازان روضه گل چید شبنم باغ
 در آشفنگی خاطرش گشت جمع

چاشاک بجوان بران برداشک
 تو گوئی که کردی بزم و وضو
 لب را گهی زبان تازه کرد
 ز طوف حرم محرم آید و
 ادا کرد ارکان حج را تمام
 بیکبار کوین را کرد و طے
 که شد فارغ از کشتن نفس خویش
 سوے خاک شرب چو باد بهار
 ز یک خود تیز رفت و تر
 چو شست طے کرد بالا و پست
 که باشد درنگ اندرین راه تنگ
 که اینجا خموشی بود و ناروا
 روار و بکون و مکان او فتاد
 برقص آمدے چون حمل هر جمل
 بکام از سر و درود آمدند
 چو کشتی شد بختیش قطره نل
 اگر ناخداش بود با خدا
 شدند از مسکن سفائن دان
 تجلی چو موسی ازان طور دید
 وزان بوستان تازه و تردماغ
 چو پروانه می گشت برگرد شمع

اگر شام در بام چون ماه و هو
 ز بس توشه از خان نعمت گرفت
 سفرنامه خویش تحریر کرد
 سفرنامه هر چند باشد بنام
 پرست از نکات علوم و فنون
 سوادش علم و عمل حاویست
 بیاضش بود صبح عید نظم
 مناجاتینند از مے بکام
 بود هر ورق پرده ساز عشق
 بهر سطر خطی نده از نهان
 کسی را که عالی بود ظنون
 درینا که آن رهبر ره نورد
 که از لکنه سوئے اجیر رفت
 مگر جذبه شاه چشتی لقب
 در آن بقته روزی بزم سماع
 نوازن نوا سنج قدوس بود
 بوجد آمد از قول قوال او
 سخن چون ز قید رباهی شغفت
 با زادی بیش شد کار بند
 بیک دم زدن جان بجان رسید
 بدریا بود باز گشت آب را

به نظاره کرے نظر کس نور
 بر حجت سوهند رخصت گرفت
 بره انچه روداد تصویر کرد
 یعنی بود رخصت راه انام
 بود شرح مجبوسه کاف و نون
 تو گوئی که تفسیر بیضا دیست
 سوادش شب قدر هر یزد در
 خراباتیان را از مے بکام
 که خیزد از و نمبر را از عشق
 ز هر نقطه صد نکته باشد عیان
 محیطیست پس رن هر حرف مے
 سفرنامه نبوشت بخود کوچ کرد
 بپه خاکبوس در میر رفت
 سوخو کشیدش ز ملک عرب
 که صاحب دلان داشتند اجتماع
 که در رقص گیتی چو طایرس بود
 که سرخوش شد از نشئه حال او
 مکرر همان گفته را گفت و خفت
 ره را کرد خود را ازین چار بند
 که یوسف ز زندان کبکان رسید
 بجان جهان جان بیتاب را

الکی بحق اسیران خویش
 بزندانان گرفتار دوست
 بازاده کز ره اختیار
 که فردا ہی رستگاری مرا
 عزیزے کہ بخشیدہ عیش
 گر آزادم و گرا سیر تو ام
 عزیز از کو چیزے ندار عزیز
 اگر گوهر جان نثار تو باد
 به بخشای هر لحظه حالے دگر
 کنم ختم این نامه را بر دعا

بوارستہ بند آئین و کیش
 که گردند آزاد از قید پرست
 شود خود گرفتار و خود رستگار
 نسازی گرفتار خواری مرا
 نگه دار از خواری و ذلتش
 بهر حال فزان پذیر تو ام
 جان از تو و جان ز آن تو نیز
 و گر نقد دل هم بکار تو باد
 که در جان نثاران شوم نامور
 دعا از من است قبول از خدا

خدا یا بحق نبی مصلی
 که بر قول ایمان کنی خاتمہ



منوی بدیضا

که هر بیت آن ذو بحرین ذوقافیتین مع آلتینست بلکه
اکثرایش سه سه چار چار و تانیه دار و بعضی سراپا مقفی
و مسجست و منقوط و غیر منقوط و فوق النقط و تحت النقط و قلب مستوی
و حسن تعلیل و اشتیاع و غیره

نام تو هست افسر منشور
و سی رستم از نال تو غنا نگار
بر در توحید تو آرد کتب
می کند این سلسله مطی لسان
و اصل این مرحله کامل برید
نشانه او عینی و هر مریست
در غم فیضان تو سرست یم
لائق اوصاف از آن تست
بخیر از جام تو بیدار نشان

ای که ز تو اندر سر منشور
اگر می تسلّم احوال تو مغنا نگار
گر تو توحید تو دارد کتاب
می تند این سلسله ارطلسان
بشکل این سلسله منزل برید
در بین این نخله تر مریست
از غم احسان تو سرستیم
لایق اوصاف از انصاف تست
اینکه از نام تو پیدا نشان

می رود اوصاف تو بآن کی زیار
 مزرع انعام تو بی مزر بان
 در گه اجمال تو آن سوئی ظن
 بنده فرگاه تو فرمان بران
 ذره خاک در تو دره تاب
 منظر انوار تو هر صاحب دار
 از در تو حاجت هر شه روا
 باشد پیران تو باشه پست
 خنجر تو خنجر سنجبر بود
 نه فلک از جا به تو دروا همس ق
 هر یک از اینان بر پر کارست
 اشک بن از غف تو غیر بشیر
 مهر تو هم رایحه از مهرست ق
 آب یک آری و شیرین و شور
 ز منم فیضان تو طوفان کند
 جاری از احسان تو خاک نیل
 خاک از انعام تو زر گشت چون
 کاه از گلشن جان خوشه چین
 ناری از آن خاک در آبی شده
 هر که از او تافته رد آن تاب
 یافته از لطف تو جان بایزید

می شود الطاف تو زان می زیار
 بهره در از نام تو بی مرز بان
 درک در احوال تو آن سوی ظن
 رانده درگاه تو فرمان بران
 فقر تو بر کا فقر تو دره تاب
 منظر انظار تو در صاحب دار
 وز بر تو شهرت هر شهر روا
 خاشه میدان تو باشه پست
 آتش آب از دم خنجر بود
 بر در خرگاه تو دروا همس
 بنده فرمان بر پر کارست
 ده که شکر آمده در غور بشیر
 آتش نور آیتی از مهرست
 جوش شیران داشته تسکین شور
 محرم ایوان تو طوفان کند
 پر ز تو اندر حسنم افلاک نیل
 قلبش از احکام تو برگشت چون
 بر رخ افتاد از ان خوشه چین
 کاروی از باد فر آبی شده
 آمده بر مزرع او آفت آب
 آتش مهرت بود آن بایزید

| | |
|---------------------------|-----------------------------|
| فیض تو بس هست این روان | قمر زهست بر این ره روان |
| نسبت تو نامه جانز بشه | قادر مطلق تو عاجز بشه |
| باشد از ایوان تو کوته کند | انس و جن از شان ترا آگد کند |

خطاب بحضرت باری باعجز و زاری

| | |
|--|--|
| ای شیخ ز سیاسی تو در دلبری
جایی تو اندر دل ما هست بس
عکس تو در دیده تردیده است
شیخ دل از روی تو برگردیده ایم
وادی شوق همه المین است
راه تو خوابیده و بیدار تو
ما همه در راه تو تازنده ایم
طاعتی از ما بتور مینده است
پر تو تا بر من مامور هست
در بر یک نیکی ماده و سه
بغیش از اکسیر تو شد قلب من
فکر تو بس طاعت هر روزه ام
یاد تو چون خواهش بخون کند
پیش تو را ز کلمه آئینه هست
گشته دل از صدمه نینگر خور
از شب فردا کثر و بیارفت | ذات از اندیشه باطل بری
کلبه ما منزل ماه است و بس
مروحه جنبان شره بریده است
جمله سراز کوی تو برگردیده ایم
موسی آن باریه را میهن است
جایی تو هر دیده و بیدار تو
بنده درگاه تو تا زنده ایم
رحمتی از باب تو شمشیر بنده است
دانه کش از خرمن باور هست
میکنی این نامه را ده تویی
والله تدبیر تو شد قلب من
ذکر تو بس شربت هر روزه ام
خاطر من کاشش شب خون کند
صیقلی آخردلم آئینه هست
شیننه این میکه برنگ خورد
محل بس باور دس یارفت |
|--|--|

| | |
|---|---|
| <p>ناقه ام از قافله تنها قناد
می شود از محل ماره بسیار
کشته مار ابد از رحمت آب
دولت علم ده و هم درک فن
تشنه لب از هرب جو یا عزیز
سرتو در محسن در جان او
در ره احمد قدم از سر دشمن</p> | <p>دور از این محله تنها قناد
توشه و زاد دل آگه بسیار
رشته مار ابد از رحم تاب
تا شود او داغ عشم در کفن
بر در تو آمده جو یا عزیز
نی در از دست نه در ج آن او
توشه ملک قدم از سر دشمن
<small>از سر زده</small></p> |
| <p>در نعت سرور عالم صلی الله علیه و سلم</p> | |
| <p>مشعلی از سوز دل آرام بدست
طاقت رفتن نه و منزل دراز
باوی ما حاوی راه هتای
فصلت ما میرود از خوشستن
از در باغ آمده فرخنده باد
بومی گل آورده از آن کو شمال
عشق بر آنست که میگوید دست
آمد او جان پی تو گیم خواست
در دل آورد دل آرام را
صدق دل اظهار کن ایمان بیار
ادبی و شاهد حق بنشین
وعدۀ او محکم و هم عهد او</p> | <p>رهروی اندر شب تارم بدست
همه من بهم من دل در آرز
حادی ما هادی راه خدای
خار و خجلت شود از خویش تن
غنچه دلمایم دخت و باد
غصه دغم خورده از آن کو شمال
دیده در آنست که میگوید دست
در دل از جانی تعظیم خواست
داورده آورد دل آرام را
نقد خود ایتار کن ای جان بیار
همسرا و آمده کس پس بنشین
مهرم او همدم و همسرا و</p> |

| | |
|--|--|
| <p> محضر دین مستند از شاه دین
 احمد بی سیم احد القاب او
 علم دمی از دفتر درستی نبود
 مرسته بند آمده بر مرسلان
 بیشتر از عالم و هم زاد و است
 از پس پرده شده چون رونما
 تا که خود این آئینه در خانه بود
 روضه او حجت عشاق بس
 خادم آن روضه و فرود رایش </p> | <p> اشهد ان بود از شاه دین
 ابجد بی جیم ابد القاب او
 یک قلم آن از بر در سینه بود
 مرصع زویا فته هر رسل آن
 توشه عقیمایم و هم زاد و است
 نقد دو کون یا فته چون رونما
 ناطق طوطی شکر خان بود
 حوضه او حجت عشاق بس
 الحذر امی بخیر از دور باش </p> |
|--|--|

سراج معراج

| | |
|--|--|
| <p> نیم شب از خواب که آن شاه خامت
 شب نگوا به کثرت ضیاء ز بود
 حله صد نور بر آن دوخته
 جلوه گرانگه بر رخس آن شده
 جانب حق داشته چون روزگار
 گشت از این نسل و کن و ان
 در ره او آمده مژدور باد
 یک بگ او کرده طاعت جهان
 همراه او مانده گرا و بردخت
 رفته در این صوت و شکل امی سنیفه </p> | <p> طالع بیدار از او ماه خواست
 روشن از او طلعت نوروز بود
 نور از او ماه و خورشید و خورشید
 از نظر آن اختر رخشان شده
 شد رخ او آئینه افزون
 چون نگه از دیده و از تن و ان
 از تگ او دیده بد دور باد
 دائرة بردار و مرکب جهان
 یکس از سده مراد و بردخت
 نیست بر این شب و شک لیس فیه </p> |
|--|--|

| | |
|---|--|
| <p>بنخرد آئینس که ازین منکرست
 دیدۀ او دیده ازان درکشاد
 راه نه آفلاک بر او باز گشت</p> | <p>منکر و اندر ره دین منکرست
 دیدۀ و گردیده ازان درکشاد
 پاک شد و پاک تر از باز گشت</p> |
| <p>بسبیل خطاب در آنجناب</p> | |
| <p>ای بنی امی ابی امی فداک
 ای دل و جان زان تو ایان ما
 بر لب جو جا بودار سرور
 نام تو که بس و جسم بس
 نه نخل از روی تو یاریست
 جان و دل از فکر تو بر غم خورد
 گر یه جو یای تو نیسان بود
 سج تو روشن شد از اذانم بدر
 رونق هر شکده بالایت برد
 طعمم از افضال تو خرمن در د
 و انیم از ببل هندوستان
 نخشی از اخلاص از انامخشی
 لطف تو بر ما شده تا سائبان</p> | <p>وی ابی امی بنی امی فداک
 وی همه ستران تو ایان ما
 جای تو در دیده تر سرور
 یا در هر یکس و جامیم بس
 اینم نیروی تو یاریست
 کام و لب از ذکر تو ز غم خورد
 نالۀ شیدای تو نیسان بود
 دست تو شکسته از اوجام بدر
 بیرق هر شکده بالایت برد
 بر تو بر آل تو از من درود
 دامم از چگل هندوستان
 یابد از آن خاص از آن عام بخش
 خواسته از سایه ما سایه بان</p> |
| <p>ساخته تا سایه تو با عسرنیز
 آمده همپایه طو با عسرنیز</p> | |

مستی خوش نوالی در ذکر ساقی و نالی

| | |
|--|--|
| ساقی از آن حجب بکان چم خورد
خوشه از این تاک در فلک بزر
ساقی ما ساقی دوران ماست
کشتی ما جانب ساقی روانست
از کف او ساغر و گردن کشتی
نالی ما گر تنه در تن تنم بکان
و دلمه گر همه وزد زمزمست
ز فرس زین دهنه دبر نخ مزین
ز فرس ز آده تاتار ازاد
گر شره پر خون شده بے نایم
هر که مر این نالی و ساقیش است | نالی از آن زمزمه کا بجم خرد
زهره از این طاق بر فلک بزر
ساقی و هم باقی دوران ماست
تا که در این میکره باقی روانست
بر سر میدان سر و گردن کشتی
بر ده صد طنطنه بر تن تنم
از لب او آن همه زمزمه است
یک تنه بر غنچه دبر زخمه زن
غالیه سا آده تاتار ازاد
از نیش افرون شده بنیائیم
بر سر آن ملک باقی نشست |
|--|--|

ذکر اهل شیرازی مصنف سحر حلال سبب تالیف این قیل و قال

| | |
|--|--|
| ساقی از آن ساغر چینی نژاد
صیقل آن می برد از رنگ ما
الهی من نیج فروسیان
جادو و جادو سحر حلال
ویده مانامه هم آن آینه وید
معجزه خوان گر همه جادوستان | گر چه دورنگی دود بینی نژاد
نقش دورنگ و دراز رنگ ما
بانی فن مرجع کز و سیان
در کف او معجز و سحر حلال
ذید هم آن نام هم آن نامه وید
طالب آن هر همه جادوستان |
|--|--|

برای مصنف سبب تالیف این قیل و قال

شعر ترا در خوش اندر دو کبر
 از بیم او تازه برآمد و در دو
 قافیه شد در سخن تنگ
 اهل اراد اهل در آن کار بود
 لیک بد آید سر از احباب یافت
 رشته تابیده او تا بنستم
 پنجم ام آن رفت دو تا نشانه کرد
 او که گل افشان شده بر نام جم
 کرد گراو در غور جسم آفرین
 هست گراو منس میخوار جسم
 کی دم از اسکندر کی میز نم
 نی بر سر خیمه دشتان مرا
 کی سخن از کیسه دیاسی ز نم
 با سخن از کمتر از او سبستم
 حاجت در آید هر مصرع
 بهیده گو بس کند از لاف تا
 موشده در دیده او تا بنستم
 یا در ما دا ویر ما صفر دست
 کلم از این معرکه صد گوی بُرد
 شاهم و شهنشاه من صوبه است
 چیده ام از فکر خویش ^{سلطان}

منبع صد سخن زن گوهر دو کبر
 وز دم او نغمه و آید در دو
 هم ره قید و در تاسیس تنگ
 مشکل ماسل در انکار بود
 تا چشم از شمشیر این با یافت
 پنجم تا بیده او تا بنستم
 رنج ام آن زلف دو تا نشانه کرد
 گل کند از نامه من جام جم
 تازک ما در جم آفرین
 من خود از آن مجلس می خارجم
 کی ز دم این ساغر کی میز نم
 دل شده خود رنج و دستان مرا
 نعره یا می دیاسی ز نم
 باره محکم ترا از او سبستم
 تیغ دوسر آید هر مصرع
 کلک دوسر دم زند از لاف تا
 زان سبب این زلف دو تا بنستم
 سرور ما حیدر ما صفر دست
 بل حد از خاطر بد گوی بُرد
 در کف من خائمه منصوبه است
 یافته بیکانه و خویش انبساط

شاطر من خرقه شطرنج یافت
 هر که در انگند در این بوی بار
 حافظ این غمزه بینا خند
 حقه چشم شده تا با می هو
 خواند هر آن دل شده چون پیش
 یغنی غم با مزه تردیده ام
 خاتم از آشکم گل و گلزار شد
 گل همه تن گوشش بر آوازها
 گر چکد از خامه من بایس من
 نفی از خامه من درود
 خامه من زخمه آهنگ گز است
 تیشه من کافه مرا این دوکان
 کان دو کون آن من ارتیشه کن
 لعل و در آن یکسر در گان است
 آتش و آبی بدم آسختم
 ساقم آمیخته می با گلاب
 شیشه ماهست پر از شهد و شیر
 باد نه است در این جام بین
 جمع بحرین ازین آبجوست
 میوه دهر نگست در این شاخ در
 خامه من سود بر این در حسین

خاطر من غرقه شطرنج یافت
 ز ورق خود را ند بر این رودبار
 کشتی مانده بی ناخدا
 رفته ام از مدر سزای هو
 شست می از گریه خون بسین
 دامن دل تا قره تردیده ام
 وز غم من بیل و گلزار شد
 بلبل ارهست در آوازها
 گل کند از نامه من یا سمن
 دوشه از نامه من درود
 چانه من نفی آهنگ است
 پیشه من یافته مرا این دوکان
 صیرفی امی دل شود اندیشه کن
 سیم دزدانیک سرور کان است
 باد نه نایب بدم آسختم
 می شود از خجلت و می با گل آب
 بدنه ماهست پر از شهد و شیر
 آتش و آب است در اینجام بین
 مطلع سعدین ازین آبجوست
 رود و سود است این کلخ در
 نکته هر سود در این درج بین

حکایت

ساقی از آن بادیه حیرت فزا
آینه از سپیکر آن جام کن
گوش کن از ببل رنگین نغم
مه وشی از زمزه مه سپیکر آن
تافته هر ماه از آن ماه رخ
در سر هر کس سودا نغم ا و
نخ چو آن سنبل ترا بدوش
روکش صفر آمده بیشک بان
خانه هر قابل او اوصاف تر
کن سوهر و مه نور و کنون
چهره او لاله دل آرا کلام
خواهر وزن مادر و باش معبود
دل همه چون مایه خون بیزش
چون ره صبرش زده از دهن جرع
خصت از آن منزل برانه یافت
بیدی روز نیه نان آن جبال
غزیه او غنچه شهر آمده
شد سبک نوز صیقل گران
غمزه صیقلیده اگر گشت

مستی دل داده حیرت فزا
روشن از آن گوهر انجام کن
نقشه عیش و طرب گین نه غم
در ره او هر که دلت شک بان
یافته هر شاهی از آن شاه رخ
هر همه سوداگر سودا س ا و
چون رگ ابر آمده هر بروش
خوبی حشش شده از یک ده آن
چشمه حیوان بل از اوصاف تر
نور سخن آن رو برش ابرو کن
زلف بر آن لاله حمرا که لام
مسکنی اما در دایش نبود
سینه او داشته خون بیزش
جانب شهرش شده از دهن جرع
کلفت از آن مردل برانه یافت
نقش آئینه جان آن جبال
روفتی هر ذره شهر آمده
سر خوش و سر در صیقل گران
هر دم محرم شود شاگرد گشت

در سر کار آنمه پرداخت او
 سنگ شد از صیقل او آینه
 دید بر آن آینه در روی خویش
 ناوکی از دست خود آن مست خود
 آب کز آب جگر آن خسته داد
 نور شد از پرده نور آشکار
 خاطر او بسته افکار شد
 هم شمره تر آینه هم دیده تر
 تشنه حیرت زده وید آنچه دید
 ره دور غنا شده واصل بدست
 رنگ دل از آینه داری زدود
 کلفت آینه دل صاف صاف
 از رخ او اگر شود آینه زار
 سرش از طاعت او سرکش
 چشمه آبی در آتش نهان
 دین که در این درنگ استوارست
 سوختن آموخته آذر پرست
 صاحب دین مالک دنیا شد
 خاک شوی پاک که نور شوی
 هر تو را ایش بلوغ جهان
 زینت جنت پی زینت چنین ق

جان و دل از دوا همه پراختاد
 رنگ شد از بیکل او آینه
 بر محک او یافته در روی خویش
 شیشه دل گشت از آن دست خود
 این همه برگ و ثمر آن خسته داد
 کرد دل آزرده کوز آشکار
 ظاهر او خسته افکار شد
 شد دل آن غمره غمیده تر
 دشنه حیرت زده وید آنچه دید
 پر تو معنا همه حاصل بدست
 کلبه اش آینه می آرمی دود
 شربت نوشینه دل صاف
 بیدل و مضطر روی آینه زار
 سرکش از طاعت او سرکش
 بان سو سرش در آتش نهان
 خوار در این خانه استوارست
 ساخته هر سوخته را در پرست
 طالب کین مالک دنیا شد
 پاک شوی خاک که نور شوی
 تو پس افزایش دارغ جهان
 زینت جنت پی زینت چنین

| | |
|---|--|
| <p>بنگری از جز من و جز ماصفا
دعوت فرع ماکد را ریشنبوی
نخستم توجز کثرت اعدادیت
تفرقه جمعیت اعدادوان
طبع تو در این دوشه شدن شده
پرده وحدت بود اینجادوئی</p> | <p>از من و ما تن زن و خدا صفا
فقه از نام کثر تریشنبوی
جامع جمعیت اعدادیت
داشته جمعیت اعدادوان
بهر تو مرا این دوشه شدن شده
گرده کثرت بود این جادوئی</p> |
|---|--|

حکایت

| | |
|---|--|
| <p>ساقی از آن مستی نخوت کش
عینک حدت بود آن جام بین
اٹھلی احوال می این گونه است
خواجہ اش آواز دودیش غصه است
گفت در این قصر آفاق طاق است
رو بک آن شیشه در آورم
ابر و او چون شد طاق حبیب
آمد و گفت آورم آیا که دم
گفت که مفکن برخ اندر شکن
بشکن و هم بفکن از آن در شک
چون سخن از شک بر آن گوش غرض
در شک و تا ز آمده سنگ بکف
آمد و آن شیشه پر می شکست</p> | <p>رونی تر دست کثرت شکن
دیدہ و رازوی شود انجام بین
بر رخس از خال می این گونه است
بنده فرمان بر سر پیش خاست
شیشه صہبا و مر آن طاق است
تا کہ از آن بہر دھور برم
دیدہ می یافته آن طاق حبیب
دانه تو می خواہے از او یک دم
روی کی اسی بیدل مضطر شکن
قرعہ سنگی زن از آن بر دو یک
وز لب بشکر شکن آن نوش غرور
کف بلب آورده و رنگی بکف
بت شکن او گشته درین کی شکست</p> |
|---|--|

| | |
|---|--|
| بعد از آن دیدن زان دویک
تازه از آن گلکده سنیش شد
همه تو گر خود می و گردنی است
خود شکن آن بت شکن آمد است
همتی اسی آرش فیض شکن
در شکن این شیشه و شکن نهار
رخنه در این باره تن در شکن
کز در اخلاص هر آن کو شکست
بر در او جهم تو در پرده هست
خیز و رو این پرده هست بدست
طفلی و استاد تو گردان فلک
حافظی از صورت گردون ترس
سر بر آن پرده باز گیر است | یافت از آن فحشه نه جان بویک
چید از آن گل که دوشنیش شد
دور تراسی راه ردا از هر دایست
راج از آن سکه زن آمد دست
بار هات از بارش خودی شکن
تامد ما جیب تو روشن نهار
طنطنه چون نمره تن در شکن
منزل او خاص در آن کو شکست
ذات دی از اسم تو در پرده هست
تا شوی از پرده هست بدست
کبت کند او صورت طفلان فلک
کو همه ترش آمده همچون ترس
عقل بر آن پرده بازی گیر است |
|---|--|

حکایت

| | |
|---|--|
| ساقی از اندیشه آن شیشه باز
شیشه افلاک در آواز پرخ
فرقه از مردم بازی گران
شعبه در کیمه و پارگیان
بر در شیشه مشغله آرا شده
طرفه آن شعبه آرا سپرد | بند کن از شیشه اندیشه باز
ریشه ادراک بر آواز پرخ
قیمت شان مردم بازی گران
آمده باریسه و باریسمان
روشن از آن مشغله آرا شده
کودک وزن هر همه نشه راسپرد |
|---|--|

گفت که جمع آمده سر در هوا
منکه دم از داورد دیوان زخم
آیم از این رزگه ارزنده ام
میکند از پورش شان کشته ام
صبر بر این کشته و کشتار شاه
خاک هم آب آذاز آن تو باد
شفته انداخته پس در هوا
داد سراز طله رد یکیشش
باز شد این رشته گر آن باز شد
یا فته زان رشته کش آن رشته تاب
جاده ره مبدی آن عمر سزار
چون ره آن مرحله ابیت و ا
پس ز ره آن عمر در اندام کرد
خواست هم تیغ و هم از شه سپر
در صفت جنگ آمده با صد غرض
از لم خون گشت پس از دیرگاه
حمله اش آویزش نمودند
خورد در آن معرکه پس سخت بخت
رخیده آن پای که آن دستگاه
خسته غم تفته هم هم سرش
از دامن آرد یک انبار خاز
جمع دهنه یعنی آشپزخانه

لشکر دیو از ره شر در هوا
بکینه بر لشکر دیوان زخم
بنده و از لطف شه ارزنده ام
میکند از پورش شان کشته ام
رحم بر این رشته و کشتار شاه
این صدف این گوهر از آن تو باد
شد ز کف آن فاخته پس در هوا
داشته در قبضه خود یکیشش
نسر چرخش مگر آنگاه شد
جاده خود ساختش آن رشته تاب
رشته باشد پی آن مرغ زار
زان شد هم سلسله با استوا
جای خود آن مرغ در آن نام کرد
بر خط آن رشته شد اوره سپر
ناوک شان را شده تا خود غرض
آن درودر که همه پنجسره گاه
بارش دم ریشش نم زدند
نخیش اعضا همه پس بخت بخت
یا فته آن پای که آن دستگاه
شد دلش آشفته غم هم سرش
گل شده در حسرت آن بار خوار

| | |
|--------------------------------|-------------------------------|
| چون دل و جان سوخته هند زن | آتش افروخته هند زن او |
| واله آن آذر و پروانه شد | شده همه خاکستر و پروانه شد |
| پر تو علوی کده بالایش تافت | کو همه آتش شده بالایش تافت |
| آتش او کان زده بود اشتغال | گوش زده از آتش زده بود اشتغال |
| داشته پادریه در در هوا | زن شده در آتش و شود در هوا |
| منتشر آن سلسله میویان شدند | هر همه چون سلسله میویان شدند |
| فتنه از آن راع بر آورد و دو | دو حه آن باغ بر آورد و دو |
| سوز داز آن غصه چه صندل چه چوب | نالد از آن قصه چه صندل چه چوب |
| گفت آن کز غم دهم چون گذشت | گوش کن اینم دهم چون گذشت |
| آمده با صد شد و درشته باز | بر خط آن رشته که خود رشته باز |
| کز دره اندر صفت در بار شاه | رخیته در برکت در بار شاه |
| کامی نمی از بحر تو همچون محیط | فیض تو بر دجله و همچون محیط |
| خنجر کین آخته خون کینم | بر سرشان تاخته چون کینم |
| صرصر من چون شده ناورد گرد | آتش از آب بر آورد گرد |
| زاده جان بازده انبازده | داده مان بازده آن بازده |
| پرده شه از راز بر انداخته | باز و شهباز بر انداخته |
| زان زن آتش زن آتش زن | زان در گلخن زن و خوش زن |
| هر همه گریان شده با پایت | هر همه تالان شده با پایت |
| گفت ای این با غلط آن با غلط | خود غلط اینها غلط آنها غلط |
| می شود از ردی تو هر آشکار | کرده دو گیسوی تو هر آشکار |
| زهره هم اینجا دهم این جابه است | شاه هم اریش جم این جام است |

همسر من گر بود آن پیش شاه
 بگو که از آه هم کچھ گل میکند
 آه من از خانه اش آرد بدو
 پس بسم او نعره و فریاد کرد
 ناگهی آن گم شده پیدا شده
 بر در شهر از چو جان بوسه زد
 هر مٹی اندازہ حرفت گرفت
 کرد پس آبادش از جودشان
 نیک در این طرفه ترافانہ رش
 نقش نو آراستہ دستان نگار
 آمدہ این داقہ بر ناس پند
 ہند از این پند از این شد باد
 صورتش آئینہ اشکال دہر
 فاتح این مسئلہ محکم حشر
 ہست گر این غمگدہ زیبا طلسم
 پرودہ در افتادہ مرا این پرودہ باز
 ہر خط ترضی کہ تو جوئے ز چرخ
 بر سر ہر رشتہ در دو ایچ
 ہست مرا آن رشتہ بیجان کند
 آمدہ ہر رشتہ بیجانس مار
 دنبہ و بازوی تو کاین جان دہد

میکشد این سوختہ جان پیش آہ
 گل کند آہ ہم کہ چھ گل میکند
 آہ من از کشمکش آرد بدو
 وز زن با فریاد و سرایہ کرد
 وز رخ او گلگدہ پیدا شدہ
 غنچہ اش ارگل شدہ زان بونہر
 ہر مٹی از کثرت حیرت گرفت
 زان ہمہ داد و دہش افزودشان
 میوہ ما آمدہ مرخانہ رس
 یافتہ ناخواستہ دست آن نگار
 شد دل ہر کسندہ بر ناس پند
 خرم و خرسند از این پند باد
 یاد زرو نمینہ اشکال دہر
 کم خرد آن کاین سخن او کم خرد
 رو کن امی غمزدہ می مائل سم
 پرودہ خلق و ورکین کردہ باز
 رشتہ آو بخیتہ گوئے ز چرخ
 خود بودار رشتہ در دو ایچ
 رستہ از او مردم دوران کند
 دشمن جان ست نہ بیجان شمار
 لشکر انجم بی کین سان دہد

| | |
|--|--|
| گرده گردان در دین شتره شیر
اولت از جذبه مهری کشد
بشمیری ارحاصل این ملک مال | خون تو آن شمر دین بهره شیر
عاقبت از حربه مهری کشد
کم کنی ای مائل این ملک مال |
|--|--|

در مذمت نیای بد نهاد و جمع تبو حید اتحاد

| | |
|--|---|
| <p>مملکت آن چیست جز این کید کشت
حاصل این فرزم در دامات
حسرت دغم کشته این کشت زار
سرکشی از جانب او گر کسی
نیست جز آسار چه در این کباب
حرص برادر نه چون آردش
آردش آمیخته دان با سبوش
سفره پر نعمت پر دیز نیست
نیست جز این یک تره غوانی
تره و بزغال اش اندر چپرا
سنبله آبتن جوز آبسین
حاصل این مرزعه کان گاه خورد
کودکی و دنده دزدان شیر
افعی خو نوار تو خرچک است
کرده زه از بهر تو محکم گمان
مائل دلومی و مرا این کوهی است</p> | <p>سلطنت آن نیست جز این کید کشت
مائل این مهر که در دامات
با غم دهم کشته این کشت زار
می نوی اوطالب او گر کسی
خون دهد او خواهر این کباب
می دهد آغشته خون آردت
یا هم آویخته دان باس بس
بل همه تن صورت پر دیز نیست
نیست جز این یک تره غوانی
قطر در این دشت در آخر چرا
یک جو نمک خرمن جوز آبسین
دستر بار نیه تان گاه خورد
بهر تو شد پسته وستان شیر
دشنه آزار تو در چنگ است
خون خورد از پیکر تو کم آن
دل منه اسی تشنه بر این کوهی است</p> |
|--|---|

فی دہاد آگهی از ما هست
 بله میزان بودار قلب سنج
 تو شے از آن دی میزان ^{مست}
 باوہ از او خواهی و در سر خار
 مسکن انجم شدہ ہر ہفت چرخ
 این شب روز افی ابلن بدان
 حملہ یستم کشد آن از پتہ ہا
 آہ از این ہفتہ در این ہفت خان
 ہفتہ و صد ہفتہ از انیکو نہ رفت
 چشم رود از چشم تو ہم کی رود
 خلقی از این منزل این کوچہ پست
 باقی و ہم منتقل الذات اوست
 جنبش دوری ہمہ اسار است
 هست بر این بارہ فیروزہ ماہ ^{مراود آسان}
 عقدہ امروزہ و دی و نہ شد
 کیتی و چیت مر این چیت آن
 زادہ خاک اینہہ خاک نژاد
 در بر ہر مرغ دو صد مرغ زار
 زیر دل آزار بہ از صد ہزار
 اینہہ یک شوبہ اذکار اوست
 آب کی بست از او صد حباب

فی تو فلسی گئی از ما هست
 دشمن جان خود و ہر قلب سنج
 خوشہ از آن دی ^{مست} نمی ان ^{مست}
 الحذر ای چشم تو بر سرخ مار
 دشمن مردم شدہ ہر ہفت چرخ
 بستہ دل از سادگی احمق بدان
 این اگر از دم کشد آن از دہا
 و انچہ از آن رفتہ بر این ہفت خان
 دورہ آن رفتہ از این کوزنت ^{مراود نیا}
 لیک دی از دیدہ ہم کی رود
 لیک از این مخیل این کوچہ پست
 ساتی و ہم را و قی لذات اوست
 گردش ^{مراود} تو دی ہمہ آثار است
 صاحب گوارہ سی روزہ ماہ ^{مراود}
 عقل از این مرحلہ دیوانہ شد ^{مراود}
 چیت ہم از کیت مر این چیت آن
 جو ^{مراود} پاک اینہہ خاکینہ زاد
 در بر ہر مرغ دو صد مرغ زار
 زار سی ہزار بہ از صد ہزار
 اینہہ یک حبہ از کار اوست
 لچہ حب بست از او صد حباب

حُبِّ ازل احباب است

کار حق الحق شده زین باب است

حکایت

سانی از افشوده تال آبی آر
پس سوهر عامی و هر خاص بزر
مردمی از اصحاب هم ارباب صیق
در کعبه او کز کرم آن گور بود
در بر آن یار که بودش روان
او لااوشکر بر آن هدیه کرد
او هم از نینان رجه اعطانود
همچنین آن تحفه ارشاد بار
تار صاحب دل او لی رسید
حُبِّ ازل این بار داد
خوش نم آن غوره اخلاص شد
هر که شد او پیر دین مخلصان
باعث بهبود تو بخشش وجود

کامده در پرده خاک آبیار
تا برد از دوحه احلاص بر
صا و تم از دخی زلم ارباب صیق
خوشه خرم و هم انگور بود
هدیه او داشته زودش روان
پس سو یار دگر آن هدیه کرد
جانب یار دگر اصدانود
هدیه یاران شده هفتاد بار
در حدس منزل آولی رسید
نعمت نعم النبل این بار داد
خوش اثر آن سوره اخلاص شد
آمده از پیر تو دین مخلصان
یا فته از جود تو ارزش وجود

خاتمه

سانی از آن ساغر دور پسین
بر همه کس پیش کن این جام را
بگذر از این هر همه تن عزیز

مستم در سستی غور پسین
نجیر از خویش کن این جام را
نغمی این زفره طنز اعزیز

راه بر این معدن سربسته به
 نظم غوش آن کیوه گنج دانست
 جنس تو کاسه شده بی قدر دان
 طالب جوهر خرمی اینجا که هست
 خامه تو خاتم دستان شده
 از کف تو کاین گل معنا شگفت
 رامی تو ناگه پیدایش نمود
 دست تو زمین خند ترجیه به
 شاد از انشا تو شد شاخ شاخ
 یافتی از محنت درنج این ترنج
 هر دومی از قافیه دار دخلان
 مختلف اعراب گرامردی
 بنگر دار با صره زیر دوزب
 هر سوا این دازه گردیدست
 از در این باغ و آسب خواه
 در سر تو گرسیده چینی است
 از در این سیکه جامی طلب
 لاله و نسیم بر اند کشتار
 قشقه لب آئی دم آبی بخش
 از پی این خرمی افزا هست
 انچه مشکین دهد این گلزمین

دوری از این مخزن سربسته به
 و بود آن ناسره بچ رود است
 وز کف حاسه شده بی قدر دان
 طالب جوهر خرمی اینجا که هست
 خامه بی خاتم دست آن شده
 افکرت رنگین گل معنا شگفت
 نامش از آن ره پیدایش نمود
 طبع تو زان حسرم و بالیده به
 سینه ستاد تو شد شاخ شاخ
 رنج تو شد دولت گنج این ترنج
 معجزه باشد که بر آرد خلان
 شمری از تفرقه آن خود روی
 نیست در این دازه زیر دوزب
 دیدنی اسی با صره گردیدست
 چاره هر رنج و هر آسب خواه
 نشکسته این ساغر بل چینی است
 بر سر این مایه جامی طلب
 چشمه فیضی نگر از هر کشتار
 خاطرات از در طه تابی بخش
 روضه خلد آدم و حوا هست
 هست پرازانه چین گل زمین

خاک پراز سوزنی و در سوز باد
یارب از او دیده بد دور باد

شعری بهیه این

مایم و شنای او تقای
گردنده چو پشیم از خاک
آن حقه پراز حقائق او
شد شهره شهر یارش عام
از کار جهان ظلمت اندوز
گلخن کن چون جیفه خواران
مرآت نظر فروز ذرات
مرغوله موسی مشک بویان
هم خاک ذیل از دم مکر
بر عرش نهاده پای خاک
هر هفت نسای هفت گردان
بر بستر خار و بن عسار
آویزه گوش حق نیوشان
کشتی مشکینی به شعله در حال
قوت ده جان و قوت انسان

بنای بنای پست و بالا
ز دهر سکون بشقه خاک
وین شقه پراز شقائق او
کز نهنگ سده مهره در جام
شد عقده کثابناخن روز
روشن کن روز روزه داران
مصبح ز جاجه تاب مشکوای
گلگون رومی لاله رویان
هم گردن علویان از و خم
افکنده نهایی کبر از افلاک
شش سوگردان هفت مردان
یاران بخواب رفته یار
آوازه کوس پرخوشان
دیوار بر آرمال اطفال
دندان ده نیز مزد دندان

در جام تو آفتاب اوست
 کور و بینا و ماه و غور شنید
 چشم مست چرخ هر کس را
 هر ذره لهر او سحر خیزد
 عالم که پراز بدائع اوست
 فرما و تراشش تیش را و
 شکرش شکر فرشتگان است
 و صفش نه مجال گفتگو هست
 اندر قدش قدم بلند نیست
 پیش از همه هست بود و نیک
 دارد حرش بلند اساسی
 انداخته دست بر دشتیطان
 آتش شده غول ره مغان را
 هند و زده باده بر لب گنگ
 بت گرد لب گنگ می خراشد
 اسی خاک برین فراست بنگ
 مومن سو کعبه را ندیده غسل
 هر کس ز هو کنش کنش هست
 وین کیش کنش بجز هو نیست
 صد سال زمانه گر سر آید
 اندیش بر راه او بود لنگ

در کام تو شد ناب از دوس
 زود داشته جمله چشم اسید
 باغ مست و بهار هر خسته را
 هر صعوه بیاد او شب آویز
 پیکر کده صنایع اوست
 مجنون آهوی بیشتر او
 ز خمش نمک برشتگان است
 اوست بدان صفت که اوست
 ملکیت وسیع و هیچ خدمت
 هیچت شمار اول از یک
 کا بخاز سر صد شناسی
 در ششدر حمزه سحر انان
 در داده تمام خانسان را
 قافل که نزد دست خدیه بنگ
 از دست خود او خدا تراشد
 آتش هست او که خواهد از سنگ
 اما ز خدای خانه غافل
 هر یک بخمال غیش خوش هست
 سر رشته بیت آجکس نیست
 حارث از صد کی بر آید
 میدان وسیع بر خرد تنگ

| | |
|--|---|
| بر خیز عزیز و راه سر کن
بسم الله کن بره گرائی | گر مردی متدم ز سر کن
کاین بس انگشت ره نائی |
| پیش آمدن اولین مرحله و صفت سبله | |
| هر مرغ بیان که در پر باز
بام حرم مکرم است این
از سبله کرده ام چو چوگان
هم تیغ من است و هم کلیدم
هست از ید قدرتش نمایان
نازم عطاسی او که بیرنج
بردار کلید و گنج بکشای
ان مایه از ان حسنه بردار
هر کس که ز بارگاه سلطان
چون شکر عطا شگون بلند
تو نیز که یافتی چنین گنج | از سبله یافت بال پرواز
یا کنگر عرش اعظم است این
اینک من و خصم گوئی و سیلان
صد گنج کشاد اگر کشیدم
انگشت اشاره سوی قرآن
بهناده کلید بردر گنج
پس از ره معنی اندوختن آبی
کز تو دیگران بر بند در بار
بیرون آید گسر بدامان
مشتی بیرون درفشاند
شود در ره معنسان گسرخ |
| گمراهی خامه و زبان و صفت قرآن | |
| سی گنج بیک حسنه اندر
هر گوهر آن پراز صفا هست
یک خطبه و علم خطیبش
یک روضه درود و صلواتش | هر گنج هزار عتد گوهر
آویزه گوش اصفا هست
ایک باغ و هزار عنده لیش
ایک مائده و هزار هسان |

| | |
|--|---|
| <p>خوش رنگ بجلوه هر گل او
 مکنی مدنی بگفت گویشش
 ابریت شرر نشان گمبار
 نقد هر کس که قابل دست
 زد ملک زمانه حاصل
 هر هفت بحسن غلش مهر هفت
 آزا که بود بسینه اندر
 بر حسل چو دایه بنیر
 گویا و خموش در زوش است
 قرآن مجید و حسل پر نور
 سند خوش و جاگزین او خوش
 پیدا است ز اهل عرش تا فرش
 معراج بود با وج طاقش
 اعران بهشت مفلحون است
 در سایه اش از گناه بگریز
 دشمن تبصرش ز بون است
 این گنج روان چو تلیست</p> | <p>خوش ز مرمه هفت بلبل او
 هندی عجیبی آرزویش
 آن از بے خصم و این پلایار
 این یوسف دلمی دل دوست
 هفت استلیم اند هفت منزل
 فی همچو عروس زیر زلفیت
 بحریت بیک سفینه اندر
 آورده سخن ز خلد و کوثر
 نور بصرد بهار گوش است
 گو یا که کلیم هست بر طور
 خاتم خوش و هم کلین او خوش
 کالزحمن استومی علی العرش
 وزیر سل اولی مخبر بر اقص
 انعام انفال و مومنون است
 کاین پس بے تر به دست آویز
 کاندز کفایت لیا فظون است
 بالسلام من و خطاب است</p> |
| <p>خطاب به شهم و رجوع بان بارگاه</p> | |
| <p>ای موج نخت بحر عرفان
 بر سفره اگر گدا او گریه</p> | <p>ومی جسر عبور هفت عمان
 اول ز تو گشته چاشنی گیر</p> |

بس غنچه که گردد از تو خندان
 از باد تو آتش آب گردد
 آبی که ز باد تو شود سرد
 هر کس که کند سخن سرائی
 بس نام خدا ^{مغفسی} تو
 شد مردم حقیقت آن یگانه
 ذات تو که حجله گاه ذات
 سر که حجاب از کتان است
 لیلی که نهفته در عساری
 گوشت بیام عرش جایش
 بر اهل نظر حجاب هیچ است
 نادیده چه دید الله
 تا نام که رفت بر ز بانم
 دل یافته بوی آشنارا
 صد شکر که باد شرطه آمد
 جو دلیست وجود عشق نوح است
 ز درق دل و شورش چادش
 تسلیم در ضابطه دو ساحل
 وحدت که محیط بیکراست
 طوفان کرشمه داد است
 هر چیز بخویش می فریبد

کتب ز تومی شود گلستان
 ز اهل همه تب و تاب گردد
 شاید که شود دوا می هر درد
 درج دهنش تومی کشائی
 باشد که اسم اعظمی تو
 آتش چشم برده بود زمانه
 آتش حجله از صفات است
 گویی که نماند هم عیانست
 مجنون نکرد ز پرده عساری
 طالب نکرد بدل ضیایش
 چون ما و شما نقاب هیچ است
 یا دل چه شنید الله
 کان رفت فردیغ جانم
 آدینچه دامن صبا را
 کشتی بامان زور طه آمد
 گرداب ز هیچ و تاب روح است
 دریا خوش و نیز رهروانش
 شد غرقه هر که گشت غافل
 یک موج از دونه آسمان است
 عالم نیم عین دلر با هست
 آخردل هست چون شکسید

این جدول دجکه بر بیضا اند
 آن غمزه که کرد گل در آغاز
 بلبل شد و گل دمید از خاک
 هر غنچه در او دود گلستان
 زه کرده کمان کمان کمان
 تا یار کرا بخانه آید
 یک ساقی دود هنر از ساغر
 یک جلوه کجا کجا به بینم
 ذاتیست که گر لب زد گریست
 آن زیرک مرغ بارغ رضوان
 از دست خلیل بت شکستن
 فرعون و غرور پادشائی
 وز دست طفل خانه پرورد
 ناگاه بخواب رخ نمودن
 آن جلوه و آن نظاره کردن
 رفتن در پای ناله از دست
 بانگ ستیزه ساز کردن
 ایام بهار و جوشش لاله
 رازی در گوش درویدن
 لعل و در دکیه لیلیان
 دریا دستان و العطش گومی

گر جمع شوند خود محیط اند
 از زگس مست شمع طناز
 مست آمد و خوشه سوزان کمان
 هر قطره در او هنر طوفان
 آراسته هر کین مکانی
 یا تیر که بر نشانه آید
 یک ناظر دود هنر از منظر
 یک دیده که اگر آب بینم
 از خویش بخویش جلوه گریست
 وان داده و دام مکر شیطان
 برگردن بت بچیل بستن
 در شاهی دعوی خدائی
 غرقاب شدن بر آمدن کرد
 وز دیده زد دست دل ربودن
 وان دست و ترنج پایه کردن
 گشتن از چشم اهو ان مست
 راهی سود دست باز کردن
 بلبل بے صبر و شمع ناله
 پیش از گفتن زبان بریدن
 اشک غم و کاسه میثیان
 صحرای گردان و آب در جوی

| | |
|--|--|
| <p>این جملہ دہرچہ از صفات
مخروش عزیز ازین سخنها
این دردگو بہ ناصوران
افسانہ عشق و خاطر خوش
نی نی زکے چرا ہر اسم
با پاک لبہ رانہ گویم
دیرست کہ گردم اندرین در
با خاطر خوش درین چہنہا
باغ ست شراب چون نوشیم
گل بیند کس چرا بچیند
از گل بگذر کہ چینی ہست
برقی کہ نظر فروزموسی است
خاکے تو د خاک خود حجاب است
عالم ہمہ عین عالم آراست
ہرشی کہ بجاننا ت بسینی</p> | <p>حرفے ز کرشمہ ہای ذاتست
خامش کہ خوش است تن زدہنا
آئینہ مدہ بہت کوران
ہمدار کہ ہست موم و آتش
گویم ز خدا خدا شناسم
می گویم فاش مبار گویم
اما اثرے نیابم از غیر
با خوش نشسته ایم تنہا
نوشیم و در گر چرا انجوشیم
چشمے دار در چرا نہ بیند
می بینم انچہ دیدنی ہست
امروز چراغ خانہ ماست
در نہ شب فردز آفتاب است
گرداب و حباب موج دریاست
آئینہ حسن ذات بسینی</p> |
|--|--|

سرمد پیش و آئینہ آفرینش

| | |
|--|--|
| <p>آن تشنہ موج جلوہ خویش
از جوش ہوائے خود پرستی
بر خاست کفی و آسمان شد
افروخت چو شمعہا با فلاک</p> | <p>میخواست نہادن آئینہ پیش
آبے آمد بجوے ہستی
نشست کفی و خاک از ان شد
میوخت ز رخسار آن دل خاک</p> |
|--|--|

| | |
|--|--|
| <p>طوفان ز تنور گرم برخاست
 دین طرفه که شد ز جوش طوفان
 چون جمله زمین گرفت جوش
 اکنون بزمین فلک بدو شک</p> | <p>آب بحر و بهار برخواست
 آباد همه زمین و ایران
 از عرش برین گذشت جوش
 وزر شکبانش بود اشک</p> |
| <p>تکمیل این احوال تفصیل این احوال</p> | |
| <p>سنگین جگری بنجاک ز چنگ
 بر بود چنان دل از کف خاک
 در دهر کے مباد بیدل
 زمین ست که در جهان پرینچ
 مژگان کسے که تیز چنگ است
 القصه ز دست صنع و ایجاد
 ابلیس ز راه دور بسینی
 هر چند بهر طرث ہی کافت
 ز در شکش بامتحان دست
 پس روح دران وجود آمد
 گل کرد بهار جان ز باغش
 و اگر نسیم غنچه راز
 چون شکر شکر فروش آمد
 مسعود یگانه گشت مسجود
 شد علم نهان همه بر عرض</p> | <p>کز سنگ دلی نیامدش ننگ
 کش سینه ز آه و ناله شد چاک
 ورست بنجاک باد و اصل
 دل را از کف دهند برینچ
 در بردن دل چه بید رنگ است
 شد از دل خاک کعبه نبیاد
 آمد ما بین او ز بسینی
 در کعبه خاص رهنمی یافت
 دانت بنگ شیشه بشکست
 خود خانه خدا فرو آمد
 گلپانک ز عطسه زد و دماغش
 شد گل شکرش بشکر دماز
 بحر رحمت بچوش آمد
 مردود زمانه گشت مردود
 یعنی نه اخلیفه الارض</p> |

| | |
|--|---|
| چون کرد ز خوشه تو نشه خویش
بشکست بخوشه عهد بسته
افتاد برون از ان گلستان
از شرم گناه شدتش آب
آخر که خلاص از ان بلایان
زان روی حق آبرویش افزوده | زان کو شک شد ز گوشه خویش
رنگ رخ خویش تن شکسته
چون شاخ خزان رسید عریان
میداد چکیدنش به سیلاب
از دولت نام مصطفی یافت
کان گوهر پاک را صفت بود |
|--|---|

پرده کشائی ظهور سترگی جلوه افروز نور محمدی

| | |
|---|--|
| آن پرده نشین محبده راز
شمی بی انجن همی خواست
در در عشق با ختن داشت
بگزید بهر پارو نور
در سجده زیر عرش بانداو
هر جای که ادن سازی کرد
از پر تو آن سهیل عطش
آن روز او خلیفه کردند
یونس را اندران سظلت
هم نار خلیل گلشن ازو
منت ز حفاظتش سراسر
در پشت پدر بامست او
برینیت فدیة قرعه افتاد | مخواست که پرده را کند باز
پردانه او شدن همی خواست
از خویش چه خویش ساختن داشت
پس کرد به بندگیش مامور
بر کرسی نقش خود نشان داد
آن جای بخویش نازی کرد
شد رنگ پذیرا و می آدم
کان گوهر بے بهاسه دند
شد شمع فروز از هدایت
هم چشم کلیم روشن ازو
بر گردن ابن ابن آذر
بس هست دلیل هست او
انگه که بصدر رسیده داد |
|---|--|

| | |
|---|---|
| <p>در ملک وجود تا سرافراشت
 روشسته و موی شانه کرده
 امین ز گزند کار و نانش
 ایزد بجفا ظمتش به پروخت
 از مهر خدا ز عهد مسداو
 عالم که به پارسائی فروخت
 شد خامه چو رانده کف پاک
 جبریل امین بدیس پروخت
 حق داده ز گر مجوشی او را
 سیراب عطای کوفتر آمد
 فتح که ز چالشش او
 در احقر سیم در میان نیست
 چون دید محمدش شد از هوش
 الحق مشهود و شاهد است او</p> | <p>سرور سر سجده خدا داشت
 در کفم ازل خستانه کرده
 ابر کرم ابره لفافش
 از هفت ستاره میکش ساخت
 شد همدی هفت همد همداو
 دفتر که ای پاری سوخت
 زان هست هنوز سینه اش چاک
 پنج آیه اقراء ابجدش خست
 تشریف گلیم لپوشی او را
 ممتاز خطاب و انحر آمد
 کعبه شده چار بالش او
 این راز بدیده و رنهان نیست
 بگرفت احمد سرش در آغوش
 احمد محمود و حادث است او</p> |
| <p>خطاب بجناب حدیث رجوع بحضرت نبوت</p> | |
| <p>ای لوح تراش تخمه خاک
 برابجد خوان این دبتان
 این روضه که با همه صفاست
 گردون که بیاض و رقیانیت
 این نسخه هفت باب دراصل</p> | <p>هفت آیه نگار لوح افلاک
 روشن شده راز این شبستان
 تاریخ ظهور مصطفی هست
 شگرت کتاب او شفق یافت
 ترتیب شد از دوازده فصل</p> |

هر باب ازین درق کتابیت
 کنان سواد این شبتان
 حلال دقالت و نکات او
 از فروغ کاشف کان
 صاحب سیری ز بس اداوت
 کیوان که زد و دوده را زد
 زان دوده که تیر از حل یافت
 هرام که جنگ نامه خوان شد
 اندوخته مشتری سعادت
 نسر طائر همی کند سیر
 یک مکتب و صد هزار کودک
 ترسان همه از نگاه تیز اند
 لرزند بخولش یک بیک شان
 این جمله اگر چه بس نگرانست
 کن گفتی و گشت کان بیدار
 امی نقش نگار نامس کن
 دل را بهوس خواه غمناک
 هر گام این طالع یاسم
 عالم از پیچ و تاب هر دم
 از بسکه زمانه رخنه کرد است
 رسد که زد دست درد غم تنگ است

هر فصل ازین کتاب بابیت
 شد علم آموز این دبستان
 و صاف صفات کائنات او
 آئینه شرح هر گستان
 از یافته خلعت خلافت
 اگر فت از ان سواد با سود
 هم نامه و خامه در بیل یافت
 ناهید بنوق چاهه خوان شد
 از سخنر کیبیا سعادت
 در سخن نظم منطق الطیر
 در کار بزرگ لیک کوچک
 ز استاد همیشه میگ یزند
 ترشد که میکند فلک شان
 یک سطر سواد آن حرفت
 بس گوهر از ان پدیدار
 پاک از دل من سواد شک کن
 این لوح ز حرف سوکن پاک
 چون خامه در فلک بجا هم
 چون خط شکسته هست در هم
 دل نیست کتاب کرم خود است
 آخر دل هست این نه سنگ است

مشکن که بیدارست محفوظ

پند شکسته لوح محفوظ

طے مراحل در وادی دل

دل کعبه فیض مطبق آمد
ومی زرع فضای وادی او
بنده احرام اگر گدایش
انگه که رود ز خود مراقب
ناقه زانومی و سر عاری
لا توشه قطع راه باشد
دار و بشمار جاده جاده
هم چاره و هم ره که ادر است
پنهان پنجان که گویش هیچ
نی راست نه کج نه پست و بالا
نزدیک و بعید و سهل و مشکل
از چوبک ضرب هوانش
وز زیر لبی نوامی پنهان
احرام گزشتن است از خویش
بستردن موز سرگزشتن
رفع و سواس رمی شیطان
سمی است دد کون در نوشتن
حاصل چو شود طوان خانه

حق است که منظر حق آمد
عشق است عصای وادی او
خرق عادت بود در دایش
گو یک شود بخویش را کب
مژگان پرده است بر عاری
اثبات فرو دگاه باشد
چون دست کرم همه شاده
با صدق و صفات نقش ادر است
پیدانه چنانکه نیست پر هیچ
نی بیم سرونه ترس کالا
یک گام نی و هزار منزل
در شورش کوس کاروانش
باشد جرسش همیشه نالان
میقات فلکندست سرپیش
فدیہ است فدا بشوق گشتن
صبح عید است نور عرفان
طوف است بگرد خویش گشتن
از شکر و ثنا بود دد گانه

لبیک زنان بکویت آیم

صد شکر که باز سویت آیم

احرام حریم خالق کائنات بریل مناجات

وی قبله را استان جالت
 وی زنگ ردای رویا بان
 من در سفر و راقیام است
 قصر آمده فرض بر مسافر
 وز تو که رحیم و مهربان تر
 زین بعد مران ز پیش خویشم
 دامن ته کوه دارم از غم
 این تیغ تمام زنگ خورد است
 از حال منت مگر خبر نیست
 ورنیست غمت حرام بادا
 یعنی که بدوز دیدگاه از
 عابد بهوای خلد مسرور
 خواهم ز تو بس ترا در گریه
 بکشا در جلوه را که مایتم
 بیگانه به نیمه شب نیاید
 مایتم و گدائی در تو
 گوین بود ته نگینم
 وز ملک سخن خراج من پس

ای کعبه جاودان و صالت
 ای قبله نمایی کج نگاهان
 من در گذر و ترا مقام است
 بگذر که بطاعتیم تا صر
 از من که صغیف و ناتوان تر
 زین بیش مخواه سینه رشیم
 جان هست زیر بارم از غم
 غم آه مرا ز کار برد است
 در گریه مک در آه افزینست
 غم مونس من مدام بادا
 زخم کهن مرار فوساز
 زاهد بنا ز طالب حور
 اینها همه هست سر سبز تیغ
 از شوق سو تو هر شب آیم
 در بسته بر آشنانشاید
 هستیم چو سایه پر در تو
 نقش در تست بر جبینم
 از خاک در تو تلج من پس

سگالش بر احوال خود

| | |
|---|--|
| <p>من آئینه دار گوهرستم
گلک دوزبان ست تیغ تیزم
تحت العرش ست خزن من
پا لغزچه فتنه دست دادم
تازین سپهر کجا شود جبا
چون پای زرد بانست برنج
دنیا کو هیت راه پستیج
این کوخ کن بخش کلوخ است
این آس روان کف نفوس است</p> | <p>داراب لقب بکندرستم
طنزای نگین هو العزیزم
فوق العرش است مسکن من
کز عرش بفرش افتادم
در تحت ثری که بر تریا
ترسم که بفیگند بدوزخ
مانند گیا پیچ بر پیچ
پیدا است که قلب غوک کوخ است
آئے همه آردش سبوس است</p> |
|---|--|

خطاب نفس خود

| | |
|--|---|
| <p>ای گرسنه دوزان شب دوز
طباخ هوا و سفره چین آرز
شرب تو حرام داکل مردار
آن کار بکن که نیک غویان
آن باده بنوش کان سلاج است
شوهدم نے چو میخوری می
نے کز دم غویش جان فزاید
در عشق بکوش و می پرستی</p> | <p>دل را بنده ای جان بے فروز
دزدیده سطا کرده باز
کردار تو بد دروغ گفتار
دان ندله بگو که راست گویان
دان چیز بخور که عین بلع است
زان روی که غوغا ست بانی
بابانگ بلبند می سزاید
خوش باش که هست نیست هستی</p> |
|--|---|

| | |
|--|---|
| <p>نے خاتمہ مشق را ز باشد
 نے نغمہ تر در آستین است
 من کم نیم از نے اُتھی مندر
 اکون کہ بود باز سازم</p> | <p>نے شمع رہ نیاز باشد
 در زمزمہ نے آفرین است
 آہ از زم ترانہ العنبر
 آخر چو نیم نے نو از م</p> |
|--|---|

اظہار عشق حقیقی

| | |
|--|--|
| <p>امی سازدہ شکستہ سازان
 دہا شکنی بدر دستری
 شادیم بحبان نوازی تو
 سرگرم تو آتشین بیابان
 موسیٰ تو نحو خوش بیانی
 از زخم عشق خستہ ام کن
 یا چارہ ز حسم کاری من
 اندک صبرے باین دل لیش
 اندازہ طاقت و توان کن
 کوہ از نظر تو خاک گردد
 بنامی یکے بہ پار سا رو
 لطفے کن و جلوہ گر شود دور
 گوہدی منت سزا نیست
 از بہر سخن بہا نہا ہست
 از بادہ عشق در خار م</p> | <p>ومی پردہ کشای بہتہ رازان
 کاہنگ شکست دل پسندی
 نازیم بہ بے نیازی تو
 در آتش از تو ژند خوانان
 مرغوب تو شعبہ شبانی
 دساز دل شکستہ ام کن
 یا گوش بہ بزاری من
 یا پردہ برہنگ از رخ غویش
 خود را بنامی و امتحان کن
 دل را چہ گنہ کہ جاک گردد
 تا در دمر آئند قیاس او
 پندار کہ موسیٰ ست بر طور
 شایان تو پرس جوئی مانیت
 اگر نیست ز موسیٰ از عصا ہست
 بگذر کن ادب گذشت کارم</p> |
|--|--|

عمریست که در رهت خرابم
 زمین گوید که با تو همزبانم
 پرازی دلی وصل تست کاسم
 مستم که تو میدهی شرابم
 آن مے که تو خور ده بن هم
 سرست شراب سر دم کن
 بگذار که خامه ام شب داج ^{بیان بول}
 آن شب که سواد روشنی بود
 همزلف سواد او شب قدر
 شب بود سواد دیده حور
 نور شید سیه خانه زادش
 عرش از ره مرغوشی دران بود
 هم نافه شب بشک سائی
 کوکین شگفته چون چمن بود
 آسوده طپور در نشیمن
 هر سوی چو شاهان طناز
 هم یاسمن از سپهر در جوش
 کز درگه خاص خاص درگاه
 زو حلقه بدر چو زخمه بر چنگ
 بکشاد زبان که خواب تا چند
 زویر در گوش حلقه آواز

نگذارم اگر ترا بسیا بم
 پندار که من جهان شبانم
 کز خویش تر انی شناسم
 سوزم که تو میبکشی کبابم
 وانکه تمام انجمن هم
 سرشار غم محمدم کن
 بگذار که ستاره رود براه ^{بیان بول}
 عالم چو شگفته گلشنی بود
 هم چشم ستارگان آن بدر
 بل چشم و چراغ لمعه طور
 مه هندوک جیش نژادش
 پوشیده ز فخر برقع نور
 هم ناز زمین بنا فزائی
 ناسد ره بهار موج زن بود
 از انده دام ودانه این
 مرغی اولی اچخه به پرواز
 هم خاک برهنه یاسمن پوش
 بر درگه شه رسید ناگاه
 با حلقه در شده هم آهنگ
 اسی چشم براه تو خداوند
 داگشت در کرشمه ناز

| | |
|----------------------------|---------------------------|
| پیغام وصال گوش کرده | پیا نه رشوق نوش کرده |
| برخاست و خویش ایار است | آراسته شد چنانکه دل خواست |
| سجیت چو بدست او وضو یافت | سر حشمیه کوثر آبرو یافت |
| انگه که ز سبزه سر بر داشت | سجاده گذاشت جاده برداشت |
| رائض ز ریاض بهشت جنت | آدرده براق برق سرعت |
| در آخور نه فلک یگانه | ارجل برش المی زمانه |
| در خرقة حبیل چو خورقه ابر | در برق ابر برق بے صبر |
| لعین لب و هم زمردین سم | مشکین دم و نیز عنبرین دم |
| کوچک دهنی منراخ بالی | کوتاه دی درازی بالی |
| مانند عروس شوندیده | تنگش بکنار در کشیده |
| در معرض نادانچو خوبان | گیسو بدهن گرفت بر تضان |
| حق داده ز داغ ران فرغش | بر دل ز غم حبیب داغش |
| کودک حرکات دهم جوان روی | با عهد شباب در تگاپوسی |
| از رشوق برهنه پا دوان تر | وز دهم جرمیده در روان تر |
| تا دم زنی از فلک بدر بود | گویا که دعای با اثر بود |
| خور آمده شانه کش دمش را | مه شد فوه نگین سمش را |
| چون شاه دو کون جابرین داشت | زان چار جهت پرتگین داشت |
| مه بود سیاه پوشش راهش | دین بنز قباکتان ماهش |
| ناهید ز بیم رنگ در باخت | دف را بدرید و مقننه ساخت |
| از آهن نعل آن سبک گام | بر بست طرف ز تیغ بهرام |
| زادش زده پوسه در تابش | شد خاتم نمرادر کابش |

کیوان بفرو و غر و دناش
 از سبتن پایہ پایہ او
 پاکر بے قطع رہ فراداشت
 ہر سومی ملک کشیدہ صفہا
 کر دند و دواع ہر ہانش
 زان پایہ نہاد پا برفوت
 نشنید بجز شنیدنی او
 بگذاشت ہمہ زنیہ راہ
 و اماند چور فرشت زرقار
 طے کردہ برہ حجابہا را
 چون پای جہات از میان رفت
 فی جرات آنکہ پائند پیش
 زمین سوز تخر انشا رے
 زمین روشدہ راہ بستہ بر ہوش
 زان سوے کشاد اگر نبودے
 زان جاکششی کہ پی بجان برد
 در کعبہ بے جہت رسیداد
 ہم شاہد حسن باہم سرناز
 شدنا ز دنیا ز را یک آہنگ
 فرقی میان نہاند باقی
 در حضرت ساقی محبت

نسوب چو شد بداغ ریش
 در رہ نفتاد سایہ او
 در نفی دو کون شکل لاداشت
 افزوختہ شمشہا بکھنہا
 او ماندہ و عزم لامکانش
 شد دست بدست ہمچو مصحف
 نے دید بغیر دیدنی او
 خود نیز نہاند تا بدرگاہ
 افتاد بیائے شوق این کار
 برداشت ز رخ نقابہا را
 حیرت زدہ تا کجا توان رفت
 نے راہ چاکہ رفتی از خویش
 زان سوز درنگ اضطرارے
 زان سوے کشادہ شفق آغوش
 این عقدہ بستہ چون کشوے
 تا حبلہ گم آستین کشان برد
 وان زمزم معرفت کشیداد
 ہم حبلہ وصل باہم ساز
 امکان وجوب گشت یک رنگ
 میخوار کہ وہ بود ساقی
 می خوردہ ہسم دمی امت

| | |
|---|---|
| نازم بومناق اتحادش
کارش همه چون باز آمد
گردیده بعرضیان عطاریز
هم گشته بانبیا گرسنج | کورفت وزفت کس زیادش
زان گونه که رفت باز آمد
آورد ده پله جهانیان نیز
هم داده باد لیا سی دین گنج |
|---|---|

غاشیه داری خامه سبیل خطاب آنجناب

| | |
|--|---|
| ای آمدن تو از ره دور
شد چشم زمانه باز روشن
یک ره گزیده باین دل چاک
یک لطف از ان بکار من هم
خلقه ز حسب دانی تو مخمور
بنام رخ داین خمار بشکن
بشکن سیر زلف پر شکن را
غوی کرده بچهره زو شباب
هنگامه زرد هشت کن سرو
دستی بدوزلف خنم خنم زن
بر خیز و بنبر آ آ آ هنگ
از چهره خود نقاب واکن
بر خیز که ملک فتنه خیزست
نشسته فتنه تا نخیز می
ملک از تو دیاج از تو بتان | جان بخش جهانیان مجور
باز آمده جان رفته در تن
امی رانده ز خاک تا با خاک
کاوردی از ان ریاض خرم
تو از من وصل گشته مسرور
بکشای گل بدامن بشکن
بت بشکن و کفر برهن را
آتشکده با بدنه سبیلاب
چون ز رخ زردشتیان بود
یعنی که دو کون را بهم زن
کاینده فرو شهن ادرنگ
صبحست بلال را ندا کن
بر خیز که دیو در ستیز است
نگر یزد دیو تا نریزی
تخت از تو تلج از تو بتان |
|--|---|

وقت است که رستخیز خیزد
 رگهای زمین کشیده گردد
 بر خیز که رستخیز برخاست
 شاه است ز خود جمل گدا هم
 بر خیز و بسوی خاکیان بپس
 مانند نسیم نو بهاران
 کز خویشش نرنیدیدگانند
 یک ره گذرے سو سفر کن
 خط بر سر حرم جمله در کش
 بکشای لب اسی شمع است
 وقت است که هر چه باز جوی
 دارم ز تو چشم یک نگاه است
 از مهر تو هست چون مهرش
 از لطف تو که سواد آرد

وین سقفت کهن ز هم بریزد
 افلاک ز هم دریده گردد
 هر کس ز زمین برهنه تر خاست
 در مانده بخویش انبیا هم
 از خلوت خاک امتی گوے
 بگذر بصف گنا هگار ان
 یعنی که خزان رسیدگانند
 بر سوخته اختران نظر کن
 دست همه را بگیر و برکش
 تا باز شود در شفاعت
 بخشد بهو حق که خو بروئی
 ای جان عزیز خاک اهت
 بے شبیه برند در بهشتش
 افسانه شوق بر نگار د

بیان آغاز سخن سرای ننگ و بیاری بخت بیدار حصول سعادت بدار

شد ذوق سخن چو شمع راهم
 عشق آمد و خضر راه من شد
 هم قصر و ریح ز پا در آورد
 از مدرسه عقل نکته میراند
 واکشت ز ماه تابناهی

زان یافته روشنی ننگاهم
 بر عرش فرودگاه من شد
 هم دلق ریاضت بر آورد
 عشق آمد و آن ورق گرداند
 دیدم که گدائی ست شاهای

روداد چنان صفای او را که
 از مدرسه برد در خرابات
 کرد او سخن مرا گهر سنج
 دل چشمه فیض از سخن گشت
 هر قطره کزین محیط زد جوش
 روزی پی شوی گرسنم
 با خویش بگویند شستم
 آن سپهر نازنین دل افروز
 چون دود چرخ غورده شبا
 ناگاه بنگ خورد ایا غم
 سیلاب جنون بسویم آمد
 خود رفتگی مقیدم کرد
 من حسنه و یار بنیجر بود
 و آن درو نصیب کس مباد
 القصة شبی ز غایت درد
 گردون ز شب تاره آمود
 گو کب بنظر ز تیره ندگی
 تار یک و تنک بچشم ناظر
 هر گه که شرار من طپید
 که دست دعا بلند کردم
 میوخت نفس ز حدت تب

کائینه من ز زنگ شد پاک
 کاینجا شده حل نفی و اثبات
 برداشته مهر از سسره گنج
 شد قطره محیط و موج زنگشت
 شد گوهر تاج یا در گوش
 زاده منوی گرسنم
 خون خوردم و نقش تازه بستم
 پیرایه گرفت در دوسه روز
 بگذاخت دماغ من ز تنها
 زد عطسه و حشمت و غم
 صحرا بطوان گویم آمد
 ز ندانی کلبه خودم کرد
 دین درد از آن زیاده زد
 خاص از پی بوالهوس مباد
 می سوخت بزم ز ناله سرد
 چون خانه پر شراره و دود
 هم رنگ بختال روئے زنگی
 چون چشم غراب نسر طائر
 پیراهن تنگ را در پدیده
 و ز ناله گسسته کردم
 چون دود چراغ کشته بر لب

از هیچ درمی نشد کشاد م
 دل بیل طهارت و وضو کرد
 جان گفت بناله گلو گیر
 بستم بنماز چون دوتا شد
 دل سرخوش گلفشانیم کرد
 گشتم چه بورد و در لبیل
 افسانه گل ز لبش شستم
 دیدم که روان بیک چو آم
 هم قافله بهار گشتم
 جان ناقه براه دوست میراند
 ره بود همه ز خار و خس پاک
 ناگاه ز لطف کردگارم
 کیوان ایوان و عرش پایه
 قذیل درش دل فرشته
 سکان رهش فلک میران
 خورشید به منظرش ز تنویر
 پا کرده ز دیده نیش رفتم
 دیدم که بر آستانه خاص
 بحر عرفان در استینش
 طومار و فاعما سر او
 ملک ملکوت ملک خاش

آخر سو قبله رو نهاد م
 چشمم ز سرشک بر سبک کرد
 بر خیز که هست وقت تکبیر
 صد سجده بیک نیاز داشت
 سر مست درود خوانیم کرد
 غلطی نفس بخرمن گل
 در سایه نو بهار خفتم
 بر سر شده چتر زن سحابم
 بر نگهت گل سوار گشتم
 غوغای نفس حدی همی خاند
 وزا بر بهار خاک نمناک
 افتاد بدر گه گذارم
 خورشید فروغ و چرخ سایه
 پر دانه او دل برشته
 دربان درش ملک نظیران
 یک ذره روز تاب شب میر
 با خاطر خوش ز خویش رفتم
 اتاده یک ز روی اخلاص
 ملک وحدت به نگینش
 پیرایه صدق جامه او
 در ملک سلوک اخلاصش

لب کرد سپید چون مرادید
 پیش آیدم و سلام گفتیم
 فرزند عراق دلی و شتم
 دستم بگرفت کام جان داد
 تلج سر عرش و سفت ادم
 در پای عرشیان رسیدیم
 کاین زمره از سر و شتم آمد
 که خویش بفرسخی برون آید
 جان کرد و جسم خلع لعلیک
 چون گشت دست کجمله کارم
 بزمی که غبار آستانش
 بزمی که زرد شنی جاوید
 یکسوی شسته مه جلالان
 در کسب صفا ز مهر چون ماه
 آیات صفا خط جبین شان
 موسی قبیلان شوق دیدار
 دیوانه دادمی دل خویش
 خوش سیرت خوشحال خوشترس
 در غرور و عشق خنجر کین
 بے مئے همه پرست گشته
 بر یاد حق از کن رساله

دیدیم که مسید صبح اسید
 گفتا ز کجا تمام گفتیم
 یعنی که غریب شهر عشقم
 لعلینی بر درم نشان داد
 برداشتم و بسر نهادم
 تسبیح سجده شدم
 دین خرده بگوش هوشم آمد
 و انگاه ز بیرون اندرون آید
 دل آمده نعره زن که لبیک
 و اندید بزم خاص بزم
 ریزند بزمش ساکنانش
 فارغ ز فروغ ماه و خورشید
 یک سوی ستاده نو نهالان
 در نشو و نما ز ابر چون گاه
 دعوات کمال و رنگین شان
 عیسی نفعان جان بیمار
 پروانه ذبیح محفل خویش
 خوش طینت و خوش خصال و خوش
 از کشتن نفس کرده رنگین
 بے یاده تمام مست گشته
 نوشیدیم مئے هزار ساله

سلطان رسل بسند ناز
 پیر امن اوستاده جمعه
 خوابان زمانه دست بسته
 از هر بن موئے اهل مجلس
 من هم ز نشاط اندران سوز
 اما چو گدای روستائی
 کز گوشه چشم هربانی
 آمد بیان بزم در گشت
 برخاستم از مقام خود مست
 سیراب ز شهد و شیر شستم
 دادند ز بزم خاص ایامم
 چشمم که ز جلوه طرث بسته
 کز شومی بخت خفته امی آه
 چشمم چون دید آن رخ پاک
 تا حشر بخواب بودم ای کاش
 زان روز که آن جمال دیدم
 این دیده که بود جلوه گاش
 هر شب بهین خیال خوابم
 و آنگاه که دل بد رو آید
 امی یوسف حبله گاه خوابم
 امی دولت زنده باز آئی

چون هر سپهر جلوه پرداز
 پروانه صفت بگرد شمع
 چون اختر گردیده نشسته
 در شوق نظاره رسته بگرسم
 از بخت رسای خویش سرور
 غافل از داب پادشائی
 ممتاز شدم بهیسانی
 چون هر مه آفتاب طشت
 بشستم و شستم از جهان دست
 خوردم چنانکه سیر شستم
 نوشیدم و چاق شد ماغم
 از هر قره ام نگاه رسته
 بیدار شدم ز خواب ناگاه
 ز موج سرخک سرباقلاک
 کاین درو کس نمی شدی فاش
 یک لحظه بخود نیا رسیدم
 عمر بخت که هست و ابرایش
 کان دولت رفته باز یابم
 از شدت شوق می سراید
 بسنگ که چها به تب و تا بم
 باز از ده هر جلوه فرمائی

| | |
|---|---|
| چشمم که مدام خون بگرید
یا بر سبزه آسے چشمم
بے رومی تو گشته بزم دوران
آه از دل و آه ز اشتیاق
یکبار ز راه لطف بارے
شد مصر خراب از سرنو
دل بے تو که بار بار ناله
روزے که عزیز بادل چاک
گویند ز رشک ہے فلان مرد
یارب ز جهان چو بار بندم
از داغ غم تو توشه ام بس | یکره بنگر که چون بگرید
یا زود بخوان لبوی خویشم
تاریک چو چشم پیر کفان
آه از من و آه از فرقت
بر خاک عزیز هم گذاسے
بر خیز و عزیز عالمے شو
بنگر که چه زار زار ناله
داغ تو برد بخویش در خاک
آرائش عالم از میان برد
چشم از خود و روزگار بندم
وز خاک در تو گوشته ام بس |
|---|---|

بر نام تو باد اختتام
لبریز ز باد که تو حسابم



مقتضی نامه که از آغاز فتنه جنگ بغاوت تا اختتام صلح فیما بین شهنشاه و س
سلطان و مجامعت و تقاطع حالات کارزار بریل مختصار درین نسخه مرقوم است

| | |
|--|--|
| بنام حسد او ندگار آفرین
جهان پادشاه خدیوان خدیو
نه اورانگاه بدینیم دگاه
ازل تا ابد بارگاه ویت
درش ابدربان مکرانیت
تائیش سزایان تائیش گرش
قضایش بر آرد بهر جا که تیغ
اگر از جلالش ندوم زبان
به کینایش هر که دهم می زند
خرد را ابد رگاه او راه نیست
از کوشش کا و سیان پر صدا
به عثمانیان روم را رام کرد
رخ غازیان انجون غانه ساز
بنشین کشور کشائے و هر
جگش اباسیل چون برزند
کند قطره را در صدف سحر تاب
هون اند بر سر خوان بصل
ول و جان دهناب طاقت دهد
اگر چرخ گردان بود و زمین | نهر آفرین صد نهر آفرین
از آبه کیش او چه گا و دجه گیو
نه اورانیا ز بخیل و سپاه
کران تا کران در پناه ویت
ولی ناکسان را برش بانیت
سر سربندان نیاز آدرش
که آرد که دار دسرا و می تیغ
بلد و سپرد و بجنبه جهان
نه دم بل و د عالم بهم می زند
زین پوش اندیشه آگاه نیست
وز و نامی نا قوسیان پر لوا
بلی شام آن بوم را بام کرد
آب دم تیغ جان تازه ساز
بتدبیر کار آزمائے دهد
صف زنده پیلان بهم برزند
دیده سایه را پای آفتاب
گلش را گشت خانه پراغل
عجب سینکه بخیر است اجرت دهد
بقهرش آن بازماند نه این |
|--|--|

| | |
|--|---|
| هم او است هم او بماند بجایه
بهر جا که منزل کنی کوی اوست
مرا هست یادش بخورد و بخواب
عزیز از خدا مصطفی را شناخت | که جاویدانست جاوید پایه
بهر سو که رود آوری وی اوست
بروز آفتاب شب با هتاب
چو شناخت او را خدا را شناخت |
|--|---|

در نعت سر عالم صلی الله علیه و سلم

| | |
|--|--|
| سز وای که خود را نیایش کنم
چه دشخور دستور دستور دان
رفتند رامی برم چون جود
فرزنده خورشید بنده وار
معنی زر حمت نخست آیتی
ز من تا فلک روشن از دین او
نشته شرف داده آدینه را
ز مهر نبوت که بر پشت زد
ز گردان دگردن کسان دیند
جانش از غلامی او داغدار
لبش بر از ایزد بگوثر برات
بود بر ترانه فلک پایه اش
چو از پیشگاه خدا آمد او
کسی کا فتالش بود بر قفا
ولی روز محشر با قبیل او | که خوشور او را ستایش کنم
پیام آورد ایزدی تر جهان
فرستاده را هم فرستم درود
شبافروز شمع ره گردگار
بظاهر ز دولت پسین راستی
ز آئینه روشن تر آئین او
بهم بر زده دین دیرینه را
بهر سلیمان ز داغ گشت زد
بیکشت خاک بجای آورده گرد
به بویش سواد من مشکبار
خضر را ز آب حیاتش نکات
نیفتاد از ان بر زمین سایه اش
سز و گریس از انبیا آرد او
رود سایه اش پیش خود و رفقا
همان سایه باشد بدینال او |
|--|--|

| | |
|---|--|
| جهان سایه داد سراپی نور
بهرش صلا چار سو میز نم
بود بر درم آسان جبه سا | لی سایه از نور دارد ظهور
دم از آبل اصحاب او میز نم
که دارم سرستی یا در مصطفی |
|---|--|

در اظهار شوق و تمنای ولی

| | |
|---|---|
| خوشا آنکه من رو بنزل نم
فلک ناکه دناقه رقصان شود
چو خورشید خا و در مغرب دم
نخستین بر مزقم وضوئی کنم
بطوق حرم چون نیا ز آدم
کنم از در کعبه روسومی او
بدیدار آن روضه شادان شوم
بخاک درش کش خاکم کنند | ابعد شوق بر ناکه محل نسیم
ملک ناکه ران حدیثی خوان شود
ز هندوستان سوخته شیرب دم
دل و دیده را ست شغوی کنم
بشکرانه آنجا ناز آدم
برودل ز کف یابرومی او
اگر خار باشم گلستان شوم
کز آ لایش خاک پاکم کنند |
|---|---|

در عرض حال خود

| | |
|--|---|
| دلا حاجت از راست کینا طلب
در عشق زن رو کشا و می بخواه
کسی کز در شان گدای کند
من از خاک شان همی خواستم
بود دولت از دولت شان مرا
نظامی بود بزم اندوز من | دوامی دل از سینه ریشان طلب
کشا دارد دهر و مردی بخواه
بلک سخن پاوشا کند
چو افلاک از خاک بر خاتم
دهر خواجگی خدمت شان مرا
برو آفتاب آتش از سوز من |
|--|---|

من از خاکش آسیر نخست
 سرود که جز عاظم جان کند
 بود و گفتوگو بخت من گنج سنج
 بود آنچه در بحر و کان آن است
 هر آن گوهری کش من آرم بخت
 اگر گوهر از لایکان آورم
 خوشا آنکه جا در جهان داشتم
 بعالم مرا آدم آورده است
 بلی هست گشیم بخت مرا
 از آن گلزمین است چرخ شمع
 زمینی چو فردوسم آمد و طن
 ملقب به داراب در گوهرم
 بلی فیض دارا است جو یاستی
 عزیزم چو دارند اهل تیسر
 مرا یوسفی هست در کاروان
 نشد کس خریدار جنس درش
 درین خانه تا خم نشین گشته ام
 ز من رونق می پستی بود
 چو امر و ز عمر من از چیل گذشت
 هنوزم سروسخت پیاپی است
 بر آنم که چون ترکنازی کنم

از شمش چراغی برافروخته ام
 ز خاکم جهان را گلستان کنند
 دهم بی ترادف بی دست پنج
 که دریا و کان هم بدانان است
 ندیدست آلاشی از صدف
 و گر گل ز بلخ جان آورم
 ز کونین دل بر کران داشتم
 ز دیر منامم جهم آورده است
 بدو رخ در افکنده غربت مرا
 بود سبز و خرم از آن کلج من
 که خوانند فردوسیم در رخ
 که آئینه حال اسکندر م
 که چون طوطیم طبع گو یاستی
 سر و خوانم از غولشین را عزیزی
 ندانم که باشد ز لیلی آن
 مگر آید از آسمان مشرق
 فلاطون بیک از بعین گشته ام
 همین فرد چیل ساله مستی بود
 بی ناله از روی منزل گذشت
 فرش در پی نعل فرسالی است
 تبرک فلک گو می بازی کنم

| | |
|--|--|
| <p>چو داؤد دارم نفسهای گرم
از ان درع سازم که در بکنم
که هر کس در افتد بر اندازش
پس از هر دو ان نخست آدم
تکبیل نفس من این بس گواه
کسانی که آیند دنبال من
بجائی خطائے اگر سگردد
بیاساقی آن آتش تابناک
بن ده که از خود بخناتم دهد</p> | <p>که پولاد در دست من گشته زرم
سپس ساز شمشیر و خنجر کنم
و اگر سر بر آرد سیر اندازش
چو دیر آدم زبان در ست آدم
که ماندم در ان بار که دیرگاه
به بینند قال من و حال من
بود چشمم آنم کز ان بگذرند
که باشد چراغ شبستان خاک
پس از مرگ بجهنم دهم</p> |
|--|--|

در تالیف کتاب

| | |
|--|---|
| <p>کهن آتش پارس زبهره بود
نه آتش بجای نه آتش کده
من آردم آن قفل را چون کلید
انگه کرد در تیر گسسته خیر گسسته
بهر گوشه خاکسری افتیم
بدان اخگر این آتش افروخته
بمن تافت تا آن درخنده نور
کنون فال آتش زبانی زخم
مرا این آتش از آتش دیگر
زمن یافت چنان آتش مده جان</p> | <p>دل و جان گمراش هم افروخته بود
در دیر را قفس محکم زده
در تیشه راشد کشادی پدید
در خنجر برقی در ان تیر گسسته
ز بس کاغذم اخگری یافتیم
چو افروخته خویش استوخته
بجفا رم آورد چون نخل ^{طوری}
بموسی دم لن ترانی زخم
نه از رنگ از تیشه آرزوست
مرا و از داد زنده جاودان</p> |
|--|---|

گو آتش آب حیات ستاین
 من آتش پرستی بجان میکنم
 گر آید با آتش گرفتن کس
 آهی چرخش پراز نور باد
 مرا آفریدند چون شتر نجبت
 گدارم گرافت بتفتیده گشت
 چرا غم بود روشن از برق طهر
 بخون جگر تازه دارم دماغ
 نواشی نوی در سخن میزنم
 شب تیره در راه تاریک پیش
 شدم قطره زن تاحد کائنات
 سرخشمه سار سخن یا نسیم
 ولم شاد ازین سال فرخنده شد
 باندیشه چون سرزبانوسم
 نهم سرزبانوی دپا بر سپهر
 چون سرخسب قیامی کنم
 گلی گر بخوابه گلستان دهم
 گر این نسخه از هم کشائی بوش
 دران رد ضعیف باشد که راهی کنی
 اگر در خماری شرابی خوری
 هوس گر بخوان دادت برد

روان تن کائنات ستاین
 بجا کستر آتش نهان میکنم
 برافروزد آتش من خمه
 ورم باد صحرای دور باد
 بسوزنده آتش نشانم درخت
 کند خرم آن را نسیم بهشت
 ای غم پرست از شر آب طهر
 شدم فارغ از فکر جام ایام
 دیادم شراب کهن میزنم
 برافروزم شمع از پیه خویش
 دران تیرگی بگشتم آب حیات
 سکندر طلب کرد و من پیستم
 باین نامه نو سخن زنده شد
 ز کونین خود را بکیونسم
 زخم پشت پا بر سر ماه و مهر
 در خند بر خویش دایمی کنم
 وگر لعل جوی بدخشان دهم
 جدای در خلدت آید بگوش
 بخت زود قصورش نگاه کنی
 وگر تشنه کامی که آب خوری
 نسیم جهان را زیادت برد

| | |
|---|---|
| <p>چو در سایه طوبی آئی فرو
 مگر طبع من نخل طوبا بود
 بلی هست این سرزمین طلاع
 کشادم بخود از دژ می چون در
 چو در پهلوتی پهلوانی کنم
 کسانی که زخم بنان میخورند
 راهزبان کم ز شمشیر نیست
 سزداشیکه من هم شمشیر و تیر
 خدا را عزیز اینده لاف چیست
 اگر فتم که سالار لشکر شوی
 سکند در چه بزاز جهان چو برد
 تو آن کن که هرگز کشتی عزم راه
 بگیر از جهان آنچه با خود بری
 بیاسانی آن تمام بخیر و بر
 کنم تازده آئین جمشید را</p> | <p>بر خدایت آن دهنه خوانی درود
 که هر میوه خواهی همیا بود
 شد از آب یارگی من بنفشه
 سزدگر بگیرد و ن بر آرم سر
 چرا چون خان قلبه را نمی
 همانا بشمشیر ناخن میخورند
 نی کلک من کمتر از تیر نیست
 شوم همچو اسکندر آفاق گیر
 بدین فضل این نهر انصاف نیست
 بکشور کشانی سکندر شوی
 گفت خاک برداشت آنم نبرد
 شود صبح که بر تو آن شاگاه
 که روزی ازین خاک کن بگندی
 بمن ده که از ساز و برگ نسی
 در هم تازگه باغ امید را</p> |
| <p>خطاب بآبهاں فی جوع بتالش بلکه مخطیو کطورا یا قمیصر</p> | |
| <p>بارای فلک تازه کن خاک را
 بده ای نوشاخ را تو نشه
 بگیر ای که پور از آن خوشه آب
 بر آ ای شراب از ته خم بجام</p> | <p>بر آرای زمین بر فلک ک لرا
 سرای خوشه برکش ز هر گوشه
 بتاب فتا آب ب اکن شراب
 که باشی بجام شهنشه مدام</p> |

شهنشاه فرزانه و کتور یا
 از عدل وی تسلیم هندستان
 چو خلقتش خدا داده ملکش وسیع
 نگرید بهدش کسی جز سیاح
 نه بیداد صرصرسد بر گل
 چو از عدل دادست پیرایش
 می عیش دارد جهان بکام
 فلک مهد جنبان زمین هدایت
 ز دانشش پیر جهان عالی مقام
 چو انجم کی انجم داده ساز
 گوشت رز که صاحب کلاهی کند
 بود هند را شاه داد وزیر
 شهنشاه آری بود آفتاب
 بود فیض او دهر را همچو نهر
 بری هرگان فرنگیش ز
 فلک درنگا پیکار و میست
 نهیشش بهر جا که لشکر کشد
 زند فوج بحریش آتش آب
 جهان را مسخر تبهیر کرد
 هند آسمان ستره پای هند
 برانداخته زبهای کهن

که آمد شهنشاه هی اورا سزا
 بود و خرم و سبوحین بوستان
 چو اقبال او بارگاهش رفیع
 نهالده بدورش ولی جز ربان
 نه گل بشکند خاطر بلبل
 بود بر ترانه مهران پایانش
 گوئی بود دوترا و در جام
 چو شهنزاده و یلزدیهدا دست
 که گرسی شنید و منبر بنام
 بدان میدهد سلطنت را طراد
 بحکم شهنشاه شاهای کند
 گر این ماه آن هست مهرین
 که هر فرقه راهست از آفتاب
 که هر شهر دار و از ان نهر بهر
 بخد مت گری بسته پیش کمر
 کهن سال خدنگنا میست
 که دارد سر آن که سر بر کشد
 شود مرغ و ماهی بدر آفتاب
 که تدبیر او کار ستمشیر کرد
 که در ظل مهرش بود جای هند
 بر آورده نخل ستم راز بن

| | |
|--|--|
| <p>نشست آتش فتنه در عهد او
 ز بهیری و بهل دوران گذشت
 زمینی نه بینی بجز کار و گشت
 بهر شهر طرح مدارس نهاد
 بهر جاشقا خانها ساخته
 طلبم و گر ساخت از تلکراش
 ز شهری بشهری تنیدند تا
 هم از باختر تا بخاور زمین
 روان گشته کالکهای بخار
 پهشتی و دودی بادی مدام
 پیمان دیرین ز راه و داد
 بهر جامعین و مددگار دوست</p> | <p>نسوز و زن هند از مرگ شو
 ز دختر کشی ای آیان گذشت
 شده هند خرم و چو باغ بهشت
 کز ان هنده اگشت روشن بتواد
 که بنیاد و صحت در انداخته
 که گر خود ندیدم شمرم گزاف
 سخن را ره راست شد مشکار
 پیل و راهها ساخته آمین
 جهانی برومی شود ره بسیار
 توان رفت از هند تا دم شام
 بسلطان روشن بود اتحاد
 بزور و بزریار و سخنوار دوست</p> |
|--|--|

فیاضی ایل هند

| | |
|---|--|
| <p>لی شاه با هر که دارد وفاق
 خصوصاً درین عهد فرخنده عهد
 بدولت پژوهی پیوسته
 بهر شهر و ده مجلس آراسته
 که کار آگهان صرف می کنند
 سعادت زده حلقه بر هر دری
 سودم گنج ز هندوستان</p> | <p>رعایا کت در بشیر اتفاق
 که بار و میان روشن گشت عهد
 بنام کسان داره ساختند
 ز هر خرمی دانه نخواسته
 بدان خندگان را مدد اکسند
 ز هر کشوری شد فراهم زری
 روان شد چو برگ گل از بوستان</p> |
|---|--|

فیاضی نیراج اقبال صد آردے ولنگد بھوپال

| | |
|---|--|
| <p> ہم از فیض والی بھوپال است
 درین کار بندگی که برداد بکار
 جهان بانو بانو بان
 کلاهش نه و لیک صاحب کلاه
 بود جائے حیرت که این قناب
 بلی منظر کردگار است او
 سزا نیست که باشد ز مردم نهان
 ز اقبال این بانو عالم است
 ز بهی بگیم پاک دل پاک ذات
 سحابیت نتیش کرین مرز بوم </p> | <p> که خرم از کشت آمال است
 نیارم شمردن یکی از هزار
 که در خدایتش هر بند میان
 محاش نه و لیک مانند ماه
 جهان را گرفتست خود در حجاب
 که پنهان دهم آشکار است او
 که جان جهان است شاه جهان
 که در سایه قدسیه بگیم است
 که چون نام خود هست قدس صفات
 رسیدت فیض بدریای روم </p> |
|---|--|

فیاضی حضور پر نور الی پاست پور

| | |
|---|---|
| <p> ز بهی بهت والی را پور
 درین کار چون بخشش آغاز کرد
 ز دنیا رو در هم فرستاد گنج
 سحابی که آن گوهر افشان بود
 درش کعبه اهل اُمید است
 بصورت زیو عفت بود یادگار
 خداوند از باب احسان است </p> | <p> که چشم باز دست او باد و دور
 در چاره خیرت گمان باز کرد
 که بخند گمان را را باز در رنج
 کف وجود کلب علی خان بود
 رخس قبله ماه و خورشید است
 یعنی خود او سایه کردگار
 خداوند را بنده خاص است </p> |
|---|---|

| | |
|--|--|
| <p>که دارد دو عالم زیر گمین
 بهر نکته صد گنج گوهر در مد
 جهانی ست آسوده در سایه اش</p> | <p>که سجده اش روشن ست از جبین
 کعب او که داد بخورد و بد
 بلندست چون کمان پایه اش</p> |
| <p>فیاضی نواب علیجاه امیرالملک محمد صدیق حسینی کبار</p> | |
| <p>که بر روی امید از آب هست
 آهین چاکرانش مین سروان
 جهانی بود زیر سرمان او
 بگوهر فروشی سجانی تنگ
 بحکم اعتبار گران پانگان
 که بجز پال رار و نقی دیگرست
 که گیتی فروزست هم جان فروز
 صلائی بگردون گردان نهم</p> | <p>بلی اینهمه فیض نواب هست
 چه نواب سرخیل نام آوران
 جهانگیر باشد چو ارجان او
 بگاه خموشی محیطیست ذرت
 بعلم افتخار گران مانگان
 ز خوش نطی حکم این داورست
 بیاساتی آن باده فتنه سوز
 بمن ده که بر باد سلطان زهم</p> |
| <p>خطاب آسمان رجوع بحسب سلطان</p> | |
| <p>پیرانه سالی جوانه بکن
 به پیر و کمان رد کش ترکمان
 بشکیر شهباشخون زنان
 جهان سوخته نخ برافروخته
 شبانگه سری بر کشید بکین
 بگو خال و خط شان نگار دیر</p> | <p>الا ای ملک هلاواتی بکن
 سبک تر بیادر قشونی گران
 بشمشیر آتش بجحون زنان
 بخون کمان دیده برودخته
 سحر کرده خود را نهان در کین
 چو گرد آید آن فوج آفاق گیر</p> |

بز آتش بفرما که از سر خوشی
 در آتش در افشان بخور شیده
 بکیوان ره دید بانی سپار
 با سپیدی گیر بسلام را
 به پیگیری برگزین ماه را
 که بخت غلامت من چاکرت
 باین خیل این لشکر بشیار
 بدینسان چو این فوج راسان هی
 عجب نیست که حکم سلطانت
 شود از تو خوشنود چون پادشاه
 ولیکن همین ستاده صواب
 چو آزاد گردی ز آوارگی
 درین کهنه سالی و فرسودگی
 بیک گوشه در کوشتی جا کنی
 بهر پایه از سرفرازان چو خویش
 مگر آنکه روزی ز راه نیاز
 ز همت طبع دارم این داور
 بچویش ز من هم گذارش کنی
 که دارم عزیزی بهنستان
 مرا خواججه هست در اچاکرت
 به تیغ زبان خصم را منسنگ

بده فتوی از بهر شکر کشی
 و اهل جای بر خط بنا میدوه
 که ناید زهند و جز این هیچکار
 که او هست سالار ایام را
 پس آنکه خبر ده شهنشاه را
 عدو پست همت بلند اخترت
 که آرد که با تو کند کارزار
 نشان با چنین شوکت شان هی
 بخشد مقیاسی عثمانیت
 دلت آنچه میخواهد از وی بخواه
 که از باب عالی طلب فتح باب
 در آنجا فرو دمی از بارگی
 کنی زندگانی با سودگی
 جهانی دگر راتا شاکتی
 به بینی سران اسیر گنده پیش
 بپا بوس سلطان شوی سرفراز
 که آنجا مرا نیز یاد آور
 سپاسنده را هم پارش کنی
 چو بلبل نوا نسج در بوستان
 چه چاکر که بهتر ز یک لشکر است
 باز دمی دل قلب لشکر شکن

| | |
|---|--|
| <p>کلید در دست کلکش بدست
 گم داستان رستم داستان
 چو بر خشتل ندیشه گرد و سوار
 خیالش کشد دیوراد کند
 ترا جان نثار است جهان را
 از و منی هست بر جان ما
 سزد کش چو من پایگا هیست
 نیازی برین در فرستد دور
 برین گفته خواهد اگر شه گوا</p> | <p>ز برجسته میخیش باهی شست
 دم راستی همدم را ستان
 بدون آرد از برق نشان دمار
 سمندهش دیشیر ایل شند
 ترا بنده و خواجه تاشان مرا
 که او شد برین در گم ده نما
 رهشی را درین بزم راهی هست
 بصدقی که گوی بود در حضور
 بر آرد از بر این نامه و بر کشا</p> |
| <p>تایش خاقان معظم سلطان عبد الحمید خان</p> | |
| <p>مرا هست حیرت باحوال شاه
 کجا ماه راهست افسر بسر
 کند مه گراز مهر کسب ضیا
 بقسطنطنیه پایتخت او
 فلک بهر خدمت کمر بست
 ملک گفت سال جلوس سعید
 باد رنگ شاهنشاهی اوست
 بود دست خالی ولی وقت جود
 همین پاسبان کن خاقان
 ز پشتش قوی پشت اسلامیان</p> | <p>گهی هر یک گویش گاه ماه
 کجا تیغ خورشید را بر کمر
 دلش هست روشن ز نور خدا
 بچرخ برین تارک بخت او
 که بر تخت عبد المجید نشست
 شدش چایی گوی بفرش محید
 ولی در دل عالمی جلبه اوست
 کند سر فرو نیک گاه سجود
 کن دید بان همین خوابگاه
 بدورش بلند اختر شامیان</p> |

| | |
|--|--|
| <p>درش میج هفت ملت بود
 شود کار بند ادب خوشور پند
 اگر تمله چون بر نشیند برین
 محیطیست دش دش و صلح و جنگ
 نهنگیست تیغش نهنگام زور
 بفرغ نیان لطمه رود نیل
 دوستش دو شاخ از زمین و نیار
 هواخواه را از ان کعبه بار درگ
 کند گنج ازان صرف تیغ و تیغنگ
 سلح میخرد آب و تابش دهد</p> | <p>ولی مرکز پنج نوبت بود
 که از دین دنیا بود بهره مند
 با سده سپهر و بجند زمین
 که گاهی گمراه شود که نهنگ
 که انگند هوشی بدیای شور
 بوسانیان سایه جبرئیل
 یکی بار دار و یکی خار دار
 وزین خصم را در جگر بند گشت
 که ظاهر شود گنج از قلب جنگ
 بدست آنچه آرد آبش دهد</p> |
|--|--|

بیان نسب دو مان آل عثمان

| | |
|--|---|
| <p>چو من سکه بر نام سلطان نم
 کسی گوید از عقیق سحاق شان
 نگارندگان کرده اند ختلاف
 که عثمان غازیت نایامی شان
 بشص صد نود بود و نه در شمار
 چو عثمان تخت خلافت نشست
 بسی از نصرا را مسلمان شدند
 ازان روز این دوده باشد بکام
 ملی بود هر یک بیاری تخت</p> | <p>دم از دوده آل عثمان زخم
 کسی میدهد از قطره نشان
 و لیکن درین گفته بود خلاف
 ز آبای شان جد علامی شان
 که چون حق پیر کو گرفت و قرار
 به تسخیر بر صده کمر بست
 بسی گشته بدست ارخان شدند
 در افزایش دین دولت مدام
 پدر بر پدر صاحب تاج و تخت</p> |
|--|---|

| | |
|---|--|
| <p>چو بر شتصد پنج و پنجه گذشت
سلطان محمد خلافت رسید
چو سلطانین آن قیصر ملک دوم
بر آشفست سلطان و لشکر کشید
پس از ریزد آویز بجاوه روز
چنان بر فیاض شده گو له بار
در آمد از آن ره سپه تند و تیز
بگفت شیخ قیصر بناموس و تنگ
سراز و دوش قیصر چه پافتاد
چو سلطان لوائے نظر بر فراخت
سن شتصد بود و بجاوه و مهنت
از آن روز این گلزمین گشت
کنون طوری را که از سوری
بودی و چارم از آن بودمان
بر آرد فلک گر چه شام و سحر
بچشم کسی کو دل آگاه هست
بیاساتی آن ساغر لاله رنگ
چو نوش آن می پریم کائی کنم</p> | <p>مراد دوم زخت هستی نوشت
جهاز از وزیر زینت رسید
ز سلطان مخالف شد و بخت شوم
بقسططنیه شد قیامت پدید
ظفر یافت بر لشکر کینه تو ز
که لشکرت شد فتح باب لشکر
بر آورد و فرستند رخت
بزد و خوشی تن به تیغ و تفتنگ
نه سر کنگر قصر کسر افتاد
درون فتن و شست جا گرم ساخت
که از دست نصرانی آن ملک رفت
بان زوده این ملک روشن است
نشانند ند بر بسند قیصری
بانا داد و تا بمسند جهان
مه دیگر و آفتاب دگر
همان آفتاب و همان ماه هست
بمن ده که باشد دل از غم تنگ
دل از غم با فسانه خالی کنم</p> |
|---|--|

آغاز داستان قندهار دوم

| | |
|-------------------------------------|----------------------------------|
| <p>نباشند چو بر یک و دوش روزگار</p> | <p>قرار جهان نیست بر یک قرار</p> |
|-------------------------------------|----------------------------------|

شب روز غورشید ماه آورد
 یکی را نشاندها ہی تخت
 بگرید چو آ باد بیند کسی
 مگر بوم سیرت بود چرخ شوم
 در آزار مردم فلک انجم است
 سر چاه دلوئی در آ و بخیر
 همانا که صیاد و بحر و پرست
 چو زبور در مهر سر گرم کین
 کشد ز پاره گاهی بخیج و دلال
 بتاراج گیتی ز فعل مال است
 مرا این خم نیل که دارون بود
 گذارنده قصه روم و روس
 که در عهد شاهي عبدالعزیز
 باطراف بلخار و سرحد سرب
 هم از بوسته تا بکوه سیاه
 بیا کرده هنگامه نصرانیان
 و حکم شهنشاه سترافستند
 ولی شاه می کرد از ان در گذر
 دل افشان سپه شد ز جای
 سبک هر یک از جای خلاستند
 نشسته و دادند داد مراد

بسی زین سینه سیاه آورد
 یکی را اند بر تشر خاک رخت
 بجنند چو ناشاد بیند کسی
 نمی خواهد آباد یک مرز بوم
 حذر کن که این خانه بر کزوم است
 ولی زهر در آتش آ میخست
 که لشکرش بام است ماهی شست
 بکفت نوش و نوش در آستین
 بود گاه بهرام گرم قتل
 شود و در اگر با پاسبان کل است
 پراز خون چندین فلامون بود
 چنین زود و ال گذارش بکوس
 چو شد آتش فتنه در روم نیز
 بهر سو که هر یک چه شرق چه غرب
 نه کوه سیاه بلکه کوه گناه
 که بیداد کردند عثمانیان
 مکافات آن پیش پایافتند
 وزان در گذر داشت رانی دگر
 بجهتند از شیخ الاسلام رای
 نهانی یکی مجلس آراستند
 بگری نشاند نقش مراد

| | |
|---|--|
| <p>ولی بخیر زمین که نقشه بر آب
 نقش و نگار جهان دل بند
 ز دنیا و دولت فاجون ندید
 موافق چه تدبیر و تقدر شد
 همین بود آرسی مراد جهان
 مرادی بچندین دعا خواسته
 به تخت پدر جای علیه حمید
 بگو فتنه نبشین که برخاست او
 مه و خور ز اورنگ نیلی فتاد
 دم فتنه خیل و جالیان
 بروزی که صح قیامت مید
 فرستاد لشکر پئے گوشمال
 سران بر سر سرکشان خستند
 بتیغ را رانده ببلناریان
 ز پولاد شمشیرشان گاه حرب
 هنوز این همه فتنه نبسته بود</p> | <p>کشیدند و خواهند از ان فتح باب
 که باشد نگارین بخون این پرند
 عزیز جهان آخر از جان برید
 قرآن گوشه گیر این جهانگیر شد
 که این داد گرد داد جهان
 بصد آرزو از خدا خواسته
 بود سایه حق بعرش مجید
 فلک پشت غم شوک شده است او
 که ادب امی بر تخت زرین نهاد
 چو عیسی فرود آمد از آسمان
 مر این آفتاب ز افق سرکشید
 سر سرکشان تا کند باطل
 بیکت استر کارشان خستند
 پر آورده دود از تن ناریان
 شده خرو چون سر بر آفتاب
 که ناگه بلائی دگر رود نمود</p> |
|---|--|

حمایت شهنشاه روس بجال سرکشان

| | |
|--|---|
| <p>شهنشاه روس لگزند بنام
 اگر قات خود قات اقلیم اوست
 ز بس تیغ نیزش که خوریز هست</p> | <p>که باشد کشورستانی مدام
 و گر ماه آن حلقه میم اوست
 بچنگش مگر روح چنگیز هست</p> |
|--|---|

ز عمری ^{سینه} کرده چندی بروم
 برون سینه گویم چو آئینه داشت
 تبر کان شده چهره در که داشت
 گهی برابر انیان رنجیده
 گهی فوج شاه بخار شکست
 چو دانست که حکم سلطان دوم
 به بیان شکستن که حیت است
 سلطان داشت از ره داور
 در آن خود سر خود پندش بود
 گرخواست از کارشان کرد باز
 بود چشم ضیاء بر مرغ بام
 دگر نامه همچو خسترم بهشت
 که از دست ترکان حق ناتوان
 نه اندر جگر ایشان بی بجوی
 رسد آه شان تا بچارم سپهر
 چو باشائی آید درگاه میر
 دلش در کین نصرا را بود
 در دنیا که با اینهمه زور ز آرد
 چو داد کشور کشائی دهم
 اگر صلح مارا سبک نیست
 نه من ملک خواهم نه دولت مال

ولی امین از جانش آن مرز بوم
 ولیکن درونی پراز کینه داشت
 گهی چرخ گشت و گهی خیره گشت
 پس از رنجین با هم آهسته
 تو گوئی که خار انجا را شکست
 کشیدند سر سبز و شادان دوم
 نه بیان دل عالمی را شکست
 که عیسیایان را در خود سر
 که در سر سر سر پندش بود
 ولی خود دلش بود در بند از
 که گر خیزد از بام افتد بدام
 بکشور خدا یان دیگر داشت
 بود جان عیسیایان بهر اس
 نه تابی بر خارشان بی بجوی
 ولی گوش ننهد کس از راه مهر
 نه باشا بود با شیه صید گیر
 شکارش همه مرغ عیسیا بود
 چنان مگر و شان چنین خوا و زار
 ازین بندگی شان پائی دهم
 دگر جنگ مارا از ان تنگ نیست
 ولیکن تبرکان دهم گو شمال

اگر بابت عالی ندارد قبول
 چو دیدن شاهان فرخنده خوی
 فرشتاد هر یک ز کار آگهان
 که در باب عالی فراهم شدند
 سخن آید از هر دوشی در میان
 که سلطان اگر داد دولت دهد
 که هم کیش مهم دین ایشان بود
 پذیرا اگر نیست این داری
 اگر رویان نیست آید شیم
 بر آشفست از ای شان آید کار
 اگر چشم یاری مرست است
 نه پابند ایامی ایامی ما
 کجا رفت آن عهد پیمان کجا
 کجا رفت آن عهد پیمان کجا
 ز آئین خود برگردیم ما
 کشاد آنچه با بدست کشاد
 بشنود قریب است در آن ما
 جهان جمله زیر و بر کرده ایم
 ز ما هر که سر تا بد افسرد
 نهد هر که سرشین ششم تلج
 درین خانه بیگانه را باز نیست

من و گوی می میان اسلامبول
 که سر رزده فتنه از چارسوی
 همنه و نادل کاروان
 بکنگاش هم بزم و هدم شدند
 دلی هر یکی شد برین همنان
 کسی را دینان حکومت و بد
 گرا نیسان بود کار آسان بود
 ز ما کس ندارد طمع یا وری
 دیگر رویان نیست آید شیم
 که ما را بود بس خداوند یار
 دیگر شهر یاری مرست است
 نه وابسته رای کس رای ما
 کجا رفت آن دین ایمان کجا
 کجا آن حکمت چانه درینش
 مگر دیم از هر چه کردیم ما
 بفرمان ما جایدادست و داد
 که این مملکت هست از آن ما
 بشنود این ملک سر کرده ایم
 ز افسر که خود عاقبت سرود
 بکیریم ساد و نخواهیم بلج
 در آید مهر و فاعاز نیست

| | |
|--|--|
| <p> بر آگنده شد آن همه آگین
 شود محو انجم بر آفتاب
 که آسان بی کار نتوان گرفت
 به نخل کهن میرساند گزند
 بعالم فروزی شود آفتاب
 سر خود رساند بعرش برین
 دم کار چایک سوار آمد
 کند افغان جانب دیوروس
 که با اندرین ره بنگارش
 بکفت حیل خرتیج و تیرش نبود
 بیدان رزم از شهبان بزم
 دم جان گزائی ز کزدم فروز
 کمر بست و شد بر جهان کارشک
 که رنگب رخ مهر و مهر بست
 که آمد سپه سواران جنگ </p> | <p> ز سلطان شنیدند چون این سخن
 بجایای خود رفت بر کتاب
 بماند انگزند ازین در سگفت
 چه دانست کان تو نهال بلند
 چه دانست کان کوکبانه تاب
 چه دانست کان تازه سنجین
 چه دانست کاین نو بکار آمده
 چه دانست کاسکندر سیف قوس
 و لیکن ازان گفته بنگارش
 چو از جنگ هرگز گزیرش نبود
 بر آمد چو غورشید با عزم عزم
 بر اگر است فوجی ز انجم فروز
 ازین سوی سلطان آید جنگ
 بشکر شکستن کله بشتکست
 بهر سو فرستاد فرمان جنگ </p> |
|--|--|

آغاز جنگ دوم و روس

| | |
|--|---|
| <p> بخون رختن می ز کف بختند
 بخون کرده چشمت ز زندگی
 نه پروا نهادن سوز خفتند
 که داند که ماهی که آرد بدست
 کادیه ۱۱ بیانی ۱۲ کادیه ۱۳ </p> | <p> دو پیشدیشگر بر آید خستند
 دو اسکندر از راه ارزندگی
 دو شمع از دو سو رخ برافروختند
 دو صیاد و گوی که افغانه است </p> |
|--|---|

و لشکر روان بیدیان کین
 در آن جنبش دو فوج گران
 شهنشاه چو آماده کار شد
 یکی داشت لشکر فزون از شمار
 ز سلطان گمانیکه سرتافتند
 بدرگاه او در پناه آمدند
 چو آنهم ز غور شنید رو تافتند
 بدریای دینوب آمد چشاه
 مرا این شور و غوغا سلطان بید
 بجنبید از جا در آن خطار
 ز ایوان بیدان زفت از کوه
 بعید الکیم از ره سروری
 که با لشکر ^{بشد} همچو سبیل روان
 بفرمان سلطانی آن سپاه
 تو گویی که مشد رهنما جبریل
 دوید و رسید رسانده باوج
 گرفتند ترکان چنان اهرار
 دو فوج از دو سو گشته سکار کش
 رسیده ز باران تو بے تفنگ
 برین جنگ آهنگ خنجر گذشت
 بستند بر آب یکبار پل
^{رویان ۱۲}

بجنبش در آمد زمان و زمین
 دو کوه از دو سو گشته گوی روان
 بیلغار خود بهم بیلغار شد
 دیگر سرکنان را بخود گردانید یار
 بیا بوس ادروری یافتند
 ششم کرده و داد خواه آمدند
 به پیشرا من ماه جایافتند
 بباهی گرفتن چو خشنده ماه
 که سیلاب سختی بسمان رسید
 که می داشت چون حق بکر زوار
 که گواست کی جنب از جای کوه
 اشارت شد از در که قصری
 شود سوی دریا چو دریا روان
 بدینوب چون ابر شد قطره زن
 که موسی روان شد و رود نیل
 ز صحرا بدر ابحار سی ز فوج
 که دلتنگ شد زن شهنشاه را
 دو دریای آتش در آمد بچوش
 ز صحرا بلیک زدریا ننگ
 که پیر فلک آن ورق در نوشت
 بیلاب از اند بسیار پل

سبک بسته آن حیران سپاه
 فروخته رویت نهما بر آب
 بر پرتاب تیرا هینتیر
 بدم آن عمارت پایان رسید
 بتوب عراذه بخیل دستور
 ازین سوختگی و سنگی خست
 ندانم که این تازه نیزنگ پست
 در اینجا بود رای رن اودر
 یکی از طع افسان گشته کور
 فلک حرفی طرغ ایجاد کرد
 وگرایش که سالاران رزمگاه
 که گشت کور و سوز آرد
 چنان حمله آرند برومی شتاب
 دلی شمرد پیکار هم وقت کار
 سباهی که در طاعتش است اوج
 کسی را که اقبال شد هم کاب
 ازان پس چو روی سپیش رفت
 چه گویم چهار بر رخا یا گذشت
 به برگ گلشنی سوختند
 نگاه غضب کرده هر سو باز
 اگر کاشکی ره سبازا برد

از تکان نه شد هیچکس نگ راه
 بنه نجه با بسته با هم شتاب
 بر دور است کرده بتدبیر
 قضا گفت ثواب آسمان شد پدید
 از درویشان کرده با که عبور
 نه یک سینه خست نه یک شکست
 سپهر از جنگ اینهمه تنگ پست
 که بر جای خود هست هر یک بجای
 که افتاده در گور از حسد گور
 که در جنگ نه کار پولا و کرد
 بدین حیل و مصلحت داده راه
 ازان سو بدین سو عبور آرد
 که یا غرق خون یا شود غرق آب
 همان میکنند کان کند کردگار
 نه از فوج بمیش بودنی ز موج
 نه کوشش بود سنگ راه و نآب
 بهر جا که شد شهر می از خویش رفت
 تو گویی ز سر آید در یگانه شت
 پی دانه حسرت منی سوختند
 در هر بر روی هر کس فرآرد
 زدن میجر از مرد دستار برد

| | |
|---|--|
| <p>اگر خارشش کرده تاراج گشت
 ستمها بابل و ست کرده شان
 نه شرم از سنج و نه ترس از خدا
 بدین ملک گیر می جو سیری کنند
 خود این ملک است ^{تاری} و دهند
 اگر داد این ست و گرداد این
 بلی پادشاهی شتابانی بود
 ز موری که پامال دوران شود
 ز کشور خندان بود باز خواست
 بیاساقی آن می که زور آورد
 و مادم از آن می بده ساغر م</p> | <p>و گر مطیع برده چوب گشت
 نه بر کس که بر خود جفا کرده شان
 نه عار از جفا و نه بیم از سزا
 بترکان چرا خنده گیر می کنند
 ستم بین که شامت بترکان نهند
 نه دنیا بماند بجای دهنه دین
 نگهبان و گله رانی بود
 چه دانی جفا بر سلیمان شود
 که کار جهان نکرد راست
 دماغ جهان را بشور آورد
 که با لشکر غم ستیز آورد</p> |
|---|--|

مقابله روم و روس در پلونه

| | |
|--|---|
| <p>درین که در خواستش ملک نجم
 کمانها بخون رنگین کرده زخم
 هوس سروران آکند پامال
 با بزرگ و گره بر چین چین فرن
 دل پادشاهان بود ریش تر
 چو جابر سر تخت زرین گشتند
 هوس راهبر چون نمرد و شد
 کجا تا کجا را ز این شست خاک</p> | <p>جهانی بود تشنه خون هم
 زهر چه از بهر این چند ده
 چه سرا رود و سر ملک مال
 در کین مزن مین مزن
 که دارند حسن و هوا بیشتر
 عجب نیست گر قصد ^{تعلیل} پودین کنند
 بسوی فلک رفت و مرد و شد
 باب آتش سگ تا سماک</p> |
|--|---|

هوس هر کجا دانه خرمن کند
 گذارش گردانستان ^{چشمه} ستیز
 که چون رویان هر طرف نختید
 بر آشفست سلطان ازین اردگیر
 که سالار عثمان جنگ زامی
 برآر است ^{چشمه} بهشت شکن
 همه کاروان و قواعه شناس
 همه نوجوانان با هوت پوش
 بدشن کشی حبله صاحب ^{چشمه} شکوه
 بفرستگ ^{چشمه} ام هنگام ناموس جنگ
 براه شکار آنهمه درع پوش
 پیاده سواره چه شیخ و چه شایب
 پیاده چو آب سواره چو باد
 بطرز ^{چشمه} فتنه پیشگان وقت کار
 گهی مهره از کیسه بیرون نهان
^{چشمه} سپهبد ^{چشمه} هم از شوق روز نبرد
 در ره را نیفتند در برز ^{چشمه} جنگ
 برنش را از ^{چشمه} بجز بیان عار بود
 از ان از سپر کرد و دشمن کنار
 سپر که داغ دل انگاشتی
 نخستین سو باب عالی تمامت

بخواد که پروین بدامن کند
 بدینگونه نوک قلم کرده تیز
 بهر ناحیه ^{چشمه} فتنه انگیزند
 بفرمود بنوشت فرمان دیر
 ز ^{چشمه} ابوان ^{چشمه} میدان ^{چشمه} شوره گرای
 قشونی ز زکان ^{چشمه} شمشیر زن
 چو ایان خود حمله محکم اساس
 بنجا ^{چشمه} کشتی ^{چشمه} جامه تش فروش
 پر از کژدم و مار مانند کوه
 سبق برده در جنگ اهل فرنگ
 چو صیاد پیوسته دامن بدوش
 نه آن را شمار و نه این احساب
 باعدای فوج و باشرار ^{چشمه} عا و
 بیکدست مهره بیکدست مار
 گهی مار را بر هوا سر دهند
 سلح بر تن خویشان است کرد
 سراپا شده دیده در راه جنگ
 قز ^{چشمه} اگند ^{چشمه} هم در برش بار بود
 که ^{چشمه} می بود در سایه ^{چشمه} کردگار
 همه نقطه باطل انگاشتی
 اهبازت طلب کرده و باریافت

چو پرتاب تیر از کماندار ماند
 کمان کرد از راستی تیر را
 چو خود خواند گارش بر غیش خواند
 بسی رفت در کار تا درگاه
 سپس بر کف شاه بیت گرفت
 بصدق صفای زده کسب نور
 به نشت هبوطی بر آفتاب
 در آمد بسوی پلونه دماشت
 حصاری گردوی از خار هشت
 بکند یک شت آور از هشت
 به کوی و بر زن بخت گرفت
 بهر پایه لشکری را گذاشت
 بهر انفری از دها پیکری
 بهر سوی آن کنده تویی بزرگ
 چنان تو بها چنین تاب تب
 از آله چو پیل دآن پای پیل
 تو گویی که در راه دفرخ تمام
 شهنش از ان سوی با خبر لان
 ملکوت و گر گوی اسکو بلون
 بسی انفران دگر ب شمار
 جهان بان و لشکر جهان در جهان

ادب یک قدم پیش از ان زماند
 که بوسید خاک در میر را
 تو گویی ز فرشتش بهر شش رساند
 نیایش در بانها نوازش شاه
 زمین را بوسید رخصت گرفت
 در آمد چو ماه در آمد چو نور
 چو بر آب خاک چو بر آفتاب
 قضا در رکاب قضا در عنان
 بیکباره محکم تر از باره ساخت
 یکی کنده برگرد آن کند شت
 نه باسیم و زر بل باهن گرفت
 بهر شکر می انفری گذاشت
 بهر آذ و با پیکری لشکری
 چو بالایی چاه از دهای ترگ
 بگردون گردنده راس ذنب
 که خرطوم پیل بیالای پیل
 شده باز بر حصان صبح و شام
 بر آراسته لشکری از یلان
 بشکر کشی بر کشیدند نو
 نه صدنی دو صد بل هزاران هزار
 عنان در عنان و شان در شان

همه نیزه بازان گردن فراز
 بنوک سان در فلک رخنه گر
 به تیر و سان جمله خیر اوژنان
 بر آورده از توپا پیش می
 دهن کرده و توپا همچو غار
 تو گوئی نهنگان دریای شور
 که گوید که توپا فنی خفته است
 زنده نش این اثر واپیکران
 ز فلما چو مار و چو سوراخ مار
 غذاش شب روز آهن بود
 شود نرم در روژه پولاد که
 نشسته دلیران بهشت گرگ
 اشارت چنین شد بفرمان شاه
 که یکبارگی بر بلوکه زند
 اگر ارمنی بود در کرب بنی
 قدم بر قدم بر سر کف بجفت
 بهر ترک تازی نشسته زند
 نماده کسی کیفیت پیش و پس
 چنان گشته از هر طرف گرم غیر
 نکر دهند در حمله بکیم درنگ
 گهی خفته بر خاک مانند مار

به بهرام خونخوار سرگرم راز
 به تیر و کمان به هوا جان شک
 چو شیران بر حمله در نیتان
 یکی آهین بازه از چاروی
 که از وی بر آید فنی و مار
 گر فتنه و بردند آخا بزور
 که این فتنه را از دها گفته است
 بشوزند چون گاه کوه گران
 در و مهره چوین کوفه میش دار
 که آهن دل و آهین تن بود
 کند خورده را همچنان باز فنی
 چو چاق کش جابود تیغ
 به اسب و اسبیدان ساه
 که همچون بلوکه زهم شکست
 بر آورده باز وی آهین
 کرد در کمرش کفش صفت بصف
 بهر تیر و تیرنی نقشگی زدند
 همه همه و همشگ و منفس
 که دست از عنان رفته و بازیر
 سپید زدی باگت اسب تیغ
 گهی ره گرانیده چون سوار

گهی چون کمان گاه مانند تیر
 گهی گرد همچون حصاری شده
 بی هم روان گاه مانند مور
 بر آوده بزم را با بنگ زیر
 بکار خداوند سرگرم کار
 بشوق جودی سرافکنده پیش
 دل از مهر آرزوم بدو خست
 گهی در قیام و گهی در نقود
 یکی ندیده گردیده خود در مصاف
 رسانند بر عرش تکبیر را
 نه شمشیر میگردونی تیر کرد
 که گوئی هم آغوش حوران شدند
 یکی در سفر شد یکی در جهان
 شده رزگه قباله گاه محوش
 یکی در کمین و یکی در ستیز

گهی راست که خنم چه براه چه پیر
 گهی حلقه مانند ماری شده
 کفل بر کفل گاه با هم جوگر
 دو صد فیر کردند بر یک نفر
 ازین سومی ترکان طاعت گذار
 وضو کرده هر یک بخواب پیش
 نمازی بخون جامها نشست
 گهی در رکوع و گهی در سجود
 یکی گرم سینه و یکی در طوفان
 شمرند محراب شمشیر را
 به پیگار کار یک تکیه کرد
 چنان سومی شمشیر عریان شدند
 روار در افتاد در آتش آن
 ز بس آتش افزای دم و دس
 بدینگونه چندمی در آید و زیز

تحریر شهنشاه زار جنگ و پیگار

ز رخ گاه آمد سو قلب گاه
 کران تا کران صفت صفت گفت
 این تیغ و تیر باین دروغ و ترگ
 نمی آید از دست تان هیچکار
 چرا کشته چون تیشه سر برنگون

شهنشاه روزی بمرض سپاه
 زار و دهن^{۱۷} در زمان هر طرف گفت
 در دنیا که با اینهمه سازد برگ
 باین یال و گویال این بزد بار
 بیوننه نه خار است نی بے ستون

گر آن هست آتش شامیج آب
 ز طعن شهنشاه و تشنجه می
 چو دوارا هر یک مدارا نمود
 که فردا بیاری اقبال و محبت
 بنا لید هر یک که تازنده ایم
 به بینی که فردا چسای می کنیم
 شهنشه قومی دل چو شد از پناه
 بیا ساقی آن می که هوش آورد
 بمن ده که تنها بگردون زخم

بگو شد کاتش نشیند شباب
 چو شد رنگ شان ز دوزخ پزخوی
 نهان آنچه بود آسنگار نمود
 بگو شد در کار و بیگار سخت
 شه و حکم شه را بجان بنده ایم
 چه بیگار با بر ملا می کنیم
 شد از رز که جانب خوابگاه
 بیک جرعه خوف بخوش آورد
 بخورشید تابان شب خون زخم

شبک مدن در زنگاه

چو خاقان چین را جشن ده زیر
 از ان دلربا العبتان گفت
 که اکب درخشان شب تیره بود
 خزیده بسور اخمار و مور
 بتیره ز شوریدن آمد خوش
 شب از تیرگی همچو بیتاره بود
 فردا فتنه شمشیرها در نیام
 و دشکر بر آسود از ترکشاز
 شد از خواب خور هر کسی تلکام
 یکی را ز دل رفته صبر و قرار
 که فردا چه بر روی کار آورند

بسی لبست چینی آمد اسیر
 بر می چهره جامی خاقان گرفت
 چو زنگی که در خنده دندان نمود
 بر آسوده در آتیا نها طیور
 نقیبان بر آورده هر سو خروش
 سگان را ز غوغا گلو پاره بود
 چو شیران بر حمله اندر کشام
 تا ساگه هر یک ز نترسید
 که فرما همان آتش باشد بجایم
 نمی برد خواهش درین خطر ار
 چه سرا که بالامی دار آورند

| | |
|---|--|
| <p> اگر اجامی باشد بالای نین
 اگر دست باشد نگارین بخون
 یکی بود بیدار چون بخت خویش
 که یارب شهم را سحرگاه کن
 بصبح شهادت بترامم بده
 اگر انگند آسمان بر زمین
 اگر اجامه در بر بود نیگون
 نیایش کنان ستر انگنده پیش
 در از دست این قصه کوتاه کن
 درین ظلمت آب حیاتم بده </p> | <p> اگر اجامی باشد بالای نین
 اگر دست باشد نگارین بخون
 یکی بود بیدار چون بخت خویش
 که یارب شهم را سحرگاه کن
 بصبح شهادت بترامم بده </p> |
|---|--|

فحشای عثمان پاشا سپه دار سلطان

| | |
|--|--|
| <p> بعالم گرفتار علم بر کشید
 ستر دنا زین لوح فیزده زنگ
 چو سیلاب سخت از دو سو خفتند
 دو ابرسیه در خروش آمده
 چو تیاره وثابت افزون دم
 که بیدار بخت شهنشاه روس
 که بدخواه سلطان خردگوشتال
 کزد خون ترکان در آمد بچوش
 که اسی مرد میدان بیدان در آ
 که در سینه دلهما از ان می طپید
 که باشد کلید در سنج تن
 نکرده نهان نظمی و فی شسته ری
 یلان چون نهنگان بخون گشته غرق
 بر پرواز چون گاه کوه آمده
 جهان را پر از فتنه و شور کرد </p> | <p> چو ففتور چین سیر ز خا در کشید
 نه آن زنگنه ای که بونی پیکرنگ
 دو لشکر بهم دیگر آمیختند
 دو در یاسی کش بچوش آمده
 چه رومی چه روسی دو لشکر بهم
 خرد نشسته اد هر طرف طبل و کوس
 دهل زن بزمی دهل زد و دوال
 برون آمد از ناخنی ترکی خروش
 در آمد بهر نه درانی در آ
 زهر سو جرس ناله های کشید
 نقیبان بهر سو خردشان چو میخ
 بیدان دو دیدند از چار سوسی
 خرد و خشد رعد در خشد برق
 صف زنده پیلان ستوده آمده
 زهر سوسی روسی سپه زور کرد </p> |
|--|--|

روان پیش پیش از دپاسکی
 پس تو پیرفت هر یک دیر
 عنان بر عنان و فصل بر فصل
 رخسار کرده خالی و پُر دمدم
 بدین رسم در پیش می ناختند
 قضاگر کسی را دایمی نشاند
 فلک بانگ میزد که این پیشتر
 رسیدند پیرامن رومیستان
 ز بس گوته در قلب گاه افتاد
 بیکبارگی مسکین در گرفت
 باین در گرفتن که دلگیر بود
 دل از دست دادند تیرا فلکان
 شهنش^ی بچو^ی چو خنده هور
 نظر کرد در طالع^ی ز دوس دوم
 چو دید اینکه رومی گشت پست
 گهی دشتها بر سرین میزدی
 سپه آن طرف گو امامی ننگد
 بنام که ناخورده میست شد
 پیرا^ی فیری شاه را برگرفت
 ولی غافل از خبت فرزند نال
 سپه^ی دار عثمان جنگ آزادی

چو انبوه کژدم ز پس لشکری
 چو رده که باشد بدنبال شیر
 شان بر شان و فصل بر فصل
 چو اهل کرم کیسه پر درم
 بهر دوا و صد مهره می باختند
 قدر دیگر می را بجایش رساند
 سپه پیشتر می شد و پیشتر
 بگیرند تا دامن رومیان
 هر اسی بترکی سپاه افتاد
 زمین تا بچرخ برین در گرفت
 گرفته مزن کان ز تقدیر بود
 که گردند^ی پادشاهی چون کمان
 بکفت دور بینی دیدی ز دور
 فراز رعد همچو اهل نجوم
 برو لشکر رومیان یافت و ست
 گهی پایا بر زمین میزدی
 نه اینجا کله بر هوا می ننگد
 گوشت شد بلکه از دست شد
 که رومی بهین هجومه در گرفت
 که^ی زود آید برین از دبال
 خردمند دانا دل تیز رای

محیطی و چون کوه آتش بجوش
 تشرید از پشت گرمی بخت
 یکی جامه سنج در بر کشید
 دو گانه ادا کرد و بگریست زار
 نخ از عجز نالید بر خاک پاک
 سپه مقدمی کشت او مقتدا
 نیایش کنان با رخ تابناک
 ندانم بکشش چه تمیز گفت
 ز حاجت اشاده شد بر کین
 سرانش پذیرفته او هر گشت
 بجوشید و تپتی بر نگاورید
 گه در یار و گه در یمن
 سمنش که می گشت در کوه و دشت
 و گزبانده بر شد بر رخسار
 ز بس بود اینهم برفتار چست
 بر آمد و گر بر هیون سوم
 بدم اختری بود و بنا که دار
 بسم پیکر هنگران میزد
 در خنده رخشی چو از گشت
 ز بهر چنین تو سن شاهوار
 سپید چو پیشش آرام یافت

نهنگی بکفت از دمانی بدوش
 که دیوار سست و سیلا سخت
 چو خورشید از شفق بر کشید
 سپه هم شد از گریه ایش شکبار
 کلید در دست خستی بنجاک
 سپه بدعا کرد و اجابت خدا
 چو تمیز برداشت سر از خاک
 که بر خاست از جای و بگریست
 بر عی که بالای منبر خطیب
 نه گوهر که گوش جهانی بسفت
 گه در ازل بود و گه در ابد
 گه بر سپهر و گه بر زمین
 ز بس تیز رفت از جهان در گشت
 در خشان و در خشی حامل بر
 روان شد پس اهورا نخست
 که طاقوس دم بود و پلا و دم
 کزان روس ایترا شد و زنگار
 که بر آهنگین پیران میزد
 که شیر آخورا و سوز و یوراب
 ببا سیتا رخی چنین شادوار
 فلک را بفرمان خود رام یافت
 یعنی اسب

بدان فوجی آمد سو فوج موس
 قضا شد گمان و قدر گشت تیر
 گه بر صف است دیدی که فیر
 گه بر بیان بانگ بر زد که بس
 گم آمد لقاقت دلاسا نمود
 گهی بر صف زنده پیلان دلیر
 بسکوی برایشیم با تیغ و ترک
 بهر حمله قلب لشکر شکست
 بسکوی غارتی از راه زور
 سوار سی زردی سپه شد دید
 یکی نیزه می داشت غالب پشت
 چنان بر هوایش بود از سمنند
 چو بر نیزه مروگران ساق بود
 دلیران که بر توپ می سختند
 ز دمی هر یکی خویش با یرشان
 خدنگ دسان خورده بر یکدگر
 بترکی سپه بانگ بر زد فقیب
 ز هر سوی ترکان بخواری
 میلین زد بر ایسر بر این بیار
 دو لشکر در آیمخت چون اردنور
 بهر طمطمه طومانی آیمختند

که داماد در حمله گاه عروس
 زمین گفت بالا فلک گفت زیر
 گه جانب چپ دیدی که سیر
 گهی بر صف پیش اندی که پس
 عیار سهند آشکارا نمود
 شدمی حمله آورد چو بر گل شیر
 بداندیش اکرده دعوت برگ
 که بهتا برایشیم از شکست
 بخندق شده سنگ ماه عیور
 چو مغلوب زد که غالب رسید
 بنافش سپرد بر آذر پشت
 که افغان زردی سپه شد بلند
 مگو نیزه کان نخل فواق بود
 چو موران باری در آیمختند
 چو بر شعله شمع پروانگان
 بدوتی که اهل هوس نشکر
 که نصر من الله و فتح قریب
 شده حمله آورد سیکبارگی
 پیاده بر آورده گرد از سوار
 دور یا یکی شد چه شیرین چه شور
 بهر لعل برقی همی رختند

ولی اختر رویان گشت پست
 نشد هیچ منصوبه سودمند
 سواری که محبت راه نجات
 هر آنکس که می تافتی روزین
 دل از دست دادند تو پنگنان
 کس از دست آن تیر تان نیست
 بهر سوز آسید آن باد سخت
 ز بس گرد بر ترک جوشن زدند
 یکی ناله سر کرد و دیگر تفنگ
 ز بس گشته شد شیشه از خوب ز
 از آن تیر و دستان بهنگام کار
 ز بر گشتگهای محبت زبون
 در آمد ز پاس و موزدن شان
 لوائی نظف کرده ترکان لبند
 بکس شد از شربت مرگ سپر
 بسی خانه کان روز بر باد شد

که دل رفت از دست از کار دست
 که بکست فزین بسی پل بند
 اجل اسیر اند ^{بین مقام اعلا} بر کس که مانع
 تفکین سزوی تن بریش حین
 ولیکن سلامت نبردند جان
 بجز ترکان جیت جهان نیست
 سزا تن قتادی چو سبک خیز
 مگر سکه چون زر باهن زدند
 گراین سبک بر سینه روان جنگ
 نه جا در سقر ماندونی درشت
 چو مزدور کابل اجل شرسار
 شده رایشت رویان سرنگون
 علم گشته خواره خون شان
 که شد در جهان نام عثمان لبند
 با کس که آن ننده آمد اسیر
 بجز اینکه زندانی آباد شد

مضطرب شدن شهنشاه روس

شهنشاه چون از غمر کوه دید
 فرور نخت از چشم غمیده خون
 در انداخت بر چهره خود قلاب
 سبک از سر کوه آمد مسرود

که روسی سپه را هنرست رسید
 دلش خون جگر خون دیده خون
 جهان تیره شد چون گرفت قلاب
 بلی آفتاب سر کوه بود

| | |
|--|--|
| <p>چو دانست که هو کند صید شیر
همش شست و هم رفت باهی دست
ولیکن لب از خنده بیزار بود</p> | <p>بی صید بود در آمد دلیر
بناهی گشتن در فکند شست
رخ چون گلشن زعفران بار بود</p> |
| <p>خبر دادن عثمان پاشا از فتحانی سلطان دوم</p> | |
| <p>غنیست دست آمدن حجاب
سلطان خبر داد او پل زگران
عدو کرد پی گم به بیکار من
سز و گریه چین گنج و نصرت بند
جهانی ز شادی پر آوازه شد
مخاطب عثمان غازی شد او
که گلگون کسند چهره زرد من
دزد و بر من آتش گلستان بخود</p> | <p>سپه دار عثمان چو شد فتحاب
بسر رشته تلکرافت از مضان
که اقبال سلطان چو شد یار من
و مهرت کسی را که عزت دهند
از ان مرده سلطان چو گلزار شد
ز بس لائق سرفرازی شد او
بیاساتی آن دار و در دمن
بن ده که دل شاد و خندان شود</p> |
| <p>خالی شدن پلونه از عثمان پاشا</p> | |
| <p>که که لعل و که خیزد آتش ز رنگ
یکی می بجام و یکی خون بجام
یکی را دهد جائی اندر خلافت
سگان را بشیران در آرد بشور
گل از خار می بید آزارها
بسی مرغ زیرک در آرد بلام
نه آزار ده کوگر فقار نیست
ز زندان بر آرد بایوان برد</p> | <p>چه نیزنگ دارد جهان دورنگ
ز خنجر چرخ بجاده فام
یکی را بود یابی اندر رکاب
و ده گرگ را پنجه صید گور
خان را بود روز باز آرد
کند مشق صید گنی صبح و شام
دلی نیست کز دمی ساز نیست
اکی یوسف را بزند ان برد</p> |

گهی صلح را جنگ گردد سبب
 ز خونریزی آسایش آرد پدید
 کتایش بدید آرد از بستگی
 گزارنده سرگذشت نخست
 که چون خود روی نویی نکست
 برابر و گره زد بکینج استن
 ز شهروده و دشت در بحر و بر
 بجای کسی از اهل لشکر نماند
 ز دیو پویه چندانکه بیک نظر
 چه گاه و سپهر چه گاه دزمین
 هوا آنقدر گرم شد از هجوم
 ز انبوه فوج یار و یمن
 شد از بسکه در غم گاه و بند
 گل از خاک جان میدن ^ق نیت
 و گر کرده گرد پلونه هجوم
 ز یک سوی و سی صف بصف
 به بستند بر رویان راه راه
 از ان گشته بر رویان کازنگ
 نه بار و نه حذر آنکه به بر صاف
 تهی کیسه ها گشته از کار توس
 نه از خوردنی ماند در خور و شان

یو دوار و تلخ تیار تب
 شود خون چو فاسد بیاید کشید
 کند کار بر مرهم جگر خستگی
 چنین می گزارد سخن ادرست
 بجنگ لکزد کمر باز بست
 بفرمود لشکر بر آراستن
 شده لشکری جمع بحد و مر
 و گر ماند جز پیر لاغر نماند
 نشد به شهر جز به تیغ و سپر
 راه کشتن بدیدان کین
 که بگذاختی سنگ مانند موم
 نیامد برون دست از آستین
 زمین پر ز گردان هوا پر ز گرد
 غم از ابر راه چکیدن نیافت
 ستوه از هجوم آمد آن مرزوم
 کلدار رومانیه یک طرف
 گرفته از هر طرف ماه را
 که آخر شد و حمله سالان جنگ
 کند روزی چند دیگر گفت
 و لیکن پرازد شود سر با کوس
 دلی همچنان ز درنا و زرد شان

زنا خوردن از جان خود گشته سیر
 نشد هیچکس بیدل از خط نمان
 حتی از علف آمد آن عرصه گاه
 سپیدار عثمان چو این حال دید
 یکی با سران سپه شد دوچار
 که در وقت طوفان دیلا سخت
 شدن غرقه در آب تنج و نشان
 شود بخت اگر یار چون جبریل
 بهر سو کنم حمله با این سپاه
 بسی رفت ز شکو گفت و گفت
 نماند چو در پیده آواز کوس
 ازان حلقه آمد برون چون نظر
 شنشاه چون زان خبردار شد
 بر آراشت فوجی بزرگین جرس
 جناحی بر آرد بر باصد خروش
 ز فوج یمن و گرد و یسار
 به پرتاب تیرنی ز هر یک طرف
 بهر پای لشکر بی حساب
 بدینال هر توپ از بهر کار
 از آن سوی رومی سپه در تاب
 ز توپ و تفنگ نخه در کار بود

بخون خوردن بدگالان لیر
 که خوردند بر سینه زخم نشان
 ستوران چون کوه گشته چو گاه
 بیکباره آتش جیش بر تلخ
 چنین کرد و از همان آشکار
 ازین در طه برون توان برد
 بود بهتر از مرگ بی آب نشان
 و هم کوچه در راه مار و دیل
 اگر کوه باشد توان کرد راه
 پذیرنده پذیرفت و گونیه گفت
 شد آنکه ازین حال حابوس موس
 دوید و رسید و رساند این خبر
 تو گوئی که از خواب بیدار شد
 چو هفت آسمان تو بخوبین پس
 چو دیوار اسکندر از هفت جوش
 کشیده چو در گنگ محکم حصار
 کشیده بدینال هم چند صف
 بهر گام تویی بعد آب تاب
 بکیو سپاده بکیو سوار
 چو بر صید در آید و تیهو عقاب
 بسی از راه که پُر بار بود

هم آن ناکه مجروح بودند و زار
 گرفتند و بردند همراه خویش
 چنان آمدند از یلونه بیرون
 بروسی جناح آن چنان تاختند
 شده برهم از بسکه میدان کین
 ز بس تیر و ناچ و دادم زدند
 نه از تو پانی دنی از تفنگ
 و هر مورخ چای گذشته چنان
 چه بر قلب و سی در آتش گشت
 یکی ساعقه سر ساقه کشید
 در آن سید ز بالای زمین
 فلک گر چه آتش کند و در از پای
 چو دیدند نام آوران در سران
 نمودند هر یک کزین ترک تاز
 برین گفته هر یک بجار آمده
 یناگاه جاسوس آگاه کرد
 چو از ماتی یافت بجای ما
 نذر انا شد اگر تال من
 که ناگاه آن فتنه هم رونمود
 لگو لشکر از هر کس را آمده
 فرو ریخت بروسی از هر کنار

و گر رخت و اسباب بسیار
 سپه از پس توها پیش پیش
 که از هر دو سو شدند و آن جوی سخن
 که پیشیان را پس انداختند
 یکین گشت ای سرشار تیرین
 چو فرکان چه صفها که برهم زدند
 نه از او دوازده تنی از پیک
 که از هفت خوان رستم داستان
 به پیکار ساقه کشادند دست
 بیان سپه در عثمان رسید
 تو گوئی فتاد آسمان بر زمین
 و لیکن چو پایش نشد دل بجای
 که از پا در آمد سر سرور آن
 بسوی یلونه توان رفت باز
 ستیزه گشتان ره سوار آمده
 که ننگا ه تاراج بدخواه کرد
 درون رفت و شست بجای
 رسید شکرانیک بنال من
 چرا گنده شد هر طرف بمچو دو
 که ابر سیه ترا که بار آمده
 بیگانه ده بدو صد بصد بجزار

چنان فرج روسی نمود از دهم
 شد آن فرج پر کار میل جنگ
 عثمان^{۱۲} پسر ار فرزان^{۱۳} هوشمند
 بنود گفت کاین قت فراگشت
 نه سپید سراد حکم تقدیر کس
 بجای که سودی نباشد بجنگ
 چه حاصل که هنگام مردن مرا
 خصوصاً کسانیکه از وقت کار
 چرا لشکر را بخشند دهم^{۱۴}
 گر آرزو ده دل خسته جانی شود
 بهر حال چون جنگ بهتر ندید
 بترکان زد با بگ بس تند نیز
 کشیدند یک یک ز پیکار دست
 دو لشکر برآ سود از ترکست از
 سپیدار روسی در آمد دلیم
 بدو بیع خود داد عثمان زاد^{۱۵}
 بهاری از خواست بهر سپاه^{۱۶}
 دویدند در فتنه از هر طرف
 کباب تر دنان^{۱۷} گرد و پیر
 شکم شد پراز خورد دل ز درد
 ز بس گرم و سرخی دیدن شان

که شمشیر ناید برون از نیام
 ز پر کار بر نقطه شد کار تنگ
 بدانش دران کار شد کار بند
 که فرزانگی عین مرد انگشت
 رهسپار^{۱۸} نیوان گرفتن بخش
 نه جنگ است بکانه تنگ و تنگ
 بود خون حلقه بگردن مرا
 نه شب خواب^{۱۹} فی صبح کرده نهار
 همان به که خود را به دشمن دهم
 ازان به که دیران جهانی شود
 بجز صلح اصلاح دیگر ندید
 که با سخت طالع نشاید ستیز
 نظر بر نشان باز و پیکان بست
 در هزار هردو سوگست باز^{۲۰}
 چو شیر می که آید بنزد یک شیر
 که منت بجان جهانی نهاد
 که کاهیده بودند مانند کاه
 غلامان روسی طبقها بگفت
 گرفتند و خوردند و گشتند سیر
 کشیدند هم آه و هم آب سرد
 بدان خورد و نوش^{۲۱} رمیدن شان

فرستاد گردون چار اسبه شاه
 روان شد ^{شاه} شهنشاه برا و نیاز
 شهنشاه بستود و بنواختش
 بدست خودش داد شمشیر را
 نشد بر کسی آشکار آن هفت
 چو این دو کت تازه اشاهیت
^{شاه} شهنشاه را نیز همراه برد
 بر آینه دانشوران یک قلم
 میانجی بیاید همانا چنین
 چو صف او سوا بهم جمع بود
 سپس داد اودی نوین

که شد اختر رستم را جلوه گاه
 بیا بوش شاه آمده سرفراز
 بکری زر جایگه ساختش
 که شمشیر زید چنین شیر را
 شهنشاه چه گفت اوجاز و شهنشاه
 شو تهنک شاد و خرم تانفت
 که دور آن بدو این امانت پرد
 که او کرد در صلاح اصلاح هم
 که لبست صفرا و چو کنگبین
 قضاوت اندام اول کشد
 که تحلیل شد در دیر نه

بقیه حال بعد از خالی شدن پلونه و صلح با هم

کجا رستم از عرصه کارزار
 سخن باز اقم از آن پای لفر
 که روسی سپه چون پلونه گرفت
 بفرستاد سلیمان در آمدست
 ز شکا شهاب شب بردن آمده
 رعایای قارصین کینه داشت
 بهرجای آورده روی هجوم
 خشک دره و میان کن سخت
 بهرجا که روی سپه داشت جاک

که باشد هنوزم بدن عرصه کار
 برون آورد کلم از پوست منفر
 جهان صورت باز گونه گرفت
 که مهر سلیمانیش شد ز دست
 ولی کس چه داند که چون آمده
 که مختار با شاک داشت و گذشت
 چه در ارض ^{شهر} دوم چه در زمزم
 بجز باد کس خاک میدان نه بخت
 بان یای مردی نمیشد پای

| | |
|---|---|
| <p>ز هر منزلی جنگ ناکرده رفت
 ندام خود این مصلحت بوشان
 بیست خرد هست اینجا چه بیست
 بر اندازد هر کس قیاسی نمود
 ولیکن شود اینقدر آشکار
 هم بخت و طالع چو ساز شد
 بسرشته تلگراف از دوسو
 و دویصدم هزاران آمدند
 فرستاد هر یک میان خویش
 سخن چنین طراز گذارش گرفت
 سران از نگارش چو پرداختند
 چون خود نمودم بمیلان جنگ
 که خواهر شدن بعد ازین بودند</p> | <p>ندام چهار پس رده رفت
 که سلطان بدینگونه فرمودشان
 بگفتار هر روزه گوئی بیچ
 که دانند که در پرده پنهان چه بود
 که بر صلح و اصلاح افتاد کار
 ره آشتی از دوسو باز شد
 بجفتش در آمد رگ گفتگو
 سخنها بے در میان آمدند
 که ظاهر کنند از پنهان خویش
 گذارش نشود نگارش گرفت
 مسجل بمهر و نشان ساختند
 چه گویم که باشد چه تادان جنگ
 که آسمان میسر اندکزند</p> |
|---|---|

| | |
|---|---|
| <p>شهنشاه را این بیان نیست کم
 همان ماهی کش در آید شبست
 چو او کار بائے جهان کرد است
 بناچار دستوری بار داد
 نوازش بے کرد در کار او
 ز بس شاد و خرم سپیدار شد
 سر عزت او بگردن رسید</p> | <p>که بخیر او دارد اندازد نرم
 بناچار بابت دادن دوست
 همان داد خود او باز خواست
 که رخصت بنشان سپیدار داد
 نمود آنچه آمد سرا و اراد
 سهی سردار شاخ پر بار شد
 که پا بوس خدمت بجا آوردید</p> |
|---|---|

| | |
|--|--|
| <p> بهر سومی کرده هجوم ابل روم
 لگو آب جو آبرو آیده
 سکه ناسماز و صلائی بعام
 کو اکب بنظاره خیره شدند
 نوازندگان در نوا آیده
 هو الاله و گل بره کرد بار
 روان گشت گویی که دریای جود
 بلی قطره آخر بهمان رسید
 که سلطان به پیشانیش بوسید
 که تنهای عثمانی خاص بود
 جهان نیز شد از سر نو جوان
 بهر محفل ساز عشرت زدند
 بر آشگری زهره را خواستند
 بیاسود کلکم ز فرسودگی
 کشیدم زبان من هم آخر بکام
 نه مستی که از خود پرستی برو
 که طوبیما را ندوده را طلی کتم </p> | <p> سپردم آید از ان مرز بوم
 دیگر آب رفته بجو آیده
 همه فوج بحری بگاه سلام
 گردوی بهر سو پندیره شدند
 سپهرم بطل و در آیده
 خلک ایچم آورد بهر نشار
 چو از مرکب دودی آمد فرو
 نخستین پاپوس سلطان رسید
 مه و مهر را داغ بر دل نهاد
 لگو بوسه تنهای اخلاص بود
 جهاندار از بیکه شد شادمان
 بهر منزلی کوش نوبت زدند
 بهر خانه بز می بر آراستند
 چو حاصل بزرگان شد آسودگی
 چو شمشیر هارفت اندر نیام
 بیاساقی آن می که مستی بود
 بمن ده که جامی پرازی کتم </p> |
|--|--|

خاتمه کتاب

| | |
|--|---|
| <p> زبانی در کشتن ان از چون چند
 رگ آبر از درفتانی گذشت </p> | <p> الا ای سخن سخن دانش پسند
 علم از ره نکته رانی گذشت </p> |
|--|---|

زبان آوری تا کجا بید ریغ
 عنان در کش و پوی بر ارش من
 کمان را مکن نه که نخیر نیست
 چه گویم که شرم ازین گفته باد
 هنوزم بر کش و صد تیر است
 هنوزم بود همچنان تیغ تیر
 زبان تا بگفتار شد رام ما
 من این داستان را که لثم نگار
 را اخبار با آنچه اندو خستم
 را تقدیم و تاخیر بر من بگیر
 چون پذیرفت این نظم از من نظام
 چه خود نام این نامه بقیصرت
 مرا این داستان را که خوانیم ما
 را از رنگ نقش و نگار عزیز
 بهالش نوشت این چنین گلک من
 هزار و دویست و پنج و نو
 امیدم چنان هست از کردگار
 بود آرزویم ز درگاه او
 بیاساتی آن داده نشین

ستیزه نباید چو شد کند تیغ
 درین عرصه خود را بر آتش نزن
 نه نخیر در جبهه یک تیر نیست
 بنا گفته عذر م پذیرفته باد
 جهان بر زهر گون نخیر است
 هنوزم جهان دستگاه ستیز
 چه نخیر کان نیست در دام ما
 هانا زبانی بود یادگار
 سواد دل افروز از جستم
 گز و نیست اهل سخن را گزیر
 بنام آور نام بر آورده نام
 اگر قلب آن میسکنی بهتر است
 باند ز ما دُشمنانیم ما
 همین بس بود یادگار عزیز
 ازین نامه افزود قد بر سخن
 که دادم درین نامه و او خرد
 که باشم بر آهش دام استوار
 که رویه نگردانم از راه او
 که ماندست باقی زد و بر پین

بن ده که تاراج هوشم کند
 بتاراج هوشم خموشم کند

فِی التَّشْرِیحاتِ

تَشْوِی ید بیضا

کہ ہر بیت آن ذہب بحرین ذوقانیین مع التجنیس است کیلئے بحر سریع مطوی کسوف یا موقوف مفتعلن مفتعلن فاعلن یا فاعلات دہم رمل محذوف یا مقصور فاعلاتن فاعلاتن فاعلن یا فاعلات بلکہ اکثر ایسا تسکینہ سلسلہ بکار لگایا و قافیہ دارد و بعضے سراپا متقف و سمیع است و قطع نظر ازین صنائع و بدائع صنعت منقطع و منقوطہ و غیر منقوطہ و فوق النقاط تحت النقاط و قلب توی و حسن تحلیل و استنباع و غیرہ از حاسن فصاحت و لطافت بلاغت نیز ایراد یافتہ کہ پر تو سے ازین مثال در عالم مثال بر طبع کسے نماندہ - چونکہ ہم حقائق این تشوی و دو قائل این نقش نوی موقوف بر توفیق تجانیس بود اسدنا ضبط آن درین جدول لازم نمود :-

| شمار | اقسام تجانیس | تقریبات | امثال کہ اکثر ہم ازین تشوی است |
|------|-----------------------|--|--------------------------------|
| ۱ | تجنیس تام مائل | و متجانس در نوع و عدد ہیأت و ترتیب متفق و معنی مختلف بود | شور شور - روان روان |
| ۲ | تجنیس تام مستوفی | در عدد و ہیأت و ترتیب متفق و در نوع مختلف بود | روی روی - مدار مدار |
| ۳ | تجنیس مرکب تام متشابه | و تجنیس متحد الکتابت مرکب باشد یا مفرد مرکب | بالات بالات - کمند کمند |
| ۴ | تجنیس مرکب نام مفرد | و لفظ مختلف الکتابت مرکب باشد یا مفرد مرکب | دلبری دلبری - طبلسان طبلسان |
| ۵ | تجنیس مرکب مختلف | متفق الحروف و الترتیب و مختلف الکتابت و التلفظ | از اضان - ازان صامت |
| ۶ | تجنیس مرقو | و لفظ مرکب از کلمہ و جز و غیر مستقل کلمہ دیگر | تور آیتی - رایتی |
| ۷ | تجنیس صوتی | و لفظ متحد التلفظ کہ در یک حرفے کتب غیر لفظی باشد | جامہ بین - جامین |
| ۸ | تجنیس محسن | و لفظ از حروف غیر منقوطہ متحد الکتابت و مختلف الحروف | جرم مجرم - درواہمہ درواہمہ |
| ۹ | تجنیس ناقص متوج | در اول یکے ازد و متجانس حرف زائد باشد | سرافسر - جود و جود |
| ۱۰ | تجنیس ناقص متوسط | در وسط یکے ازد و لفظ حرفے زائد بود | برق بیرق - دراز دراز |
| ۱۱ | تجنیس ناقص مطون | در آخر یکے ازد و متجانس حرفے زائد باشد | بسل بسلمہ - موسی موسی |

| | | | |
|----|-------------------|--|--------------------------------|
| ۱۲ | تجنیس ناقص مذکر | در آن یک حرف از دو لفظ و یا سه حرف زائد باشد | یم یمن - نای نائین |
| ۱۳ | تجنیس مضارع | حروف هر دو متجانس متقارب المخرج بود | بادی حادی - راه راج |
| ۱۴ | تجنیس قلب کل | از قلب حروف لفظی علی الترتیب لفظی دیگر حاصل شود | نستج حقت - رام مار |
| ۱۵ | تجنیس قلب بعض | از قلب حروف غیر مرتب لفظی دیگر حاصل آید | مرحوم محروم - قمر رستم |
| ۱۶ | تجنیس جماع | آنچه در آن قلب بعض و حصر نه زائد بود | آذر - آرزو |
| ۱۷ | تجنیس مقلوب مجع | قلب لفظ اول مصرعی یا بی لفظ آخر آن واقع شود | مار زلف ادو لم را کرد رام |
| ۱۸ | تجنیس مقلوب تنوی | از قلب حروف مصرعی یا بی لفظی علی الترتیب همان مصرع یا بیت بر آید | ویده مانامه هم آن آمد دید |
| ۱۹ | تجنیس مزدوج | و متجانس در یک مصرع با هم متصل باشد | خبر تو خبر سحر برد - احمد احمد |
| ۲۰ | تجنیس خطی تصحیف | در لفظ متحد الخط و مختلف اللفظ مرکب از تمام متوطو یا بعض بود | یم نم - پید نشان بید نشان |
| ۲۱ | تجنیس اشتقاق | در لفظ از یک ماده حروف مشتق باشد | شکب - شکب |
| ۲۲ | تجنیس شبیه اشتقاق | در لفظ متشابه از ماده مختلف مشتق باشد | کش - کشاید |
| ۲۳ | تجنیس اشاره | بجاست لفظی با اشاره حاصل شود نه از لفظ | ریش بوسی با هم خود را نشاند |
| ۲۴ | تجنیس تبدل | در هر یک از دو متجانس و دو تجنیس مختلف باشد | بودر نورز - قو با طوبا |
| ۲۵ | تجنیس مرصع | از کلمات مصرعی متحد اللفظ و الکتابت معنی دیگر حاصل شود | طالب جوهر خری اینجا که هست |
| ۲۶ | تجنیس لاجز مثال | سوائے حرف اول همه حروف متجانس باشند | روضه حوضه - زرگاه درگاه |
| ۲۷ | تجنیس لاجز اجوف | سوائے حرف درمیانی همه حروف متجانس بوند | قصر - قصر |
| ۲۸ | تجنیس لاجز ناقص | سوائے حرف اخیر همه حروف متجانس باشند | آزار - آزاد |

تشریحات

۱۵۰. این حرف نما جناب کبر یا منادی سرالفتح فرق در اس معروض و معنی نگر خیال در دو وقت و یک دفعه است و فوق و زبده و خلاصه و خالص و انعم یعنی شراجه که از برج سازند و نوع از قوس باشد شبیه با غشک، شعور بود و بدولت کین و کثرت معروض و آشوب و غوغا و فریاد عشق و جنون و وحی و کوشش و زور و دشمن و پاکیزه و عاشق و ناسر و می کر نفر باشد پس این زمینی شور را در زمینی سر مذکور ضرب دهند در یک مصرع باشند و یک معنی محقق است بر محل صحیح جلوه نماید منشور فرمان پادشاهی درین شعر و تجنیس مرکب و مفروق است و تلافیه افسوس و تجنیس زائد حاصل آنکه سر از عشقت در تابست زانست زمین

۱۵۰ یا آنکه سرم که عنوان کتاب دجودست از سواد سودایت آرا یافته و سر بر نامه از نامت تاج پیرایشی دارد و بدانکه این شعر تمام متغی مسجع است و پنج قافیه دارد و معنا بر عایت قافیه رعنا بالث نوشته شد معنا نگار هم نام علی اے نگار نه معنی نگار و خزان نقش و کنایه از مستوق رعنا دورنگ خال نقطه سیاه و بر دیوانی حاصل آن کلمه قافیه معرفت تومی نگار دو رقم از خال تو جلوه مستوق رعنا دارد از خال مراد زینت هست یا بر دیاه باعتبار سواد نکته لفظ از رقم و رعنا نگار دو خال دارد یعنی دو نقطه دارد و نیز این شعر مضمون لوح قلم ظاهر می کند یا از قلم قلم مصنف مراد است و رعنا نگار بهین ثنوی که باعتبار دو و بحر رعنائی اے دورنگی دارد

۱۵۱ این شعر تمام متغی مسجع است و پنج قافیه دارد و در آخر تخنیش مرکب مفروق سرخیال و آغاز تحمید حمد کردن کتاب طاقت و رونق و فروغ حاصل آنکه اگر چه آغاز کتاب از مهر و ثنائے تست لیکن طاقت بیان توحید تو که دارد و هرگاه توحید ادا نشود تحمید نیز ادا نشود -

۱۵۲ این شعر هم چهار قافیه دارد و در آخر تخنیش مرکب تام مفروق بسمله بسم الله گفتن طلیسان بفتح اول کسر لام چادر لسان زبان این مسئله کنایه از حمد یا کتاب حاصل این مسئله را زبان طے می تواند کرد و شرط اینیکه بسم الله طلیسان مرحمت بر سر کشد و پیدا است که هر چه نیز بسم الی شروع کرده شود با تمام رسد نسبت طلیسان به بسم الله که بر سر بر نامه باشد ظاهر است -

۱۵۳ بسل با بسمه تخنیش زائد منزل بریدن قطع منزل کردن و اصل رنده این مرحله کنایه از حمد برید ففتح قاصد این شعر چهار قافیه دارد و حاصل هر که دل خسته بسم الله است و اصل هست بریدی کامل است چه کمال برید نیز منزل رسیدن است و پیدا است که هر چه با بسم الی شروع کرده شود با تمام رسد -

۱۵۴ بن یخ این غلظه بسم الله ربی خاصیم در یا عیسی دریم و غلظه صنعت مراعات النظیر حاصل زیرا این درخت در یا عیسی است که هر یک از صالحین و صالحات تشنه آفتاب اے طالب آنکه نکته این مراد آخر بسم الله است که حکیم ویم دران واقع است -

۱۵۵ یم نم صنعت تصحیف و تخنیش خطی حاصل از ر یا اے احسان تو سر خوشیم و در یا ایم از فیضان تو سر مست است مستی در یا باعتبار شور و گشت و موج ظاهر

۱۵۶ رائی شراب صاف معرون و شراب این شعر تمام متغی مسجع است و صافات و انصاف تخنیش زائد و طرفه صنعت نیز این که هر دو مصرع سوا اے حرف را د لام متحد در حروف و مختلف در کلمات است حاصل آنیکه بیایه رحم تو بنایت صاف است یا بن سبب صاف مرحمت تو ای شراب مرحمت تو در خور توصیف است

۱۵۷ نشان علامت و فرمان حاصل آنیکه این نه بختنا که گفته شد از بسم الله بیکت نام تو ظاهر شده اما بید نشان

بشیرانه یا نیمه نام و نشان مراد دنیا و اینها

۱۵۱ (۱) بان کلمه تنبیه زیاد و مخفف از یاد یعنی زائد حاصل نماند تو باعث از یاد و محتمل است ۱۲
 (۲) مرزبان زمیندار و گهباں زمین بی مرزبان در آخر تخنیش مرکب متشابه است حاصل مزرعه انعام تو
 بجه گهباں است اسب هیچ مانع ندارد هر یک از و متمتع می شود و زبان از نام تو بهره ایست بهشتار و لذت های
 فراوانی یا بدست سوط و بدوای اضافت حاصل درگاه اجلال تو بر ترازو دهم و گمان است
 و دخل در احوال تو بدگمانی است و نتیجه بدگمانی پشیمانی است سکه فرمان بر مطیع فرمان بر بضم با قاطع
 فرمان فرگاه یعنی حضرت حاصل فرمان بران مقبول و نافرمانان مردود درگاه تواند شد و دره بالضم و
 تشدید را در کلان تاب طاقت و پیچیدگی و آب در وقت و دره کسرتشید را تا زیاده تر شوکت و نشان
 و رفعت و نور و دره و دره صفت تخنیش خطی فرکان تخنیش زائد دره بضم و کسر تخنیش محسن
 تا تخنیش نام حاصل هر ذره راه است تاب گوهر دار و یا هر که خاک راه تو شد قیمتی پیدا کرد و تو بر کاران
 حکم تا زیاده دارد و سکه جدا در دیوار این شعر تمام مقف و مسجع است در آخر تخنیش مرکب متشابه حاصل
 هر ظلال مد نظر است بلکه در دیوار منظور نظر است سکه باشد جانور و شکاری پیران فرمان خاشه
 خاشاک است باشد حکم تو صاحب پیرست یعنی حکم تو قویست و خاشه راه تو بال باشد دار دایه ادنی از تو
 قوت اعلی دار داین شعر تمام مقف و مسجع در آخر تخنیش مرکب مفروق است باشد و خاشه تخنیش لاحق است
 سکه خنجر گلشنجر نام باشد سکه نفس دهن و دم تیغ و دم آب گویند خنجر تخنیش خطی و با سنج خاس لاحق
 بر و بضم و نفع تخنیش محرن آب و آتش مقابل حاصل تو آن قهاری که قهر از امتداد میازی و آتش غضبت
 آب خنجر را هم میوزد سکه بر کار ظلم نقاشی و دایره حلقه بضم و نا و عیار بر گوشه و کنار هر شے حاصل از جاه تو
 در آسمان در دهم و حیرت افتاد و خلق ایستاد بر کار و بر کار تخنیش محسن مرکب است و این را آسمان پر کار است
 که بدست قوت تو میگردد و دهر یک مطیع است بشیر بشارت دهنده تشکر استعاره از عفو و شیراز تشکر
 حاصل گر بین از بخش تو مزده میدهر چنانکه تشکر و جزو شیرست عفو لازم گیریتن سکه رایت علم مهر محبت
 و آفتاب آیت نشان و علامت حاصل قهر تو هم در حقیقت محبت است و آفتاب جلال و جمال و آتش و نور
 هر دو دار و قافیه اول تخنیش مرزود دوم نام مائل تهر و مهر آتش نور و در شمر تب سکه شیرین و شور
 اثبات مهر و قهر حاصل مهر تواند آب شیرین باعث تسکین است و تهر و چون آب شور سبب شورش سکه محرم
 بضم احرام کند و نفع را زدن حاصل چون محرم طواف خانه تو میکند زمزم فیض تو بیخوشند یا چون
 محرم جوش زمزم فیض می بیند از غایت و جدا میگردد و می قصد سکه نیل در یاس صرد رنگ حاصل

۱۵۱ احسان تو هم برخاک نیل را بیل دهم خم افلاک را بر از نیل کرد سلسله خاک کنایه از آدم قلب ناسرود دل چارقافیه هست آخر تجنیس تام حاصل یعنی هرگاه آدم از انعام تو کامل شد دلش از احکام تو جبار گردید که از بهشت خوشه چید اے گندم خورد و بر رویش شکن افتاد اے آثار طلال ظاهر شد سلسله ناری کنایه از ابلیس خاک مراد آدم آبی انکار کننده با دفریوزن و دیگر مکافات کار آبی شدن تباہ شدن این شعر جامع عناصر است حاصل ابلیس سجدۀ خاک نکرده بپاداش آن تباہ شد سلسله تاقیه یعنی گرداننده این تشبیه است اے هر که از در گردانند آب در حق او آتش شود اے رحمت بوسه رحمت گرداننده بایزید از او لیاست حاصل احراز لطف تو سر در دواش را از دقت تو مقصود هستند

۱۵۲ سلسله مصرع اول متعلق مصرع اول شعر بالا و مصرع ثانی متعلق مصرع ثانی سلسله هر چند تو قادر هستی اما نسبت تو بشکر کردن غلاف ادب است سلسله شأن حال و شوکت حاصل ایوان جلال تو دفع است گئی تمام کس ندارد سلسله کلابه ستاره از دل آه مراد محبوب مطلوب سلسله بر در گسار ان تشبیه مروجه جنبانی مژگان ظاهر فاعل دیدن و جنبانیدن مژگان حاصل بخشش مژگان در حقیقت مروجه جنبانیت بر دسے نکش و دشمن چشم جلوه دارد و سلسله بر کردن روشن گردانیدن و بلند نمودن و سر بلند شمی شمع روشن سلسله راه خوابیده راه پوشیده مخفی و از خانه خوابیده و بیدار تضاد سلسله تازه از تافتن یعنی دهنده و تازه دهنده و اگر تباہی تو قتیقه غائبه اے تا وقتیکه زنده باشیم سلسله زنی طرف تمام شعر صیغه مثنوی است زینبده و زری بنده تجنیس مرکب مفروق حاصل طاعت از ادا از تو عنایت می زبید سلسله بر کبر و تشدید احسان و نیکی آمو امر کرده شده تو معروف تجنیس مرکب تشابیه حاصل مادا سیکه فیض احسان تو برین فرمان بردار جاری باشد هر کس زانکس از فیض است فیض گردد فائده بردار و سلسله ناسره زرقاب و دهی برون از بی ریاض پس مینوش این آیه کریمه است من جاء یا خنجره قلہ عشر اثنا لهما سلسله تجنیس خالص قلب دل زلف خالص سلسله روزه دوم و سوم تمام شعر مقفیه و صیغه مست سلسله شبنجون جمله وقت شب حاصل دریا و تو که خون میگیرم از غم کاهیدگی شب است ناز و تعب سلسله گل کبر کنایه از جم غفلی یا سرشت آئینه محروم و بعضی ظاهر حاصل بر تو روشن است که در غم مکه رهست پس آئینه دل صیقلی بکن سلسله خورد گشتن بیزه شدن شیشه استعاره از دل و رنگ استعاره از صدمه سلسله بسیار رفت اے بسیار گذشت از ایام ، سلسله ناکه کنایه از مرکب عمر و دان یا وجود سلسله به سپار و رنده راه سپار از مراد سپردن تو شمشیر زار دایان و اعمال سلسله این شعر تمام مقفیه و صیغه مست و تکرار تحت سواے کاف و را و حاصل کنشده ایمانم خرم در شسته آتالم حکم کن سلسله عزیز اسمی اسماء الکی و تخلص مصنف جو یا جوینده

۱۵۳ **۵** درج بضم هندی دبیلا ۱۵ شب تا رکنایه از ظلمت مواصی است و در هر سه بد است
 سه نازیبا و نامناسب است ۱۶ در از طویل و مرکب از دو داک که بعضی حوص است درین شمع صنعت
 فوق النفاط است ۱۷ حادی حادی کننده و حادی آنکه دقت را ندن شتر سار با نان اشعاره میخوانند
 راه طریق در اصطلاح موسیقی نغمه این شمع تمام معنی است و هم صنعت عکس دارد و متحد الحروف با اختلاف
 حاکم حلی در اے هوز و این قسم را جناس لفظی گویند و صنعت تحت النفاط نیز دارد و حاصل دل ناخود حادی
 و خود حادی خوان و خود ناقد و ناقد بران است غرض اظهار شوق باشد ۱۸ تنبهم کنایه از دل خویشش
 مرکب از غرض و شبنم ضمیر و بعضی خود حاصل در راه لغت از نجلت آب میثوم ۱۹ در باغ کنایه از
 جناب الهی فرخنده باد کنایه از حضرت رسالت آب و شگفتگی غنچه استغلق به بادست ۲۰ با دشمنان کنایه از
 جناب رسول صلوات حاصل جناب رسالت علم مرده رحمت از حضرت احدیت آورده ۲۱ حاصل این شعر آنکه
 عشق دوست میگوید اما در نظر غور صاحب نظران نورین نور الله است که مضمون این بیت بطرف ملاحظه
 و شهودی شمرست ۲۲ خواست براد خواستش کز دلبه داؤ از خاستن ۲۳ دل آرام اے آرام دل
 کنایه از عشق زده آورده در معان فاعل دادن دل ست و در آورده مفعول و بالعکس هم می تواند حاصل
 شوق دل عشاق دل آرام را اے محبوب گوینم را آورده این شعر در صنعت نقطه الحروف و غیره و است
 ۲۴ ایثار کردن صرف کردن یا کنایه از جناب رسالت ۲۵ نبی قرآن مجید بنما بد گواه حاصل
 او نبی برحق است و گواه نبوت او قرآن بس است و از اولین و آخرین کسے همپایه دے نیست
 کله عهد و بیان و زمان وقت همه مراد از اصحاب این شعر هم صنعت غیر منقوط دارد -

۱۵۴ **۱۵** قصه سبل قاضی آشنه دان کنایه از آشنه دان محمد رسول الله صلوات علیهم فامین گویان ۱۶ احمد بی هم
 احد معرون همچنین ابجد بی هم ابد که اگر جمیم از ابجد جدا کنند ابدی ماند مراد از ان علم ابدی است
 که علم ازلی را هم بدالت تضمینی تضمین است و این حدیث شریف بدالت مطابقی بران منطبق علی علم و الین
 والاخرین حاصل چون این خطاب و القاب با وعطا شد تشریف علم ابدی هم که مخصوص حدیث ازلی است
 با در حمت گشت اگر باری القاب را ساکن خوانند معنی آنکه او احمد بی هم القاب بود و این اختلافی رفته را
 غلو گویند چنانچه حافظ شیرازی گفته ع صلاح کار کجا و من خراب کجا بهین تفاوت ره از کجاست تا کجا
 القاب بعضی افکندن و الهام ۱۷ از حفظ و یاد حاصل علش ناز سفینه بگره در سفینه بود ۱۸ در غار و فایده
 و آنچه بروس دهند ۱۹ فکر خاکشگر غار طوطی و فکر دایره مراعات نظر ۲۰ جنت باغ و باغ بضم پیر
 حوضه آنچه مشابیه بعض باشد و نیز حوضه بزانا حیرت ۲۱ دور باش نیزه باشد نیزه پیشانی بر زهره آنکه با پیش

۱۵۸ ساله میشد کنایه از قلم این هر سه ششتری مسیح است کن یعنی شو امر الکی و امر از کردن کان کون کن ششتران
پیدا است که گوهر از کان به پیشه و تبر بر آرد چون امر الی شدن همه معدنیات کونی پیدا شد ندیگو به کار امر الکی
کان دو کون اے ثنوی دو بحرین ملکین شده است و زر و نقره خالص بر آورد پس صیرفی آن اے
قد روان آن شو ساله کان معدن و کان در اصل که آن بخند ملک ساله شیشه و پیشه مراد این کتاب
شده و شیر و هند شیر که بخند لنگ و داس دست اشارت بد بحر و دو قافیه و مضامین آن ساله آتش و آب
کنایه از صدفین زمین روشن و ظاهر ساله تاب جو جوینده تاب ساله شلخ در دراز اند و در آخر دروازه
ساله سودا مضی سودن است و بخند فائده

۱۵۹ ساله حیرت افزا زاینده حیرت و امر ساله که و سرخورد و کلان بیک قاصد ماه را بیک فلک گویند مناسب
مسیر بیکان مسه و متعین حرف حاصل که در مطالب ادب و دند ساله تافن رخ روشن کردن و شاه رخ
اصطلاح شطرنج رخ نام امره حاصل براسه از و شمرنده و هر شاه از دوات بود این شمره هم مسیح است
یافته تافته شاه اصنعت جناس لاحق ساله سودا معروف نام غلطی ساله صفر نقطه و بخند خالی و از نقطه
یک ده می گردد ساله در را با نقاب وابر و را با ماه و شنبه داده حاصل آنکه آن روز و رختی است برادر و
گویا فون است نکته اینکه حرف فون اول نور است و نیز از و را به نور شنبه هند ساله چهره ادب رنگ لاله است
و بالائے از زلف مثل لام است و لام را بر لفت شنبه میدهند ساله باب یعنی پدر و یعنی در مسکن بے در
و باب مراد ویران و خراب ساله خون بیز خون ریز حاصل دل او را بے زری خون کردن و ساله
جوع که سنگی حاصل تلاش روزی از ده بشهر رفت ساله جلا بقی ترک وطن کردن و کسب زود و رنگ
حاصل از و برانه خود رفت و جلای وطن جلای آئینه حالش شد و اشاره بدان که پیشه صیقل اختیار نمود
چنانچه بعد ازین روشن گردد و ساله غره بهم دشت یا را سپیدی پیشانی و سپید قوم و اول روز ماه باشد
شهر اول بخند ماه دوم بخند و بار حاصل آنکه شهر آمد ساله سرگران بودن طول بودن شبک و گران
صفت تضاد است ساله گشت بخند گوید و بخند شد

۱۶۰ ساله پرداختن شغل شدن و صاف دخالی کردن حاصل در کار صیقل شغل و مصروف شد ساله آئینه شد
اے روشن شد این شمره مسیح تمام است حسل سنگ را که از جلا آئینه ساخت خود را شناخت
و رنگ حقیقت بر دظا هر شد ساله روست از فلزات است حاصل روست خود در آئینه دید و جایز و گرفت
ساله دست دید بخند قسم است خورد گشتن ریزه شدن شکستن حاصل آنکه هنر تیز نگاه خود گشت ساله
خسته زخمی و در بخور و استخوان درخت حاصل تخم را که بخون جگر پرورده بود و آن همه برگ تمزاد و کثیفه دل شکست

۱۴۰

در بگ حقیقت بر ظاهر شد و اصل گردید **ع** نور روشنی رتج غنچه مراد از آن آئینه یادل که شکر زده
 متعیر زده آخر بینه ماضی دیدار ماضی و یعنی بصیر آنچه دید اے هر چه دید دیگر انکسار آن دید چه دید بود که روشن
 حیرت زد حاصل آنکه از حسن مجازی تحقیقی رسید **ه** بدوست در اصل با دوست باشد **ط** صافی و خرواب
 آئینه زار شدن نهایت روشن شدن و تعیر شدن نزار حقیقت **ط** حاصل از جمالش دیده روشن کن و از
 طاعتش سر پیچ یا آنکه سر از او پیچ که بیدارش فائز شوی این غوطه صنعت دارد و فائز **ط** تو خود چپسته
 اے حقیقت خود بر سر **ط** آنکه کتاب آتش پرستان است **ط** آذر پرست آتش پرست **ط** مالک و دینار
 نام بزرگ و صاحب زر حاصل **ط** مالک دنیا صاحب دین باشد و صاحب دین نیست بلکه طالب
 کبر است **ط** فوای حدیث کشته **ط** الله علی عبید الله بنی **ط** ابو ذر نام صحابی محل اگر خود را خاک کنی ز روشنی
 و اگر پاک کنی بود روشنی و مرتبه نائی پاک شدن بود و ز تجنیس حقیقت و لغوی **ط** جان کسرا یغ یغ دل
ط زمین یعنی زمین و تاد و بر اے خطاب این مختلق بالاست حاصل آنکه آرایش جنت را اے تست و
 تو آرایش دینی که حقیقت پنج دل است مشغولستی مقام افسوس است برین فلان شد و این مشغولست و دارد
ط ما من خودی تن زدن خاموش شدن **ط** شنیدن یعنی گوش کردن و شنیدن این دو شعر مضمون
 دغ ما کدر و دغ ما صفا دارد **ط** خصم انج درین اشعار بحث توحید است حاصل اعدا و دشمنی است چه دلفظ
 اعدا و اعدا موجود است **ط** و دشمنش نقوش کعبین و نیز دشمنش می باشد دشمنش رخا نه ز دست کعبین
 هر دو را و اند بند شود حاصل طبع تو در دوسه در رفته اے مستغرق شده حقیقت این دوسه برائے نوشنده
 نرو شده که در بنده انداده الفرض شمار کثرت ترا از وحدت و در آنکند است **ط** گرده خاک که قصه حاصل
 و دلی حجاب است **ط** نخوت شکن غرور شکنده و شکن دوم امر اے بشکن و در هر دو تجنیس تام ستونی
ط احوال و دین اینگونه بمنجه تجنید و این رنگ احوال تجنید به اشتقاق است **ط** آوا بیتی آواز
 حاصل خواهر و اطلب کرد و در خواست **ط** طاق محراب و ضد حجت حاصل خواجه گفت که نمیشه شراب
 که طاق هست از طاق بیار **ط** جفت شدن مقابل شدن ابر و طاق و جفت مناسب حاصل چون
 احوال به طاق و دو چار شد یک خنیشه را و دوشنه یافت **ط** دانه مراد از اناج خنیشه صلی و دانه مراد خنیشه دوم
 که زرب نظر بود **ط** گفت که منگلن اے خواجه گفت که طول شود و یک را بشکن و در هر دو تجنید تام ستونی
ط قرع سنگی انج سنگ زدن را بقرع استعاره کرده و در یک مناسب آن چه دو یک و دخال را گویند
 چنانچه دوشش و نیز دو یک مراد از مردن دوم و پسین **ط** گوش خورن شنیدن شکر شکن شیرین گفتار
 گوش و نوش تجنید تبدیل **ط** کف لب آوین علامت خوشی و نیکو بگو اے بسبب کس لب و کف لبش نیکین شده

۱۴۱

۱۶۳

حاصل از بادشاه تیغ و سپر گرفته روانه شد و آخر تخنیش تبدیل **سلا** غرض معروف و معنی بدست
 انقضاض با دیوان جنگ کرده بدست ایشان گشت و غرض غرض تخنیش تام ماثل **سلا** گاه براس
 ظرف زمان و مکان آید و در گاه تخنیش ناقص تبدیل **سلا** رد و در یا مرقود بادشاه کافر که بر هوا
 پذیرد که گسان بجنگ رفته بود حاصل بعد از دیر بخت بسیار بارید مرقود و تخنیش که مختلف
 که در حرکت و کتابت مختلف و در نوع حروف موافق است **سلا** تحت نام سلا تحت تحت معنی پاره
 و تخنیش تخنیش فصل مضان اے اعضائے اور تحت حاصل از اعضائے شعبه باز گاه است دست و
 گاه پاره زمین رخبت **سلا** با گذر تیره و تنگ گاه قدرت یعنی در لیل آن مرتب قدرت یافت که از دست و پائے
 رنجته و ظاهراً مشد

۱۶۴

سلا هند و زن زن هند و معنی هند و کش **سلا** شو بهم معنی شوهر و تعالی معنی بیا این هر سه شعر
 بیان سوختن زن است **سلا** سلسله مویان پیچیده مویان و مویان معنی نالان و سلسله زنجیر حاصل اگر
 آن همه زمان ازین واقع بریشان و نالان شدند **سلا** راغ صحراے دامن کوه و غرض از
 و در بر آوردن تباہ کردن بر آوردن مژگردن **سلا** عود چوبه خوشبو نام سازے متدل
 نام سازے متدل و متدل تخنیش تبدیل و عود عود تخنیش تام ماثل **سلا** شسته باز و فیصل شعبه باز
 باز آمد اے برگشت **سلا** محیط دریائے شور و احاطه کننده تخنیش تام ماثل **سلا** آتش کشیدن چرخ چرخ
 تخنیش تصحیف **سلا** در این شعر اجتماع عناصر است **سلا** مان خمیر سبک معنی ماکه برائے قافیه همان
 مع النون آورده و انبار شریک کتابه از زن **سلا** شهباز مراد از شعبه باز حاصل از شاه حال گذشته
 ظاهر کرد و آورده شد **سلا** اے از اصوات است و صفت گریه و ناله در آخر مصرع
 علامت صبح اے ماکه و ناله حاصل هم از آتش از فوختن و سوختن آن زن که مست خم عشق بود
 نالان و گریان شدند **سلا** اے شعبه باز گفت این ناله و فریاد به خطاست و در مصرع ثانی تکرار
 گفت که اینها و آنها همه غلط است و پیوده این با اینها و آن با آنها تخنیش مرکب تام مفروق **سلا**
 از رویه تو خطاب بپادشاه مکنایه از زن حاصل گفت که از تو محبت ظاهر است تو او را گرفت
سلا زهره ماه جام کنایه از زن جامه و جام تخنیش ناقص مطبوع

۱۶۵

سلا پیش شاه و پیش آه تخنیش مرکب مختلف است **سلا** بو که معنی شاید که امید که کچه گل کردن
 از فاش کردن **سلا** بد راے بر در و معنی بیرون **سلا** بافره و فریادشان و شوکت **سلا** از تیر جان
 اے بر غبت غمخوار اے دلبان ادکل شد اے باز شد و گفته گوید حال آن که در زمین پیش شاه که بوسه دهد و بوسه

تجنیس ناقص متوسطه معجز بزرگ و ثانی لفتح معرون حرفت پیشه گرفتن به خفوف حاصل
 هر یک از ان شعبه متحرشد حرف و حیرت تجنیس طحی باحق که شان ضمیر جمع و شوکت
 رس امر از رسیدن خاتمه رس آنچه در خانه بخته شود پیدا است که سیوه از آفتاب بخته شود
 مصنف گوید که سیوه من از دیگر سیه مستفیض نگشته است و رس زین تجنیس نام ستونی که دشان نگار
 داستان نگار نگار خفا و نقش ناخفته بے خواش نه کنه و برنا پیر و جوان بر ناس پسند
 و برنا پسند تجنیس مرکب مختلف اله بند باد بالکسر و لفتح بمعنی نصیحت و پند و زند نام بلکه در بند
 باد آخر مصرع دعایه تجنیس نام ماثله اشکال لفتح صورتها و کسر دشواری و زردنیه قلعه محکم
 حاصل این تنوی از اشکالات است اله خرد که عقل یعنی مضارع خریدن حاصل بیخر داشت
 آنکه طالب این نباشد اله غمگده و غمزه تجنیس لاحق احمد زیبا علمسم و زی باطل اسم هر دو
 ترکیب است و الب صفت تجنیس مرکب صوتی اله هر خط فرضی یعنی خط موهوم که حکمایک سر آن
 به شرق و سر دیگر مغرب بمقابل دایره معدل النهار بر وسط زمین فرض کنند و معدل النهار
 دایره است که تصنیف فلک نماید از شرق تا مغرب پس زمین بمقابل این خط از جانبیکه قطع شود
 بهمانجا خط استواست چرخ آسمان و اگر رشته یافتن که آن را چرخه گویند اله در واد بخیمه
 حاصل این خطوط مثل شیتماست که از چرخه آویزان است بران دل بند اگر چه سلک گوهر هم باشد
 که قابل اعتماد نیست بلکه بعد ازین بگوید که کند و افنی بدان و دشمن جان بشمار که دهنه دادن
 فریب دادن این سان این چنین سان دادن لشکر عرض کردن لشکر

له شرزه صفت شیر و دم یعنی لبن اله کشت زرع و اصطلاح از شطرنج لفظیک دو
 بر استحقیر است اله مات در باحقن بازی شطرنج حاصل دنیا کشتی پیش نیست و سلطانمش
 غیر از صدمه هلاکت نیست که قتل آن مرگ و مائل انهم گرفتار بچهره مرگ است اله این آسیا
 مراد آسمان آسی غنماک حاصل این آسیا جز آب هیچ ندارد و اگر آب هم می خواهم بجای آب
 خون می دهد اله آرد از آوردن و دوم غله سوده حاصل اگر روزی هم سید بهشتت میدهد
 اله بیوس نخاله هندی بهوسی باس نخوت و عذاب بوس سختی و احتیاج و حاجت که سوهه مائزه
 پردیز لقب خسرو پردیزن غریبال تشبیه آسمان به غریبال باعتبار که کلب اله بره بچه گو سپند
 در رج حل تره بهنری دایمجا مراد برج سنبله خان مخفف خانه درین تمام اشعار بیان برج فلکی است
 و ناموافت آنها اله چرا از چرمین یعنی بایچه بر و زغال که جل و جیدی طرزه انیکه اینها در چرمین بوده دایمجا

۱۶۶

تخط افتاده است. سله سنبله خوشه و نام برج جوزا نام برج و بمنجه جوزا بنده حاصل آنکه نتیجہ خوب
 نمیدهد نکته در لفظ جوزا یک جو هست النضر آسمان آبتن بکوز فریبست و گندم ناهج و فروش
 سله گاه معروف و برج نور و شرکا و خوردن تلف شدن سله و نده استخوان پسلو و نده
 دندان و بسته پستان تخمیش شب اشتقاق حاصل تو طفل نادانی که زهر را نوش و حرام را حلال نمیدارد
 سله کمان معروف و برج قوس زه کون کمان کشیدن کمان سله و معروف و نام برج
 کوتهی مخفف کوتاهی و اصل دیگر که تھی که اوتھی بوده -

۱۶۷

سله ماهیت حقیقت هر چیز و در آخر بنیسه ماهی خود و اسم برج حوت سله میزان ترازو
 و نام برج قلب ماسره و دل سنجیدن لازم ترازو و حاصل میزان را بیا زبانی که دشمن تست
 سله در غمیر راجع آسمان حاصل همه از ملک فلک است سله حاصل شراب از و نجا که شربش
 ماسرخ است سله هر هفت چرخ مساوات بعد هر هفت آراسته سله از و ماسرخ و نیکه از
 کواکب و بازیری کشد کشد تخمیش شب اشتقاق چهل رستم باید که این از و بازیری کند و مصرع ثانی آن
 اشاره به ششم و این اشاره باز و ماسخوم است که رستم هفت خوان از و باز را کشته بود و هفت
 هفت روز هفت خوان و هفت خانه دنیا و مایهها که هفت آسمان و هفت زمین دار و این اشعار
 سیر و دری ذات کائنات است چهل سیاه هفت رفت و بازی آید و می رود و جم و کس نام
 پادشاهان حاصل این دآن همه از پیش نظیر و دلیکن عین ذات برگزانه عین صاحب نظر نه رود و
 سله چستان لغز این دآن اشاره بدنیای و مایهها یا اشاره بامر و زودی که در شعر اول است سله
 جوچه بچهر مرغ خاکینه بنیض مرغ خاک که را بجو جاستعار کرده است و خاکیان را بنجا کینه چهل
 از خاک نهد و این همه چیز را عجب است سله مرغزار سبزه زار و بضم مرغ نالان و تخمیف حاصل
 زبیه صنایع که در مرغزار چندین مرغ در خر و خوش اند و در بال هر مرغ چندین نقوش و آغوش
 سله زبیر آواز پست ضد هزار ملک هزار بل درین شعر تخمیش نام حاصل و زبیر شب اشتقاق جمع است
 سله بنده و از حاصل این همه گفته شد اند که از صنایع صنایع است آذکار از کار تخمیش مضارع
 سله حب بضم دوستی و لقمه دانه

۱۶۸

سله کار راست شدن درست شدن کار و این هر دو معنی و وحدت و محبت است
 یعنی کار حق از محبت راست شود و محبت مخصوص احباب اے خاصان او است سله آبیاری
 آب رساننده پرده خاک درون خاک یا بطون انسان سله بر امر از بردن

۱۶۸

و بیضه ثمود درخت بزرگ را گویند ۱۵ از دے اے اگر از ذکر او در صدق زعم راست است
 ۱۶ گور بود و سبقت بردن ۱۷ روان جان و رونده حاصل آن خوشه را پیش بارے که مثل
 جان عزیزش بود فرستاد ۱۸ هر که درون هر یه فرستادن در آخر تجنیس تام حاصل ۱۹ ره نمون
 ره نمائی کردن نمود و مصرع ثانی یعنی که در ۲۰ تحفه ارشاد باره ۲۱ که هدایت نموده اوست باره آخر
 یعنی مرتبه ۲۲ اولی اول یعنی نخست و ثانی یعنی بهر حاصل آن تحفه پیش هر که رسید نزد دوستی
 فرستاد بعد از بیت هفتاد و پیش همان صحابی که اول هر یه فرستاده بود رسید ۲۳ مضمون این شعر
 جبهت ازل الخ ظاهر گشت ۲۴ غوره انکو رخام در این صفت فوق الشکاست و مقطفه و مسجع
 ۲۵ این مخلصان مراد از تابعین و تبع تابعین ۲۶ تن زدن خاموش شدن حاصل اے عزیز
 خاموش شو این گفتار را بهیوده بدان که این را از گویا مخزن اسرار است و آن بسته و بسته بهتر
 ۲۷ یکسره تمام روان صفت گنج است ناسره قلب رنج روان رنج روح ۲۸ بقدر دان
 قدر ناشناس دان در آخر امر از دانشن ۲۹ درین شعر طرذ صفتی بکار رفته که متحد الکلمات
 و متفق الحروف مختلف المعنی است و این چنین صفت را که بعینه الفاظ یک مصرع بر اے حصول
 معنی دیگر مگر رخا نده شود تجنیس مرصع نامند حاصل هر خوسے که اینجا هست طالب جو هست
 اما طالب جو هر خرنده کیست اے بلے هنری رواج دارد ۳۰ خاتم بکسر تا ختم کنند ده
 و انگشتی و درین معنی لفظ تا هم آمده مصنف مخاطب بخود است که خامه تو داستان را
 ختم کرده این خامه در دست بجای خاتم است اے باعث زینت است یا اینکه ازین
 خامه و نامه صاحب لم و سلم شده ۳۱ معنا تنگفت در عناش گفت تجنیس مرفو ۳۲
 ید بیضا نمودن کرامت و اعجاز نمودن حاصل چون راءے تو ید بیضا نمود و لاجرم همان نام
 نهاد که اسم با صفت و نیز خریف غالب سحر حلال است ۳۳ اینت یعنی زهره حاصل
 این ترنج اے تنوی بخت و رنج یافته و خوشاینج که سبب حصول دولت و گنج است ترنج
 و رنج تجنیس ناقص توجه ۳۴ روی حرفے که قافیه بران تمام شود و خلاص معروف و درخت
 حاصل اگر روی و قافیه بجای مخالف باشد از لطائف شمار کن خود روی اے خود را می
 ۳۵ زیر و زبر کسره و فتحه و معنی پائین و بالا دائره آنکه ارکان عروض در او نگارند حاصل اگر
 اختلاف حرکت روے دیده شود درین محل نخل نبایشمر و مقصود مصنف آنکه اگر چنان اختلافات
 معیوب است اما عیبی که انهارا آن کرده شود عیب نباشد بنا بران عذر کرده سولے این اساتذہ ہم

۱۶۹

۱۶۹ گفته اند حافظ صلاح کار کجا و من خواب کجا بهین تفاوت ره از کجاست تا کجا، و سعدی
 قافیه اسپ کسب بیگانه اموج و آورده عکس این القیاس ۵۵ این شعر تمام مقفیه و مسجع است
 جامه طلب و جامی طلب تخمینس مرکب تمام تشابه ۵۵ کنار با کسر آغوش بالفتح طرف حاصل تفرج
 کن و تفرج از و حاصل بازار

۱۷۰ ۵۵ سوری نام گلے سور خوشی باد هوا و در آخر دعائیة سور و سوری تخمین ناقص مطرف باد باد
 تخمین نام حاصل آئی از سین الکمال اسدان آنرا مصون امون از بنی نیک محمد آله الاطهار و صبحه الاخیر

فِي التَّشْرِيحَاتِ قِيَصَر

صفحات ۱۹۵
 ۵۵ باید دانست که کار آفرین اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آفریننده کار درین سورت مثبت
 و قافیتین مشتکل بر صنعت تخمین تمام باشد که آفرین آخر هر دو مصرع متحد اللفظ و مختلف المعنی
 واقع شده ۵۵ همان پادشاه خدیوان خدیو ترکیب تلویب است یعنی پادشاه جهان خدیو خدیوان
 بخذف عاطف که صفت بعد صفت است و خدیو بمعنی پادشاه بزرگ و قوی ۵۵ ارا بمعنی گردون
 هندی گاڑی و گیو بر وزن دیونا نام پسر گو در زک پهلوان ایرانی بود و در گاؤ و گیو تعاقب حیوان ناطق
 و غیر ناطق است یعنی حیوان و انسان هر دو یکش گردن نهاده اند ۵۵ دیمیم بر وزن نظمیم تاج مرصع
 پادشاهان و تخت و چتر و چارالش گاه بمعنی کرسی زرین و تخت پادشاهان ۵۵ اسے هر که در و لش
 مضمون توحید را سخاست و در ظاهر باطن و منطوق و محده الوجود و افاق هر دو عالم را یکے داند و
 یا فانی شمارد و مفهوم مصرع ثانی رکن اول کلمه توحید و مصرع اول جزو ثانی آن واقع شده که لا اله
 بر نفی تمامی ماسوے الدلاله کند و دللول الا الله اثبات وحدت اوست

شاه رسد ولایت است که بیاز و گندنا و ترمه بر خوان می چینه انداختی بر آیه میوس که خواش نفسا نیست مذموم بیاز را که
مذمت بد بولیش از حدیث شریف ثابت است رساننده دگس شمره را از غذائے لطیف شیرین کام گواينده که در خان
مرج خل و عمل برود آیت قرآنی باطن اعراض است که کما اخفیات الخبیثین و الطیبات للطیبین ذی روح و
غیر ذی روح و نمک و بد بهر که هر چه در ذممه است حیاتی اند

۱- مصرع اول و موافق آیه کریمه در ملک السموات و الارض و بینها و مصرع ثانی مطابق فانیما تو لوانتم وجهه الاله
 ۲- یعنی چون طاعت الهی بسلیم و نماز بکدام واجب است که بر رسول الله و در فرستگم که بخود پی در دو طاعت خدا
 ۳- بدون تحت الامر محبتی سود من ندارد و شش یعنی ذات مبارک آنحضرت چنان روشن آفتاب است که وقت شب بزم
 ۴- از جلوه اش عالم مستفیض بماند بگلان و نه شیدا آسمانی که در شب عالم از غضیباب نبود و شب لغز و نکسایه از
 ۵- واقع سیاهی ظلمت کفر ذات آنحضرت است و شوش با اعتبار ریشائی آورده که آیت مجنی نشان و علامت
 ۶- که آیت رحمت و مال سلناک الاجتهاد العالین در شان اوست و حاصل بیت اینکه وجود با وجود آن حضرت صلعم
 ۷- در حقیقت پیش از همه مخلوقات است و کبرش در دنیا بعد تمام انبیا گردید شش یعنی حجه بر شنبه که در
 ۸- طایان پیوسته و انضام حجه از احادیث ثابت است و این دلیل سلطان رسم قدیم باشد
 ۹- یعنی بسبب امر نبوت که آنحضرت را اولی الامر و در میان آنکه مراد از جاد و حکومت دنیوی باشد که کرده
 ۱۰- و مناسبت در انکشت و مصرع ظاهر و در انراست که آنحضرت صلعم فرمودند که اگر جاه دنیوی از خداست و حکومت
 ۱۱- البته حاصل میگشت لیکن از دعاست انی بانه غلبه السلام شرم می دارم و آن اینکه آیه کریمه رب یجب لی ملکا
 ۱۲- لایبغی لاحرم بعدی علیه اشاره است آیه که رب و ما میت ادرست و لکن ادر می یعنی وقت شدت
 ۱۳- جنگ بد آنحضرت مشتبه نگذارند و بجهان نبوت خود که از انکه غلبه خاکش در دیده هر کافر رسید و کس که از
 ۱۴- علیه مناسبت لب و کوفه و آب حیات و حضرت ظاهر است و است قصه و کاغذ که بر سه دادن چیست که
 ۱۵- نوشته و هند و آب حیات کنایه از آب و منی آن ظاهر و اشاره بآنکه آنحضرت را بر آب بر عطایه حوض که داده اند
 ۱۶- و آن سوره که قرآن است و دیگر گاه کسیه و است و در آیه که فرمود و احب گرد و علیه یعنی آفتاب از آفتابی
 ۱۷- بر شنبه آنحضرت بود سایه که مراد از انبیا باشد پیش از و چون فرادای قیامت آنحضرت را و بسوی همان قیامت
 ۱۸- گفتد لا املنا لیه و ترقا باشد

نگاه های برده زن جداساز و دیگر شرابان حقیقت بر این پایه استوار شده چالاک و سبک و گشاده

۱۰۹ گنج نام شهر نظامی علیه الرحمه ۵۹۰ و درج مراد از هندوستان باعتبار گرما مثل خانیان اصفهان
 مان من الله کلاه قصر و کونک است چنانکه اصل خانان آباد آباد حضرت صفت از سرزمین که شصت
 اذان سبب فرخ او از ساز و برگ سخن سر نیست، بلکه از بی جز و سوم مراد از گلزمین که شصت
 داراب لقب حضرت صفت علامت است. کلاه از زاراد از بی بخش و یو و مراد از کارمان بی بخش
 که هر دو دراز و صفت طالب کلیم چنانکه در کتب معتبره و در ایضاً تفسیر گفته چنانکه شاه و دام طالب کلیم را

تا این واقعه است و در مرتبه تصور شد و وقت بازفتوح گشت و آن قیصر بجهت فکلی که شکم مادر مرده او را چاک نموده برآورد چون اول پادشاهان قیصر که اسکندر نام داشت اینچنین بود و آمده بود آمدن از آن روز به پادشاه روم را قیصر میگفتند و قیصر روم اول کیش فلاسفه و دانشمندان و پادشاه حضرت عیسی علیه السلام مذہب عیسوی تحول کرده نصرانی شده بودند و اکنون بر آنست که طایفین عیسوی روم از زمان سلطان محمد خان الی یومنا را بر این مشرف برین اسلام اند الحمد للہ

۳۰۹

مراد از سپاه دنیا است و در لغت حروف که بدان آب از سپاه کشند و نام برج فلک که سختی و دالی آفتاب در آن است و اینجا بیان عداوت آسمانست بهر که که میگرداند هرگز در ساند و این معنی ظاهر در آن شکلیست بر فلک بصورت گرس که بجانب شمال بران باشد از منطقه البروج و از اعتقاد بزرگویند و از این مراد است باشد و آن نام برج و از دهم فلک است که بصورت ماهی واقع شده و غار مشرقی است و حضرت مصطفی آسمان را که جانوران خشکی و دری سرودار یعنی گرس ماهی در آن است صیاد مجرد و تفسیر نموده الله تعالی که افلاطون که بموجب وصیت او در خم کلان پنهان نموده و در فارسی نهادند و در شهر رسیده و الله از بشارت که به و از سرب سرود و از هر یک بر یک یگانیا و از بسند و سیسینا و از کوه سیاه جبل اشود است و الله کاف تعلیم یعنی عیسایان باغوالی حکام هم مذہب از آن غدر نمودند که بزرگم خود را دست بودند که در میان اهل اسلام پیغمبر و علم و حکم را اختیار نمودند و حال آنکه امر با فکاس بود

۳۱۰

بر این فتنه چادر بر و تیغ و جهر تیغ و خرد بجنه دیزه و یزه و سرب و سرب و سرب و سرب که بصورتی آنک و دهنی سینه خوانند الله سپاه بکسر اول و با سحر و فارسی هر دو دست بجنه فوج و فکر انبوه و سرب سرود و را گویند که فوج سرود و با سب و بجنه سگ هم آمده و ایراد این لفظ بقا از دشمن تفریق است فافهم مراد از صیاد شاه و کوس و مراد از مرغ بام و ال سرود و بکریه و شمشیر و خنجر و کنایه از آزادی ایشان و بام افتد اشاره باور دین ایشان را و فتنه خود فافهم الله آب و بکریه و داشتن بے پای و مفلس بودن الله باشد طائر شکاری که چک ترازا باز و سرب آن باشد است الله مرغ عیسوی و مرغ مسیح بشیر و خفاش را از آن می گویند که چون عیسوی علیه السلام خواست که مرغ بازند و صورت مرغ مرتب مانتی نفس و در میدان و بقدت حق تعالی زنده شد لیکن چون مقدس فراموش ساختند بود نه بر دین از آن حق تعالی مرغ بمان صورت پیدا کرده و مراد اینجا فتنه است و هستند

۳۱۱

که بخاش لفظ ترکی است یعنی شورت و علاج برسی الله از هر درسی که از هر بابی قسم الله خود بخواه و شورش مراد از عهد و پیمان است که در میان دول ستم یعنی روم و روس و انگلیسند و فرانس و بریتانیا و اسپانیا و پرتغال و بیام پیرس واقع شده بود و چنانکه بود و عطف چک فلک اسفل زرخ و چنانکه بجنه زن کنایه از قابلیت و استعداد و بجنه فلک و گزاف و پوچ گوئی هم آمده و فتنه چک بجنه مخمر و قباله و حد چیزه است و ریش بجنه موسی زرخ مردان معروف و دشمن با فتنه بجنه شکر و شمار چکر مردان را هر دو سبب اعتبار عزت میشود لهذا از ریش نش نشان و شوکت

۳۱۳

[illegible]

۴۴۵

44

44

FF

1

9

2

11

2

1

فِي التَّوَارِيخِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱ قطعه تاریخ خانقاه قادری که راجع جنگ بہا در نانیار بنا کرد

صاحب اعجاز و جاہ طالب ہیں پروی
واقف راز و نیاز از رو بنیش وری
داد و برگردون خیام شہر بنام آوری
شیر فلک کردہ زیر شیر است او جری
دست چو ابر بطیر وقت سخا گتری
راحہ بس شب شوق کند رہبری
کودہ و در اینجا کند قص چو کلبہ وری
جلوہ کند چون نجوم با حقری خادری
نوبت جلیلاں زند غفلتہ دیں وری
جائے بریں در طلب گر طلبی برتری

بانی این خانقاہ بندہ در گاہ شاہ
خادم غوث بہاں سر و خیل بہاں
راجہ عالی مقام جنگ بہا در بنام
شیر نگار دیر شیر سنگس شیر گیر
روئے چو ہر منیر ماہ از دستینر
از در این خانقاہ تا ملکوت است راہ
نغمہ چو بر بطازند نے نہ در تن تند
جمع ہایوں قدم آدر و این جاہجوم
سکہ چون عرفاں زند طعنے بشا ہاں زند
صبح و سار و زو شب باش طلبگار بہ

گفت ملک ناگمان صبر تعمیر آں
مزل حقانیان خانقہ قادری

دیگر

۲

بنیاد کرد خانقہ عرش پالنگاہ

بانی خیر جنگ بہا در معب غوث

| | |
|--|--|
| <p>هست او خدا گان جهان جهانیاں
 جانش با تقداد فراتر از آسمان
 گیرد همیشه دست ز پاودن دگان
 این خانقاه روضه از باغ واد است
 در موسم ریح دوم کاه بهار دست
 هر خار را بنوک زبان لا شریک له
 اینجا چو دله است خیم معرفت بچویش
 خاص آزمان که جوش زبانه طهور
 خاص آزمان که منزل روشن لاشو
 هنگام جوش حال بقوال دوریت</p> | <p>د زبندگان خاص خداوندین پناه
 تا با انکسار سر در تر ز خاک راه
 از پیر دست گیر خیال یافت تنگاه
 گل چید آنکه آمده از صدق داد خواه
 خیزد گیاه از گلن روی گل از گیاه
 هر غنچه را کشاده دهن ذکر لا اله
 جامے بیار و تا خطا بخدا دے بخواه
 سبوحیاں کنند صبحی صبحگاه
 پر گرد و دانه کو اکب رنخنده خانقاه
 اگر مشتری رد داد بد و هر دمه کلاه</p> |
| <p>شد ثبت برکتا بر این طاق در دواق
 بنیاد خانقاه ملک سجده گاه شاه</p> | |
| <p>نایب قاضی محمد یعقوب خان لؤلؤ محمد ابراهیم خان شریف له بهاکه هر چهار صرع تا نخت</p> | |
| <p>۳
 بس که بلبل گل شد گلستان یعقوب
 بهر سال نوبت دے از ملک بگوش آید</p> | <p>و امصبت آه نه جوان یعقوب
 گم زد یوسف گشت آگاه یعقوب</p> |
| <p>۴
 قطعه تاریخ عقد ثانی شیخ حافظ محمد صغری علی تعلقه از گناره ضلع گون</p> | |
| <p>صغری علی حافظ قرآن که وجودش
 در ساعت سعود و بدوران ساعد
 گزشت بناگاه بگینے پزینیش</p> | <p>خود مصحف خوبی بود از پاک روانی
 شد منقاد از فضل خدا کثرت ثانی
 شد تعبیه برخاتم اول لیل یانی</p> |

| | |
|---|--|
| نقش دوم الحی که ز اودی بود ادلی
یار که بود وفق و فلق بیان شان | گرا ز کیف به سراد در از خامه مان
تارست و بصل بودن الفاظ و معانی |
| خوش گفت و گمر سفت عزیز انگیز گفت
گوئی بود این عقد ز آیات شانی
۱۳۱۳ هـ | |
| تاریخ دیگر | |
| از دواج ثانی اصغر علی
او بود خورشید برج اقتدار
چون که باشد از صنایع از دواج | هم ز تاثیرات سعد اکبر است
از پله خورشید مان به در خور است
بهر او تکرار خود لازم تر است |
| از امور اکبر است اما بسال
میتوان گفت از دواج اصغر است
۱۳۱۳ هـ | |
| تاریخ و وزیر و عزیز حاجی عظیم الدین در آبو بیدجج با دیگر و لکنو
که بهر مصر و تاریخ است و جمله شهر اول و دوم آن و جمله و متوجه شانی نیز تاریخ است | |
| سپاس باد و در و ان که از حرم شادان
عزیز که کوز میسر شد و از دگر اینچا
۱۲۸۳ هـ
۱۲۸۳ هـ
۱۲۸۳ هـ | زینق پاک طینت صاف باطن یایمان
نگار تاش و از جلوه و کعبه احزان
۱۲۸۳ هـ
۱۲۸۳ هـ
۱۲۸۳ هـ |
| قطعه تاریخ وفات حافظ سلیمان قدس سره لکنوی مدفون به گوگهاٹ | |
| در پنا رحلت حافظ سلیمان
خود او چون کعبه ساکن بود یک جا
شریعت با طریقت جمع در دے
دش گنجینه اسرار سنی | که آگه بود از اسرار قرآن
روان قلبش بطوف کعبه جان
چو رنگ و بو گل پیا و پنهان
ز رخس آئینه انوار عرفان |

| | | |
|---|--|--|
| <p>که جن و انس بود او را بفرمان
تورع را از و در کالبد جان
زیار نگاه اهل صدق و ایمان
نخوانده ب هبلی چون سلیمان</p> | <p>سلیمان ب ملک فتری کرد
توکل را از و بوده قوی پشت
مزار او بود از غایت فیض
ب ملک فقر گفت الفقیر فخری</p> | |
| <p>توان سنجید بر سال رحلت
ک سال پایۀ حافظ سلیمان</p> | | |
| | دیگر | ۸ |
| <p>بود این تربیت پاک سلیمان</p> | | <p>بخاک او انداز غیب آید</p> |
| | دیگر | ۹ |
| <p>ملک آماده معانی اوست
ظن حق چتر سلیمانی اوست</p> | | <p>رفت تاشاه سلیمان ز جهان
بود ثناء که با تسلیم بهت</p> |
| <p>هست از لوح مزارش پیدا
مرقد او رنگ سلیمانی اوست</p> | | |
| <p>مسند وفات شیرازی مزار او بر کفوتی که بر مصرع هر بندش تاریخ است
مصرع اول تاریخ وفات شیرازی ۱۲۹۱ هجری قمری و دوم تاریخ فوت مزار او بر است ۱۲۹۲ هجری قمری</p> | | |
| <p>مانند ز همیشه بود خامه در فغان
هر مصرع زحادثه سید به نشان</p> | | <p>۱۰ در داک کس بد هر نمنا ند از غنورا
هر بند بهت عقدۀ غمناکے این آن</p> |

| | |
|--|---|
| ہرگز نہ بہر شمس و قمر ہم بود زوال
چیزے گوز حال حریفان دی کمال | |
| ماہی کہ گاست ماتم آل پیمبرش
شمعے کہ جاں گداخت غم آل حیدریش | ہرے کہ بود بوج شرف اوج ممبرش
پردانہ کہ سوخت ز سوز تہاں پریش |
| امروز شمع بزم کد شد چور و سوائے او
شمعے دگر شد ز زرق و جلوه سوئے او | |
| سال گذشتہ رفت آئینہ چوں بہار
القضہ نیستیج دریں روضہ پائدار | بعد از سہ مسد و شیر شد از باغ روزگار
خواند نبوحہ مرغ نوا سنج بار بار |
| اول شکوفہ دیدہ ام از گلستان رود
زبان بعد آہ ازین کہ شازمان رود | |
| ہر یک بدہر بود خوش اقبال خوشصال
دعوت نہایت ہر دم دہم و پلن وصال | سر دفتر مکارم و دیباچہ کمال
بہجوں زلف تاقیہ در قید اتصال |
| پہیم بہار صورت معنی نمودہ اند
گوئی ہم دو صبح شہ بیت بودہ اند | |
| گیم دلاک از مرثہ ترست لم کنم
وانکہ سیاہی ہم از چشم غم کنم | در عرصہ کمال قلم را علم کنم
تاریخ ایں دو واقعہ را چوں رسم کنم |
| پہیم دو خامہ را کہ دیہر قضا شکست
از جاں الف کشیدہ و ہم جگہ نقش بست | |
| از بنرہ بہر غم دگر یہ رجن
رضواں چو دید ایں ہمہ پیرایہ حسن | آن سبز جلہ در بر ایں لالہ گوں کفن
شد در درون قلم و مہل ترانہ زن |
| نہایتان بقصر لعل زبرد مقام شایان
نہایتان بقصر لعل زبرد مقام شایان | ایں کہ دفعہ یہ جاں بحسن جبریں و ان
نہایتان بقصر لعل زبرد مقام شایان |

| | |
|--|--|
| ہر کس زجاں گذشت بدو البقا رسید | وز خود ہر آنکہ رفت بہ پیش خدا رسید |
| ایں کاروان کہ رفت ندانم کی رسید | ناگاہ شد ندا کہ باغابر جا رسید |
| گفتم کہ باز گشت سوے خدا راقاب
گفتا کہ راز سراپا سے بوترا ب ^{۱۲۹۱} | |
| ایں نالہ و فغاں کہ دل زار میکند | وین دھڑا کہ جان و دل انگار میکند |
| از جور و ظلم چرخ مستمگام میکند | ہر درد مند غم مند تکرار میکند |
| ہاے عزیز دین دل کمال رفت
وہاے عزیز دین دل کمال رفت ^{۱۲۹۱} | |
| آں درجن بنامہ لوائے ہنر داشت | وین از ہنر بناموری نامہ گذشت |
| آں سرزمین شعر سخن بر نطق داشت | وین سر نوشت حسن عمل نیک می گماشت |
| ملک کمال بود نظم اسم از کلام او ^{۱۲۹۱}
شد دفتر آں سجست بنام او ^{۱۲۹۲} | |
| خاموش اے عزیز سخن را کن دراز | از سایہ خنک گان بہشت نیاز و ناز |
| تا بد حرف مجھ دہل فروغ راز | کا شمس فی النہار کہ ہر یکہ زدی راز |
| در اسن حجاب صفا بودہ مخجواب
گوئی کہ رو نہفت مگر ہر در حجاب ^{۱۲۹۱} | |
| قطعہ تاریخ شکامیوں کہ عاشق حسن خان آو کلاں سببی مصنیف مرحوم کردو | |
| کشتن باقی میوں تو گویم چونت | دل از خون چنیں سگینی پُخت |
| بہیجت لیم کہ دستم ایں تاریخ | صیدل کہ ملر صید بسا ہیونست ^{۱۲۹۴} |

تاریخ فوت عزیزی نور اللہ

دلغہ اندک کہ پیش رخسارِ بچوں سر رفت
آہ زلالِ نوکر از دیدہٗ من گشت نہاں ^{۱۳۹۲}

تشنہ کام آنکہ چو پست نشانی چہ رفت
حیف ازین دیدہ کہ از دیدنِ رخِ سر رفت ^{۱۳۹۲}

تاریخ وفات محبتِ سرشاہ

رفت غفارِ ستارہٗ مازِ دمسر
از برائے دعائے منفردش

کارش افتاده است باغفار
باقی غیب گفت یا غفار ^{۱۳۹۲}

تاریخ فوتِ عزیزِ رونق علی

آہ از فلک چہا بسراںِ قال رفت
عالی تبار و ستید و الاثر آدمود

از پائے تختِ سستی فانی بصد نیاز
رفت آنچه رفت بر سرم از رفتش لے

سرم عزیز من کہ چو آبِ رواں گذشت
بہماتِ گنگ با دُرِ بانے کہ گوید آں

از جوشِ گرید در جگرِ آبِ چوں نماند
در بایے خونِ بہرین مومِ دُراںِ بیں

ایں ماجرا شنیدہ ام و زندہ ام ہنوز
ناویدہ رویِ شیشہ از دیدہ ہا نہاں

تہماز رفت دستِ دُل از کارِ دُشش

سرد فسانہ نگارانِ حال رفت
حتی نگارِ شاعرِ نازک خیال رفت

تا پیشِ گاہِ یارِ گدازِ کلال رفت
فریاد ازینِ دودِ رابعِ عیال رفت

بابوئے گل کہ ہمرو با و نہال رفت
رونقِ علی زہدِ رقیل و قال رفت

صد جوئے آہم از عرقِ افعال رفت
از چشمِ من سپرِ کینِ دل چہ حال رفت

وز زندگی چہ اندچوں در ممال رفت
زین آفتابِ کہ پیش از زوال رفت

کمالِ اتمِ گذشت نہاں از مقال رفت

| | |
|---|--|
| از مطلع کمال چو او کو کجی متافت | بس دور با گذشت بیس با همال رفت |
| تارنج رملتش چو گار و جزایس عزیز
آه از زمانه رونق بزم کمال رفت
۱۳۹۳ هـ | |
| عزل سلطان عبدالعزیز خان (بجز تخریج) و محبوس سلطان مراد و تخت و دم (بجز تعمیم) | |
| ۱۵ سلطان عبدالعزیز از حکم قضا
بنشاندم را در ابجایش چو خدا | بر خاست ز تخت کشت ناگه خود را
کردند خدا سر را رادت دُز را
۱۳۹۳ هـ |
| ۱۶ | قطعه تارنج عقد حافظ نظام الدین صاحب |
| بلبل گل در چین بنگر که با هم آمدند
شد در تبم طرب بلبل گل چوں بباغ
فاخته چوں خرقه پوشان معتراخته
کبک طاووس تدو و تارک سار و چکا و
یاسمین سر سبزین ریحان و سنبل نسترین
عرو و بید و صنوبر ناز و انجیر و چنار
برگ برگ نخل نخل شاخ و شاخ و کلخ کلخ
سوسن از لبس کبر و ناز و نبره از دانه ناز
از پی تخریر کا بین نامه بر برگ سمن
سر و تشنه و چین چوں شاهین عادلین
یک طرف باد شمال و یک طرف باد صبا
گل خوش از ناز یعنی خاشاک و عین فصاحت | یا که بقین سلیمان شاد و خرم آمدند
نفسه خوانان چسپن باز و با هم آمدند
ابدان مانند پسران مستم آمدند
فوج فوج از دست چوں لشکر جم آمدند
موج موج از خشتک تر با نغمه و ششم آمدند
کفش کفش همچون غلامان با خم و خم آمدند
در کف بهر نشاء و گل و ششم آمدند
پیشوا با صد نوید خیر مقدم آمدند
لاله دُر گس همه با مهر و خاتم آمدند
با کمال رستی صدق و ششم آمدند
در و کالت هر دو یک از یک سلم آمدند
با نهنداری که خوبان گنگ اکم آمدند |

| | |
|---|--------------------------------------|
| بسیل آید در خوشی که خوشتر از خوش بود | بسیل گوئی عشق بازاں با او بکم آمدند |
| قمری حق گوے سرگرم خطابت گرم شد | لے با خوشی لجه کاندز جبر بهم آمدند |
| عنه آواز سمری لجه بانگ تدرود | چون و در فاحش که از خبیب غم آمدند |
| پیش ازین تنواں سر و پیش ازین تنواں تود | نیک می دانند خود را تا که محرم آمدند |
| قصه کوتاه آنچه نفتم جمله الهام است و بس | اهل دل آئے ایں اسرار لهم آمدند |
| ایک قلم آتارنگ آینه زنگ است و بد | کاین همه انواع گوناگون بعالم آمدند |
| گل بیل شمع باپردانه و قمری بسود | جلوای حسن عشق است نیکه توام آمدند |
| باو کنعاں از کجا جذب زلیخا از کجا | عاقبت شکری چون هم بزم و همدم آمدند |
| واق و عذر را د شیر خسر و لیلی قیس | هر کچه در ملک عقیده خود منتظم آمدند |
| از دوی بگذر که باشد عین جدت ای دوی | یکدل انداے دودل هر که باهم آمدند |
| چون بیت با محبت جمع میگردد خوش است | خوشتر آن شد که از خوشتر عالم آمدند |
| پیر و ان حکم شرع آری محبت پیشه اند | خاصه خاصانے که از اولاد آدم آمدند |
| بنده و آزاد را بنده و گداز از فاکخوا | هر کچه پابند این زنجیر حکم آمدند |
| از گدا پادشاه از اولیا تا انبیا | تالیق ایں حکم را دم تا با پندم آمدند |
| خاصه عهده طلب حافظ نظام الدین کرد | از دواج طرفه کنی شاد و آب غم آمدند |
| هست او غم و حافظ قرآن قرآن حافظش | در پناه همدگر از اسیر غم آمدند |
| هم چو تفسیر سلیماں هر دو از دنیا دین | شادمان شد که هم شاد و خرم آمدند |
| بهر گیل سالیان از دواج او عذر اند | از قرآن هر دو سر گذر که بهم آمدند |

چون برادر دم سر از اظهار تفتیش سال
مصحف و تفسیر و یدم جمع با هم آمدند

۱۷ قطعه تاریخ خطاب بنشاهی ملکه معظمه قیصریه

| | |
|--|---|
| <p>شکر که شد کامیاب کون و مکان خطاب
در نظر دوستان یکسره چون بوستان
از کرم بے حساب در رهستان شتاب
لا اله الا الله فرنگ جلوه کنان شمع و شنگ
فرش گل و یاسمین غیرت دیبا بے یسین
شود تفتنگ و شک شد بهما از سبک
طالع ناپید شد همه خورشید شد
هر یک از اهل ایم از برادر زنگ جسم
حلقه صدر از کمال بود شکل بلال
مرکز هفت آسمان دایره آن کمان
تاریخ مئی نیم نهم عشرت زخم
داشت عزیز انفعال در سخن از قیل و قال</p> | <p>سرخوش از این شیخ ناخاطر حجاب گشت
قطعه بهندوستان خطه شاداب گشت
شد گمرازه شرم آب تا چوئے ناب گشت
عرصه دلی رنگ روشنی سلاب گشت
سبز برتے نہیں طلسم کجواب گشت
گوش ملک بر فلک گزرتب و تاب گشت
ساتی جشید شد باده همه ناب گشت
هم چو کوکب بهم در روم تاب گشت
قوس فلک از انفعال آب چو گرداب گشت
بهر سحر و سحران حلقه چو محراب گشت
هر سر و بر تنم همسر سراب گشت
لیک بے عرض سال مضطرب تاب گشت</p> |
|--|---|

گفت سرودش پگاه مصرع روشن چو ماه
نیرتایم جاه مهر جاں تاب گشت

۱۸ تاریخ فوت خواجه حسن عسائی در شیراز

| | |
|--|--|
| <p>در داکه چو برے گل بیک چشم ندن
تاریخ وفات او ملک گفت بمن</p> | <p>شد خواجه حسن شاه بردن ریگانش
با درجه حسن شد و با خلاق حسن</p> |
|--|--|

قطعه تاریخ رسیدن سرسبز گمین الدله بهادری الی یاست لوندک

دو شمس آمد خلعتی رعنا و زیبا بے بها
سرفراز و سر بلند و سر خوشم کد از شرن
از چه بهر افتخار و اقتدار و اعتبار
آن بچین الدوله کاند ر لجه احسان او
اندرارش رائے باشد سویمین طبع فلک
صحبتش از اقبال ارباب جلال بل کمال
چشم او بر جلوه قرآن و تفسیر حدیث
از برائے ظالم و مظلوم و در بخورالم
خلق را از خلق و عیش و نشاط و انبساط
سرفرازان گردان طالع دران بر دگرش
دل ربا آهین ربا و کسر باز حفظ او
خلق او با خلق مهرش با من و قهرش بخصم
حرف بدش و صفاتش صفت شهرت و بلند
گرفتگی و اگر نوا به در سواد به است
دوستانش مهنوائے بر لب و چنگ و ریاب
ای عزیز ای سرفراز ای سر بلند شاعران
خواه از ابرام خواه از عاجز می خواه از نیاز
در سواد و ظلمت و تاریکی جمل آمده

ایں سر روشن نسخه آمد سر سبز چشم جهان

به سراز زمین قبا سیمین کمر ز زمین کلاه
گوئی از دور در آمد عزت و اقبال و جاه
از که از سیر و زیر و آصف و حجم پانگاه
مرغ و ماهی و سمندر یکیندم شاه
وز فروغش رے آید ثلث خورشید و ماه
نیست خالی تیغ و قوت و تیغ عت تیغ گاه
گوش او بر نعره کبیر و تیغ و صلوا
در گش دار الجزا و دارالامان دار الشفا
دهر را از لطف او آسایش دهن در قاه
سوده خم کرده نهاده گردن و فرق و جباه
عاطل از جذب است جذب آیین جذب گاه
لطف یزدان فضل منان باشد و قهر الاله
رفت تاحد بخارا و سمرقند و هرات
بندگانش را کینزان و پستارنده و دام
و شنانش هم زبان ناله و فریاد و آه
روبران در سرفرو کن نشیمن قامت و تاه
کام دل اندوے طلب از مے بجا و مے بخواه
مشعل و شمع و چراغ از بهر هر گرم کرده راه

وقف انوار ثلثه گشت و اما ن نگاه

قطعه تاریخ تولد سیره مولوی انعام اللہ ابن مولوی ولی اللہ صاحب مرحوم

| | | |
|----|--|---|
| ۲۰ | ہر کسے از بستہ قیاض دارد بہرہ
ہم خضر آب حیات و ہم سکندر آئینہ
چرخ ہووردہ نور نور و نور شریف نور
تن توان جان توان از جلوه جان گرفت
سروینائے زمر و ساغر یاقوت گل
آب رنگ رے رنگین لاله حمر گرفت
باغبان روزگار از فیض ابر نو بہار
نور چشم مولوی انعام انعام آن کہ ادا | کوہ لعل و بحر گوہر سپہ رخ اختر یافتہ
ہم سیلماں نثر ہم چشمہ ساغر یافتہ
دہر گاہ دگاہ شاہ و شاہ افسر یافتہ
دیدہ نور دول سرور از رے دہر یافتہ
لالہ جام لعل و زگر گس کا سہ زریا یافتہ
چرخ و تابہ موسے مشکین سنبل تر یافتہ
نور سالی آرزو را بار آور یافتہ
یافت فرزندے کہ فرستہ کبر یافتہ |
|----|--|---|

بہر سال این عطائے ایزدی ناگہ سرودش
زدند، انعام از حق طرفہ گوہر یافتہ

۱۲۹۹ھ

قطعه تاریخ دو ہمارا صاحب کاشمیر دلی تہذیب و رہا رشاہنشاہی
و بر پاکردن خیمہ شمال

| | | |
|----|--|---|
| ۲۱ | والی کشمیر تار مزدملی خیمہ زد
مصرعہ تاریخ نصبت گفت لیل باغ زریہ | آسمانے طرفہ گوئی کہ عالم گیر شد
و مصلی از گلکاری آن خطہ کشمیر شد |
|----|--|---|

۱۸۸۴ھ

قطعه تاریخ وفات حبیب الرحمن خان لکھنوی رحمۃ اللہ برادر گلستان بی مصنف مرحوم

| | | |
|----|--|--|
| ۲۲ | در داکہ رفت ناگہ چون بچے گل ازین باغ
از بادین مرگ خاموش گشت افسوس | سروے کردین ادباغ و بہارین بود
شمعے کہ از رخ اور دشن بر آئین بود |
|----|--|--|

از صرصر حوادث ناگفت داد از پا
 زمین بوستان بریده و زردستان رسیده
 در پیچ و تاب نبل در آتش انغمش گل
 شمشاد و سر و با هم از بار غم شده جم
 بے بستی بایں بر خاک خفته امروز
 از دست بُر و فلج در احب گاه هستی
 ایشنبه صیام و بست شرم پیر و چاشت
 بر نعش از مسکن تا خواب گاه مدفن
 پیش از زوال دیده روی زوال هیبتا
 جان بر لب سیدن در شوغش رسیدن
 بر دست حور و غلمان برداشته بجای
 فارغ لب و دهنش از تلخی و ممرگ
 رویش نور ایمان در چشم اهل عرفان
 معراج پایه او این بس که در شب قدر
 آخر چه کرد گوش او کامر و زنده خوش او
 دریائے هشت جنت و اگشت برنج او

از آده که سروش آراش چین بود
 با و بسا رگویی یا آهو خشن بود
 بر شاخسار بلبل یا مرغ باب زن بود
 گل نیز داغ ماتم چون لاله و من بود
 مایه که برش خوابش یک باغ یاقوت بود
 شش روزه مهره او در شش رخن بود
 هنگامه حیل روح روان زن بود
 برگردم چه انجام انبوه مرد و زن بود
 این آفتاب گویی چون تن کام زن بود
 هنگامه قراق شیرین دکه کن بود
 در زندگی ز صوفش مهرے که بر دهن بود
 کامش لبالب شهید جانش از لبس بود
 مانند شمع فانوس تانده در کفن بود
 در خاک خفت ز جتن چرخ کام زن بود
 شیرین لب که دوش او هر خطه در سخن بود
 از بس دوچار چشمش با نور پنجه زن بود

تارقه، از سر جان خواند عزیز گریان

هم عاشق حسین و هم عاشق حسن بود

۱۲۹۹

قطعه تاریخ وفات مولی محمد شاه

۳۳

مولوی محمد شاه رفت از جہاں ناگاہ

دل زوهر شد مانوس مصیبتا نسوس

| | |
|--|---|
| <p>مَحَلِّ مَنْ عَلَيْهَا فَإِنَّ كُلَّ مَوْجٍ عَلَيْهَا فَإِنَّ
 مَالِكِ جِهَانِ بَذَلْ بِأَذَلْ مَالِكِ فَضْلُ
 بَرَسَرِ ادبِ افسرد بر ہنر زیور</p> | <p>لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 ساکب سلوک آگاہ پیر سالکان راہ
 در جہان دانش شاہ بر سپہ پیش ماہ</p> |
| <p>طرف مصرعے در حال گفتم از برائے سال
 صاحب بصیرت آہ مولوی محمد شاہ
 ۱۱۹۹ھ</p> | |
| <p>۲۲ تاریخ وقایع نشی سید علی خان مختار
 ابیہ کبیر</p> | |
| <p>ہاں زیر نگ جہاں غافل مشو گر غافل
 صبر کن بر تنگی دوران بدلتگی بمان
 مرگ شوارست از دے زندگی شوار تر
 از فرما اگر فدا می در ترے غافل شو
 شعلہ خیز و شعلہ ریز است از زمین آسمان
 زمین طلسم ہے در و درن اگر خواہی خلاص
 تودہ خاک ترے پر از شرار و اخل است
 پا بہ عبرت نہ درین صحر اکہ کبیر نطق خاک
 ہر زمان از خاک خیز و نعرہ اہل من مزید
 ہم عجب بے رونق است ہم عربے آب رنگ
 نے پہلی ذوق ماند نے ہوں دلگشوی
 آنکہ بود او در اماثل بے مثال بے ہاں
 پایہ اردو بعدش بود بالاتر ز عرش
 انشردن شرہ شار و شعرا و شعریہ اشعار</p> | <p>دار داز خون ہنر مند ان سہا بن چرخ پیر
 در نجات از شہر بند دہری جونی بمیر
 نے ازان باشد گریز دے ازین آمد گزیر
 در رہ سالک بود بسیار ازین بالاد زیر
 تو گر دوشش می بندی حصارے از حیر
 رخنہ در دیوار هستی کن بڑن شود بچو تر
 دخمہ آتش پرستانست این چرخ شیر
 هست ادیم گور و کھجیت گوزن و چرم شیر
 عالیے خوردہ دینوا و ہنوزش معدہ میر
 انوری ماند نہ خاقانی نہ حسان صریر
 رفت از جاعلے تنہا نہ از عالم اسیر
 آنکہ بود او در افاضل بے عدل بے نظیر
 لکھنوی بے از رونق شد چو بے سلطان سریر
 طبع او منموں شکار فکر او گردن مسیر</p> |

| | |
|---|---|
| نقش او کرسی نشین شدام او آفاق گیر
زانکه بود از دے سواد هندافروزش پذیر
نالک شد طوق گلے قمریاں خوش صغیر
پاره شد مرغان گلشن را گلوازی بس نفیر | سکه زد تا بر زر کامل عیار آن نامور
گر چراغ اہل ہند اورا شماری و نورست
سرو آزا و گلستان سخن از پائتاد
گشت تا خاموش این رنگیں لہوا از فوط غم |
|---|---|

گر چون پردازد ز روشن سنج آمد عزیز
ہم صغیر بلبلان سدرہ بود افسوس اسیر
۱۲۹۹ھ

۲۵ قطعہ تالیخ قصرے کے خواجہ حسن در حیدر آباد بنا کرد

| | |
|--|---|
| حسن سخی دہو جہ حسن بہرے حسن
در دین آن چو دل اک طینتیاں روشن
ہو ائے او بر باید ز دل غبارِ سخن
چنانکہ لشکر پروانہ گر و شمع لگن
کہ بوسہ بر لب با مش زند بگاہ سخن
کہ بہت منزل پر دین دہم مقام پرین
چو نو عروس گرفتست در برش گلشن
ہمیشہ طوف حرمیش کندیم ہم چین
بہ کاخ اغن و مرغان بشاخ و ستان زن
ز تخت و کرسی دیزست و نشین مسکن
بود سیراب رہ مردم شکار افکن | ہر بین کہ خواجہ حسن قصر نو بنا فرمود
بر دین آن چو رخ ماہ طلعتان پر نور
فضلے او بکشاید بر دورے ز طرب
نجوم گرد و شمسہ اش بھی گردند
بعید نیست ز گستاخی سپہر بلند
ہر بین بائینہ کارئی آسمانہ او
ہر رنگ دہوے خدا داد ز پور و زینت
چہ فردین دچہ دی کعبہ بہار بود
ہر بزم شیشہ و کبکان بلغ تمقہ سنج
ز جبار و شیشہ ز فافوس دل فروز مقام
بساط قائم و سنجاب و شیر قالینش |
|--|---|

ز باہم چرخ ملک گفت سال بنیادش
بود اطاق چینے رواق خواجہ حسن
۱۳۰۱ھ

قطعه تاریخ ممبر کونسل نواب بن حسین اہل دراجہ احسن خان تعلقات محمود آباد ضلع سیٹاپور

۲۶ اے جہان بخوشی میں ناز از خوش طالعی
تو عروس باغ را مشاطہ نعل بہار
باغ را دہ رنگ دہوئے اے نیم فرودین
چہرہ احمر کنید اے لالہ و گل ارغواں
کوہ دہاموں را بگیر اے باد نوروزی بزر
تاج و طوق دیا رہ و پر گر زیم و زر کنید
اے بہار امسال گل کن سرخوشی و خرمی
چاہئے اے عندلیب انشاء کن در تہنیت
داور انگشت صد را اے قدر و اقتدار
شد شیر خاص و اسرا اے از کار آگہی
ساعہ دولت اسجد الملک اسعد و ازل
اقتدار آخر زماندش بر سرید اقتدار
نسک و ملک و لاگو ہر اں شد گوہر شمس
نقشے از دولت بہت بر سعادت یافت دست
شد زہر ایزوی تو تسبیح جاہ و اجل
تہنیت چوں در غزل سنجی عزیز آفا ذکر د

اے فلک برگز خودی گرد از نیک اختر
غازہ بر رو شمانہ در موکن برائے لہری
راغ را کنشست نشوئے اے سحاب آذری
وید ہا انور کنید اے مہر و ماہ و مشتری
کا قباب امر و زشد گرم تلاش زر گرہی
اے سمن اے نستر اے نگر اے جعفری
اے نہال ایں بار بار آور ہی و بہتری
نامہ اے خامہ کن انشا بہرحت گستری
سرور انگشت قدر از اے صدر و برتری
شد معین را اے اہل لہر اے از دانشوری
کش لقب آمد امیر الدولہ از نام آوری
داورے آخر نشاندش بر سریر داری
تنظم در نظم صاحب جوہر اں شد جوہری
کش عطار و خامہ داد و مشتری انگشتی
ہم جو ماہ نیم مسہ بانہر مرخاوری
غلغل حنن بگذشت از پیر چہنبری

عشریاں گفتہ سال ایں فرازیں بالنگاہ

یافتہ در حلقہ کرسی نشیناں ممبری

| | | |
|---|---|--|
| | <p>۲۷</p> <p>قطعه تاریخ وفات مولانا عبد الرزاق قدس سره فزنگی علی</p> | |
| <p>کز نگاه فیض او هر ناتقصه کامل شده
آیت بود از هدایت بهر مانا نزل شده
دست سائل از نوالش بچ سائل شده
وز زبان دلکشایش حل مشکل شده
هر کس که کوه دل بهر نشاء صاحب دل شده
پیرواں را و تنگنا و باطنی حاصل شده
ره گره لک باقی زین کهن منزل شده
در گرده خاصه لاهوتیان شامل شده
بجزر گوهر خیز گوهر ازل زین ساحل شده
چون تباریخ وصالش طبع من اهل شده</p> | | <p>عبد رزاق آن جنید وقت شبلی زبان
را بپسته بود از سعادت سایه گستر جهان
چشم امید از جالش چشمه خورشید گشت
از بیان جان فزایش چاره هر رنجور یافت
هر کس که چشم لطفش دید صاحب دیده گشت
دست دوازده یه دل الهی بگر که بعبیتش
بست و پنجم از صفر روز دوشنبه بعد چاشت
از میان فرق ناسوتیاں آمد بدون
ابو در یار یزگوهر سیز ازیں وادی گذشت
رستم دار حضرتش بهت طلب کردم عزیز</p> |
| | <p>از زبان حال روشن کرد شمع مرقدش
نور پاک نور انوار حق واصل شده</p> | |
| <p>بهرترب خدا بود مشتاق آرے
عدایش نبوده و اخصاق آرے
مشرّف به تشریف احضلاق آرے</p> | <p>ایضا</p> | <p>۲۸</p> <p>سفر از جهان عبد رزاق کرده
بشرع و نفیر و بلم و بلم
بخلق نبی خلق را کرده او</p> |
| | <p>رستم ز دبال و صالشی عظیم
بر رزاق پیوست رزاق آرے</p> | |

۲۹ قطعہ تاریخ طبع نسخہ نحوی تالیف مرزا جہان قد

| | |
|---|--|
| <p>آنکہ او جو ہر شناس علم دکان علم ہست
ہم بقدر علم ذاتش قدر دان علم ہست
نور عین جان عالم نیز جان علم ہست
از علو پایہ گوئی آسمان علم ہست
کز صفا آئینہ دار غر و شان علم ہست</p> | <p>سیر زواحد علی شہنژادہ والا گھر
ہم ز فرط قدر طغرائش جہان قدر آمدہ
در نسب صاحب جلال در حبیب کمال
کلب او باشد عطار درائے او مہر نیر
نسخہ در نحو از تالیف او مطبوع شد</p> |
|---|--|

بس ہمین مصداق است و ہمین صریح سال
او جہان قدر یارب این جہان علم ہست
۱۳۰۸ھ

۳۰ قطعہ تاریخ بنائے موضع جدید مرزا حضرت محمد تقی قلی سترہ

| | |
|--|---|
| <p>ز دست عبد الوہاب یافتہ انجام
چو نعمت وہی نام او بجام انام
شدا و عمارت این موضع خیرش عام
قریب بہت کہ بوندن ان ادب لب بام</p> | <p>ہزار شکر کہ تعمیر این زیارت گاہ
عطیہ ازلی ذات او بابل جہان
ز بسکہ بہت کفش بانیہ بمانیہ خیر
علو مرتبہ بنگر کہ ساکنان سپہر</p> |
|--|---|

عزیز صریح سال حقیقت حال است
بنائے موضع جدید عرش مقام
۱۳۱۰ھ

۳۱ قطعہ تاریخ خانقاہ در گاہ بانہ شریف ضلع بارہ کی

| | |
|---|--|
| <p>خانقاہ نو بنیاد را چین پاکیزہ جاے
مسند آراے امارت را جہ فرخندہ راے</p> | <p>حسن ہی عبد و اب است آری آنکہ شد
ز پے کسب شرف شد بانی تعمیر آن</p> |
|---|--|

| | |
|--|---|
| سیکند پوشتہ مال دوزر تصدق بر رسول | وصف او نازم کہ باشد سونے زامش رہاے |
| کفتم این تعمیر عالی چیست از دہانت ندا
منزل کسب صفا و جاے مردان خداے | |
| ۳۲ | و دیگر |
| خوشا عبید و باب کز سہی اد
بود بانی آن تصدق رسول
کفش ابر بارندہ بحسہ جود
عقیدت نگر کز تہ دل بود
ہم ادہست خندوم مخصوص ہر | عمارت شد این جامع نام پناہ
کہ ماند بدیر جہان دیر گاہ
رخش مہر تابندہ بر سچ جاہ
وندائے رسول و حبیب الہ
ہم اد خادم خاص این بار گاہ |
| عزیز از چلے سال بنیا و گشت
بنا شد ز سبے اینچہین خانقاہ | |
| ۳۳ | قطرہ پنج نامو لومی محمد کر ابن لانا محمد نعیم قدس سرہ فرنگی علی گشتو |
| ذی مکارم محمد اکرم تام
اکرم و اعظم و جلیل و بیل
بحسہ عثمان و دوزر بحسہ علوم
گشت دامن کش از نعیم جہان
حور و غلمان بحیرت افتادند | صاحب لطف خاص و خلق نعیم
افضل و اسل و زر کی و نعیم
عین اعیان و نور عین نعیم
شد بباغ نعیم ہم چو نعیم
تا کہ ہست این کریم ابن کریم |
| ۳۴ | مشر سال و حال رضوان گفت
بود اد گلبنے ز باغ نعیم |

| | |
|--|---|
| | ۳۲ تاریخ وفات میر وزیر علی صبا (بطریق تخرجه) |
| | دوش فریاد گوش آمد و گفتم چیب
هست از مرگ صبا اینکه جدا گشته عزیز
ناگهان بلبل دل نوحه کنان کردند
از چمن بنه گل از چشم دایز باغ صبا |
| | ۳۵ قطعه تاریخ که خدای پسران جان فدا تو کردی علی حسین |
| | هزار شکر که گشتند که خدا امسال
کے نظیر حسین و دیگر نیر حسین
چراغ دوده اسید شمع بزم مراد
ز جوش عیش و طرب شاید ارمی گنجد
ز تاب رنگ گل جوش ارغوان گوئی
نموده جلوه بصدنا از شاهان چین
بفکر سال عروسی بود چو خامه سن
رشد شناس نیم تار سد بدین مرا
روان فرود دوا ختر گران بها دیگر
که هر یک بیت بخوبی نظیر یک دیگر
فرخ دین خود رشید و نور چشم قمر
به دست ساغر دمی در میان ساغر
گر قسم است هوا باغ در باغ را در زر
بدستوانه و طوق و پیاره و پر گر
سزد که هم چو چین نامه را و بد زیور
که هر دو ماه قران کرد و زارش را در |
| | گر شناسم در صبا بود اگر گویم
چو چنان دو چین ز پیدان و انگشته |
| | ۳۶ قطعه تاریخ میر سیاح خصصا علی تعلد از گدا و ضلع گو نام |
| | صمصام علی که منصب داد
طبع سم را به نیت سرائے
در حیرت فکر مصرع سال
از رحمت خدای بگرفت
چون مرغ سخن سرا بگرفت
چون خاطر نکته ز اے بگرفت |

| | | |
|--|---|----|
| | از عرش نذا فرشت آمد
بر کرسی عدل جائے گرفت
۱۳۹۲ھ | |
| | تاریخ وفات رجب علی شاہ مجدد | ۳۷ |
| خوش از دنیا رجب علی شہ رفت
کشش حسن و شوق نگر
شدہ مجذوب و اصل محبوب | رخش ہمت میں کہ راند کجا
او کجا بود و یا خواند کجا
جان کجا رفت و جسم ماند کجا | |
| | خوش رسا و قناد این مصرع
جذبہ اوراد لارساند کجا
۱۳۹۲ھ | |
| | قطبہ تاریخ وفات حضرت دوست محمد | ۳۸ |
| گشت واصل بحق محمد دوست
شدہ سال وصالش این مصرع | وصل آئے را جبر دوست نکوست
کہ بیک دم رسید دوست بدوست
۱۳۹۲ھ | |
| قطبہ تاریخ مسجد کہ چو مہری خلیل الرحمن تعقدار و ولی ضلع باونکی و ولی بنا کرد | | |
| از بدہ عصر خلیل الرحمن
آن کہ در اصل فریت و وحید
طینتش صاحب اتفاق عمیم
مسجدے ساختہ از راہ خلوص
رنجما برد درین کار بے
سقف آن بہت پہرے کہ دراد | بندہ خاص خداوند جلیل
آنکہ در نسل نجیب ست و نیل
سیرش جامع احلاق جمیل
کہ کند حاصل از ان جبر جزیل
گنجا کہ درین راہ سبیل
بستہ دل شمس و قمر چون تنہیل | ۳۹ |

| | |
|---|--|
| عزت و عظمت و حرمت بنگر | که کند طون حریش جبریل |
| سال تاریخ بنا گفت عزیز
کعبه در هند بنا کرده خلیل
۱۳۱۲ هـ | |
| ۴۰ | قطعه تاریخ کشته شدن ناصرالدین شاه قاجار شاه ایران |
| در نیا که مقتول شد بگیا ه
بطرز بر آورد از بهر سیرال | شبه بکلمه ناصر دین پناه
بیاد او از شاه مظلوم خواه
۱۳۱۳ هـ |
| ۴۱ | تاریخ طبع رساله ششم امداد مصنفه حضرت ابدالله شاه صاحب حجاب |
| چه خوش رساله شد از فیض مرقی طایب
بیان محرم راز حریم شجاعت
عنایت حق داد ادا ایزدی پندار
حلاوت سخن من بهشتیان دانند
بجائے نخله این نسخه هست عارف را
هوای مصرع تاریخ در سرم پیچید | که تنفیض شود طبع خاص و عام از دے
که محسوسان حرم راست احترام از دے
دل تومی طلبد گزشتان و نام از دے
که شهد و شیر به شتم بود بجام از دے
که صاف بادۀ عرفان بر دجام از دے
که غنچه دلم آمد با بتمام از دے |
| عزیز این نفحات از صبا شنید که گفت
رسد ششم امداد در شام از دے
۱۳۱۳ هـ | |
| ۴۲ | ایضاً رساله نشر ششم |
| این نسخه شکر که گرفت رنگ طبع
هر نسخه نامش خیر تر از خط خطا | گلستانه است تازه که ربست نو بهار
هزار نسخه سینر تر از بخت تبار |

| | |
|---|---|
| <p>دار و سواد سُر مه کی سواد آن
در خدش تختی از من برای نسیم
زنگ قبول بود بیانم از دگر رفت
تفسیر حال سالک راه هداستی
پر کار و دار گرد جهان گشت سالما</p> | <p>در دید که بصیرت ارباب روزگار
وز روضه قبول شمیم بن بار
کا نفاس من چو باد بهار است کبار
که سوئے که گشته مهاجر ازین ديار
آخر گرفته است به مرکز چو حق قرار</p> |
| <p>تاریخ طبع این نجات خوش اے عزیز
نشر شمیم نافذات زمین شمار
۱۱۳۱۲</p> | |
| <p>۴۳ قطعه تاریخ فوت پسر خواجہ عبدالقادر و شمیم بار که کشتیم</p> | |
| <p>ز رفتن گل نورسته حدیقہ باغ
متاع زینت گلشن نزار غایت برد
فغان که محفل عیش و نشاط برهم شد</p> | <p>چه گویم اینکه چه بر جان جز واکل رفت
که رنگ بوز گل پیچ و خم نایل رفت
زدست ساقی و از دست ساعیل رفت</p> |
| <p>کنند ز روی الم نوحه باغبان پئے سال
بنال بلبل شیدا که از چمن گل رفت
۱۱۳۱۲</p> | |
| <p>قطعه تاریخ تولد فرزند سید محمد مدنی خان بہادر ارسلط و ائیر کسر محکمہ زراعت</p> | |
| <p>۴۴ حبت از شان محمد بادبی
چشم بدور که دادش ایزد
فلک آرد که اکب به نثار
یارب این تازه سال خرم
خضر شد راه منایم کہ بود</p> | <p>کہ بود سید والا گوهر
پسر سر لقاس پیکر
خامہ ام ریخت بقطاس گسر
بادور خلیل پدر بار آور
مہدیش نام نهادن خوشتر</p> |

بالفم نام سند اداد نوید
شد تولد پسرے نام آور
۱۳۱۲ م

۲۵ قطعه تاریخ وفات قاضی حکیم محمد عمر قدس سره

حیف صد حیف از قضاے کردگار
وادرینا در حجاب ناگزیر
غلبه عشان زاد لاد علی
اسم او در خط روشن یکتا
در نگو نامی کرا باشد بدهر
از پئے بطلان حسر سامری
بودش از فیضان صحبتا پیر
در شریعت مقتدا هم مقتدا
در حکمان حاذق و صاحب کمال
بادم عیسے دم او هم نفس
یا هو الشانی و دجروی نام او
لطفش آمد مرهم خسته جان
در سخن نجی فرید عصر خویش
کرده همچون سلاک نظم مولوی
گرچه اخلاص بهر کس داشت او
شکر صد شکر اینکه در عالم گذشت
بادر دین و دول عسلم و عمل

صدر ایوان قضا شد ره پیر
بدر گهان صفا شد از نظر
پیر و بکر بهمن اسم سر
بر کفش مرقوم از ملک قدر
دست آویزے بدین سان مستبر
داشته حکم یربضا مگر
این همه آثار و تاثیر د اثر
در طریقت راه و دهم راه بر
شیخ دقت خود بیتا نون هنر
با کف موسی کف او هم اثر
هم عدد دیا بند بشما زنداگر
خاک راهش صندل هر در و بر
از حلاوت نظم او گنج مشر
از نود نه نام شبیح گسر
با عزیزش بود اخلاص دگر
صدر دین و بدر دین هر دو پیر
این پسر یارب که ما سید پدر

| | |
|---|--|
| <p>یادگار دیگرش کان تنو نیست
صدر دین گز قره العین نیست
صدر دین شد خواستار قطعه
این همه لعل و گهر آوردن ام</p> | <p>دین آن می کند روشن بصر
بدر دیش هم بود نور نظر
در خصوص فوت آن والا گهر
لیک از خون دل و خون جگر</p> |
| <p>وز سر دین آمد بگو ششم این ندا
یانت عمر جاودان الحق عمر
۱۳۱۵ هـ</p> | |
| ۴۶ | <p>قطعه تاریخ سید پادشاه میان حیدر آباد</p> |
| <p>معرفت آگاه پیر راه سید پادشاه
در شریعت در طریقت بی نظیر و بی حدیل
از محرم شانزده روز در شنبه بدشام
طالبانش راز در دفترش صبح و شب</p> | <p>آنکه بود او نیک صلت نیک سیرت نیک مرد
در ریاضت در عبادت بود هم کیت او فرد
بر ندای از جانی شد سوسه مرغ ره نود
دیدم پر از اشک گرم دسینه پر از آه سرد</p> |
| <p>ناگهان آمد بگو ششم از منادی این ندا
پادشاه ملک فقرافسوس اینجا کوچ کرد
۱۳۱۶ هـ</p> | |
| <p>۴۷ تاریخ فوت جمال الدین برادر کلان حکیم خواجہ کمال الدین گمنوی</p> | |
| <p>رفت آه از نظر جمال الدین
والد او بود بهار الدین
او که چشم و چراغ حکمت بود
دیدم از دید این و آن بر بست
خون شد از غم دل عزیزش</p> | <p>کش دل و دیده بود آئینه دار
گوهر بے بها و معرفت بهار
گشته چندی چشم خود بیمار
که بنظران دور گشت و دو چار
خسته دل تر عزیز چانه نگار</p> |

| | |
|---|--|
| گلبنه بود نور سیده بباغ | لیک پیش از بهار بست ادر بار |
| نوح خوانست عندلیب بسال
گل شد از بوستان بهار ز کار | |
| ۴۸ | ایضا |
| <p>رفت از دیده تا جمال الدین
انجهان رفتن و جوان رفتن
چاک هر سینه هم چو حبیب گشت
روضه خوانان باغ می نالند
نفسه بخان خلد می گویند</p> | <p>شب تاریک روز و صبح ماست
جان گزاتم و جان فریاست
داغ هر دل چو لاله حمر است
کان جگر گوشه بهار کجاست
تکیه گاهش بسایه طوباست</p> |
| چمن آراست هشت باغ بهشت
گفت جایش بخت الما است | |
| ۴۹ | دیگر |
| <p>دردا که از نظر با ناگه جمال دین رفت
دیدم دو چشم او باز هنگام نزع گفتم</p> | <p>از این آن چه باشد تا وار وصال گشت
آری جمال ناگه محو جمال گشت</p> |
| قطعه ایج تقریبیه روز نذران منشی میر حسن و کمال نسین نگر ام ضلع لکهنو | |
| <p>بنام ایزدوار ختنه گشتند شاد
یکه مسترة العین عسرو علا
چو جهان عسریز اندو نوبصر</p> | <p>دو فرزند و بلند فرخ خصال
یکه درة الشّاح جاه و جلال
نگهدارشان حق ز عین الکمال</p> |

| | |
|---|--|
| <p>گر آن آبرو بے آب و جبر بود
چمن یافت آرایش تازه
سرافراز گل گرفتن شده
منفی بزم و عناد و لباع</p> | <p>مرا این خال رخسار عم است و خال
ز پیرایش این دو عنانها
دو شمع دل افروز روشن جمال
شده تهنیت خوان بصد جمال قال</p> |
| <p>بطر بر آور و من نیز چیدم
گل از نو نسا لان باغ مقال
۱۳۱۴ هـ</p> | |
| <p>۵۱ قطعه تاریخ مکتب نبی نور الحق حیدر آبادی</p> | |
| <p>گفت نور الحق چو از فضل مکتب نبین
بهر رنگ آنیر نقش دگر بروج او
رو بے خوب او با تشبیه آمد مصعنه</p> | <p>خانقاه تا خانه از اهل صفا مملو شده
درستان بگیستار صحت رنگ پوشده
سوره و دل لیل آن رخ گیسو شده</p> |
| <p>فکر سالش دهم ناگه سروش از آسمان
گفت از انوار حق روشن هوا و اوده
۱۳۱۴ هـ</p> | |
| <p>۵۲ قطعه تاریخ دفاتر شریف علی برادر شریف طهر علی کمالی قضا کوهی ضلع کهنه</p> | |
| <p>مشرّف به شرف عز و شرف
لگا گفت سالش ز رو بے ادب</p> | <p>آن بار که رفت ازین کارگاه
مشرّف علی شد آن بارگاه
۱۳۱۴ هـ</p> |
| <p>۵۳ ایضا</p> | |
| <p>رهرو چو آن جهان مشرف گردید
تاریخ دصال خاتم گفت سروش</p> | <p>خاک راه سوار ز رفت گردید
گوئی با قرب حق مشرف گردید
۱۳۱۴ هـ</p> |

قطعه تاریخ وفات شیخ حسین و عید اضحی

۵۴

چو حیدر حسین از جهان ره گراشد
دل آزرده گشتند گر که در گره
نذاشتد غیبش که چون حاج اکنون
تو هم خیر و محمل به سختی خود نه
تضاگشت داعی و لیک گفت او
که احرام درگاه حق از حرم به

بسالین صوری و مغوی سال نو تش
نم بود بحجه یوم سه شنبه
۱۳۱۴

قطعه تاریخ وفات شیخ نعمت علی رئیس شاهجهان پور

۵۵

رفت علی که بود رئیس بلند قدر
کچند ماند خسته رنجور دور و مند
طبع بلند و ذهن بساد داشت در سخن
کا فکند بر مزار سپهر برین کند
شانه ز رفیع داشته نعمت تخلصش
نطقه نصیح یافته گفتار دل پسند
آن دیده در که دیده فرو بست باقت
آن سر بلند کش اجل آخر ز پا فکند
ایوان رفیع وید که این گونه بر جهان
میدان وسیع بود که اندام چنین بهمند
دلداره که کند دل از این آن و حجت
آزاده که رست گوست این تمام بهند
رضوانش شد پدر و خرامان شاد شاد
حورانش کرد حلقه غمخوان خند خند
گوئی رسید افلاک این باجر که هست
اثار غم پدید ازین نیلگون پرند
ای آنکه خستی سینه بجلتتش ز من
این خدرت بس است و پدر زنده است
من زرقه ام از خوشیچ و غم بر چه رفت
که گفته و ز رفتن او فرقه است چند

رفت علی که ز جهان رفت بل بگو
رفت من اندامی و برین طارم بلند
۱۳۱۵

۵۶ قطعه تاریخ وصال لانا حافظ محمد نعیم قدس سره فنگی محلی لکهنوی

| | |
|---|---|
| <p>روان فرساعتی گیتی ہم زن امتی باشد
 کہ ہر یک قطره بحر ہرنے از دے نی باشد
 ہمال او مثال او نمی باشد نمی باشد
 روانی بخش علم دین اسلام اسلمی باشد
 اگر شادابی باغ نعیم از شبنمی باشد
 بود کاین قطره روزے خود کھچا غظمی باشد</p> | <p>درینا کو چ مولانا نعیم از عرض ستی
 سحاب عالم دانش محیط اعظم نبش
 عدیل او سیم اوئی یابی بی یابی
 پس از دے از خدا ہر سلسلے خواہد کہ جلالش
 ز فیض عالم علوی نہ پنداری بعید آری
 کسب آبرو دے کان بود فیضان آبائی</p> |
|---|---|

بانش از سر دش غلم بن مصرع بگویش آمد
 کہ مرگ عالمے الحق کہ مرگ عالمے باشد
 ۱۳۱۸ھ

۵۷ قطعه تاریخ دیوان حضرت شاہ این الدین

| | |
|---|---|
| <p>کہ نقش و نگار آن نگارستان چسین یابی
 ہم از گلہائے معنی روکش خلد برین یابی
 کہ ہر بیتے ازان مانا بقصر دانشین یابی</p> | <p>زہے رنگینی دیوان حضرت شاہ این الدین
 ہم از شادابی او تو شک طوبی اش خوانی
 چہ دیوان ہست گو یا طرہ شادان عالیشان</p> |
|---|---|

سواد سال طبع او کند چہمت اگر روشن
 از ابیات ایں انوار آیات ہمین یابی
 ۱۳۱۸ھ

۵۸ قطعه تاریخ وفات میر خورشید علی عارفیس لکهنوی

| | |
|--|--|
| <p>سایہ خود برگرفت از فرق دنیا خیس
 صاحب حسن خلق خلیق انس نہیں</p> | <p>نیر برج سیادت میر خورشید علی
 بود تاج رسول و ذاکر آل رسول</p> |
|--|--|

| | |
|--|---|
| <p>گر حسابی از حسب گیری کریم ابن الکریم
حور و غلمان در جانش آن پرتو این خدم
آنجم و افلاک را رفعت ده از فکر لبند
جسم او از بند و خیر البلاد آمد و فین
دعوتی حسانش در بند ثابت شد که بود</p> | <p>در رضا بجز انسجی رئیس بن رئیس
آنس و موس هزارانش آن جلپیل بن امیس
انفس و آفاق را جان بخش از انفس نفیس
روح او بر سدره با روح الایمن با فخر جلپیس
حجت ناطق زبان او به گفتار سلپیس</p> |
| <p>شام غم از مجلس ماتم عزیز آمد بگوش
آفتاب بود حفا اوج منبر انفس
۱۳۱۸ هـ</p> | |
| <p>۵۹</p> | <p>قطعه تاریخ انتقال پرمال ذو الفقار علی</p> |
| <p>برید از بهمان ذو الفقار علی
کنند این چنین نوحه برنا و پیر
۱۳۱۸ هـ</p> | <p>شد از چشم اهل جهان خون روان
جوان مرد و افسوس نت این جوان</p> |
| <p>۶۰</p> | <p>ایضا</p> |
| <p>بند و الفقار علی آب کوثر ازانی
قضا باو خطر بهاری عدم چون داد
۱۳۱۸ هـ</p> | <p>که بود تشنه ویدار و دوستدار علی
اجل کشید الف از نام ذو الفقار علی</p> |
| <p>۶۱</p> | <p>قطعه تاریخ وفات قیصر بهند نهجی کون و کتور سیاه بختانی</p> |
| <p>فرمانده انگلیست و شاهنشه بهند
محموز مهر و لطفش این چار جهت
تا شمع افروز خلوت خاک شد او
ولسا پر خون و دید ما چون گشت</p> | <p>کز ماتم اوست نیلگون این نطق
هر بهفت زعدن وادش این بهفت واق
شد تیره جهان چشم ارباب وفاق
جانها مخزون و نیز طاق شد طاق</p> |

امروز زرد بود که گویم عزیز
در خاک نهان شد آفتاب آفاق

۶۱۹۰۱

تاریخ وفات محمدیادی

۶۲

میرادی چو رخت از بجا بست
گفت با توف بسال رحلت او

ناقدش شوق عشق وادی شد
مرحمت رهنمای هادی شد

۱۳۱۸

قطعه تاریخ وفات دهبی محمد باقر

۶۳

بود آنکه همیشه برقع از دیار پیش
گو سال رجوع مرجع وادیش

شد پرده خاک برقع ریاریش
در حجله گم بهشت زبیدیاریش

۱۳۱۹

اضی

۶۴

منزل با عصمتی هست این مزار
بهر ساش از فلک گوید ملک

میکند هر دم بران رحمت نزل
باد او محشور با بنت رسول

۱۳۱۹

۶۵ قطعه تاریخ فوت رشید الدین فرزند خواجه عماد الدین

نونهال چمن ناز رشید الدین آه
عمر او که در جو طع منزل بست و اتم

بچو رنگ از گل دزین گلگه چون بورفته
پایش از دقت و نیروش ز بازورفته

بودم گشته این کارگر بینائی
لطف حق راهبرش شد که بهینورفته

صوری و معنوی این مصرعه شد تاریخش
به شب نوزده ماه رجب ادرفته

۱۳۱۹

۶۶ قطعه تاریخ وفات شیخ مصمصام علی تعلقه ارگنداره

آن دینور نامی کان شد راه روینو
 باین همه چشمها باین همه نرد و تاسا
 بگذشت دو گوهر آن کبر و دگر صغیر آن
 از گلگده ایمان گل داشته در دامان
 برج ذر کوه انسر و دسی بهخا و جود
 بر ذر خندانان با صدق و صفا شافل
 بانفس عزاکر داو گوی بو عسایر داو
 هر چند که بود اویم لب خشک مژه پر غم
 دل داد و شد ازادان جان کرد و نشانادان
 بس مر حله پایم و در زیکه بخاک آسود
 اے وار داین مرقد محرام بدون ازند
 شد هر و راه دین زخمیه تعلیقین

صمصام علی بود او مشهور بنام اینجا
 مشغول عبادت سالی بود و امام اینجا
 منصور و مظفر آن هر یک پدر و امام اینجا
 در ملکه عسرفان مل کرده بجایم اینجا
 در صوم و صلوة او بود حقا که امام اینجا
 در کسبیا کار مل چون ماه تمام اینجا
 بل گرد بر او را و از رستم سام اینجا
 از کوثر و از زمزم پیوسته بکام اینجا
 جانان که زرتاد آن از وصل پیام اینجا
 آن روز اول بود از ماه صیام اینجا
 هفتاد و یکمی خواب شیرین برکنام اینجا
 در دین و ظاهرین گوگرد مقام اینجا

خوا بیده چو در مرقد شد گوش ز دانه مرقد
 صمصام علی آمد مخفی به پیام اینجا
 ۱۳۱۹ هـ

ایضا

۶۶

دانشور و دینور در ویش سیرت
 صورتی و معنوی سیرتش بس این
 کند هر رفت و خلق بجا رخت سینه گفت
 ماه صیام هم یکم و در زخمیه رفت
 هجوی

| | | |
|---|--|----|
| | قطعه تاریخ مجلس خانہ کہ شاہ احمد حسین صاحب کرد | ۶۸ |
| آنکہ در تعمیر دلسا محمود متفرق بود
خانقاہ صوفیان باصف الحق بود
۱۳۱۹ھ | کرد مجلس خانہ احمد حسین اینجانبنا
خواتم تاریخ بنیادش سرورش غیب گفت | |
| | قطعه تاریخ عطا خطابت رہبر جناب تعلقہ ناسپارہ | ۶۹ |
| کہ گیتی نشر روز آفتاب تو بادا
کران تا کران نیض اب تو بادا
جہانے روان در رکاب تو بادا
شرف جوئے رائے صواب تو بادا
ہمسہ ورج فرد حساب تو بادا
بدر گاہ دولت مآب تو بادا
کہ مفتاح صدق باب تو بادا
کہ رفعت فزایہ جناب تو بادا
ردا کاشش از شد ناب تو بادا
کہ مقبول از انتخاب تو بادا | لعل اللہ اے دادر برزہ پرورد
زمان تازیں بہرہ مسد تو بادا
بگرد جهان آسمان تا گردو
بہر جا بود تیز رائے زرایان
بر یوان دولت بود انچہ مخسرون
سر سوران گردن گردانم
فتوحی ز در گاہ مفتاح داری
شدی نامور با خطاب بلندی
عزیزانیکہ شیرین بیان شد بوضعت
درین تہنیت مصرعے یافت طبعش | |
| | فلک گفت آئیں دعا گو چو گفتا
مبارک از ایزد خطاب تو بادا
۱۳۱۹ھ | |
| | تاریخ دست محمدہ سارے از کابل | ۷۰ |
| وارد کشمیر ام نرہتے | بانو باغت میراجل | |

| | |
|---|--|
| <p>همرد جنت شده از جنت
خادم سر بارگم عزتے</p> | <p>همچو نسیم حسر دبوے گل
یافتہ در حضرت مخدوم جا</p> |
| <p>گفت فلک کیت ملک ز دنیا
پردہ نشین حسرم دولے</p> | <p>۱۹۱۳</p> |
| <p>قطعه تاریخ وفات قضا، الدین ابن یحییٰ بن خیر الدین</p> | <p>۱۹۱۳</p> |
| <p>بود شیخ نجسمن آراے من
شد بهشت جادوانی جاسے من
جاسے من بلجاسے من اواسے من
نیلگون به خرد و خضر اسے من
کو کبکے گم شد ز کو کہاے من
بود او، پیش من هتاسے من</p> | <p>حافظ قرآن ضیا، الدین که او
باز بان حال گفت از لطف حق
جنت الفردوس گلزار جنان
باز من گفت آسمان در آتش
بانگ بر نیل ملک بر زد فلک
و ادنا گاه آنتاب او را جواب</p> |
| <p>چون ملک بشنید گفت از بهر سال
شد ضیای از دیده بنیاسے من</p> | <p>۱۹۱۳</p> |
| <p>قطعه تاریخ عمارتیکه احمد شاه ابن مختار بن مسیح قدیم بهراج اضافه کرد</p> | <p>۱۹۱۳</p> |
| <p>دینور دین پرورد و دینار بهت
بایه این مرتفع آلا بهت
نقش بر بام و در و دیوار بهت</p> | <p>ابن مختار احمد الله شه که او
ساخت این دیرینه مسجد را وسیع
حسن سخی و نام نیکش تا بجز</p> |
| <p>سال تعمیر جدیدش اسے عزیز
جد و همد احمد مختار بهت</p> | <p>۱۹۱۳</p> |

| | | |
|---|---|------------------|
| ۴ | قطعه تاریخ وفات حافظ محمد اسلم قدس سره | |
| حافظ اسلم عابد شب زنده دار
گفت اتف مصرع سال حال | عارف بالله الی الله واصلی
بود شیخ عمید و پیر کالمی | |
| ۵۲ | ایضا | |
| حافظ محمد اسلم پیر ره طریقت
ذی قنده بود و جمیعت یکمیل از شام
از حلقش جهانے دخته و دال انگار | در واصلان مظم در کالان کرم
کاین آفتاب گشته پنهان چشم عالم
وزیر اجرا دست دلباز خون دیده پرغم | |
| تاریخ انتقالش پیر است از واصلش
داصل بحق شد آری حافظ محمد اسلم | | |
| ۵ | قطعه تاریخ وفات راجه جنگ بهادر تعلقه دار نانیاره | |
| چون راجه باقد رو به جنگ بهادر
فریاد رس هر کس خود بنده غوث شاه
مشتوق الی الله صلت غوث است
بر تربت آن عاشق جان باز چو رفتم | شد جانب فردوس زین گلکد راهی
وز بسندگی در گره او یافت شای
از مردن عاشق خبر ایست و دوچه اهی
رژون شمع در دیدم اسرار کماهی | |
| گفتم که چه مرقد بود این روضه نداشت
کار ام که عاشق مشتوق الی | | ۲۰ شعبان ۱۳۰۰ هـ |

| | | |
|---|---|---|
| ۷۶ | تاریخ وفات قاضی محمدتاج حسین | |
| بفر دوس ممتاز حق راه یافت
بپرسند گر حال دسالتش بگو | که راهی ز نستی بجز راه حق
که ممتاز هست او بدرگاه حق | |
| ۷۷ | تاریخ منوی مولوی اکبر خیر | |
| خانه تیر نوشت این منوی
مصرع تاریخ آتماش بود | با همه ناز و نیاز و سوز و ساز
پر تو به از نیست عالم فرار | |
| قطعه تاریخ نصرت بن سنگی امر دوزخه لا نا انوار قدس سره بقا لکھنو | | |
| ۷۸ | فرش مرمر که شد جدید بنا
عبد و آب کرد سی بلخ
افز خاک پاک والی هست
فیض انوار حق بیس کاینجا | از صفا هست خوشنما سنگ
کاد از مرده و صفا سنگ
که شد آئینه دلا سنگ
در تجلیست از جلا سنگ |
| گفت سالش کلیم عصر عزیز
سنگ طو راست او صفا بهر سنگ | | |
| ۷۹ | قطعه تاریخ مهاسرانیکه مصطفی خان بن کرد | |
| ساخت این مهاسرانی که
منظر احوال سال این مصرع است | آن که در هر دو سرا یاد جزا
مصطفی خان بانی این نوسرا | ۲۱ هجری ۱۳ |

۸۰ قطعہ تاریخ وفات مولانا عبد الوہاب صاحب فرنگی محلی

چو شد واصل الی شہ عبد الوہاب
ندا از عالم انوار آمد
کہ خنجر کا لمان ماسبق بود
وجودش پر توے از نور حق بود

ایضاً

۸۱

شرح در دل ز کلیم گوش کن
نالہاے دے ز راہ دیگر است
گر گداز و سنگ از آہنگش بجاست
از زبان برگ گل و از نوک خار
آتش غم جان و دل را پاک بخشت
ہر بن موگشتہ چشمے جو نقشان
حال زار ماسیہ بختان پیرس
ساتیے می خوارگان از برہم رفت
عبد و باب اہل دل را پیشوا
قربت معبود حاصل کرد و عبد
بود الحق خضر راہ اصطفا
در رہ وادی سال رحلتش
گفت نہایت گوید آنچه نے
این نوامی خیز و از ہزائے کے
از محبت نیست خالی بیچ شے
راز فروردین شنو اسرار دے
چارہ ہر در و آخر بہت کے
اتکاف خونین می تراود جائے خوبے
نور رفت از دیدہ بر جا ماند نے
خون دل در جام باشد جائے مے
رفت و از خود رفتہ ہر فرے ز پے
زندہ جاوید واصل شد بکے
منزل صدق و صفار اکوہ ط
ناٹہ فکر تمسیر کر وہ پے

شد ندا از عالم رو یا عزیز
بود ظل مصطفیٰ حقاکہ وے
۱۱۲۱

| | | |
|----|---|---|
| ۸۲ | قطعه تاریخ حاجی سیف الدین در آکو مہاجر | |
| | سیف الدین ز آستان بولی فوتہ
گفتم بکدام جا از بخارا رفته | در کہ رسیدہ وز دنیا رفته
گفتم بکدام جا رفته
۱۳۲۱ھ |
| ۸۳ | قطعه تاریخ غسل صحت بابتہ تصدق و مولیٰ انصاف و تعلق از ہما گیران | |
| | اے سر سر کردگان و سر گردہ را بجان
کرد و در وزے کاہشی روداد از رنجوریت
رنجہ ورنجیدہ از رنجوریت شد مردوزن
خیر جاری گشتہ ظاہر وقت غسل صحت | داد و در عالی مرتبہ سرور و الاقام
کاہش آخسر راہ نور را میکند اہ تمام
خستہ و از رده از بیماریت بہ خاص عام
سیر و سیراب آمد از فیضان آن مرتبہ کام |
| | مصرع تاریخ غسل صحت خوش گفت خضر
کابہ حیوانت بکام و دار و صحت بکام
۱۳۲۲ھ | |
| ۸۴ | قطعه تاریخ وفات مولوی حافظ محمود دہلوی | |
| | محمود رفت و بادش قرآن پاک حافظ
ہر دم رسد گو شمع این مصرع از سر و شمع | چون حافظ کلام یزدان پاک ادب و
کز ہر مقام یابی بہر مقام محمود
۱۳۲۱ھ |
| ۸۵ | تاریخ وفات احمد الشاہ بن شیخ عبد اللہ راجستہ | |
| | شود از مرگ حمد اسد جگر خون
دلے ہلف بسال حلتش گفت | کہ سیکو نید رفت فوجان رفت
بحمد اللہ بہشت از جہان رفت
۲۳
۱۳ |

تاریخ وفات محبوب علی بن حبیبی جمال الدین بابا علی قہر براج یاست کہ پوتھلا

| | | |
|----|--|---|
| ۸۶ | محبوب علی چرشد سو خلد برین
گویند گردہ علوی از عینین | سیراب ز کوثر آمد و ماہ عینین
محبوب خدا شفیع دے با دین
۱۳۲۲ھ |
| ۸۷ | قطرہ تاریخ وفات مولانا مولوی شاہ احمد حسن کانپوری | |
| | اللہ اللہ با احمد پیوست شاہ احمد حسن
حافظ قرآن و عالم عارف باللہ بود
بہر امداد فریق گربان خضر طریق
در غم آن ابر رحمت ہر کیچہ چون عذوق | قطرہ از خود رفت و وصل شد بہر اعطی
محرم بیت اعلم و ستر حق را حرمے
بہر اچاہ گزیدہ مردہ دل عیبی دے
گشت نالان بادل پر سوز و چشم پر نئے |
| | منظر سال وصال وصال کے عین حضرت
عالمے ناگہ بمسرد و رفت از جاعالمے
۱۳۲۲ھ | |
| ۸۸ | رباعی تاریخ انتقال شیخ تراب علی اور احاطہ علی صاحب کتب کاغذ و ضلع لکھنؤ | |
| | اے شیخ تراب اے جان ادایت
شد مصرع سال رفتن از دنیا | نسبت سو حضرت علی نبی بایت
درستایہ بود تراب باید جایت
۱۳۲۲ھ |
| ۸۹ | قطرہ تاریخ وفات مولانا مولوی محمد حسین الہ آبادی قندس سرہ | |
| | ز کہ شاہ غم حسین باز آمد
ز نگہ نوشدہ راہ حضرت اجمیر
ہمیشہ داشت تمنا اقامت جمیر | بجانب وطن و طے بس مراحل کرد
بصد نیاز دوران آستانہ منزل کرد
اقامتے کہ قیامت بخلق نازل کرد |

| | |
|---|--|
| بہمد عرسِ ثنبنہ کیے زاہل صفا
ز سوزِ عشق کہ در سینه داشت مولانا
بیک دوزخ کہ بزار از زرد قوال
رسید زبنت شعرے کہ طبع مولانا
رجوع کرد بہ کراہ شعر چون قوال
ثبوت معنی آزادی بقاین بس
در اذیتِ مرہ خفتہ طے شدش بے
سرد راہ جازہ عراق بس این بود
شگفت سیت کتاختر گل ز گل رویہ
سرود ہمرہ تابوت و آن ترانہ تر
ہجوم خلق و خرام جنازہ تا مرقد | کہ ساز محفل از سامانِ کمال کرد
و دچند گری باز اراہل محفل کرد
ہزار خستہ و زنی با چومرغِ نعل کرد
چو کبر موجزن آمد و لب و ساحل کرد
دلش حال سوتانی با زماں کرد
کہ خورشید و آن قیامین ملاسل کرد
بدان طریق کہ خورائیدست وصل کرد
کہ ابرہہ سدی طوفان حاصل کرد
بخون بیزدین حنا و خاک را گل کرد
بر و شکرتان زندہ و دشامل کرد
بسیر محفل عصری توان مقابل کرد |
|---|--|

عزیز مصرع تارخِ خواست گفت سرش
ز چہ کعبہ کل رخ بکعبہ دل کرد

۱۳۳۲ھ

قطبہ تاریخِ وفاتِ مولوی عبدالرفیق مہجی لانا عبدالوہاب مہجی لانا شاہ عبدالرزاق

| | |
|--|--|
| ۹۰ صاحب علم و عمل عبدالرؤف
بود پیر و ار با ب سلوک
بستہ احرام و گر بعد از حج
بود پیوستہ ز در گاہ رؤف | تابع سنت و احکام کتاب
ساک ملک بقاشد بشتاب
حرم قرب حقیقت گشت آب
مور درانت بے حد حساب |
|--|--|

منظر سال و می و حال دیست
فضل رزاق عطائے و تاب

۱۳۳۲ھ

قطعه تاریخ طبع دیوان حافظ رحمة الله علیه

صاحب مطبع نامی گرامی که بود
خواست تا جمع کند جمله کلام حافظ
نخسهای کن آورده کیف از هر جا
طبع کردش و تحقیق و تصحیح تمام
حافظ آنست کشت آیات و ابیات
حافظ آنست که در میکده صد فقیهین
هست هر طریقه از ان سبب شریعتی
قطره قطره که فراهم شده یاکه گشت
بسکه ماست بهر کس کرم پیر بخان
در میخانه کشاوند و صلاے دادند

قطب بن مرکز اسلام مدارایان
سجده کرد و مقصود رسالتش یزدان
انچه در خود و در تم یافته بر چند از ان
همه مطبوع طبایع شد و مقبول جهان
حافظ آنست که مصحف بزرگ این دیوان
خود و بکشتن خود ساتی فدود پیر بخان
هست هر طریقه از ان سبب شریعتی
جریعه جریعه که بهم آمده در ظل گران
نقد جان سپرد در ظل گران بستان
میزبان پیر بخان آید بستان همان

می سرایند بدن خجنگان این صرع
مژنه ای نه شد این خواب شیرین از ان

قطعه تاریخ وفات مرزا محی الدین رئیس کشمیر

میرود از کالبد گرجان سوسه جانان نرد
رخت از دار فنا مرزا محی الدین بهرست
از هوا خوانان او گرسد ره و طوبی بود
تیره شد گیتی که او در خاک خفت و رفت
سرد مری شد چه عالم گیر دل انسر دگی

گر عزیز مسرگر دزد یوسف کشتان نرد
منزل و موالی او در ره ضلالت نرد
از پرستاران او گر حور و غلمان نرد
و سحاب آفتابیه می شود پنهان نرد
گر شود تاریخ بسته زین غم چو لاله مان نرد

| | |
|--|--|
| <p>خار خاخصه و عنسم بسکه گیتی را گرفت
بسکه بود او غیر خواه اهل ملک و ملکش
والی هم رتبه چون و کشمیر از پیش
مرد زرد و مهر گستر بود چون مرزا بخلق
لشنه کامان را ز بس سیراب کرد فیض او</p> | <p>خامیر وید اگر جائے گل در میان سزد
فرزندان او گر گشت صد چندان سزد
مهربانی با که پیهم کرد بر ایشان سزد
مهربان باشد اگر بحال ویزوان سزد
کایا لبش گشتن از حریفه مغفران سزد</p> |
| <p>مصرع تاریخ فوتش حتم از آفت گفت
شافع مرزاحی الدین شته حیلان سزد</p> | <p>۹۳</p> |
| <p>معی الدین رئیس ملک کشمیر
سوم از ماه حج بود این که رخصت
باجسر گلشنایا که میسر کرد
و بعد شش شمع بهر کاسه شبانه بود
تعلقات مسینه همچون صبح صادق
بیانش زنده کرد و مرده دل را</p> | <p>که اعزاز از خدائے مهربان یافت
بأرام حریم جان جسان یافت
برات از حق بگلزار جنان یافت
فروغ از راس و هر دو دان یافت
ز خاک آستان راستان یافت
کلامی اینچنین نام چنان یافت</p> |
| <p>بانش خضر این مصرع بمن گفت
پس از مرگ او حیاتے جاودان یافت</p> | <p>۹۴</p> |
| <p>خواجہ زبان دانی بے خبر غلام غوث
هر کجا که قد از اخت سرور از پان اخت</p> | <p>آنکه تا سخن گو شد رونق سخن آمد
هر زمان که رخ از فروخت شمع سخن آمد</p> |

| | |
|---|---|
| یونسی کہ بطن حوت شد برائے ادا بود
چرخ را ز روح او طرفہ راح محال شد
فرقتش ز بس حرمت خار در جگر شکست
جوهری ما ہر بود معدن جوہر بود | یونسی کہ پیرا ہن بہ سر او کفن آمد
خاک را ز جسم او تازہ جان بین آمد
تربتش ز بس زہت و کشف چمن آمد
لعل از بد خشمانش گوہر از عدن آمد |
| آفتاب رخ بہ ہفت چون زبانانش گفت
ابر رحمت ابری سائبان من آمد
۸۱۳۲۲ | |
| ۹۵ | ایضاً |
| خواجہ ذبی شان غلام غوث والا مایہ
بر روشن صدر و صدر جمع ارباب کمال
منفعت را در ذوق از در گہر حق مستحق | کز وجودش خواجگی را بود صد عز و وقار
صدر زد و القدری کش آمد قد و انجمن زنگار
مرحمت را صبح و شام از حضرت و خواستار |
| خواستم گلدستہ سالش ز رضوان بہشت
کرد او گلپوش از گلہائے فرد و لیلین مزار
۸۱۳۲۲ | |
| ۹۶ | ایضاً |
| آن خواجہ کہ بود بنام غلام غوث
دقیل و قال منہنس شاعران فرس او
روشن شد از سواد و بیاض صفات او
گوئی بزرگ و بوسے گل و چون نسیم صبح | خوشتر من خوش جان خوشتر نام خوشتر شست
در وجد و حال ہم اثر خواجگان چشت
توقیع و تہقکہ کہ بنامش قضا و قسمت
سوے بہشت رفت کہ این شست را بہشت |
| رضوانش ز یہ گفت کہ این نام رسیدہ سیت
گفتند حوریان جان خواجہ بہشت
۸۱۳۲۲ | |

| | | |
|---|--|-----|
| | ایضا بطریق تخریج | ۹۷ |
| اخلاق حمیده داشت افزودن ز شمار
بے شل و شمال د بے عدیل و بشمار
۱۲۵۵ | بگذشت غلام غوث آخر زین دار
خواهی سنه اش ز نام او بیرون آر
(۱۳۲۲) | |
| | تاریخ کدخدائی نوشاد علی خان تعلقه دار ضلع باره شکی | ۹۸ |
| چون زهره تران شب با ماه همایون باد
نوشاد علی خان شد نوشاد همایون باد
۶۱۹۰۷ | نوشاد علی خان شد از سر خدا نوشاد
طبعم چه گمراست تاریخ مسیحی گفت | |
| | قطعه تاریخ انتقال پیر ملال ملک معظم اودور و مسقط | ۹۹ |
| دین چه شور و بجاست و اسفاه
روز روشن برید گشت سیاه
کرد نهضت ازین جهان ناگاه | اینچه رنج عناست و ادیلا
صحن گلشن ز غصه شد گلشن
قیصر همت نهفتین اودور و | |
| | سنه عیسوی اگر خواهی
برکش از نهضت نه نشاه آه
۶۱۹۱۰ | |
| | قطعه تاریخ فوت محمد علی پسر شیخ صغری علی جبر کف | ۱۰۰ |
| که هست آشکارا نکونامیش
بکونامی عمر و ناکامیش
نکونامی و نیک انجامیش
شفیع محمد علی حاکمیش
۲۲ ۱۳ | محمد علی ابن اصغر علی
جوان از جهان رفت و احسرتا
شده عاقبت باعث مغفرت
ز روی جمل سال فروش بود | |

قطعه تاریخ مراجعت عجب بدایه خان بنشینان پاره از عین شریفین ادبها الله شرفا

اے آنکہ در ہوائے لطیفی و شرب از مہند
صرف کثیر کردی رنج عظیم بروی
شرطست رہ نوروی در راہ دوست و دش
بانغمہ حدی خوان ذکر جلی موافق
بر بختیان نشسته جمعی ز نیک بختان
بر اختران جدی خوان چون واعظان بمنبر
و نہال ہم خرامان چون دانہا کے بیج
یا بے شمار روپے کشتی تیز دستی
کشتی نشین جماعت طے کردہ و براحت
شد قطرہ زن برعت و ظل بر حمت
ارکان حج ادا شد طے مروہ و صفائے
از قید قد جفائی از ادگشت بخارج
از خاک آستان سلطان دین و دنیا
چشمے کہ گشت روشن زان روغنہ نور
یار عزیز را ہم مانند آن جماعت

دل بر سفر نہادی بستی بنا قہ محل
راہ صد اسپردی در طے آن مراحل
یک گام بیش نبود تا کعبہ از رو دل
بانالہ در آسن ذکر خفی مستایل
یا آنکہ بر درختان شد مجتمع حواصل
یا گلبنان و بروے گرم نوا عنادل
با یکدگر بجنبش کیدست چون اتامل
بے باد و باد بالی بینی روان بسا حل
ایمن ز لطمہ ہائے اشترار آن متبائل
از سلا حلے بسا حل از منزلی بہ منزل
در خانہ خداد شد ہر مرد راہ واصل
زان دیوہ ران ہر آنکس شد در پیہ داخل
شد قلب ہل دل را حاصل عیار کامل
آن روشنی مگر و تا صبح حشر زائل
باز از ان او کن روزے بطاعت شامل

اتق چو حال شبنفت سال مراجعت گفت
حج تو باد مقبول مقصد ہمیشہ حاصل

| | | |
|--|--|--|
| ۱۰۲ | قطعه تاریخ نبی کا غزنی دارالعلوم فرنگی محل لکھنؤ | |
| سعی مولانا شرافت اللہ اللہ دینیت
اجر سعی دے زور گاہ الٰہی شد عطا
بائش حاجی محمد خان دالاشان بود | آنکہ نام نائیش زینگو نہ اعلان یافتہ
ز انکہ بعد از حج شرف از کعبہ جان یافتہ
کامین بنارا ادنباے دین و ایمان یافتہ | |
| | سال تاریخ بنائش گر کیسے پرسد عزیز
گو تو اب حج اکبر اوزد یزدان یافتہ
۱۳۲۵ھ | |
| ۱۰۳ | قطعه تاریخ کد خدائی ہر دود خد شریح صغریٰ علی تعاقدا گنڈا | |
| بحمد اللہ کہ دل شد شاد و خرم
فلک بہر نشان ہر دود آورد
چہ گویم از سر و رخ بزم شادی
ز جوش خمیری دگھائے صد برگ
تلو نہائے باغ و راغ بینید
اگر بلبل و گر صاصل اگر سار
دو بالانشہ نشو و نما شد
باین عید اچھی نامزم کہ آورد
چنین تقریبہ اتمام داوند
اگر اکبر و گر صغریٰ بہ کار | ز عقد ہر دود خد نیک اختر
چہ پروین دہرین عقد گوہر
کہ چشم روشن شاد زان نور
چمن دار دبستی جامہ دربر
گر اصغری نماید گاہ احمر
شدہ ہر یک از اسج و نوا اگر
کہ فصل نو بہار آمد کر
دو عید انبساط افزائے دیگر
بوالا مستی ہر دود برادر
ہم آن منصور و ہم بادین مظفر | |
| | باسائش گفتم این مصرع سیحی
ببارک انعت دہر دود خد
۶۱۹۰۸ | |

تاریخ ولادت فرزند شیخ مظفر علی برادر شیخ صغری علی تعلیقا در گذاره

هزار شکر که داد خدا به فرزندی
بفرزندش چشم روشنی گویم
ز عمر و دولت و اقبال بهره در بادا
که چشم پدرش دور باد شام و بگاه
که برده گوسه سعادت ز شتری آن ماه
بسایه پدر و دام و عسم و ظل الا

چه حاجتست که برسی سنین بیلاوش
که رو شنت و عیان از طلوع اختر جاہ
۱۳۲۵

۱۰۵ تاریخ بنسبت خانہ حسین

خان عالی مرتبت حسین ابن خانہ حسنا
بن بیاترک سر اغیار که گزینش کن
مصر تا یخ اگر خواهی ز روی انتخاب
از در حیدر رسد اینجا نوید شمع باب
۱۳۲۵

قطعه تاریخ وفات مطیع رحمن ابن ابی الحسن

چون شد مطیع رحمن رهرو ملک باقی
رضوان چو دیدار جلال آفت اینچنین کمال
آسود زیر ظل عرش منبع رحمت
گر در مطاع دوران فساد مطیع رحمت
۱۳۲۵

۱۰۶ تاریخ وفات الیہ بر خورہ دار شہاب الدین

عقیقه که نکو خورے بود و نیک خصال
بسین چه رفت ز گلچین گلچین سید
فغان که گلبن رعنا به باغ عصمت
زرنج و غصه نبالید باغبان و بخت
به بست رخت نگیتی چو دخت مرده براد
بسین چه دا و ثمر عاقبت رخت مراد
رسید لاله مصر چنانکه داد بسا و
شکوفه کرد و نهال چمن ز باغ افتاد
۱۳۲۵

| | | |
|---|--|--|
| | ۱۰۸ قطعه تاریخ وفات محمد مصطفیٰ زین العابدین حضرت علی مرتضیٰ علی تقدیر کرسی | |
| جان به حق و اوجت منصور
نوحه خوان گشت بهالش باقی | که در حاصل شرف قرب اله
نوجوان زیسته ز گیتی ناگاه
۱۳۲۵ هـ | |
| | ۱۰۹ تاریخ وصال مولوی لعل الحی قدس سره | |
| بوالعلی الحی الحق منظر انظار حق
سالی فوت در میان بین مصرع رشید بود | مطلع صدق و صفا و منبع اسرار حق
شد نهان از چشم گوئی لمعه زوار حق
۱۳۲۵ هـ | |
| | ۱۱۰ تاریخ وفات مولوی سیح الشهد | |
| محب علم و حل مولوی سیح الشهد
گو که رفت ز دار الفنا سیح الشهد | که شد به عالم علوی سطح سفلی خاک
که یافت دولت عمر بزرگ و پاک
۱۳۲۵ هـ | |
| | ۱۱۱ ایضا | |
| یادگار صاحبان علم ازین دار فنا
آن جمال و جاه کش او را خدا بخشیده است
سیرگاه او فضائی جنت الما و است
مصرع تاریخ حبی جستم که با من حضر گفت | راه پیچیده سوخته دار البقا ناگه بین
گرفتی دانی بدان، و نیستی آگه بین
حور و غلمان از برای خدش همه بین
یافت عمر بجا و دان آر سیح الشهد بین
۱۳۲۵ هـ | |
| | ۱۱۲ قطعه تاریخ وفات شتی طهر علی کیل مهاجر کاکوری ضلع کهنه | |
| اطهر علی آن که جنت و کوثر یافت
شد سال وصال او ز روی القا | از خاک بدینه بالش و بستر یافت
نام اطهر و طبع اطهر و جا اطهر یافت
۱۳۲۵ هـ | |

| | | | |
|--|---|--|--|
| | | ایضاً | |
| ۱۱۳ | اطهر علی آنکه خواند جانان اورا
انیمصرع بر زبان آلف بگشت | عمر جاوید وادیردان اورا
شد خاک مدینه آب حیوان اورا
۱۳۲۵ + ۵ = ۱۳۲۰ | |
| | | ایضاً | |
| ۱۱۴ | اطهر علی آنکه داشت از جان مارے
چون لب نشه عمر جاودان بود بگو | گردید فدائے جان جانان آرے
شد خاک مدینه آب حیوان بارے
۱۳۲۵ | |
| تاریخ وفات المیرزا میرزا شرافت حسین صبا در پی ککسفرنگی محلی لکهنوی | | | |
| ۱۱۵ | بود آنکه بروے برقع از تقوایش
خیل ملک از فلک ببالش گویند | شد رے بسوے مجع و بدایش
در حبله از بهشت الٰهی جایش
۱۳۲۵ | |
| قطعه تاریخ که خدائی ابو الحسن خان برادر یاض حسن خان صاحب رسول پور سن و ضلع چمپرا | | | |
| ۱۱۶ | نوبهارست دباش در اغ امروز
بلبل و صلصل از و فور نشاط
جای پروانه روشنایان جمع اند
از بهار جمال لاله رخاں | پرنده سرنیترن شده است
آهیت نیچ بچومن شده است
ماه من شمع انجمن شده است
انجمن رکش چمن شده است | |
| | | سال این بزم طوی گفت عزیز
و ده که نوشاه بگوین شده است
۲۶ هجری ۱۳ | |

| | | |
|-----|--|--|
| ۱۱۷ | قطعه تاریخ کتب خانہ دیوبند ضلع سہارنپور | |
| | بناست کتب خانہ دیوبند
از شرق تا غرب روشن سواد
کشاد و رسم خواہی اگر | کہ پیش بود پست این نہ قباب
وز و ہند تا سند شد فیض یاب
در آ از در اے طالب فتح باب |
| | بطر بر آور و تاریخ ادست
کتب خانہ نادرہ لا جواب
۱۳۳۸ - ۱۲ = ۱۳۲۶ ہجری | |
| ۱۱۸ | قطعه تاریخ بنائے حشرتی والعلوم فرنگی محل | |
| | این رواق حشرتی و در والعلوم
یاری یاری و عبدالباری دینداریش
ہم بنائے علم حکم گشت ہم بنیاد دین | باہم خوبی بنادریاعت سعود شد
باعث تکمیل این تعمیر و ازود شد
ہم خدا را رضی دہم خلق خدا خوشنود شد |
| | از در القاریہ تعمیر عمر نامہ گوش
بانیش زینب ارانی در رستہ جود شد
۱۳۲۶ھ | |
| ۱۱۹ | ایضاً | |
| | این عمارت کہ شد بنا اینجا
از علوم و فنون گوناگون
از پے دیوبند و سنگانش | وصف آن خارج از شمار بود
این کتب خانہ پر نگار بود
باعث عشر و استخار بود |
| | سال تاریخ این بنائے شکر گرت
گو کتب خانہ یادگار بود
۱۳۲۶ھ | |

۱۲۰ تاریخ وفات احمد شاه سنه ۸۱۳ هجری بمطابق ۱۳۱۲ شمسی

رہرو از گیتی چو حاجی احمد شاه شد
پردہ از روی حقیقت چون برے و کشاد
شدہ بارانج ششتر گویم شصت سال
جائے محل دل پہنچی در رہم بود بست
دیدہ باز دیدن پیودہ بیود بست
طرف از حج چهارم نیز بایست زد و بست

از صدی خوانی گویم آمد این مصرع گفت
وہ چہ احرام حسرتیم کعبہ مقصود بست
۱۳۲۶

قطعه تاریخ انتقال حاجی خواجہ غلام محمد در آلبون حاجی سیف الدین سنه ۸۱۳ هجری

۱۲۱ ز کشمیر از خواجگان بوزمانے
تقبیل بن آستان شد مشرف
پر یوم الاحد بستم اول جمادی
غلام محمد فضل اب وجد
بہ تکمیل ایمان زیزدان موید
ز تائید رحمت بخت در آمد

پرسید رضوان کہ ہست این ملک گفت
فک انبی و غلام محمد
۱۳۲۶

ایضاً

۱۲۲

در پنج خواجہ کشمیری اصل دار ابو
ز خاک درگ سلطان دین فی ثبات
بروز شنبہ بستم جمادی الاول
بنام بو غلام محمد اسم او مشہور
کہ سینہ اش شد کاینہ و دلش پر نور
شہید از جنت از بار گاہ رب غفور

رسد ز عالم غفران ندای عالمیان
کہ چون رسید و بنیاد شد غفور
۱۳۲۶

۱۲۳ قطعی تاریخ وفات صیفیہ گیم بنی فیاض بن حسن بن محمود بن محمود

| | |
|-----------------------|--------------------------|
| بقیہ صفت صبیہ داشت | صدیق حسن امیر ذی جاہ |
| از صدق و صفا صفت ناسخ | در جو دو سخا سرید و گناہ |
| صفوت کدہ بہشت رضوان | آراستہ بہر او چو خرگاہ |

شدصال وصال نبت صدیق
صدیقہ عصر رنت ناگاہ
۱۳۲۶ھ

۱۲۴ تاریخ وفات شیدرا احمد

| | |
|----------------------------|---------------------------|
| سید نوجوان نثار احمد | زین جهان در جهان سرمد شد |
| گوہر جان نثار احمد کرد | جائے او قصرے از زبرجد شد |
| بود روز سوم ربیع دوم | کین غم و غصہ از کیے صد شد |
| پدرش یوسف آنکہ چون یعقوب | حزنش افزون در پنج بید شد |
| دور و نزدیک ہر کسے کہ شنید | بیدل و بہت را رو بخود شد |

سال فوتش نوشت ملک عزیز
جان بحق جان نثار احمد شد
۱۳۲۶ھ

۱۲۵ رباعی تاریخ وفات شاہ التفات احمد مخفور

| | |
|----------------------------|----------------------------|
| و چہل شدہ شاہ التفات احمد | از روئے التفات احمد بہ صمد |
| شد مصرع سال و صلیت ہم زبان | قرب احد آید التفات احمد |
| سنہ | ۱۳۲۶ھ |

قصیدہ تاریخی گلستان سیدخان دینی مقیم سرگندھار مقیم سلطانہ نرس فرج الدولہ رضاخان دانش

۱۲۶

بفرمائش شیخ شیر حسین صاحب قدوائی تعلقہ ارگ ضلع بارہوکی

ہر یہ نغمہ سخن از حضرت داد رسید
از خط آن جام روشن شد سواد دانشم
ہم برائے خستہ جانان مژدہ دران رساند
خوش نشیم از چمن گلر نیز گل افشان زید
بر فراوان بخشی فصل بہارم ناز بہاست
بلبل بگین بیان را دستہ گل از چمن
تازہ گردید از شمیم دے مشام دُر گار
آمدست از گولدن ہارن ہائے دولت
چامہ ہائے جانفزا و نامہ ہائے دلکشا
باحقائق باد قائل عمده و تر مجموعہ
شرع اگر ہر مردان من نگشتے گفتے
فانش تر گویم کنون گوہر فشانے سیکم
ارفع الدولہ رضاخان دانش آن بحر کرم
صیت چود و جودت او پارس پیر گرفت
میر نوینیان کہ تمغائے نگو نامی بوے
ہم عمارت را از و این وقع دین وقت بود
فتح بابے باشدش از باب عالی ہر زبان
راستی نیست کہ در گاہ شاہ کج کلاہ

جام از جہشید یا آئینہ زاسکندر رسید
پر تو بینش از ان مرآت پر جوہر رسید
ہم برائے تشنہ کامان چشمہ کوثر رسید
خوش شمیم از خنجران بخش جان پرور رسید
ایک گلستان گل بن یکے تاج بہر رسید
طوطی شیرین زبان را تنگی از شکر رسید
نازہ شک ستار و نغمہ عنبر رسید
یا مگر از شاخ زرین مرغ زرین پر رسید
از زبان جان جانان و زبرد لہر رسید
با ظرائف با طرائف طرزد تر دفتر رسید
کاسمانی نامہ انیک پہنمبر رسید
کز جناب آفتابے خاوری گوہر رسید
کز کف انیس و فیض از بخشک و تر رسید
منیض فضل و بذل و شیر تاکثر رسید
زا پیر اطواران والا نشان نا آور رسید
ہم سفارت را از و این مژدہ دین فر رسید
این قوت عاشق داراے سکندر دور رسید
این ہمہ تشریفائے عزتش در بر رسید

| | |
|---|--|
| <p>ہر شاہ کا مدش از شہ برائے ارتقا
بہر استقبال اجابت آمد از درگاہ حق</p> | <p>طاہر اقبال اور گویا شہر رسید
ہر دعایش بر زبان این ثنا گتر رسید</p> |
| <p>چون رسید این دفتر بنیش شیر بہر سال
از در دانش رقم زد خاوری گوہر رسید</p> | |
| <p>۱۲۴</p> | <p>قطعہ تاریخ وفات اہلبیہ حسن الدین صاحب بنارس</p> |
| <p>وادرینا بانو عصمت مآب
تا نشویم کام و لب از بہت آب
گستہ رضوان پردہ دار حجاب
سال فوتش گر کسے پرسد گو</p> | <p>روے خود پوشیدار چشم بہان
نام پاکش را نیارم بر زبان
بستہ بہر خدش حوران میان
بود ادب ہم اسم خاتون جہان</p> |
| <p>مصرع سالش شد از روے ادب
بود روے ہم نام خاتون جہان</p> | |
| <p>۱۲۸</p> | <p>قطعہ تاریخ وفات خواجہ فرید الدین عارف جباری لکنؤ</p> |
| <p>سردید الدین چو بوے گل ازین باغ
نہ سال دوستی از پا در آمد
دل احباب نالان چون جرس بہت
درینا گشت گیتی تیسرہ ہوتار</p> | <p>بگلگشت بہشت جاودان رفت
بہار و دستان زیر بستان رفت
کہ میر کاروان از کاروان رفت
چراغ دودمان خواجگان رفت</p> |
| <p>سنین رحلتش بستم نہا شد
فرید دھسرا گہ از جہان رفت</p> | <p>سرحدی ۱۲۴۴</p> |

| | | |
|-----|---|--|
| ۱۲۹ | رباعی تاریخی سالہ الناظر لکھنؤ | |
| | الناظر اگر چہ آیتے ست مبین
گر چشم نین طبع داری سبگر | مرآت صفاست بہار باب یقین
جایست جہان نامے ہر دو را بین
۱۳۲۴ھ |
| ۱۳۰ | قطعہ تاریخ و دشت مبارک علی بن بشیر جمال الدین محمد بن سید محمد باقر | |
| | مبارک علی را مبارک کہ حق
بس این مصرع سال احوال و | عطا کرد فرزند صاحب جمال
مبارک جمال و مبارک خصال
۱۳۲۶ھ |
| ۱۳۱ | قطعہ تاریخ و دشت مبارک علی بن بشیر جمال الدین محمد بن سید محمد باقر | |
| | شیخ دوران حکیم باقر نام
گفت ہاتف بسال رحلت او | از جہان رفت و پاک و طاہر رفت
در پناہ امام باقر رفت
۱۳۲۷ھ |
| ۱۳۲ | تاریخ مولوی عبدالعلی آسی در اسی فروغ تخلص | |
| | مولوی عبدالعلی آسی در اسی فروغ
رفت ازین دارالحق شادان ہاتف گفت سال | طالب علم نضی و صاحب علم حلی
جائے در فروس گوئی یافتہ عبدالعلی
۱۳۲۷ھ |
| ۱۳۳ | تاریخ تولد فرزند سید برکات احمد لکھنؤی | |
| | بطال برکات احمد بود از رش
عسری مصرع سال ولادت گفت | کہ یافتہ پسرخوش جان خوش حرکات
کہ آن سمیت بود از نتایج برکات |

| | | |
|---|---|--|
| ۱۳۳۲ | تاریخ ختنه فرزند مرزا محمد عسکری سلمه | |
| صبا مرزا محمد عسکری را
مبارک ختنه و سرزنداد باد
سلمانان شدند از ختنه اش شاد
شود سرسبز و خرم تر از اول
ره این تمنیت برید آسان
ز حق صبح و ساهست التجایم
نسیم این فرزند دگر گلشن چو آورد | زمن این تمنیت بایدرسانید
که گویا غنچه اسیر خندید
که از دے رکن سنت یافت تشنید
چمن پیرا سرشاخه که برید
قلم از قطرون چون تیز گردید
که در ظل پدر مانا دجاوید
گل از شادی به پیرا بن نگنجید | |
| بسالت بلبل این مصرع بن گفت
توان چیدن گلے از غل امید
۱۳۲۴ هـ | | |
| ۱۳۵ | قطعه تاریخ عقد غلام حسن فرزند عزیزی خواجہ اسلام الدین در کاشمر | |
| ز عقد غلام حسن و در فشانم
بتاریخ اختر شناسی رقم زد
هجری | دو گوهر شده جمع بارے بر جے
دو گو کب قران یافتے بر جے
۲۸ ۱۳ | |
| ۱۳۶ | قطعه تاریخ انتقال منشی کنوچندی سہا تخلص بہ نال خلف راجہ جبالاں بہادر
تخلص بہ گلشن لکھنوی | |
| بہر ارحیف کہ چندی سہائے زین گلزار
الن کشید ز دل باغبان داد بندا | بزنگخت گل خندان چنیش باد
نہال گلشن مہر و دواز پائے قتاد
۱۳۲۸ هـ | |

قطعه تاریخ مشدیدی مخصوص بنو مظفر الماکستج جنگ برائیند فوایبیر عثمان علی خان صاحب دار

| | |
|-----|---|
| ۱۳۷ | نظام الملک آصف جاه والی غماک محروسه آصفیه حید آباد (دکن) |
| | داراے دکن بسند عزت و ناز
از اوج سپهر داد یافت آواز
نشست و بعد از داو شد ممتاز
حق کردستار زرد و بر سر کزبان |

| | |
|-----|---|
| ۱۳۸ | قطعه تاریخ نیک اسطوب کیم و حاج الحق فرنگی علی |
|-----|---|

| | |
|---|--|
| هست دماج الحق آئے در جوانی شیخ وقت
مخزن حکمت و جود ابن حکیم حاذق است
از پے اصلاح منلی گریگار دمنه | کرد از بهمن مطلب این کو شک عالی بنا
دستگاه علم ابدان دار دوست شفا
دار دان خاصیت اسیر و حکم کیمیا |
|---|--|

| |
|---|
| خوابم سال بنا، ناگر ملک گفت از فلک
باشد این دار الشفا بے بائی صاحب شفا |
|---|

| | |
|-----|---|
| ۱۳۹ | قطعه تاریخ فاتح و جومرخی خلیل الرحمن تغلق دار و ملی ضلع بارهنگی |
|-----|---|

| | |
|---|---|
| نهم ماه جمادی الاول
آن که او بود رئیس ابن رئیس
آن که او بود کریم ابن کریم
خلعت از خوان خلیل شد و شست | جسان بحق داد خلیل الرحمن
روفق بزم رئیس ابن جسان
حسام وقت بجود و احسان
خانه اش رقت قدم همان |
|---|---|

| |
|---|
| صبح سال چه خوش گفت عزیز
بے شک او بود خلیل رحمن |
|---|

۲۹ هجری ۱۳۹۰

| | |
|--|---|
| ۱۲۰ | قطعه تاریخ وفات عزیز مرزا صاحب اسکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ |
| صدر ذوالفقار بزم مسلم لیگ
شبنم آحسہ بانٹاب رسید
شد نہ ہر سو خدا تعالیٰ تعالیٰ
بود الحق عزیز دلہا اد | رفت و در قرب ایزدی جایافت
قطرہ جادو گن در پایافت
رہ بدر گاہ حق تباریافت
ہر کش اسم باسمیافت |

گفت از روی افتخار عزیز
وہ چہ عزت عزیز مرزا یافت
۱۳۳۳ھ

| | |
|--|---|
| ۱۲۱ | ایضاً |
| از نظر تاعسزیز مرزا رفت
خلق دامن تہی زگو ہر ماند
باہمہ عز و جاہ و خیل و چشم
لطیفہ صرصر فنا بنگر
اشک مردم رسید تا بہ ثرے
بود اور رہنمائی مسلم لیگ
داد خواہ از پے حمایت قوم
بود جان عزیز قوم الحق | ہر کیے راز دین در یافت
ابر گو ہر نشان گہر زارفت
ہائے زمین عرصہ رفت تہا رفت
چون پر گاہ کوہ از بجا رفت
نالہ حسیق تا ثریا رفت
جانب خلد چادہ بہا رفت
سوئے در گاہ و حق تعالیٰ رفت
قوم بے جان باز داو تا رفت |

دار داین نو حسہ بر زبان آلف
آہ جان ناگسان ز تن ہارفت
۱۳۳۳ھ

| | | |
|--|--|---|
| ۱۲۲ | تاریخ قاری عبدالرحمن | |
| عبد رحمن عالم صاحب عمل
گفت بہر سال فوت او سرودش | حافظ و قاری د با عز و وقار
بود گو یا رحمت پر در گار
۱۳۳۰ | |
| ۱۲۳ | ایضا | |
| عبد رحمن کہ بود اصل یقین
ہفت قرأت شدہ از دہر ہفت
حافظ و قاری و ادیب اویب
سایہ چون برگرفت ازین گلزار | علم تجوید یافت رونق از د
پرز آوازه اش بود ہر سو
عارف کامل و مالک کتب غو
گشت رہرو بگلشن مینو | |
| گرچہ بر سند سال و حالش گو
بود اینک بطن رحمن او
۱۳۳۰ | | |
| تاریخ بنای کنگ کالج در کابو شاہ باغ کعبہ بنیادین زیری شاہ حسین بیرون شاہزادہ گنج | | |
| ۱۲۴ | مژدہ اے اہل علوم اینکہ بنام کنگ
آن برکت بود از ثل سپہ چارم
ہست ہر شک ازین لوح طلسم دانش
آفتاب فلک و فصل و کمال آخر کار
شکر صد شکر کہ افضل الہی فی الحال
خواست تاریخ رحمت چہ چرخ بینش
مصرع عیسوی از گفتہ و گفت عزیز | قصر دیگر شد تعمیر بہر قصیر
این بظمت بود از طارم چارم برتر
ہست ہر خشت ازین آئینہ علم و ہنر
کرد تحویل ز برج سوے برج دیگر
افتتاح در این مدرسہ کو آن داوہ
شمع ہر خستہ بنیاد نور سی پیکر
نقش ثانی بود القصہ از اولی بہتر
۱۹۱۱ |

۱۲۵ تاریخ ناموئی در ایست صاحب غریبے میان فرنگی محسلی

چون هدایت رو هدایت رفت
عند لیبه رنگ تخرجه گفت
عاقبت سوے باغ جنت رفت
گلے از گلشن شرافت رفت
۱۳۸۱ - ۵۰ - ۱۳۲۱

۱۲۶

ایضاً

هدایت الله الله هم چو بوسے گل
نقیصه کامل و صاحب عدل و عابد
از دنیا رفت سوے روضه رضوان
تقی دینی و صاحب عرفان
زنگنه از شرافت گلشن خندان
کر کے زنته کج رفت و ازین جهان
ز دریاے کرامت گوهر کیت
بفکر سال و حالش بدو مع من

بجو ششم آرد از هاتف که میگفت
هدایت شد که با ساز و دھنیت آن
۱۳۲۱

۱۲۷

ایضاً

شد هدایت چنانکه وقت رحلت
گفت اتق ز روئے آگاهی
بر زبان و سه العبد المذنب رفت
جانب حق هدایت المذنب رفت
۱۳۲۱

۱۲۸

ایضاً

هدایت داشت در سر چون هدایت
سر و ش از بهسار حلتش گفت
رو جنت ازین گلشن گرفت او
بقبر حق بے مسکن گرفت او
۳۱ هجری ۱۳

| | | |
|--|--|--|
| ۱۴۹ | تاریخ وفات سید محمد حق | |
| چون صدای ارجی در گوش عبدالحق رسید
مصرع سال وفاتش گفت یافتن چنین | از دفر شوق گشته ره گرای راه حق
رفت عبد حق از بیجا جانب درگاه حق
۱۳۳۱ هـ | |
| ۱۵۰ | تاریخ انتقال خواجہ محمد یوسف خوش منصف مرحوم | |
| از قضا خواجہ محمد یوسف
مصریان نوحہ کنان می نالد | سوی اصلی وطن از گیان رفت
ہائے یوسف طرف کنگان رفت
۱۳۳۲ هـ | |
| ۱۵۱ | تاریخ وفات سید محمد حسن مدنی | |
| عرف سید مدنی نام محمد حسن است
رد ز کیشنبہ و بستم ز جادوی لاول
لکھنؤ گشتہ منور بر جالش چندے | عارف کامل و معروف بجائی نسی
رخت بر بست ز گیتی پے توبت طلبی
زانکہ ادب و چراغ بر شمع نبی | |
| سید رحمتہ اور گشتہ زردیہ الہام | | |
| رفت زینجا بجنان آن مدنی العربی
۱۳۳۱ هـ | | |
| ۱۵۲ | قطرہ تاریخ و ہر رسالہ اخلاق تالیف مولانا عبد الحمید صاحب ازنگی محلی | |
| فقیہ کامل عبد الحمید است
ادیبے یار بیجے ہمسرا و
نوشتہ نسخہ دیر علم اخلاق
ز بس صدق و صفہ ہر صفہ آن | کہ باشد ذات پاکشن برگزیدہ
نہ چشمے دیدہ نے گوشے شنیدہ
تو گوئی صورت معنی کشیدہ
بود مرآت اخلاق حمیدہ | |

| | | |
|--|---|-----|
| دلم بشکفت و رنگین مصرع گفت
گل از گلستانه اخلاق چیده
۱۳۳۱ | | |
| ایضاً | | ۱۵۳ |
| نوشت این نسخه عبد الحمید
ازین علم با ذهن مشکلاشا
برگ و نوا نوسالے دید | که شد مرهم هر جگر خسته
کشاده بساعت ده بسته
برنگ و بهو گلبن رسته | |
| چرخ خوش گفت هر کس که بر تبه گفت
بدین رنگ و بویست گلستانه
۱۳۳۱ | | |
| ایضاً | | ۱۵۴ |
| علامه زمانه در گلشن معانی
ذوالجود المکارم عبد الحمید کرد
تالیف کرد از اشفاق فصلی علم اخلاق | شد گرم گفتشانی از مرطوب احباب
گیرند فیض هر یک گریخ هست نبات
شد شراش آفاق کا بدقیق اصحاب | |
| چون رنگ طبع گرفت هر یون چمن گفت
این بوستان تازه جاوید بادشاداب
۱۳۳۲ | | |
| تاریخ فوت اطهر حسین ابن صنو علی خان گوکچپوئی محله بلانی پور | | |
| محو گلشت باغ رضوان هست
مصرع سال پیر سیکده گفت | ست میخانه طهور اطهر
خوردگو یا طهور اطهر
۱۳۳۲ | |

تاریخائے تولد و زنده گنایه قماراچه بلرامپور

۱۵۶

گل و سپن در آمد بلبل نوا آمد
در تنیت سرائی هر سرور و سر آمد
هر مرغ بے پرو بال بال و پیر آمد
یا از صدف چو گوهر از بطن مادر آمد
هر سپهر اقبال ساطع ز خاور آمد
با چهره منور تابنده اختر آمد
عرش دراز تر داد چون یار و یاور آمد
مسمور با دازین پور کا و ج پرور آمد

شد بنکوه و حسن فصل خزان بر آمد
در مست گزاری مرغان باغ و راغند
نشو و نما سال کردست فارغ البال
این نور چشم داور با سرخی و بافر
هر زده فارغ البال خوشوقت هست خوشحال
با جوهر مجسمه زنده گوهری هست
کن سال بکرمی یاد گایر دزد و دزد آمد
بلرامپور به نور گشت از فروغ این بود

هر روز هست نور و نور گشت بلبل امروز
نور شید عالم انروز گوار جمل بر آمد
۱۹۱۳ ع

قطعه تاریخ عقد ثانی شاه ابوالحسن صاحب چھاوئی

۱۵۷

آراستند بزم چون شاه خروانی
باد صبا بگلشن آمد بگلشنانی
مانند جام وینا با عیش و کرامانی
این قطعه هست الحق خود و حی آسمانی

نور شاه بار دیگر چون شاه ابوالحسن شد
مرغ چمن به گلشن باشد بنغمه سنجی
ما دام در میان شان ده اتفاق ایرب
باین همه فصاحت با این همه بلاغت

تاریخ عیسوی دل از غایت طرب یافت
این عقد ثانی آمد چون آیت ثانی
۱۳۰۵ عیسوی ۱۹۱۳ ع

قصیدہ تاریخی ولادت فرزند احمد بن یحییٰ بن ابراهیم راجی محمد خان قلعہ دار محو ابابا قلعہ دار

| | |
|--|--|
| <p>۱۵۸ راجہ راجگان عالی شان
 آن کہ گردن خوان نعمت او
 آن کہ خیمہ زد پیکر جوش
 راسے اورایت از اسلام
 در کفش نر مسر آل نبی
 از رہ علم و حلم در اسے منیر
 نور چشمیش داد حق کہ شدند
 نور چشمے کہ چشم بند و دور
 من چه گویم کہ مشتری گوید
 صد و سی سال بلکہ از دن تر
 نام این نامور بنام ایزد
 سال میلادش این دعا گو گفت
 آسمان گفت روز میلادش
 سنہ ہجری دسیجی نیز
 زہرہ در رقص ہر زمان نظر</p> | <p>کیست غیر از علی محمد خان
 ناتوان باتوان و پیر جوان
 گوہر از قمر بحر و لعل از کان
 روئے او آیت از ایمان
 بر سرش چتر سایہ یزدان
 کوہ نگین و حسن من و امان
 رد شان چشم روشنی گویان
 است چشم چراغ کون و مکان
 آفتاب آن داین ہوتا بان
 باد نسل پر تبارک آن
 تاج ہر نامہ بہت و ہر عنوان
 زندہ و شاہ امیر احمد خان
 کرد روشن چو آفتاب جہان
 زمین دو مصرع دیگرست خیال
 مسدود ہم بہترینیت خوانان</p> |
|--|--|

۱۹۱۲

۱۳۳۲

| | | |
|---|--------------|---|
| <p>۱۵۹</p> | <p>ایضاً</p> | |
| <p>راجہ محو آباد آن کہ دادش کردگار
 گفتن این فرزند طالع کیست یافت</p> | | <p>نور چشمہ کز نور طالعش شب گشت روز
 آفتاب این عالم از او سے عالم نرو روز</p> |

۱۳۳۲

مصدق مقامات مولانا شبلی نعمانی

| | |
|--|---------------------------|
| اے دل انسانی پُر درد گو | زان جوان مرد جهان گرد گو |
| کہ سوئے خلد سحر کرد گو | برہ در رسم بر آرد گو |
| از سخن تاج جہانبانی رفت
مولوی شبلی نعمانی رفت | |
| دشمن اہل بخرد و دوران شد | خالی از علم و گل گہبان شد |
| از ادب و طلبش حیران شد | ملک معنی و بیان ویران شد |
| از سخن تاج جہانبانی رفت
مولوی شبلی نعمانی رفت | |
| خلقے از چرخ کمن می نالد | خلقے از رنج و عن می نالد |
| ہر یک از اہل سخن می نالد | در چمن مرغ چمن می نالد |
| از سخن تاج جہانبانی رفت
مولوی شبلی نعمانی رفت | |
| دست جو رفلک کور سواد | دفتر و دولت دین داد بساد |
| ایستلم علم و عمل رفت زیاد | قلم از کف علم از پا افتاد |
| از سخن تاج جہانبانی رفت
مولوی شبلی نعمانی رفت | |
| ۱۳۳۵ - ۳ - ۱۳۳۲
۳۲ هجری مکر ۱۳ | |

قطعه تاریخ وفات مولانا شبلی نعمانی رحمہ اللہ

| | |
|---|---|
| <p>آہ سر رفتہ را بر باب کمال
حاکم محکمہ علم حکم
فاضل فضل و بے مثل نامد
با کمالے کہ تو آگاہی از د
ہمتش بین کہ بیک پایے آخر
راہ دان آمد وہم راہ شناس
بر دل دجان سن از رفتن او</p> | <p>کہ ز دفتر کردہ فانی رفت
ناظم ملک سخن دانی رفت
کامل و اکمل دلائلی رفت
ہمہ دانے کہ توفیق دانی رفت
تا بمنزل گہ روحانی رفت
روہ دشوار باسانی رفت
رنج روحانی جہانی رفت</p> |
|---|---|

خاست چون از سر جان ہاتف گفت
مولوی شبلی نعمانی رفت
۱۳۳۲ھ

قطعه تاریخ وفات خواجہ الطاف حسین حالی

| | |
|--|---|
| <p>خواجہ حالی ز الطاف حسین
گفت ہاتف سال و حال جلالتش</p> | <p>کہ در حاصل آخر انجا قرب رب
یافت حالی تر بسہ عالی عجب
۱۳۳۳ھ</p> |
|--|---|

تاریخ وفات خان بہادر اکبر حافظ عبدالرحیم شمس حسن کوٹہ لکھنؤ

| | |
|--|---|
| <p>برا خوال عبدالرحیم از مراحم
بسال وفاتش کردہ ملائک</p> | <p>خدا یا تر شمس خدا یا تر شمس
نذا از دیر شمس الہا تر شمس
۱۳۳۳ھ</p> |
|--|---|

س

بیان لایق محمد زریں جام محمد نوکر حسب آن امیر فقیر بانی سیر عالمیہ فرمایہ لکھنؤ

خستین خدا را سجود آورم
بر اولاد و اصحاب خیر الانام
ازین پس و یادگار زرتگان
خصوصاً بزرگے و عجم حال
محمد و زیر آن سیادت آب
ز آیات رحمت ہم اد آیتے
بہار گلستان دین و دول
ز علمے کہ برستہ بود اور صد
گئے سالک و گاہ مجذوب بود
کشیدے چو نقشے بدیع گزند
چو نقشے کسے را از دست داد
خدا دادہ بازوے زود آورش
بدل خستگان لطف اور مرے
شد آسان از مشکلے ہر کسے
یکے گفتش از صاحب دست غیب
کسے گفت داناے علم جہنر
ولے پے کسے تا حقیقت نہر
ولائے کہ دار دو لے با خدا
کہ داند کہ در پردہ نہان چہ بود

سپس مصطفیٰ درود آورم
ز من باد یارب درود و سلام
کنم ذکر سیدار دل خفتگان
شد از رحلتش عالمے را ملال
سیادت آب سعادت نصاب
ز آیات نصرت ہم اور آیتے
چراغ شبستان علم و عمل
فلاطون نہ آنجا رسو رسد
کہ دیوانہ حبیب محبوب بود
مدخواست از خاتم نقش بند
بحر سی نشانی نقش مراد
اگر دیو و گیوینرمان برش
بلب تشنگان کرد کارے
دمانید گل لطفش از ہر خسے
و گر کیمیا گر بلا شبہ ریب
بلے نیست از گفت مردم مفسر
چو آئینہ رنگ از طبیعت نہر
بدار کیمیا سمیہا رمیہا
بخز فیض جاری مٹان چہ بود

بزدگو سپند ار چه پروردادو
 بخمرن نخو چیدے از دست خویش
 باین پردر شس هر یک از قرهی
 شدے هر یکے، بچہ زندہ پیل
 گمے کرد از ان گد قرانیے
 بتقریب میلاد خیر الانام
 نمی بست در بر رخ اہل شہر
 بناسزم کہ فیاض دریادلے
 ز خوانہائے نعمت شدے خانہ پُر
 بیک سفرہ خوردند سیر و تقیر
 غذائے لطیف و ہولے نظیف
 ہنوزم بود لذت آن بجام
 بوجہ حسن محبت حق حسن
 ز آبے اد بود مردے جلیل
 زمقول و منقول بحرے عمیق
 کتم شرحے اکنون ز اجداداد
 محمد زیر ابن جعفر کہ بود
 بن کاظم ابن محمد سعید
 بن احمد نقشبندی طراز
 بن قطب دین قطب دین مبین
 بنجد گراز جائے خود قطب گاہ

شبانی چو پیغمبران کرداد
 بہر روز چید و نہادے پیش
 بگنجید در پوست از فرہی
 ہنسگے بزرگے ز دریائے نیل
 کہ می رفت در غور دہانے
 بہر سال دادے صلاے بجام
 کہ بگزشت یک شہر از ان سفرہ بہر
 بر آراست نزے بہر منزلے
 زمان ناخواندہ کاشانہ پُر
 نشستند دست از گشتند سیر
 قوی گشت از خوردن آن ضعیف
 کہ گشتم مخاطب بشیرین کلام
 رسانہ نسب تا امام حسن
 کہ باشد لقب بسید عقیل
 دلے خود بدریائے حدت غرق
 دل خویش آباد از یاد او
 بعنر و بفرتاب با جاہ وجود
 سید ازل ہم رشید و وحید
 بن نجر دین باعث فخر و ناز
 کہ حیث لانی آمد بصدق یقین
 بہند آمد این قطب از امر الہ

بجا پورا کرد جاسے و مقر
 ہما نجا بود و مرتد پاک نشان
 وے تاسم و جعفر نیک بخت
 ازان خطہ در موضعے کردہ جا
 ہما نجا شد از در گہ ایزدی
 ہزار دو و صد ہفت چل کن جناب
 سعادت ز پیشانیاش تافتے
 ز تائید کارش بجایے رسید
 ازان قصبہ ناگاہ اورخت بست
 ارادت با فضل الدولہ داشت
 بعد ولیمہ دے اورا گفت
 کہ روز شنبہ بحکم آکہ
 بدست عنان حکومت دہند
 بالآخر ہما ن شد کہ او گفتمہ بود
 ازان روز شد اعتقادش زیاد
 ز بس بود ستغنی از عز و جہا
 ازان خطہ گرفت آخر دیش
 بچ رفت ہما در خویشتن
 بچ رفت شش بارہ و بار گشت
 دران بار کہ ہارشش بار یافت
 ازین خاکدان رفت چون مادرش

سہ پشت اندران بقعہ شتر لبر
 مگر بود ازان خاکدان خاک نشان
 سوے حیدر آباد بر دندرخت
 شدہ محمود کسب صدق و صفا
 بجعفر عطا دولت سردی
 کہ شد از حل طالع این آفتاب
 رشادت دروہر کسے یافتے
 کہ از بندگان خودش حق گیرد
 کہ در حیدر آباد رفت و نشست
 لوایے تو لایے ادب فراشت
 چہ خوش گفت گوئی کہ گوہر بیفت
 سوے صاحب گاہ و صاحب کلاہ
 ہما نداری دین و دولت دہند
 کہ تقدیر ہم این چنین فرستہ بود
 کہ جاگیرے از ملک خویشش بداد
 بوے کرد واپس پس از چند گاہ
 بطون حرم کرد دل ہانش
 ہارا لایان شد ز دار الفتن
 تو گوئی کہ او شش بہت در نشست
 درخت مرادش چہ خوشی یافت
 قضا ظل او برگرفت از سرش

غرض بود تعلیم فرزند خویش
 برگشت شنوای تحصیل علم
 پس از آنکه علوم و فنون
 بدر چشمه فیض را سر کشاد
 مگر بود ابروی درین مرغزار
 پدر آبخندان و پسر این چنین
 گرا بود و این محیطیست ثروت
 مکان تیغ دزین و در سیح
 دبستان تجوید قرآنیست
 بسی تمام و بصرف کثیر
 پس از ختم تعمیر آن نیک مرد
 که در گیتی از دے بود یادگار
 شود این دبستان بربوستان
 در آن گرگاه پنهان بولناک
 با آغاز ماه صفر ز اعتدال
 بیک هفته منمود ترک غذا
 ز ماه صفر چارده وقت شب
 چه برزخ که خاص محمد بود
 بقاشق برادند چون دوزخ
 درینجا ز زمزم شد اکثر بجام
 دے نرم دین سخت و نوح زردشت

که در لکھنؤ آمد آن راست کیش
 مکرست از بهر تحصیل علم
 شده محو کسب صفای بطون
 بر دے کسان از کرم در کشاد
 که شد کشت آمال را آبیار
 که ناز و برایشان زبان دین
 و را بود کوه این سیطی ثلثت
 خرید از پے درس گاه و نیس
 که موسوم باشد بفرقانیست
 عمارت بسے کرد بالا و زیر
 با خلاص این در گدافت کرد
 بر دوز قیامت هم آید به کار
 کند سیر آن باغ بادستان
 بود بر سرش ظل قرآن پاک
 مزاج در آن خنک گشت حال
 غدار و ح را بود ذکر خدا
 کشید آب و گرفت بزنج عجب
 ز اسم محمد سوید بود
 برغت بنوشید او در دوش
 در آنجا کند آب کو شرب جام
 گے از طرب سنج چون در دشت

| | |
|----------------------------|-----------------------------|
| دش سوے حق رو سو قبله بود | منسا از نیازے ادا می نمود |
| بنان شد چو جنبان بسان لبان | بجنبش در آند نسیم جهان |
| نسیم جهان در جهان رفت باز | که جان جهان از جهان رفت باز |
| بحق داد جان آن امانت پیار | همان کرد کان خواسته کردگار |
| بمغشوق پیوست آن عشق باز | بود این چنین ربط ناز و نیاز |
| پس از غسل اندام دے نرم بود | باشنست دشوتمنش گرم بود |
| رُخ روشن او بوجه حسن | چو خورشید طلوع و صبح کفن |
| بقصد نماز وے از هر کنار | شده جمع مردم فردن از شمار |
| پس از انفرار از اداے نماز | روان گشت تابوت آن سردناز |
| چو بردند تا گور تابوت را | تضرع فرود اهل لاهوت را |
| کشاکش در اینوه مردم قنادر | طلاطم با مواج ملزم قنادر |
| نه تابوت آن کشتی نوح بود | نوح و مسلح از پیر و ج بود |
| سپردند در خاک گنجینه | چو رازے که دار و نهان سینه |
| تر خاک خشت او بر دژ خمیس | کس آنجا بجز حق نبودش نیست |
| ببالین او لاله شد عود سوز | گل وار غوان شمع مرقد فروز |
| مشامم که شد تازه زان رائحه | باحلاص خواندم بر وقایحه |
| عزیز از سخن تن زن و شوخوش | ملالت بکش در طوالت کوش |

سینش ازین مصرع صبح گیر
خدا شاه عادل محمد وزیر

تاریخ وفات سید اکبر حسین برادرزادہ سید باقر حسین بہرائچی

| | |
|--|--|
| چو شد پیمان اکبر حسین پر
سحابے کا بیا رخاک و دست
ملالے کان زند ہر قسم و دو عالم
غمے کان جان گدا باشد کد است | ندیم ساتی کوثر بود آن
سحاب ویدہ اٹے تر بود آن
مال آل سنجیبر بود آن
نڈ آمد غم اکبر بود آن
۱۳۳۶ھ |
|--|--|

تاریخ وفات مبارک جہانگیر علیہ السلام سید باقر حسین

| | |
|---------------------------|-------------------------------------|
| چو بیدار دل بود از دلی آن | شد این خواگہ از مبارک جہان
۱۳۳۱ھ |
|---------------------------|-------------------------------------|

تاریخ وفات حافظ ضیاء الدین

| | |
|---|--|
| حافظ قرآن ضیاء الدین کہ داد
بازبان سال گفت اہل لطف حق
سلسبیل و کوثر و نسیم ہست
جنت المادے و علین جہان
ہر کسے کو گوش کرد این حال گفت
بازمین گفت آسمان در ماتمش
بانگ بر خیل ملک بر زونک
و اد بیتاب آفتاب اور اجواب | بود شمع نجس آرائے من
شد بہشت جادوانی جائے من
را دق من صفاق صہائے من
جائے من طجائے من اداے من
وائے من لکوائے من وائے من
نیلگون بر حنہ خضرے من
کو کبے گم شد ز کو کہائے من
بود او ہجشم من ہمائے من |
|---|--|

چون قمر این ماجرا بشنید گفت
شد ضیاء از ویدہ بنیائے من
۱۳۰۹ھ

فِي السَّاعَةِ

افزودش پایه چون به معراج رسید
شد مغنی قرب قاب تو سین پرید

حق جمله فضائل بر محمد بخشید
لیکن بعد از شهادت هر دو امام

دیگر

در کعبه چرمی رسی بگوئی بلیک
کین افرین مقدس است فاخلع النعالیک

لے راه روره صفا همچون پیک
ترک کونین بایدت در رو عشق

دیگر

مائل بادا که او چو زنا و چه پیر
راج سواد بود بخو یکه خمیر

ناکرده بنار و غمزه و لما تخیر
حاضر غائب چه قلب میر و نقشیر

دیگر

من کرده بجد زیر نفس گمراه
کاود یو سپید گشت و بن لویه راه

رستم از روز شهره شد در افواه
فرقت همین قدسیان من داد

دیگر

از هر چه گدشت نیست بگذشته ایم
دل هست باز و هر آنچه بر داشته ایم

هستی از بسکه نیست پنداشته ایم
دنیاست ز دست آنچه انداخته ایم

دیگر

کم ظرفی خوشی هست حالی کردن
پر کردن دوست بهر خالی کردن

هستی بشراب پرنگالی کردن
هستی مانند ساغر صبا هست

| | |
|--------------------------------|---------------------------------|
| دیگر | |
| واعظا قاتل سخن پرستی باشد | سوداے عورت زن پرستی باشد |
| تن زن ز حدیث جنت نمود تصور | کاین جمله هواے تن پرستی باشد |
| دیگر | |
| بر خیز و کار کشت تخم میریز | گر غوره بهم نشد بکن آرمیز |
| چون باد نماند رو بایون نوکن | خاتون چون خانه نیست شو جفت کنیز |
| دیگر | |
| گر یان برون همیشه چشم شتاق | در سینه بگر خون شد از زخم فراق |
| هر چند که گشته ایم یکسرافاق | با دوشیم جفت طاق شد طاق |
| دیگر | |
| دل از کف من بغمزه آن ابرو برد | وز ابرویش آن دوزخس جاود برد |
| القصه زین دآن بچیدین کوشش | گوئے سبقت بدلمری گیسو برد |
| دیگر | |
| عالم همه پر ضیا ز ماه و جیلاست | ما ہے عجیبی که شمع را طلب است |
| هراخترا تا بناک و هر ذره خاک | مرآت جمال جاہ اہ عیب است |
| دیگر | |
| اے پایہ تو بلند تر از افلاک | پایت که بریدہ شد چه هستی غمناک |
| زیر قدمت بلند ی پستی است | پایہ بفلک داری و پایہ بر خاک |
| دیگر | |
| مجموعه شعر من پرستگا ہیست | طاعت کردہ گزده علی گاہیست |
| در دیده حق پرست اہل معنی | مہربیت درین تحیفہ بیت الاهیست |

| | | |
|-----------------------------------|----------------------------------|--|
| دیگر | | |
| شیطان کہ ز قہر از دی باک نکرد | از سجدہ خاک خویش را پاک نکرد | |
| امرد ز چہ سود سودن جہد ناک | در روز ازل چو سجدہ بر خاک نکرد | |
| دیگر | | |
| در دیکہ بگردم از دہست نکوست | از معنی سخن اقرب اندیشہ زدوست | |
| گردیکہ ز ہستیم بر آرد این درد | ترسم رسدای عزیز تا دامن دست | |
| رباعی خط مولوی سراج الحسن صاحب | | |
| سلطان بس تاج خواہد دیگر ہیچ | از ملک خراج خواہد دیگر ہیچ | |
| بلبل گل ذر دے خوب محبوب عزیز | پردانہ سراج خواہد دیگر ہیچ | |
| دیگر | | |
| لے رے تو ہجورے صاحب تنویر | دے رے تو ہجورے خورشید نظیر | |
| رؤشن ز تو بس سواد دار العالم ست | ایجانہ منور از سراجیست منیر | |
| دیگر | | |
| ابر دے تو ہم گمان دہم شیر ست | یا ناخن شیر از پے نخیر ست | |
| از بسکہ خلیدہ موبویش دل | داریم گمان کہ ترکش ہی تر ست | |
| دیگر | | |
| تلمیک ثبت از حق زیبا ست اگر خواہم | فرزند رشید تم میراث پدر خواہم | |
| چون سر سگی خلی ہر سو بے دہناکم | یک رہ نظر لطیفہ از اہل نظر خواہم | |
| دیگر | | |
| اے جوان پیر بہن خویش پیر زنگ مرز | واسن خویش میالائے بخون تابہ رز | |
| از تجارت گے گیتی کہ ندارد دوسوے | نہری جز کفنے با خود و آنہم دوسوے | |

فی السقۃ

رقعه تقریب یازدهم جمادی الثانی از جانب جبهه صبا ناپاره

| | |
|---|--|
| <p>شده طالع زرافه ماه جمادی الثانی
 ماه نه آئینه طلعت خورشید آمد
 کشتی غرق شد در کبنا آردده
 روشن از نور کمای شد ماهی تا ماه
 چمن از رنگ گل لاله اگر سب طراز
 بو که باد سحر از جانب بخدا آمد
 در شقیبتی هر وقت گل باشد
 ذکر قرست ز شب تا سحر و اغوا ماه
 لاله در طرف چمن عود به بجز سوزد
 هر کجای گذر مجلس حال اقبال است
 از نهم تا دهم و یازدهم بزم آرا
 خانه ام جلوه گزین است بسیار شود
 میمان خانه ابرار شود باره ما
 کند از لطف بسوسه طالع نبطه</p> | <p>شکر صد شکر که از کرمستان بجانی
 ماه نور باز گلید در آید آمد
 یا فلک جند به غوثیه بکار آردده
 چشم بدور بود مطلع انوار این ماه
 مرده اسه اهل طریقیل بیج آمد باز
 هر یک شاد درین باغ خوشمشا آمد
 خطبه معرفتی نغمه بلبل باشد
 ببلبلان زمزمه بخند بیتی باشد
 گل سبغ آمده تا بزم طرب افروزد
 طرفه بزمست چمن مرغ چمن توان است
 دارم امید که از صدق شوند اهل صفا
 دیده ام از رخ نشان مطلع انوار شود
 شاد و گریه بهمانی ناپاره ما
 چشم دارم که ازین طائفه صاحب بصر</p> |
|---|--|

قلزم صدق و صفا چنانکه در کرد
 قطره هم در کفش از قدر بهادر کرد

رقعه کتیبینی نور الحق فرزند نور محمد بن علی کمالی لما یلونا محمد حیدر فرنگی محلی

| | |
|---|--|
| <p>بیا بسم الله آمین صفا گیر
اگر عشر اسم مصطفی است
طسم و کتایبی در علم
ز یاد نگشت الف چون بر لب راز
شود بر لوح چون مرقوم الف با
قلم گرد و کلید قفل ابجد
ز به گنجور کز و سه چشم بدور
عیان پیوسته نور از جبینش
ز نور حیدر شش نور ظهورست
الهی باز کن بر دریش این در
ازان در چون ببیند تاج باب او</p> | <p>ز او آوازه نام ربک اصطفی گیر
زبان لوح طسم و کتایبی است
در گنجینه پر گوهر علم
در افشانی کند گنج را آغاز
بکسی می نشیند نقش آبا
کشیاید گنجی از فضل اب دجده
ز او از حقش دل باد پر نور
که نور احی بود نقش نگینش
کشاده از در علمش ضرورت
که رو آورد بشهر علم ایدر
ز شهر علم گرد و فیض یاب او</p> |
|---|--|

سواد روشنی ده هم چو ماهش
که گردد در دو عالم شمع راهش

رقعه کتیبینی ختم غلام حسین

| | |
|--|---|
| <p>میکنم ابتدا به بسم الله
گل نشان شد به سار رنگین
شد مرتب بفرط زینت زین
آنکه خوشید شرفین من است</p> | <p>خامه را قضا ز نم بحمد الله
گل از شاخ سدر عظیم
محصّل ختم غلام حسین
نور عینین نور عین من است</p> |
|--|---|

| | |
|---|---|
| <p>گل گرفتن شمع نیست عجب
نقش کتب شینیش نیست
شور کتب شینیش خیزد
می رساند نو یخسته دے
نشر سرخوشان دو بالاشد
زهره از آسمان فرود آید
مخل افروزی شوند بحسب
از سر شام هجوماه تمام
چشم آرای این چنین گردند</p> | <p>شمع اقبال روشن است اشب
خامه را داد چون روانی دست
از صبر برے که خامه آگیزد
وان نواها که خیزد از لب نئے
زین دو شادی که بزم آراشد
لب چو مطرب با نغمه بکشاید
چارشنبه که هست بهشت و ششم
چشم دارم که دوستان کرام
انجم افروز با حسن گردند</p> |
| | <p>بر چشم چشم لطف باز کنند
از دم رنج بر سر فراز کنند</p> |
| <p>چو برگ گل درق آمد حنا بند
هم آتش باعث رنگتو است
زبان شد زخم ساز مناقب
درو آهنگ رود عشرت آمد
چو مرغان خوش الحان در گلستان
صلای خوان عشرت باز داده
زمین انجم افروز آمد بزم
شود بهخانه یوسف باز یمن</p> | <p>بمحمد حق تسلیم چون اینت پیوند
نگارین نامه از نعت سول است
پس از نقش آبناک سب
تحت خیز کوس و نوبت آمد
شوم بعد از تحیت تهنیت خوان
جهان بزم نشاط باز داده
فلک شد انجم آرا با انجم
بود مطرب شکر ریز و شکر خا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>کند خورشید منزل بیک برج
قرآن باز هر گز دشتی را
بیک منزل کند جازه ماه
ولا گوهر شارش را بدست آر
پای جشن عروسی اجلد جلال
امید ست از زبانیان ذوی القدر
اجتار و نفی محفل فزایند</p> | <p>شود لعل و گهر را جابیک درج
نیکین باشد لعل انگشتی را
که شمس الدین شود امر و زوشاه
که بند و داد بسرد ستار ز رتار
مقرر بست و تم شدن سوال
که گردند انجن افروز چون بدر
اعتدال عزت افزای من آیند</p> |
| <p>فرید الدین بفرمقدیم شان
شود ممنون و یاب عزت و شان</p> | |
| <p>و قه که خدای شیر احمد فرزند ویر احمد خان ابن اجلنیان جان محمدی ز عالم دیر احمد خان</p> | |
| <p>بحمد الهی قلم ساجد است
همین بنده او بشیر و نذیر
بشیرے که محمود و احمد است
بشیرے که دل را جبارت دهد
بشیرے که از حکم و فرمان او
بیا ساقیای پرستان بده
مے کان بهر شربت جلال
خصوصاً درین عهد فرخنده همد
همان خانه و خوانی آراسته
بشیر احمد آن رشک تابنده بود</p> | <p>که هم واحد و واحد ما جفاست
کسین چاکر شش پادشاه و نذیر
هم او حامد است محمد هم او دست
ز رحمت باثمت بشارت دهد
بشیر شد او مشرود و فنا نکو
نویده بهر عشرت پرستان بده
چهار باب قال و چه از باب حال
که عیش و طرب شد بهم شیر و شهد
همان را بهما نیش خواسته
که از روی او چشم بد باد و دور</p> |

| | |
|---|--|
| <p>شود نو شر و شمع این بزنگاه
 قران می کند زهره باشتی
 فلک عقد پروین نشا آورد
 به ترتیب این بزم داین جشن گه
 وزیر احمد امیدوار است دم</p> | <p>بسر حیره دهره روشن چو ماه
 نیگین جابجا بد با انگشتی
 گل دلاله فصل بهار آورد
 ز شوال شد منتخب یازده
 بود چشم در ره بشکل نجوم</p> |
| <p>دهد عرضه از راه عجز و نیاز
 کنند از قدم رنجش بر سر از</p> | |
| <p>قصه که خدائی عبد الحمید خان ابن حاجی عبد الغفار خان بلخین نامت
 تسلم را چو با حمد پیوندد شد
 صرب تسلیم دارد آهنگ ساز
 زبان خلعت هر دم بلب میزند
 تماشا ئی آئینش رنگ و بو
 قران می کند زهره باشتی
 خوشا که خدائی عبد الحمید
 زند نوبت نوبت صبح و شام
 جهان محفل عشرتی ساز داد
 منقنی که بابرگ و ساز آمده
 بود چشم لطفم ز جبع کرام
 بنان پاره گردند همان من
 بماه روان چسارده صبحگاه</p> | |
| <p>ز نعت محمد حنا بند شد
 رستم را بشکل عروسی است ناز
 دوالی بکوس طرب میزند
 دهد مرثیه ربط جام و سیو
 نیگین خواهد از لعل انگشتی
 تو گوئی که باشد درین مه و عید
 که نوازه را دین و دنیا بکام
 براشکران زهره آواز داد
 بسا ز طرب دل نواز آمده
 شوند انجمن بهنجسم تمام
 بس آن رونق خانه دخوان من
 از اینجا با غم گزیده از راه چاه</p> | |

| | |
|--|---|
| <p>رود شاه نو شاه باطل کوس
شود حاصل انجام عقد افتخار
بود روز رخصت از ان جشن گه</p> | <p>خرامان سوجبله گاه عروس
کند آسمان عقد پر دین نثار
همین شانزده یا که خود هفده</p> |
| <p>شود هر دمه خانه افروز من
بود روز نوروز هر روز من</p> | |
| <p>رقعه که خدای تعالی فرزند خواججه شاه از در و حاجی احمد شاه ابن مختار شاه کشمیر</p> | |
| <p>بنام واحد و چون و بچه چند
بسمه ایزودا دار سازم
حبیب حضرت رب قدیر است
زا احمد تا احد فرق اندک است
زنورا احمد الله الله امروز
کند ناهید دمه منزل یک برج
شود گوهر نشان پر دین تبارک
بفرش چیره دین چهره نور
بمسند جلوه گرا اقتدار است
گل اندر جوش و بلبل خرش است
زمان عشرت و دقت طرب است
کند بایسمانان عرض دلخواه</p> | <p>که بخشد روح را با جسم پیوند
بخت احمد مختار نازم
عزیز مرا میر و مهر فقیر دوست
بچشم ما اگر بینی یک است
مه و خورشید آمد عالم افروز
بود وصل و گمراه جایک درج
که عقد افتخار احمد مبارک
تسلی شاه الله کبیر
مقام ناز و جلال افتخار است
که عید دین و نور و ز گوش است
مقرر بهجده ماه رجب است
مکلف چشم در ره احمد الله</p> |
| <p>کنند از مقدم خود سر نازم
که باشد بر نیاز خویش نازم</p> | |

رقعه عقد فرزند مولانا حافظ محمد حسین سره

| | |
|---|---|
| بود محمد حق را به نخست انقاد
بهم هست سعدین را اقتران
شد آراسته بزم بازیب زین
که از روی او چشم بدور باد
نهم خوان نرئی بجز و نیاز | که دار و دو عالم بهم اتحاد
که قرآن و تفسیر دار و قران
پے عقد حافظ ولایت حسین
ز دیدار او دیده پر نور باد
بدین نزل و نزل بود جلای باز |
|---|---|

چو آبسم شود انجمن دوستان
و دلبه ام جلوه بوستان

آغاز رقعه کتخدائی

| | |
|---|---|
| شکر شد که نو بهار آمد
تلم از حمد او خانبند است
جمله آرای زنگ و پوست او
رنگ نعت نبی بود هوسم
گل نقاب و نوا نهار کشید
غنچه پیرهن نبی گنجد
بلبلان در غزل سرائی شناد
بزم شاهانه ساز داده سپهر
بخت و دولت زیبها نانش | با سزاران نو هزار آمد
لم از شکر در شکر خدا است
عهد لبیل به بد گل بست او
چون نسیم ست گلشنان نفسم
عید نور و ز چشم دگوش رسید
بو گل در چمن نبی گنجد
گل به گل می دهد مبارکباد
شمع افروز آن بود مهر و سر
عیش و عشرت زمیز بانانش |
|---|---|

زهره دوش ماه طلقان در قرص
از زمین تا آسمان در قرص

رقعت شریف

| | |
|--|---|
| بجاء اللہ کہ عطر آگین شود ہر دم مشام اینجا
فلک را گو کہ بر چنید بساط شوکت کسری
مقدس محفلے ہستاین کہ دار دیو و دیگر
بجنت اسے کہ جوئے شیر بجھے شہد بچوئی
بنازم رتبہ بزم ولادت کہ ہر ساعت
پس از نصف النہار بست بفتحم زور پشیدہ | نسیم جان فزا از دست می در پیام اینجا
کہ آرایند بزم مولد خیمہ را لانام اینجا
تجلیہاے طور اینجا کلیم اینجا کلام اینجا
بیا کہ لعل ساقی ہر کسے دارد بجام اینجا
فلک آرد طواف اینجا ملک دارد قیام اینجا
کرم فرما شو تا حساب با صد احتشام اینجا |
|--|---|

بے کسب دنیا چہم قدم از دوستان دارم
کہ حکم سرسہ داز خاک اقدام کرام اینجا

رقعتہ رسید زعفران کُنہ بنام فرزند سعد الدین رئیس کشمیر

| | |
|--|---|
| در دو خندہ آدرار مغانے
کہورت دیدنش از دیدہ رفتہ
گل انشان ز نہال شمع پر نور
بدین برگ برگ آن ہم جہم
بد گفتہ مگر تاج خسروی
ندانم از کدامی کار دشتی
چہ شد بویت کہ رنگ زوداری
بگفتا من گیاہ ہمسر اما
ہوائے ہند دوم از چین کرد | دہ یادم ز کشت زعفرانے
ز خندین گل دیگر شکستہ
بجان پروانہ اش صد بچہ پاپور
پر پروانگان در آتش از شمع
دیا گلگونہ روئے عسوی
ہشتی اصلی دقتی سرشتی
ز رنگ تازہ بر روغاز عواری
بغیرت نقاب شد صورت ما
اثر در جہانم اندودہ وطن کرد |
|--|---|

خاکست در تکیہ کراہے پیرا دار از زعفران بخش است ۱۱

| | |
|--|---|
| بیاغوش آمدی خوش باش خوش باش
باز گلده ستاه بویستانی
بود در چشم یک رنگان همان مرد
هر آن رنگی که بینی رنگ مهرست
بهر این ارتباط رنگ و بوست | بختم راز پنهانیت شد فاش
گیاه مهر و برگ مهرانی
اگر برگ گل سخی و اگر زرد
عزیز این رنگها نیز رنگ مهرست
بهر این ارتباط رنگ و بوست |
| دلایکوست آید هر چه از دوست
سراسر مغروران باشد اگر پوست | |

رحمة که خدای مولاوی عجله الرؤف فرزند لانا عجله الوهاب بن لانا عجله الزاق قدس سرها

| | |
|---|--|
| دنام آنکه خوانندش در آفاق
ز انوارش جهان پر نور آمد
چو هم از بیم بر سر چیره بست
محمد دالی ملک ولایت
جمال با کمال پر صفا بین
عروس دین از دنت گرفته
چو حمد و نعت با هم یافت پیوند
در دوازده ماه روح آل و صاحب
کز ایشان بریم ایمان یافت ترین
شریعت واضح مهر و فنا گشت
شکر ریز عروس دین همین است
تا مشایه بسا آرزو کن | رؤن و بار می قباب در زقاق
ز اسرارش روان پر سوراخ
محمد طر فقه نقشی در نظر بست
نخستین رایت و هم آخر آیت
بیامرات پاک حق منسا بین
چه زینت خاتم دولت گرفته
ز رنگ آل شد کلکم حنا بند
قبول از آل و از اصحاب ایجاب
بلند آوازه آمد نوبت دین
طریقت جامع صدق و وفا گشت
که با هم ربط شیر و آب بین است
نظر بر احتیاج و رنگ و بو کن |
|---|--|

| | |
|--|--|
| <p>که اجماع کتاب و سنت آمد
 سز و گردن نوازی میکند ماه
 بران رانت مصون بازمهر آفت
 ولیکن نوزده زان منتخب شد
 که نوشاهی و هر رونق بگاسه
 ز چشم لطف شان امید دارم
 کنند آن رذر نرم سوز پر نوز</p> | <p>زمان ربط دین و دولت آمد
 شود عبد الرؤف اگر که نو شاه
 زیزدان بر سر او چتر رافت
 مقرر بهر عقد آن رجب شد
 همایون ساعتی فرخنده ماهی
 ز اقران و اجا چشم دارم
 که چون مهر و مهره زردی که از دور</p> |
| <p>شوم ممنون منتهائے ایشان
 کنم در دیده دل جائے ایشان</p> | |
| <p>رقعه شادی و شیرینیک اختر و صمصام علی تعلقه از گنبد خلیج</p> | |
| <p>حنا بند آمد ز نعت رسول
 که دار و دو عالم بهسم اتحاد
 دو الی بکوس طرب می زند
 شده باعث ربط جام و پیو
 تنغم فنر اینده ساقی بهل
 ادیم چمن را سهیل بین
 صبا فرود زان دوستان با در
 زده حلقه پیرامن مهر گل
 که مهر را دفت و زهره را ساز داد
 چو طاقس رقصند تیهو بیاض</p> | <p>قلم دار از حمد رنگ قبول
 بود حمد حق را نعت افتاد
 زبان حلقه هر دم لب می زند
 تا شاه آینه زش رنگ و بو
 ترنم سر اینده لبیل به گل
 گل آمد بصد جلوه پر تو سنگ
 هوا تا زگی بوستان را در
 چه ز گس چه نرین که در گل
 جهان داد عیش و طرب باز داد
 چکا و ک سر ایند لبیل بیاض</p> |

رقعه تقیر کج خانی غلام حیدر شاه پسر امیر شاه ساکن ضلع بهراج

| | |
|--|--|
| <p> بمحمد حق تسلیم پیوند تا یافت
 زبان خامه از رنگین بیانی
 گل آمد در گلستان با همه راز
 ز تنها سر و ششاد دست همدش
 جهان بزم نشاط ساز داده
 بفر و فرخی و راه و قیعد
 شود نوشته غلام حیدر اینجا
 دو کوب میکند متران یک برج </p> | <p> درق چون برگ گلنگ نمایافت
 کند و نعت احمد گل فشانی
 که بلبل از طرب شد نغمه پرداز
 بود گل نیز با بلبل هم آغوش
 براش زهره را آواز داده
 بهنگام سعید و ساعت سعد
 قران گیرند ماه و اختر اینجا
 دو گوهر سید درون یک درج </p> |
|--|--|

بود چشم امیدم از اجتا
شوند از مهر بانی عزت افزا

رقعه شریف

| | |
|---|--|
| <p> بمحمد اله جهان شود جهان پسر اینجا
 شیدن غوطه در شمع کونیز در هر دم
 لک بان این پوان حضرت شاه این منزل
 لا اکبر چون گسج شند از شیرین بیانی
 اگر معراج چشم و گوش می خدای همین بشنو
 ز نوشاوش این محفل بنارت باستان را
 همین شب شنبه و تاریخ پنجم ساعت ثانی </p> | <p> نخستین نور دیرین زود دار و ظهور اینجا
 که باشد که یک شافع یوم النشور اینجا
 فلک را متران بر محفل کند خوان بخواب اینجا
 گس را نی ناید گیسو مشکین جور اینجا
 کلم اینجا نو نور اینجا کلام اینجا و طو اینجا
 که ساقی پاک شربت برده باشد طو اینجا
 که م فرما شود اجابت نزدیک دور اینجا </p> |
|---|--|

رقعه پیر تقی بابو پوریان خلف نشی دودھ باریا مختص منکر کھنوی شاگرد رشید مصنف

| | |
|--|--|
| بمجد خداے زمان و زمین
تکلم جبهه سادر رهش و مبدم
بنقش رنگار مسانی سبین
کشف نامه تصویر حسن و جمال
اللی از چشم بد و دور باد
دل از شادی نقشه طر فی پست
کنم ساز و سامان بزم تلک
تماشائے آمیزش رنگ و بو
جهان محصل عشرتی ساز داد
نشی که بارگ و ساز آمده
بشنید که هشتم زمانج بود
بود چشم لطفم ز حبیب کرام
کنند از قدم رنجام سرفراز | ورق را بود نقشه زیب جبین
بود نقش آن جبهه سانی رقم
شد این نامه از رنگ مانی ببین
شود صاحب نقشه پر بھو دیال
ز دیدار او دیدن پر نور باد
که نقش مرادم بکسی نشست
بود نیت خوان ملک تا فلک
دیده فرود ر بط جام و سبو
براشکران زهره آواز داد
بساط طرب دل نواز آمده
ترقیه جباه و مدارج بود
شوند آخسین هم چرخسم تام
بود این نوازش مرا جائے ناز |
|--|--|

شوند از رهسهمان من
بس این رونق خانه و خوان من

رقعه میلا و شریف از جانب محمد مصطفی خان جساما ملک کل خانہ صفی علی محمد علی کھنوی

| | |
|---|--|
| بزم مولد که مصطفی می خواهد
از بهر بیان زبان پاک نل پاک | آرایش صدق و دهم صفای خواهد
میلا و شریف مصطفی می خواهد |
|---|--|

رقعه نوید عبد الحمید

| | |
|--|---|
| <p>خوشا عبد الحمید آن شمع محفل
 بهار آمد که چند غنچه در باغ
 نسیم بوستان عشرت فراست
 معنی هم بزم شادی امروز
 خوشا عبد الحمید و بزم عقدش
 بهین بس حسنی نور علی نور
 خوشا عقدی که وقت انعقادش
 کف ادرنگ نیزنگ اگر یافت
 ز رویش دیده بدو را بوا</p> | <p>که شمع انجمن از بس ضیاء شد
 ز کار عند لیبان عقد و باشد
 نسیم صبحگاهای دلکش شد
 چو بلبل در چمن رنگین نوا شد
 که آنرا عقد پر دین رونما شد
 که زرین چهره و زرین قبا شد
 بسا عقد کو اکب رونما شد
 که رنگین دستش از برگ خاشا شد
 که شمع انجمن از بس ضیاء شد</p> |
|--|---|

بسا لش زهره زنیان ناز گشت
 مبارکباد کان مکه خدا شد

رقعه شادی و خرم چینی لال

| | |
|---|--|
| <p>بمحمد اوستم گردد حنا بند
 نسیم امروز در گلشن نگیند
 ملک بزم نشاطی ساز داده
 بتایخ سوم از ماه شعبان
 بود جشن عروسی خسترم را
 نگین خاتم اقبال هست او</p> | <p>که داده روح را با جسم پیوند
 گل از شادی به پیر این گنجند
 برایش زهره را آواز داده
 که باشد پیچی یوم بنت آن
 شرف حاصل شود زنان احترام را
 ضیاء چشم چینی لال هست او</p> |
|---|--|

رقعه شادی خواجہ محمود شاہ لکھنوی

| | |
|---|---|
| <p>بستلم دار د از حمد رنگ قبول
 بود حمد حق را بخت انعقاد
 صریقلم دار د از کوس
 زبان حلقه هر دم بلب میزند
 زمین را د هر مژده هر زبان
 همین بست و پنجم ز فوج ماه
 ز رخسار او چشم بد و در باد
 بسر چیره بند و چون مهر چهر
 چو رونق دهد سندگان را</p> | <p>خساند آمد ز نعت رسول
 که دارد د و عالم بهم اتحاد
 رستم را بود حکم شکل عروس
 ددالی بکوس طرب میزند
 که سعدین گیرند با هم قران
 بود که خدای محمود شاه
 ز دیدار او دیده پر نور باد
 بر آید ز حساد و تو گوئی که مهر
 شود آسمان منزل آن ماه را</p> |
|---|---|

دیگر

| | |
|--|--|
| <p>بستلم دار د از حمد رنگ قبول
 بود حمد حق را بخت انعقاد
 صریقلم آمد از کوس
 هو ا تا زگی بوستان را د
 تا شای آئینش رنگ و بو
 ترنم سر اینده بلب بگل
 چکا وک سر اینده بلب بباغ
 خصوصاً درین عهد فرخنده آمد</p> | <p>خساند آمد ز نعت رسول
 که دارد د و عالم بهم اتحاد
 رقم را بود حکم شکل عروس
 صبا مژده زان دوستان را د
 شده باعث ربط جام و سبو
 تنم فر اینده ساتی بر بل
 چو طاقس رقصند تیر و براغ
 که عیش و طرب شد بهم شیر شود</p> |
|--|--|

| | |
|--|--|
| جهان خانه د خوانی آراسته
به ترتیب این جشن فرزند فال
بنام ایزد آرزو ز رحم حسین
نند چیره بر سر بعد آب و تاب
منفی کشد این نوا با مسدود
ملک آرد و عقد پروین نثار
احبت اعضا شوند انجمن
فدای حسین است امیدوار
که از شام مانند ماه تمام | همان را بهمانیش خواسته
شده منتخب بت یک ماه حال
که نو شاه گرد و بعد زین
شود چهره اش چهره آفتاب
که نو شاه را خانه آباد باد
زمین گنج گوهر کند در کنار
شود طمعه زن انجمن بر چین
زالطان احباب صاحب وقار
قدم رنج سازند با احترام |
|--|--|

قدم بر سر چشم احقر نهند
از نقش قدم بر سر افسر نهند

| | |
|--|---|
| قلم از حمد حق خا بند است
حمد و نعت نبی ست شیر و شکر
گوش بر امرت آکجه باید
سر و ششاد بلغ دوش بدوش
این خموشی که هست عین رضا
عهد بلبل بمبد گل بستند
چشم بد دور نور دیده ما
شود از لطف ایزدی نو شاه
به این انعقاد فرخ فال
چشم امید باشدم ز همان | لبم از شکر و شکر خند است
خوشترا و سلسبیل و از کوثر
چشم بر ربط رنگ و دو باید
بلبل اندر خر و شون گل خاموش
دو گواهند بس نسیم و صبا
طرفی از باغ و جزو گل بستند
نام الطاف و برگزیده ما
هست فرخ قران زهره و ماه
بست دهمستم بود راه حال
که شوند از ره کرم محسان |
|--|---|



کلام ابتدائی

الہی شوخی پر دانہ دہ شمع زباںم را
 الہی موج خیز حمد کن بحر بیانم را
 خیالی در خواب چنان از خوشن پر دست
 چنان گنج صفا تش را یون آرم کہ عقل اینجا
 ز بارجر مایم بشکند میزان یقین دارم
 دور در ستاین بہار فصل گلشن
 بتائے عشق ارمین سخی قوت شباروزی
 من آن مرغ کہ بر طوبی سکونت آئم لیکن
 پے نفیلم پیلا ب حوادث اندرین دنیا
 برائے گرمی ہنگامائے آتش افروزی
 گر کہ از چاشنی غم کبابا رسینہ بریان

منور کن ز نور معرفت بزم بیانم را
 ز موج کز تر تو حید خود تر کن زباںم را
 کہ بانگ صور ہم فسانہ شغاب گلام را
 بہ بند داز کلید خاشی قفل زباںم را
 نمی دانم چنان سنجید این بار گرام را
 عبث باد صبا بر باد ساز آشیانم را
 سگ نیابہ داند قدرت استخوانم را
 فردا انداختہ شایین قسمت آشیانم را
 بود برخاستن عادت ہمیشہ آستانم را
 بوزخ میرد مالک آتش فشانم را
 شراب از خون من باشد ہتیا میہانم را

عزیز این نغمہ تا کہ پیش لغان جہان خوانی
 بجز مرغان قدسی کس نمی فہم زباںم را

| | |
|--|---|
| <p>المنه مد که کسی زد دل جان را
 راحت دهم از گوشه نشینی دل جان را
 چندان بطیپیدم که دل از سینه بردشد
 پیدا است که تعزیر بگفتار چه باشد
 دیوار پر از رخنه کجا مانع سیل است
 این کشته تیغ تو دوا این خسته نازت
 زاهد که کند مدحت حوران بهشتی
 شد بلبل دگل نیز هم آغوش دلی ما</p> | <p>زخمیکه نه مرهم نه علاج بود آن را
 بیرون کنم از خانه خود هر دو جهان را
 هنگام زلزله بگذارند مکان را
 بے جرم بجاییکه بپزند زبان را
 مژگان نتوان بست بختاب گران را
 از رنگ بهم صلح نباشد دل جان را
 بیچاره ندیدست مگر منیچگان را
 در بر کشیدیم که آن سرودن را</p> |
|--|---|

بیچاره عزیز تو چه دارد بهشت رت
جز این که فدای تو نماید دل و جان را

| | |
|---|--|
| <p>گور کردم ازین صحرایم است بودار
 لبان بخش تو آموخته افسون سحار
 بره پیا نه اے ساتی بهر قیست سودا کن
 اجل گرد تا علاج در دیکه مان بن سازد
 دل دین را فراموش کرده ام کجا با میدی
 لبان بخش تو شهرت اعجاز میدارد
 نیز رنگی خوشه دشمنان رنگین کن دل را
 کناد و عده قروادالاسبکین امشب</p> | <p>بهت نیز دم صد شپت پاهایم دنیا را
 فرغ جلا و حق تو شعل داد موسی را
 بیکدیت آخرت داریم در کدیت دنیا را
 فلک از شمنی بدشت پیش ازین سحار
 که شاید شیر غارت گریه این بل نیا را
 ز حسرت در دهن آب می گرد سحار
 که هر روز نگاه مختلف باشند حرار
 سحر که ناله سازیم می خوانیم فردا را</p> |
|---|--|

عزیز امشب می جشید ساتی مید هر شاید
که از خود نفهم و کردم تصرف ملک دنیا را

| | |
|---|---|
| <p>جائے زکوٰۃ تونہ بود خوب تر مرا
 نہ ہر دم ز غارِ ہیم نے گیاہ خشک
 بچون نشانہ کہ از دیر نگزد
 گستاخیِ نچنین جیا اینقد خوش است
 از بائال چرخ شکایت چہ می کنم
 اسباب کار از لیران شجاعت ست
 من چاشنی بوسہ زد شنام می برم
 از بیضہ تارون شد ام گشتہ ام اسیر</p> | <p>غیر از تو نیست چیکسے و نظر مرا
 بہر چہ سخت فلک اینقد مرا
 خار سپا خلیدہ بر آید ز سر مرا
 من می کشم بر یکشد او بر مرا
 قسمت فگندہ است درین رگزد مرا
 دست است تیغ و پینہ بود بس پر مرا
 او غفل است لذت شہد و شکر مرا
 بہر چہ کار دادہ فلک بان پر مرا</p> |
| <p>خواہم عزیز ہم کندش در بدر فلک
 آنکس کہ کردہ است ز کوشش بدر مرا</p> | |
| <p>دو جهان سلسلہ دار خط پیمانہ ما
 ہست سر ما یغم وقف بویرانہ ما
 فقر آباد کہ گشتیم غنی از دو جهان
 از تنک ظفری عاشق بگنجید بدل
 ہر کسے در طلبے دست بر آرد فروا
 مر جہا عشق کہ بے منت سامی می شیم
 غم پیمانہ کشان نیست بجز کیفیت
 حاصل از صحبت سامی شد ظفری مارا</p> | <p>ز فلک حلقہ بگوش در میخانہ ما
 کعبہ می آید و ماتم برد از خانہ ما
 گنج را راہ مبادا سوئے ویرانہ ما
 مے بپوش آمد و اعتماد دہ پیمانہ ما
 ما و دست طلب و دامن جانانہ ما
 گوشتہ چشم کسے گوشتہ میخانہ ما
 تاک را آب و ہر گریہ ستانہ ما
 کاسان غوطہ خورد و در نم پیمانہ ما</p> |
| <p>شاید امر و ز عزیز آمدہ بر بادہ کشی
 ہای دہوے دگرے ہست بہ میخانہ ما</p> | |

| | |
|---|--|
| <p>منزل عشق که از دیده نهانست اینجا
 بچشمیکه ز فانوس عیانست اینجا
 ما تها بیکه نهانست عیانست اینجا
 ناله نیز و ازین دشت به پیرایه گرد
 غم ز غارت ز جایتیر کمانه در دست
 بچه امید و گر باره به سویم آئی
 و غل در در سر عشق خرد را نبود</p> | <p>راه بار یک تر از مری میانت اینجا
 او سپیده نهان دل نگرانت اینجا
 پره را هم میان حکم کنانت اینجا
 خافل آهسته که پیران جانست اینجا
 دل بفریاد بر آمد کنشانت اینجا
 خانه غایت دل بست جانست اینجا
 عقل دل القش بهیچانست اینجا</p> |
| <p>گر می عشق و دم سردی دنیا کیسانست
 غم آبست گر آنجا غم ناست اینجا</p> | |
| <p>گر در عشق جلا در دل بیکینه ما
 نشو نقش تو بر داشتن از سینه ما
 قلم صنع نجیبید پی نقش وجود
 یادبت درد دل ما یا و خدای گردد
 از کمان فلک آن تیر که پرواز کند
 بلبل گلشن دگل محفل در پیران و شمع</p> | <p>بعد ازین دست کلیم الله و آئینه ما
 زرد و عکس تو ز نهان را آئینه ما
 تا ز شد نقش تو زیب ورق سینه ما
 صوت زشت شو خوب به آئینه ما
 بے کلف گذر و از بدت سینه ما
 ما و نظاره و عکس تو و آئینه ما</p> |
| <p>زندگی بهیچو حباب است سبک و جان را
 گر هوای تو رود جان رود از سینه ما</p> | |
| <p>ساقی چو آفتاب بریز و بجام ما
 انفسنج گلشن طوطی و مستیم
 ز با و کج خانقہ و گریه و فغان
 ما عاقبت امیر کند اجل شدیم</p> | <p>صبح نشا ز سر کشد از چپ شام ما
 در سر کلیم داشت هوای کلام ما
 ما هم جنگ و مطرب و عیش و رام ما
 آن آهوست رسیده نیامد رام ما</p> |

| | |
|---|--|
| <p>هر جام شکر کدو زهر شد گل حور
 ما بر فریب نکت حبت نیرودیم
 اسباب عشق تلخ بود ابل در دریا
 نام آوری کفر نمودیم آن چنان
 اندر مزار تیره غنچه در کفن</p> | <p>میخانه هست روضه دار السلام ما
 بیچیده است بوے کسے در شام ما
 این زهر تیغ گاه مباد ایام ما
 و در زبان برهنانست نام ما
 صبح نشاط هست هم آغوش شام ما</p> |
| <p>ما عاشقیم عشق بود کار ما عزیز
 عاشق پسندست بهانا کلام ما</p> | |
| <p>بلند در دو جهانست شور و نوبت ما
 مے نشاط کشیدن همیشه عادت ما
 قبول خاطر بت گر نمیدهد صله
 بنوش باو و باحتساب بل شو
 قصور ما نبود عادی گناه شدن
 چنان بهر بد و نیک ما نه ساخته ایم
 همین بسست ز بهمت که در هیدستی
 فلک بناخن غم باز نمیکند رنجور
 گر انتقام گناه اے سن بهر افتد
 چه اعتبار با ستادگی خویش کنیم
 چنین که در زبان یانم بود ترسیم
 کن جلالت ز پیرانی و عریان شو
 گذشت قافله و ما هنوز در خوابیم
 چنین که دختر ز جلوه میکنند مردم</p> | <p>ز آسمانست جنیت کش غریبت ما
 شراب غصه حراست در شریعت ما
 دگر برے چهره ز دست سعی طاعت ما
 که ندوست بود قاضی عدالت ما
 خراب کرده لطف تو هست عادت ما
 که شیخ و برهن آید پی زیارت ما
 در از پیش کسے نیست دست حاجت ما
 شود چو صوت بهیوی جراحبت ما
 کسے گناه نسا زد دگر عبرت ما
 بباد هست بسان جاپ قامت ما
 که بت خجل نشو از سپاس طاعت ما
 بر نه لائق حدیث در شریعت ما
 تباہ در دو جهان خانان غفلت ما
 دگر چو زبانه عزیز عصمت ما</p> |

| | |
|--|--|
| <p>از رخ عشوہ باز است جان زار ما
 فصل گل انوس آفر گشته فانی گرفت
 حبیب مردم پیش تو گفتن ہنزدانستیم
 در طریق ما بدشمن ہمزبان خوش بود
 طاعت ماحلقہ در گوش قبول بت کشد
 دین و دنیا را کنون ما مفت سودا کنیم
 عمر کردیم آن خود تنہائے غرور</p> | <p>تذرا این مخمرفروشان سینہ انگار ما
 گل نشد گشتہ نشین گشتہ دستار ما
 می توان ہمید از گشت زنا کردار ما
 جہائے در پہلو و ہسیلاب را دیوار ما
 برہمن گرد و بہ بند و گرسے ز نثار ما
 نیک بد ہر شے کہ خواہی ہست بازار ما
 قد کج شد نشد کج گشتہ دستار ما</p> |
| <p>تا قبول عشق گر دیدہ ست کفر با عسدریز
 برہمن بہر تبرک میسر و ز نثار ما</p> | |
| <p>می کند مرہم گریز از سینہ انگار ما
 ہر گل فتنہ کہ در گلزار ہستی بشکند
 باغبان گلشن عشق ہم مارا کم بدان
 دیشو کنین میران گرچہ ما دیران شویم
 توبہ ما ز ہر تقوی را ہر فرحت آورد
 اگلی از اندک بسیار ما رسوا کن
 ہرچہ دشمن بگوئی میکند عکس او</p> | <p>عافیت پرہیز را ز دا ز دل بیار ما
 می کند دست فلک آرایش دستار ما
 میکند روح القدس طائوسی گلزار ما
 پایہ عرش است بالائے سر دیوار ما
 کبیرہ نقص است از ناقوس استغفار ما
 پلہ میزان چہ سجد اندک بسیار ما
 با فلک گوئیم بکشتائی گداز کار ما</p> |
| <p>در جہان بگذشتی ما را و خود زقی عزیز
 کار خود کردی و کشادی گرہ از کار ما</p> | |
| <p>بجست آباد حیرت کے بود امید حاصلها
 فلک و گویں و بجز خدا و شور می ترسم
 نظر بر حال زندان ندارد یک فرہ ساتی</p> | <p>بجو برق تجلی را کہ سوز و خرمن دلما
 کراہی شتی بگردا بست پیدا نیست حاصلها
 اگر این منگدل خواب یکسبت شیشہ دلما</p> |

| | |
|---|--|
| <p>بجز عشق گزینج بمانی خرد چه غم دارد
ز تاب رفتن روز فرصت آرام جیرانم</p> | <p>که دشتاوش طغیانم نیم آغوش ساحلها
کبط کردیم منزلها و در پیش است منزلها</p> |
| <p>لجبا این ساغر دینا بفردا سترس باشد
غنیمت دان عزیز امروز و در گرم محفلها</p> | |
| <p>نیم از بلبل زلف پریشان خاطر شبها
خراباده خود ساخت چشمت کفر و ایمان را
بشیرت آسمان با هم نداد آشنایان را
چنین گرسرو مهر با محیط آسمان باشد
زاع نه زندی ز اهل بطارقیه مشب
ز مشت سنگ بازی خروده باید اطفال را</p> | <p>سرا پایچو ز گرس چشم در راه تو کوکبا
بیک پیان می نوشند در دور تو منزلها
که هنگام قحج نوشی شوند از هم جدا لبها
بسان ترالمی ترسم فردا نیز ند کوکبا
که مد ساغر دست سپهر دانند کوکبا
که مسد دست از دیوانه گانت راه مکتبا</p> |
| <p>دل محشر پرست من عزیز از ناله سازد
فَتَنَشَقَّ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ حَتَّىٰ حَتَّوْكَوْكَبَهَا</p> | |
| <p>کمد است از بس کلبه ام از ظلمت شبها
شبه گریه دل ساقی نیم سر بر بالین
تمیز نیک و بد در مردمان و در پیایید
ندارد کلبه من احتیلاج بر تو شمع
بامید بیک سر گرم خریداری شود طفل
بهر روز آسمان نیز رنگ آئین کند ظاهر
تو و اغیار و سیر با هتاب و باده پجائی</p> | <p>نظر آید چون رنگ روان سیاره کوکبا
بششم ریزه های شیشه می ریزند کوکبا
که باشد مختلف تاثیر و کیسانند کوکبا
بزرگ صبح از چشم گریز و ظلمت شبها
بکف سپاره دل می نایم سیر مکتبا
بهر شب مهره دیگر بیندازند کوکبا
من و حبران بشوید گریه و تارکی شبها</p> |
| <p>نمی دانم عزیز از تو چه زخم کاریه دارد
که هر آنفس خوننا به دل ریزد از لبها</p> | |

| | |
|---|---|
| <p>دران دادی دلم سرمی ناید شود از افغان را
 شود صد چاک آن دامن که گیر چشم گریان را
 برزور باد پیرا بن اگر جنت هوس داری
 بظلمات عدم ای دل چراغ راه می گردد
 بحال مهران بزمگاه عشق حیرانم</p> | <p>که در گشتاری لغز زبان موسی کلامان را
 مباو آن دست رطافت که دوز چکانان را
 که کوثر دست می دارد شراب آلوده دامان را
 بشمنی که منور می کنی گوشت سر بیان را
 که اینجا در تیغ نیست سر بیرون نشینان را</p> |
| <p>فراق رفته گان را بر نمی تابد دلم هرگز
 بر پیش چشم خود داریم تصویر عزیزان را</p> | |
| <p>واغ عشق تو چسراغ بزم جانم کرده اند
 شربت عشرت بابل عیش باد انوشگوار
 گر چه خاکم در ازل گردید کسیر وجود
 نیست این تابنده کو کہا که افلاک از حسد
 نے بکار صفہ نے زیب دیوار سے شدم
 از ازل در دوت در اندام شکست افتد است
 باعث پس ماندنم بے مهریے ہمارہا نیست
 در ہزاران دشمنان محفوظم از تاراج باد</p> | <p>مہر تو خوشید صبح استخوانم کرده اند
 تلخی دور تو در کام و زبانم کرده اند
 عاقبت صرف گل کوزه گرانم کرده اند
 تیز دندان ہر مشت استخوانم کرده اند
 صورت بے فائدہ صورت گرانم کرده اند
 خوش علاج تختہ بند استخوانم کرده اند
 مست رفتارم جلاز کار و نام کرده اند
 ہچو بود غنچہ خاطر نہ نام کرده اند</p> |
| <p>غنچہ سان غیر از خموشی چارہ نبود عسریز
 صد زبان داد ند لیکن بے زبانم کرده اند</p> | |
| <p>نہ حرفیان ز عے عشق بشور آمدہ اند
 واسے برے سرو سامانی را بے جان
 حشر آن قوم شود ہمہ بچو صلہ گان
 سخت ترانی ہم را ز فنا بہت عزیز</p> | <p>کز افلاک درین جا بشور آمدہ اند
 کہ بدست تھی و باتن عو آمدہ اند
 کہ چہ منصور ز یک جرعہ بشور آمدہ اند
 کہ بدوش و گران مال گور آمدہ اند</p> |

| | |
|---|--|
| <p>کے مال دل کلفت زدہ پایاں دارد
عشق یک دتر اوراق پریشان دارد
این چنین ناله که جوشد ز دل خسته ما
اعتبارے نبود بر سوسان جهان
قصر شاہی نرسد کلبہ درویشہ را
برق ہر تنہ کہ بر مزرع دنیا تابد</p> | <p>این غبار سیت کہ طومار سیا بان دارد
انہائے دو جهان اول دیوان دارد
گنبد چرخ اگر شق شود مکان دارد
پیش من میسر و سامان سر سامان دارد
کہ گدائے در و ناز بجا قان دارد
قصد بردانہ بیچارہ دہقان دارد</p> |
| <p>مسند فخر بآن خانہ بگستر و عزیز
کہ فلک برد را و پایہ در بان دارد</p> | |
| <p>بچشم تر دل پر اضطراب می سوزد
باب زرم کوثر خشک نہ میگذرد
ز دیر می شنوم بوی دل نمی دهم
نصیب یدہ ترست عکس رے کسے
بین کرامت پریمناں کہ نیم شب
کیکہ کشت امیدش نصیب حقیقت
تمام سوختم و اینستد رہد انستم
فدای خوتے تو گردم کہ ہر نفس مارا
دل گداحتہ یک آتشیت در بر من
متم آتش آن دل خود و تو ہر دم
نزد و درخی زاہد بزم بادہ پرس</p> | <p>چراغ خانہ ام شب در آب میسوزد
دل کیسکہ بذق شراب میسوزد
کہ نیست آتش چون این کہاب میسوزد
چراغ بخت من شب در آب میسوزد
چراغ میسکہ از آفتاب میسوزد
اگر چہ برق بفتد ز آب میسوزد
کہ دل برے چہ بچو کہاب میسوزد
گئے ز لطف و گئے از عتاب میسوزد
کہ گر نفس بزم آفتاب میسوزد
کہ از غم تو بصدیج و تاب میسوزد
کہ چو بختک در آتش تاب میسوزد</p> |
| <p>عزیز را غم انجام زاہدان بگذاشت
ہشتیے پے اہل عذاب میسوزد</p> | |

| | |
|--|--|
| <p>ذائقہ شب بستان شباب نامد
چنان بجز گنہ غرق گشته ام کہ بجز
ہجوم خواب گر آن آچنانست درستم
میان دلبر و دل این نگاہ مایل بود</p> | <p>هنوز نقشہ بجا مست گو شراب نامد
بہج کس ز سحر حصہ عذاب نامد
بدیدہ اسے دو عالم اثر خواب نامد
چو چشم بستم و پس میان حجاب نامد</p> |
| <p>بہشت عشق مکن لطفش عزیز خوش
چہ ذکر آب کہ اینجا سرسراب نامد</p> | |
| <p>دانا ہجو سحر سوختہ جانے دارد
سخن عاشق و معشوق نیاید درسم
آنکہ صید خان کرم وقف گلیان کرے
منم و کوے تو ز ماہر و سوائے بہشت
رخنہ در کار قناعت بشود آخر کار
گوش گل طاقت افسانہ ندارد بلبل
سرمہ در کار جبرئیلیت ز گردنزل</p> | <p>بہر کما ز خوان فلک حصہ نانے دارد
ہر بیان نکتہ و ہر نکتہ بیانے دارد
ایندم از داغ جگر سوختہ نانے دارد
بہر کسے در دل خود نیک گمانے دارد
باز بہر کس ز سر طبع دہانے دارد
در نہ بہر خار زبانے و بیانے دارد
لب لب بند در سخن بہر کہ زبانے دارد</p> |
| <p>بچہ اسباب کند وصف کو بہات عزیز
نہ دہانے نہ زبانے نہ بیانے دارد</p> | |
| <p>دم قتلہم بسر رسم چو جلا دآمد
پایے بدسم در پنج دست گرفتار بلا
خو اتم از رہ صحرای جنون با کئے شتم
عشق شیرین دہان فتنہ ہر عدست</p> | <p>ز تلپیدن رگ حلقوم بفریاد آمد
ہر کہ در سالہ این قسم آباد آمد
خار مانع شد و زنجیر بفریاد آمد
این ندایم ز لب تیشہ فریاد آمد</p> |
| <p>آب میرنجیت چنان محتسب انوس عزیز
کہ بزم طربم شیشہ بفریاد آمد</p> | |

| | |
|---|---|
| <p>یار بزم گرم رنگ غمخیز منظم ریز
از کاوشش یک ریزه الماس خیزد
در جود و سزایم به بد و طرف فلک ما
چون نموده یلان کن سوزم بدل افکن
هر شعله که از سینت زنده بر بال افکن
صیاد مرا میل گرفتاری من ده
تخی بکشد چند عزیز از غنیمت ایام</p> | <p>چون لایسته سخن کن در حاجت گرم ریز
کان نمک ساز و بر جسمم جگرم ریز
زین شیشه ها ناب سبوسه دگرم ریز
کونین بغارت ده و خاکه بسرم ریز
زهره که چکد از تره اندر جگرم ریز
صد گلکده را رنگ تہ بال و پریم ریز
بارے بدش لذت شهید تو کرم ریز</p> |
| <p>ز بزم باده کشان با بلین مان برخیز
ز مردین پر د بالان عرش شتاق اند
و بال و دش عزیزان شی پس مردن
میان بلبل گل خلوتی هم گرم است
ز شاه باز جفاے فلک چرمی ترسی
چه ابر و دود چه نگه قصه کشتم دارند
بشوق نمکنی زنده دار یی شبها
در آشیان نشستن بلبل از زانی</p> | <p>چه سود از آنکه گویند پیش از ان برخیز
بیسرا بخیز قدس مرغ جان برخیز
بزندگی چو سیما ازین جهان برخیز
صبا گو با شارسرت ز باغبان برخیز
تلاش قوت کی مرغ ز آشیان برخیز
تو نیز اے مرثه از بهر امتحان برخیز
شبه بطاعت حق نیز ایچوان برخیز
تو بچو بنم ازین کنه بوستان برخیز</p> |
| <p>طلوع شد سحر شر و شور شر برخواست
تو هم عزیز زمر قد بصد فغان برخیز</p> | |
| <p>مردیم دہشت آتش عشقت بجان ہنوز
اے جزا خرام تو زبان رہ کہ رفتی
آتا کہ میناک ز شور قیامت اند
فصل ہا میرود و آہ خزانست</p> | <p>روشن شود نیل زہر استخوان ہنوز
سر سبز ندجاک ز شوق آسمان ہنوز
نشیدہ اند نالہ دل خستگان ہنوز
بیچارہ بلبل کہ ز بہت آشیان ہنوز</p> |

| | |
|---|---|
| <p>پیری رسید خواهش نعمت ز سر زلفت
زاہد کہ بر فراے ارم نازی کند</p> | <p>ہجون کہ دکان گزنی این سخن ہنوز
یہ چار پے ہر دو کبے معان ہنوز</p> |
| <p>دعائے عشق گلبدان چون کند عزیز
نگر یست خون و چہرہ کہ گداز غوان ہنوز</p> | |
| <p>تا بدی نیست در دل نغم جانانہ باش
و صد چوں کاسہ منصور پر آوازہ شو
بیز رنگ فلان حبابے طفلان پیر چرخ
عالم ہستی پر آواز شو بہ جو رفتہ است
اصباح عید قربان سیر کوش می شوم
سرکشی اے آسمان رسم حرفیان کے ہو
ہفت شنبہ نیک صلت شوز بہ خوابان گریز
استاب زگار دور گردن نیز تست</p> | <p>خانہ دیرانت در آتش انجانہ باش
در خموشی میگرنہنی چون بیکانہ باش
ایدل آرام جوئے ماتو ہم دیوانہ باش
خونناک لہجہ طفلان بیان خانہ باش
از مد تو بیخ برف ایفلک مردانہ باش
ہجون صراحی دہم سرخم دیرینہ باش
آشنا با آشنا بیگانہ بابیگانہ باش
ماگد شیم از اثر اے گریہ ستانہ باش</p> |
| <p>گرے مقصود نشین ہوس داری عزیز
ورفغان در و مند و گریہ ستانہ باش</p> | |
| <p>دل بجائے زود از در کاشانہ عشق
ہوس دولت منصور بدر کن از سر
شور شتر توان کر دے را بیدار
ظن مار شک بکم ظریفی منصور برود
ترس بدنامی خود ہیج ز لیسن تبرد
شمع را درس نماید سبق سوز و گداز
چہرہ جلوه بہ خست دیدن نہد</p> | <p>نیت خلیعہ ہوائے خوش دیرانہ عشق
ہمہ کس را بود دولت دیوانہ عشق
کہ بخوابست ز کیفیت افسانہ عشق
کہ ندانست کشیدن مے پیانہ عشق
نیک بہ را نشناسد دل دیوانہ عشق
گر بنقید بگس سایہ پروانہ عشق
پردہ چشم شود پردہ بختانہ عشق</p> |

| | |
|--|--|
| اندران بزم که جبرائیل می‌پزد بال | ناز بر شمع کند شوخی پر دانه عشق |
| سرگذشت من افسرده گویج عزیز
که دل افسرده جهان را کند افسانه عشق | |
| <p>ما سحر و زنا را شکستیم و گذشتیم
چون گرد بوئی تو نشستیم و گذشتیم
بر خود گریستیم و گریستیم و گذشتیم
زین در طایر یا بسکر و حی قلاب
از کعبه که در کفر گذشتست و لے ما
زین چشمه چو ما تشنگ آب به پییدیم
از سلسله دهر را بائی نه عقلست
افسوس کجا داد اجل نصرت دیدن</p> | <p>از شکش مهر و بر بستیم و گذشتیم
روے تو ندیدیم بر بستیم و گذشتیم
در چشم زدن دیدیم و گذشتیم
بر دوش جابج به نشستیم و گذشتیم
صد مرتبه زنا را به بستیم و گذشتیم
از مهر و جهان دست نشستیم و گذشتیم
ما مردم دیوانه بر بستیم و گذشتیم
چون چشم به تیر تو بستیم و گذشتیم</p> |
| هر که که عزیز از سر کوئی تو گذر شد
بر خاک نشستیم و گریستیم و گذشتیم | |
| <p>شب فراق زور و تو داغ میدزدم
برائے ماتم زندان رفگان مردم
باشین نفیسا و میک می جو ششم
ز بوفروشی باد صبا نم نمون
جوخه غم که آن گره هم درین وادی</p> | <p>برائے طلعت لیل این چراغ میدزدم
گریستن ز کباب و ایاغ میدزدم
بزیروا من صرصر چراغ میدزدم
که بوے باغ نذر و داغ میدزدم
که بے نشانی خود از سر داغ میدزدم</p> |
| آباداری مضمون حسنیه خواصم
ز بحر فکر و در شجر چراغ میدزدم | |

| | |
|---|---|
| <p>ممنون برق کے شوم از گرم ہمتی
اکودہ کے بلاست کہ درشت مصیبت
نست بلاست شکوہ تاثیر ہیج نیست
چاک قبائے غیر چہ دوزم کہ خوش من
این روزگار دست ندارد دزد زہنی
برخوان و ہر گر بچہ قیقت نظر کنسم</p> | <p>خود آتشم کہ بر سر خرمن فتادہ ام
ہر کام از گرائی دامن فتادہ ام
کز بد تے بنا لہ دشوین فتادہ ام
در دست اختیار چہ سوزن فتادہ ام
من بخیل بمنزل رہزن فتادہ ام
ہمان میان خانہ دشمن فتادہ ام</p> |
| <p>من نغمہ سنج خلد م و از تسمتک عزیز
اکنون اسیر داکمہ تن فتادہ ام</p> | |
| <p>خواہم کہ باز بیت دست بگوئم
خواہم کہ جستجوئے صنم کو بگوئم
صد رہ اگر بچشمہ کو فر و ضو کنم
دشت اگر خر و ش بر آرد بیکشی
احسان مے فروش نہت بیدست
بان شیخ باش باش کہ در روز ستخیر
چاک درون سینہ من کے شود دست
در آتشم کہ دل کسے شمع رو دہم</p> | <p>خود را شریک دائرہ ملی رہو کنم
کہ سوسے کعبہ گاہ بہ بتخانہ رو کنم
کو جراتے کہ بیت دست بگوئم
زنجیر موج مستی مے در گلو کنم
اکنون ز آب دیدہ لبالب بگوئم
پیش خدائے خویش ترا زور و رو کنم
صد مال اگر سوزن عیسے رو کنم
تا در گداز و سوز چہ پروانہ خو کنم</p> |
| <p>دور عزیز دست کنون قصب خموش
در نہ خراب و خستہ دے آبر و کنم</p> | |
| <p>تا چند درین دیر فنا پاگل انتم
تا چند درین کان نک بضمحل انتم
رفتند حرفیان چہ حرفیان نہ ز شمیم</p> | <p>کو منزل مقصود کہ باہل دل انتم
خود کان نکات تم در زخم دل انتم
این کے خبرم بود کہ من بضمحل انتم</p> |

| | |
|---|--|
| دی تو به ز منم کردم دایندم بر ساقی
این شوخی بتیابی ما هست که در کام | می خیزم می گردم بس بسمل انتم
از پائے جگر خیزم و بر دوش دل انتم |
| کو جذب شهادت که عزیز از اثر شوق
بر هر دم تنی که بستم جل انتم | |
| غرق رحمت گرداب بحر لا هوتم
زمانه جوهر من ناشناس می ترسم
فغان که دایه ناترس روزگار مرا
تلاش جوهر ذاتی بکن درین بازار | بدوش فوج خضر هست تحت تابوتم
که سنگ فتنه زند چرخ و جام یا قوم
هنوز طفلم و باز هر می و بد توتم
که با خرف نخر و کس اگر چه یا قوم |
| عزیز عمر بس می کنم بمیکد با
که تا بمرم وستان بر بند تابوتم | |
| چون آدم بد هر چگونه چنان شدم
سرگرم در گذار محبت چنان شدم
هر سو که می روم ز حوادث پناه نیست
عمر کعبه سر شد و مویم سپید شد
آن استخوان شکم و میغ در جهان
هر کس بار سید بسوسه تو راه برد | دامان غم گرفته برون از جهان شدم
چون شمع سر بسیمه یک استخوان شدم
هر جا که بختسم بدف آسمان شدم
گر اینقدر بمیکده ماندم جوان شدم
نای حصه همانه نصیب بگان شدم
گو یار عشق آتشک نشان شدم |
| پابند یک چمن چو عنادل نیم عزیز
هر جا که هو شے نظر آمد کتان شدم | |
| چه توان گفت که چون در دلدار شدم
هر کجا یار هفت کردن افکار شدم
یک سیاه نفس نیست درین دافنا | دل از دست کسے برون از کار شدم
هر کجا ناوکش افتاد من از کار شدم
امتحان کردم و صدم تبه بیمار شدم |

| | |
|--|---|
| دست بردار ازین مشت پر کنون صیاد
از عدم آمده بودم بچشم تفریح بدهر
من کجا خلد کجا، بادیه و هر کجا
من و خواب عدم و بود خوش را گیسو
عشق در زیم و از زهد در غم گشتیم
یار باین جاوه گر کیست که در اول کام | بکشی ظالم اگر باز گرفتار شدم
چه بلا آب و هوا بود که بیمار شدم
راه گم کرده درین دم گرفتار شدم
عشق ناگه در دل افت که بیدار شدم
را بنرین بوده ام و قافله سالار شدم
رفتن ازین شد و دین ازین گرفتار شدم |
|--|---|

جلوه ماه و شان بهشت خراسنور عزیز

بان خبر دار تو باشی که من از کار شدم

| | |
|---|---|
| جای خورده سیر ز بیم جهان شدم
گشتم بیک چشم صیبت کشتان بار
آخر کمینه غاشیه دار تو بوده ام
از عیب جو سوا و هنر شد فردن مرا
یک گوشه چو گنج نفس نیست جان فدا
مویم پدید تا شد و شستم خمیده شد
جویایم در دستم و آماده بنهم
خاک مرا هنوز در آسمان بباد
ایمان نیست فتال ازین تابان رود
گر دیده اند حلقه بگو شتم بهشتیان | برگ گلچیده ازین بوستان شدم
زین جرم که گزافی غم تا توان شدم
با تو من سپهر اگر همبستان شدم
چند آنکه کتبه چید کسے جمته دان شدم
در چار سو گلشن کون و مکان شدم
در آفتاب از پنهان خود سالیان شدم
هر جا شکست ریخت فلک سخوان شدم
گو در زمین گوشه مقدس نهان شدم
آخر چه شد مرا که بوی بتان شدم
تا من غلام حضرت پیرمغان شدم |
|---|---|

شهره و شکر عزیز بشتر نمی رسد

تا بر طریق حسان شیرین بان شدم

| | |
|--|---|
| <p>شگفته دل ز بهار جهان نگر دیدم
 بهر دیار گذشتم جهان بگردیدم
 من و غم شب احران و تیره روز بهار
 بهار آمد و برخیز ساقیا که بحر
 ز باغ و هر نعم یافت هر کسے لیکن
 منم که بهر تو فریادمی کنم امروز</p> | <p>برنگ غنچه گسے یک دهن نخل دیدم
 زانہ راز دل خوش نیک گردیدم
 چه کار هست نوروز و عشرت عیدم
 و بد صدائے صبحی بجام خورشیدم
 هنوز بار نیل در دخیل امیدم
 و گر نه از دم باد صبا نرنجیدم</p> |
| <p>پس از وفات عزیزان کفن مہوشانید
 بر شنگی چه کند چون کہ چشم پوشیدم</p> | |
| <p>بہ بند از ہر دو عالم چشم سوز دل تو چون
 چنانم کرد بخود لذت ز خم نگاہ او
 حرم را بار بار کردم خیال جلو گاہ او
 گران تر پلے عصیان من از کوہ تابانش
 شہید غمزه آن ناکہ بنیدازم کہ از عمرے
 چرا از کتبہ تجناہ پیدا کردہ اند جائے
 نباشد این غم آرائی بغیر از خاطر آزارے</p> | <p>کزین دیرانی بی نشان جلوہ گاہ او
 کہ بردند آہوان بردم از خیر گاہ او
 پرستیدم بتان را سالما از شہناہ او
 سیر تر نامہ اعمالم از زلف سیاہ او
 فلک چین مرغ بسمل پدید رسید گاہ او
 کہ شیخ و برین بانیست آگاہی ز راہ او
 دلے شکستہ باشند دائم از طور گاہ او</p> |
| <p>چنان طاقت نمی یارم کہ برق داوئی این
 بموسی انچه کرد اکنون کند با من نگاہ او</p> | |
| <p>متفرق</p> | |
| <p>رہروانی کہ براہستہ کرد دل بستند
 قطر خون کہ بود کہ از دیدہ چکید
 یار باین دشت نراغم چہ تا شاد دارد</p> | <p>کشتی خویشین از بحر بسا حل بستند
 تمت دل بیشت برین بیدل بستند
 کہ ضائق ز کشاکش رہ منزل بستند</p> |

| | |
|---|--|
| <p>دو عالم را دل ز کینه یابو بسوزاند
مسلمان سجده زار را هندو بسوزاند
صبا و امن زن بر آتش گل بو بسوزاند
صد آتش خانه بالائی سر بر سو بسوزاند</p> | <p>شرار عشق او مارا اگر پہلو بسوزاند
اگر حقیقت بر زبان آریم درستی
جگہشت چمن کو دیوے گل را دلش گرد
اگر گرم کند عشق تو بر آتش پستیما</p> |
| <p>سیر عالم میکنند اما درون خانه اند
چرخ دہ دام کہ کیساتی دو صد پیمانہ اند
فکر مہمان می کنند اما کہ صاحب خانہ اند
آشنا با آشنا بیگانہ با بیگانہ اند</p> | <p>تیز بینا نیکہ شل چشم در کاشا نہ اند
عشق تنہا ہست ششاقان چو کڑوا نہ اند
فلک دہ چی پستی پدل کیہ بر این دہن
دور بینا نیکہ خوب دشت دانستہ اند</p> |
| <p>صبح برخاستہ خاکسترے از انگرما
روزگار از سر الطاف زندہ بر سرما
دل با پر شدہ فہر شدہ ساغرما
از ادب سایہ بیند اختہما بر سرما</p> | <p>شام دو دست پریشان شد از مہرما
بفسان فلک آن تیغ کہ میگردد تیز
اندرین سیکدہ زان ذکر دہر فلکست
ماگدے در جانا نہ و شاہی چو سنگست</p> |
| <p>گئے خیال من اے بے نیاز میگردد
کہ کاروان بنشیند نماز میگردد
مقام عمر بسوزد گداز میگردد</p> | <p>خواب بادہ عشق تو ام نمی دالم
بدش بارگران راہ تیرہ حیرانم
بہت دل پروانگان او دازم</p> |
| <p>ہزار شکر کہ عمر عزیزاے یاران
بر آستانہ آن بے نیاز میگردد</p> | |

| | |
|---|---|
| <p>پسندیدن ز شیرین جن کار از کوکب باید
غم دنیا چه ناسور بیت هرگز به نیگردد
برنگ گل چرا هر دم تباے نو بنو پوشی
سحر گاهان شکوفه بازان حال می گوید</p> | <p>زبت باید قبول و بندگی از برهن باید
مگر اینداغ را هر دم ز کافو رکفن باید
هانا مدت عمر ترا یک پیرهن باید
که اے رنگین تبایان زود تر فکر کن باید</p> |
| <p>هر آسمان ندارد الفت جهان ندارد
ز نهار عشقت آرام در سینه نگیرد</p> | <p>خوشوقت آنکه کارے از این آن ندارد
این باز هرزه پرواز یک آشیان ندارد</p> |
| <p>گشتم مبتلا چو گرفتیم نام چشم
ساقی منار پیچ که در بزرگاه دل
از انقصاب انجمن دهر هر زمان
در دل عزیز زخم که داری که هرگز</p> | <p>یارب کسے مباد گرفتار دام چشم
پر دایے با ده نیست که پرست جام چشم
از شیشه گریه می طلبم ز جام چشم
بوسے ز خون دل چکد از هر کلام چشم</p> |
| <p>ہمتے کو تاکنہ راز عیش غمگین جان کنم
نعمتے بر خوان من نبود بجز درد عالم
بلبل ست این کز فانش نیست تاثیرے گل</p> | <p>گل بہ بلبل چشم و خاشاک و زان کنم
میخورد خون دل خود هر کرا همان کنم
عالمے سوز و اگر من ناله و افغان کنم</p> |
| <p>زہرہ مروان ز گرمی آب می گرد و عزیز
من کیم تا سیر این وادی بے پایان کنم</p> | |
| <p>ہرگز بزر سایہ احسان نمی روم
ہرگز بسوے خستمان من نمی روم
برنگ میزنند سرخویش آہوان</p> | <p>جان میدہم چشمہ حیوان نمی روم
لب تشنہ جان دہم و بدریانی روم
روزے کہ من بجانب صحرائی روم</p> |

| | |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| نفس سید ز سر کوی تو گلزار مرا | نفس در آن بخت حسنه خوار مرا |
| دام گیر کوی کس که در گرفتار مرا | از عدم آمده بودم بپای گلگشت جهان |
| ز کشتی کاسه در یوزه بکف هست دریا را | بر گاهش بود حاجت چنانی و چنانی را |
| که هر عضو از صفاد جلوه دار و آفتاب را | تا شامی کنم هر خط آن یوسف نقاب را |
| در ازای هست دام راه گیر سیاهش را | تخاف هست ز خیر گران پائے نگاهش را |
| اگر بپند خون آلودگان صید گاهش را | ز غیرت بزر پوشان جامه برین پاک میازند |
| یا رب از شور قیامت بچامی آیند | بر نتابند کسانے که توفان بلبل |
| تا توانان تو بردوش صبا می آیند | بوی گل نیست که آید ز چین در کویت |
| آسمان کاش بیک مرتبه مارا بکشد | چند هر دم زغم مرگ اجاب بکشد |
| که کند زنده کسے را که میجا بکشد | همسرا زنده را عجز میجا بکشد |
| و د عالم را تصرف می توان کرد | پرنیک و بد لطفت می توان کرد |
| بهر گامے توقف می توان کرد | تو هر جا جلوه سازی تا قیامت |
| بحال خود تا صفت می توان کرد | اگر فرصت بدست آید همه عمر |
| بدر بانان تعارف می توان کرد | گزر خواهی عزیز او در همیشه |
| یک پر پر دانه در صد بخمن پیدانند | شمع حسن یا رسن گرا بخمن آرانند |
| قطر بپارده ما و اصل دریا نند | هر جا بے بهر اندوز غیظ فیض دست |
| وصل تو مخزن نیست کایش شکسته اند | بجز تو دود لیست کرد طرف بسته اند |
| چون گل بر نه سر بهو ایت نشسته اند | آن سرو تازه تو که حوران خلد هم |
| طرفی که بسته اند بهین چشم بسته اند | او نعمت زمانه گدایان کوی تو |
| صنم از خود شد و ناقوس بفریاد آمد | جانب تیکه چون آن شمع ایجاد آمد |
| پاره شد جامه هستی چون بخل واکردم | بسکه از شوق وصال تو بخود بالیدم |

| | |
|--|---|
| جلوہ در خانہ ما کردی جرأت دارم
چشم بر جلوہ آن آئینہ طلعت دارم
چہر پر تو ہست یا رب کونے آن فنک تجلی را
زہر مویم پریشان حالی بخون توان دین
نیفتد بخیراش دل سخن و رام کس ہرگز
کلیم فخر بادوش برین الفتے دارد | شکر نعمت کنم و یا بتو صحبت دارم
گوش بر شورش غوغای قیامت دارم
کہیر دن گشتہ است از سر لکے طوہوسی را
تا شامی توان کردن بہر عضو تو لیلی را
قفس از سببہ خلفاک باشد مرغ معنی را
سرن بر شاہد دولت صاحب کلاہے را |
| <h1>کلام متفرق</h1> | |
| <h2>مجلس برہت بند عزیز می</h2> | |
| <h3>بند اول</h3> | |
| السلام اے ہر غلامت خواجہ مالک قباب
السلام اے ہر کلامت منبع آب اللباب | السلام اے ہر ادبیت جامع آداب و اداب
السلام اے ہر خطیبیت صاحب فضل الخطاب |
| <h3>خطبہ مجموعہ فضل تو بس اتم الکتاب</h3> | |
| باقضا مجموعہ از کاف دنون ترتیب داد
شد سواد سایہ پاکت ہمہ صوف داد | چشم حق بین تو شد بر مطلع حسن تو صداد
خامہ صنعت اگر بر صفحہ ذات نہاد |
| <h3>نقطہ مہربوت از برائے انتخاب</h3> | |
| جانفراے عیسی مریم سیم گلشنست
بینش افروز کلیم اللہ چراغ ایمنست | آتش ز روشتیان را گشت با و دامنست
ناخ اویان پشین گشت دین روشت |
| <h3>محمی گردند جسم چون برآید آفتاب</h3> | |

| | |
|---|--------------------------------------|
| تا دو پیکر شد قمر از مجرہ یکبارہ ات | برنتا بد کوہ برق جلوہ خسارہ ات |
| حجتے روشن بود ہر بارہ دربارہ ات | دین و دنیا ہر دو گتے محو یک نظرہ ات |
| گر نمی فرمود حُسن جلوہ با چندین نقاب | |
| تشنہ رشتے ز فیض خضر در ہر کوہ و دشت | عیسیٰ مریم ز دعاے مسیحائی گذشت |
| در ہواے جلوہ ات موسیٰ بگرد طور گشت | از لب جان بخش آگہ چشمہ حیوان چو گشت |
| از خجالت آب شد حُشی توارت با حجاب | |
| اے لواے دولت رکب کین قصر دین | ہر دو گیتی را بود حفظا تو بس حصین |
| بر ولایے تست قائم طارم عرش برین | نیمہ چرخ افتاد از باد حوادث بر زمین |
| گر نہ از جبل المتین مہر تو دار و طناب | |
| اے ہواے بوستانِ راحت و جردان | وے ولایے دوستانِ قوت جانِ جهان |
| اے فضائے درگست ز بہت فراے انس و جان | اے خداے روضاتِ جانا کہ کون و مکان |
| اِنَّ مَرْجَ جَنَّاتٍ عَدْنٍ رَوْحَتُهُ خَيْرٌ مِّنْ الْمَاءِ | |
| از لب گوہر فشانے عالمے گوہر گوش | در نہایت ہست گوہر آفرین گوہر فروش |
| غیرتِ حُسن کند موسیٰ کلا مان را خموش | ما و اوصان تو بہوشیت یارب یا کہ ہوش |
| ماؤ سو دے تو بیدار بیت یارب یا کہ خواب | |
| آنکہ چون افسرد در راہ خدا پائے ثبات | پشت پا ز و صولت او بر سر لات و منات |
| آنکہ چون بر سجہ نصر آوردہ از ایزد برات | آنکہ چون شد ناصب را یات دین کا ثبات |
| بود کسر طاق کسر این شختنِ مستحباب | |
| اے خوشا روزیکہ شد ادبش از روزِ جہان | اے خوشا روزیکہ شد او رہنماے گمراہان |
| اے خوشا آن دم کہ برے وحی آمد از سمان | اے خوشا آن شب کہ گشت در گہراے لامکان |
| جانِ پاگان در عنان خیلِ ملائکہ در رکاب | |

| | |
|--|--|
| حلقہ درما بختبانی و بینی بے سکون | تازنی انگشت بر خیزد نوا از اذ غنوں |
| گرم یابی بستر آئی بجائے خوشن چمن | تافس از سینہ و حرنے ز لب آید برون |
| رفت ازین نہ خالقہ بچون دھائے سحاب | |
| رفت و دیگر عالمے بے رنگ کرشین یافت | ہم نشان از بے نشانی اندران مابین یافت |
| جملہ گاہی طرفہ بازیست و بازیست یافت | چون نگہ آخر سکون در پردہ ہائے عین یافت |
| تیر جستہ باز گشت و جاے در تو سین یافت | |
| بند دوم | |
| قدر خود بنگر بجشم آنکہ قد از رائے تست | کحل باز داغ البصر در دیدہ بنیائے تست |
| بر راز ہر باب گاہے سکون ہوائے تست | بگذر از معراج کان خود پایہ افوائے تست |
| جاے نازست آنکہ اینجا نیز با حق ملے تست | |
| نے در انجا لمو از روشنی ہمدواہ | نے در انجا از ملائک در جلو خیل و سپاہ |
| نے در انجا استیازے از سپید از سیاہ | عرش و کرسی ماندہ از حیرت چو نقش پاپراہ |
| رہ گر لے راہ اسرعی محل والائے تست | |
| این مقامت آنکہ حق راجز تو با کمال نیست | این مقامت آنکہ غیر از کردگارت با نیست |
| در حریم راز مشہد بیچ میک را با نیست | جز تو و حق بچکس محرم ازین اسرار نیست |
| بے خبر جبرلی ہم از تیرا آؤمائے تست | |
| پر تو نور جالت جلوہ شان خدا | جلوہ شان کمالت بدر اوج اصطفیٰ |
| انچہ در آئینہ ہا و از صفائے سینہا | انچہ در انجسم ضیاء و انچہ در مردم صفا |
| لمو از روے تو یا پر توے از رائے تست | |
| زا بیار یہاے جودت تازہ شد بلوغ وجود | شاخ و برگ و رنگ و بوے ہر نملے افزود |

| | |
|--|---|
| در غم و ہر توبہ کو ساز سدرہ و طوبیے رہود | اے عجب ترا کہ سر و قامت بے سایہ بود |
| ہر دو عالم سایہ پرور و قدر عنائے تست | |
| آسمان تنہا بنا شدہ نور و کود و دشت | روز و شب دارند ہر دمہ کویت بازگشت |
| ہر عزیزے چون عزیز الدین عزیزہ دشت | شکر بند کارا از رشک ہچ پشمان گذشت |
| چون خدا خود و الہ حسن جہان آراے تست | |
| اے نسیم کو چہ تو مشک ریز و مشک بیز | آتش شوق گل و بلبل ہدایت کردہ تیز |
| گلزمین شرب از خلق تو رشک خلد نیز | خاک کفنان خود کجا بود اینقدہ با حسن خیز |
| گرمی بازار یوسف زائق سوداے تست | |
| اے برے عالمے بازار تو در ہائے فتوح | کرد کار بادبان حفظ تو با کشتے نوح |
| آن وجود آدم آن مستی جام صبح | آن سجود قدسیان برشت خاک نفخ روح |
| رمنے از خاک رہ تو حرفے از لبہائے تست | |
| اے جمالت دیدہ و خورشید را روشن چراغ | دے ز حسنت ماہ کامل را بود بر سینہ دلغ |
| روشن از میر تو قلب و سینہ و چشم و دماغ | دیدہ و دل ہر دمہ نسیم و کوثر بلغ در لغ |
| ہر کجا آئے بجوے باشد از دریائے تست | |
| کیست کان ختم ازین وادی بساحل میکشد | کیست کان زین در طہ ام کشتی بساحل میکشد |
| کیست کان سوے تو ام زین عرصہ محفل میکشد | گرچہ بایاد تو در خلد م دے دل میکشد |
| اشتیاق نزلے کان سکن داوے تست | |
| عزت افزا و گدازے در دل افکار کن | مرحمت فرا و حل مشکل دشوار کن |
| چشم بکشا و علان خاطر بیچار کن | روے نماؤ زابر و جنبشہ در کار کن |
| بخشش کون و مکان وابستہ ایائے تست | |
| عرشیان را اگر در گاہ تو باشد آبرو | عرش دار و خاکبوس آسانت آرزو |

| | |
|---|-------------------------------------|
| ہست بر اہرت مدار آسمان تو بہ تو | حرز بازوے اولی الایدیت نقش نعل تو |
| سرچشم اولی البصار خاک پائے تست | |
| حدقہ چشم من و سرودتہ دجھوئے تو | صد چو من تر بان ہر یک جنبش بروئے تو |
| بند پڑ شوئے رساندگر مراد کوئے تو | چون توان دیدن باین آلودگیاسوئے تو |
| دیدہ را از گریہ تنویم تابینم روئے تو | |
| بند سووم | |
| قامت رعنائے تو دیدند و محشر ساختند | ریخت رشتے از لبست تنیم و کوش ساختند |
| آمد از زلف تو بوسے مشک و عنبر ساختند | حالت از راہ تو گردی چرخ اختر ساختند |
| سایہ ات بردند و از دے مہر انور ساختند | |
| اے شرف ملک قدم را حاصل ز تقدیم تو | آسمان را پشت خم و محضر ضیہ تقسیم تو |
| شد بنی آدم کرم از رہ تکریم تو | در حریم قدس بہر خطبہ تعظیم تو |
| از سپہر تو بتو نہ پایہ نسب ساختند | |
| آستان لثم و لمجا خیل سردانست | زیر حکم سردانست ہم زمین و ہم زانست |
| خاک پایت حرز و دولت اپنے کوں بگوانست | نقش نعلین تراکان نقش شجرہا گوانست |
| از برائے بادشاہان تاج و انسر ساختند | |
| لی مع السدکان مبارک و قتلہ از اوقات تست | برگروہ انبیاء و امتیاز اثبات تست |
| خامہ کن انچہ نوشت آیتے زایات تست | اولین حزن کتاب آفرینش زایات تست |
| اے خوشا حرنے کزان طومار و دفتر ساختند | |
| حبذا بخت ہمایون فال آن فرخ نہ خصال | کش بود بر جہد اغ بند گیت چون بلال |
| دولت شاہی بہ پیشل وچہ چیرست چہ مال | افسرجم را شمار و کتراز جسام نغال |

هرگز از دولت فقر تو انگر ساختند

پنجم

محرّم راز الهی طرح انظار غیب
موردی و یسین مخزن اسرار غیب
جمع انوار قدرت منظر آثار غیب
مرکز آثار تحت القطر پرکار غیب

معنی حسّ و مفهوم صراط مستقیم

ای کحل دیده ات از کحل بازغ البصر
تازه از ابر عطاییت هر چه در باغ از شجر
و منی سجّل نامت اعجازت از شق القمر
رانده دست سخایت هر چه در کان از گمر

ریزه خوان نوالت هر چه در خلد از نسیم

مومنان را از چنین انوار ایمانت عیان
گل کند از بوته هر خار درخت بوستان
کافران را در دماغ آثار القابست نهان
کوثری از بلبو هر ریگ میدانت روان

جنتی در سایه هر نخل صحراست مستقیم

وصف خوبان جهان بگرمین ماری است
شاید رعنائی نعمت گرچه غمخوارین است
درح حسن یقینیت روز بازارین است
در تجلی گاه اوصاف تو در کارین است

عقدۀ کز رعجب حسن افتاده در نطق کلیم

عالم نابود راحی هست از بود تو کرد
بحر و کان را بر ز گوهر بخشش جو تو کرد
فرش را عرش از حسین سجد دزد تو کرد
با جهان فیض و در دُوبست آموذ تو کرد

انجسر با گلشن کند باران و با گلبن نسیم

هر کجا دریائے فیضان تویی آید بچش
فیلسوفان را از گفتارت کند حیرت نموش
قطره آبی بود یا هفت قلم در خوش
نعل نوشین تو هر جامی شوکت فروش

کاغذ عطار گرد و کهنه تقویم حکیم

| | |
|---|--------------------------------------|
| سنگ اگر گوهر شود و در وقت صبح بر جا بود | کارا کسیرا کند گداز بہت زیبا بود |
| پارس از سنگ درت ممنون بنتہا بود | کیمیائے کم عیار سی ہائے قلب ما بود |
| خاک کویت را کہ دارم دوست ترا ز زریں | |
| قبہ جاہ تو عالی تر زہر عالی قباب | کس نہ اند جز خدا قدر تو اے والا جناب |
| رتبہ تو آشکارست از کتاب تطاب | مرکز پر کار بر در و شب کہ باشد آفتاب |
| اوج جاہت را منہاید نقطہ داناں حیم | |
| شد ز بانم تا شکر زین شنائے مصطفیٰ | بر دہانم بوسہ ہر دم میزند صدق و صفا |
| از زبانم بہت جاری چشمہ سارِ اصطفیٰ | من کجا، وین نغز گوئی در سخن سنجی کجا |
| مدح تو ذوق صحیحسم دادہ و طبع سلیم | |
| میزند ہر دم غمے نشترِ رگ و جان مرا | میرساند بیدنی با چرخ افغان مرا |
| از طبیبان سیج یک نشاخت مان مرا | چارہ من کن کہ حال در دنیان مرا |
| یا تو می دانی و یاداند خداوند علیم | |
| اے ظہوت باعث آرائش کون مکان | از قدمست خاک می یالند بخود چون آسمان |
| از ہوائے روضہات ہر گلزمین شد بوستان | ورگروہ انبیا ذات تو دار و باہمان |
| نسبتے کان در کوکب باہیل ست و ادیم | |
| ہست اوصاف تو دریا و ماہ چون خستے | اندرین رہ راہ پیارا بود پیش و پسے |
| کے بگہنت میرسد جز فکر ت معنے رسے | گرچہ در خوش طلقان بہند مستثنے بسے |
| نیست ہمتائے تو جز بکتائے بے ہمتائے | |
| ہشتم | |
| در و بے پایان و شوق بیکانم دادہ اند | قلب یابے باتش ہمغاغم دادہ اند |

| | |
|---------------------------------------|---|
| زخم تنهائی و چشم خون نشاغم داده اند | جان بیتابی و عشق جان جانم داده اند |
| وزیر برائے شکر نعمت زبانه داده اند | |
| نقد دل را که دهد جز در باییدل بهیج | هست گیتی بهیج و آویند چرا مقبل بهیج |
| هست این سوادے خامی کان شود زائل بهیج | عشق صد جسم نمود دل نشد مائل بهیج |
| آگهی از یوسف این کار و انجم داده اند | |
| فیض یزدانی بود طبع روانم را معین | بحر موجی جوایم هست اند راستین |
| می ترا داد از زبان خاندانم با معین | کوثر و تسنیم که لبهای من جوشد چنین |
| اگر خد تنهاست که پذیر منخام داده اند | |
| می نه گنج در زمین و آسمان از بس نشاط | کاین زبان کامرانی هست وقت نشاط |
| آفتابم تابش آید آسمانم شد نشاط | روز و شب با ساکنان عرش دارم اختلاط |
| تا بدرگاه تو جابر آسمانم داده اند | |
| از بے و صفت زبانه را سخور کرده اند | کارم من گو یا که یزاد شهید و شکر کرده اند |
| سینه ام گنجینه از لعل و گوهر کرده اند | بهر ایشارت دل و دستم تو انگر کرده اند |
| خامه چون دیده گوهر نشاغم داده اند | |
| طوطی شکر نشان از باغ عرفان تو ام | بلبل نگین بیان از شاخ ایقان تو ام |
| شاعر شیرین بیان مانند حستان تو ام | از نمک پروردگان خوان احسان تو ام |
| کین جلالت دین طلاقت در بیانم داده اند | |
| تا کشد جذب محبت خاطر من را سوئے تو | جان من باشد اسیر حلقه کیسوئے تو |
| میکشد جذب محبت تر زبانه سوئے تو | تا با آسانی و هم جان در هوا سوئے تو |
| خوش فریب و عده باغ جهانم داده اند | |
| ماه و نور چون بکبک شیر ابرو بخون جمت | چون کس خیل ملک جوشد گرد گمت |

| | |
|--|--|
| میکشد شوق تو خوش طیر از پیش جبت | طاقت صید مضاین کنی در دره هست |
| دست و بازو دیده این تیر و کمانم داده اند | |
| طالع من می دهد هر دم نویدے از لوم | وقت آن آمد که از هندستان برین دم |
| پای او سر کرده از مشرق سوی مغرب روم | چشم آن دارم که خاک شرب و بطحا شوم |
| گور و اج سرمه در هند و ستانم داده اند | |
| هر دو عالم را توانم در نوشتن یک بیک | یک دو گانه بیش نبود از ساقم تا سبک |
| سنگ را هم که تواند گشت سینه فلک | که بر اوست پای سپه پانی من دار و ملک |
| ناقد شوقم که سرور لا مکالم داده اند | |
| کار پردازان قدرت خوش دکان چیده اند | قدر هر کس را بهیمنان خرد سنجیده اند |
| پاینگاه بر تر از نه آسمانم دیده اند | هم ز اسرار خودم این آگهی بخشیده اند |
| هم چشم خوش تن این عز و شام داده اند | |
| غزل نغمه | |
| از حجاب ست تو قطر شراره آمده
چشم سخن پرداز تو باشد دلیل باز تو
جاه و جلال و سرور می صفتی و صفای پی
منه غدار از دین تو خورشید میسر می تو
تا مرکز خاک درت شد قبله هر جهت
اکف الوی تو الهی شمس بزدلی
آند ز رفعت شمع شرع اعلیٰ نیست
از انبیا و ایشو انبیا اولیا را مقدا | در دور چشم مست تو سپایه بیکار آمده
حقا که از اعجاز تو آهوی بختار آمده
باز داد او و لبری بر تو سزاوار آمده
اندر هم گیسوی تو خلقی گفیار آمده
سر گرم طوف و گشت اینفت پکار آمده
و صفت بیوان قضا ز نیگانه بسیار آمده
و لیلیه الاسری و لیت واقف ز لار آمده
بر انبیا و اولیا خلیل و سالار آمده |

بلا چشم مست تو سپایه بیکار آمده

| | |
|--|--|
| <p>تشنه ام تشنه تر که بخت من گذر
من کیم کای حسین بنایم رویت چنین</p> | <p>لے از وضویت سر بر سر بشمار آمده
جای که خودن آفرین شتاق دیدار آمده</p> |
| <p>تا با عزیز خسته جان و صفت چو از زبان
جائے که بردانشوران نعت تو دشوار آمده</p> | |
| <p>قطعه تاریخ ختنه بر خور دار محمد موسیٰ شیر جوهری طالع علی تعلیق از پیر پناضلع زهنگی</p> | |
| <p>مے پرستان را نیم صبح که این مرده داد
در چنین عهدهایون و باایم سید
خامه را ساز و روان نزد نگارش قطار دن</p> | <p>نوبهار آمد توان چیدن گل از نخل مراد
دوستداران را مبارک ختنه محمود باد
گل گرفتن شمع محفل را کند روشن سواد</p> |
| <p>ایک هستی در خار فکر ساش ختنه اش
موجب زن شدی بیاساتی سرینا کشاد</p> | |
| <p>آنکه جز بشودن ندارد شیوه برنجیرست و من
عمر خود که و ن تمام اندر سفر از بی کسی
میکنند چندانکه پرواز آیدش سر بر زمین
آنکه دار و از ازل کارش گره اندر گره
غیر خون خویش نصیب نیست با پر جوهر
چشم بر روی تو باز و دیده از دیدار دور
خاک خود را ساختن از بهر نفع دیگران</p> | <p>غزل
آنکه خوش را بدر داند خیرست و من
بے رفیق و زاد کار باو شبگیرست و من
سعی ایستار سا و قسمت تیرست و من
با همه بخت سیه زلف گره گیرست و من
آه زین بد طالعی که بهر شمشیرست و من
طرفه حیرانی بحال زار تصویرست و من
در جهان خاکساری وضع اکسیرست و من</p> |
| <p>آنکه تواند بحال خویش تن قیصر داد
بخیج در عالم ایجا و تقدیرست و من</p> | |

قصیدہ نعتیہ

سرور و دینی را پاس نیرد از را
 محمد عربی حاتم گروہ رسل
 چه نام پاک که لوح است بہر لوح قدس
 چه نام پاک کہ نقد دلم نثار بران
 بہرے نافذ گیسوے عنبر افشانش
 بشوق پر تو دیدار رے روشن او
 ز آفرینش این بود دعا کہ رسد
 کند ز نیر جانش ہمیشہ کسب ضیا
 ضیائے سورہ و آئین رخ خویش
 برائے است موحش آفرید خدا
 ہدایتش ز سجود عبادت مجود
 با وز بہر شفاعت ساند ریح امین
 بلطف دے شدہ آتش باین آذر گل
 این خاص کشایز و سپرد روزازل
 بنو و هیچ و نہ بر بود کس توقع بود
 خدا چو حکم نزولش بدایتی کرد
 بحفظ فوج اگر عون او نمی خواست
 درش کجا و سکندر کجا و دارا کو
 ز خط عارضین نوا و شد این روشن

کہ کہ جمع بذاتش وجوب پاک را
 کہ نامش آمدہ نقش نگین سلیمان
 چه نام پاک کہ رحمت ہم پاک را
 چه نام پاک کہ برے فدا کنم جا را
 سرور کہ جمع کنم خاطر پریشا را
 دہیم صیقل آئینہ چشم خیرا را
 ز خوان نعت حق بہرہ جی انسان را
 چه نسبت ست بان برے ماہ تابا را
 سواد سایہ و دلیل زلف بچیا را
 بہشت و کوثر و نسیم و حور و علما را
 عیان ز ناصیہ اگر نور دایما را
 ز پیش کاہ غفور الرحیم فرما را
 سطور گشت چراغ رہ ابن عمر را
 کلید گنج بسے راز ماے پنا را
 طلب او دست کہ مہمور کرد گیا را
 صلاے لطف و کرم دادش رجا را
 کہ داشت حوصلہ نامی تشاند طوفا را
 کہ ہیچ یک نرسد تا مکان دبارا را
 کہ بود حاجت تفسیر متن قرآ را

فدا بجز بهر شوق که ازین چاه
 عجز نیست بفریغی اخلاصش
 ز خاک گردی که پیش کشیم بران دور
 محقق است که تا نزع جان نخواهد شد
 رحیل راه نشینان خاک روضه او
 بود و قید تلقین همیشه از او
 ز به علو مراتب که در شب اسرار
 گران گیر می شد باز و توش می به
 بمرغ سحر گویم چو نیت در حراج
 ز ندانا بشکر شکلا صلا سکوت
 با حمت واحد فرق یکسر مولیک
 بود بدیده تحقیق نکت در سیم
 برین گدای جگر خست کنشما نظر
 ز نقش نام تو لوح و لم منقش باد
 شفاعت تو چو بازار حسن آراید
 بسک بیا و گرانباری ملودریاب
 مگر زمین تو صیدم رسد بدست یمن

باوج جاه رسانید ماه کنانرا
 که ناخداست هوش محیط عرفانرا
 بلیل سرمد بود نامز موی مژگانرا
 برعین لذت در دوش خیال در مانرا
 بشت خس و خرد کس باض رضوانرا
 اسیر حلقه آن زلف عنبر افشانرا
 نفوذ و مقدم او قدر عرش رحمانرا
 نشاء و تلج ز سر پر سپهر سلیمانرا
 که باز ماند ز پر واز بان بر آنرا
 و گریه طلق فصیح مست خوش بیانرا
 بیکجست در نظر غور و روشکافانرا
 که هست واسطه بط و جوب امکانرا
 سر و ببال گدا چشم لطف سلطانرا
 که زان به نزع کنم دفع شریطانرا
 کشیم کشت ایم با عصبانرا
 بر در خست و جبر پاکند میسرانرا
 چو حال طیر بود نامهای پزانرا

بنجاک کوی تو بجا گرفته است عجز
 غرض نماند با آسمان گردانرا

قصیدہ نعتیہ

صلائے جلوہ توحیدہ تماشارا
محمد احمد و محمود و حامد و حماد
سہ عرف حمد بود اصل نیمہ اعضان
با حمد واحد افتادگر چہ ہم حجاب
یکیت فرق و یکے نقوش ہم یکے نقاش
محمد آنکہ ز کسیر خاک پاک در شش
ز عکس باغ خوش آفرین حبت
ہر آنکہ ز بہت گلزار رشده و دید
ز سیر طہر و عروج مقام ادا دنی
گذشتہ و شیب سہمی و عرش بالا تر
صفائے طلعت و صفاے قلب صفا
وجود او کہ بود مجمع حدوث و قدیم
متاع غلامت و کفر و نفاق پاک بخت
بصلح خواست صلح و فلاح شہمن
بنائے دین تین تا پذیرد استیقام
تضامنائے ذاق جلالش چہ نہاد
پر تیغ و بند و بانڈ زہند پاک نمود
زہے نشاط قدوش کہ در شب ہجراج
فلک با نجم سیار انجمن انہر و

بین بصورت احمد جمال معنی را
بگفت ذات سہمی و کثرت اسما را
بہشت نخلد نخستین و ہر صلا مارا
حجاب نیست بے بصیر و بینا را
خود احوال ست و دتا وید ہر کتیا را
بر و بر شش برین باز فرخ غبارا
ز ظل سر قدش راست کرد طوبی را
بہشت جنت و فردوس عدل باطنی را
بپایہ فرق بین مصطفیٰ و موسیٰ را
نمود با فلک چاہین ست عیسیٰ را
ہوائے دیدن او نور دیدہ حواریا
بعقل حل توان کرد این معمارا
بشمع دین حق فروخت بزم دنیا را
بہنگ خست و شکست اگر وہ اعدا را
شکست یکایات و نہات و غزنی را
بقصر سلطنت افتاد کسر کسرے را
ز شرک و بدعت کفر و ضلال لطیفی را
فردا ز قدش پایہ عرش اعلیٰ را
فلک بجلیہ انوار خمد پیشتن آرا

دوئی میان حبیب و محب محال آید
 ز فرق تا بقدم بود نور مطلق او
 محال است که گنجد بنامه و صافش
 ز به این که خدا پیش پیر و معراج
 بحر حبیب او در صلائے رتائین
 کیسکه منصب در بانی و ریش دارد
 ز صد هزار یکے هم نمی توانم گفت
 کرم بحال من خسته ای رسول کریم
 بزشتی عمل خویش بسکمی ترسم
 که با بطلان او ای خادم دهری مسردا
 خدا که کوثر و هم منصب بشت و دهر
 به تلخکامی اهل گناه در محشر
 ز مهرست تمنا بظلمت گورم
 دم سوال نکیرین خواهم آنکه دهری
 بدایغ بندگیت حاصلست اعزازم
 بهر مهر تو چون نامه ام سجل است
 بشکر نعمت نظم که حاصلست مباد

و حجب و صف امکان گزید چون جبار
 چگونه نظم توان کردش سراپا را
 کسے چگونه کند پیر بکوزه دریا را
 کلید مخزن پوشیده فاوچی را
 بے شفاعت امت کرا بود یا را
 کجا رسد بشانش سکنه رود را
 که آگهی ست ز وصفش ای دانایا
 که نیست جز کرمت توشه عقی را
 وسیله پیش تو آرام خداست بکیتا را
 که نیست محل بلائے گر ما را
 عطا نمود بتو شکر این عطایا را
 کرم نادر بجناب لب شکر خارا
 که بنیم آن رخ تابان واه سیمارا
 مرا زبان جواب و سکوت آنها را
 عزیز می شمرم این شکر فتمارا
 و گر گواه چه حاجت نبوت موعلی را
 بشیرت تو جنبش زبان گو یا را

ز دار و گیر قیامت عوذه شد فارغ
 گرفته است بکویت ملاذ و مادی را

مسند نبی کریم ﷺ

| | |
|----------------------------|-------------------------------|
| اے کہ ہستی عازم ملک عرب | صاحب علم و عمل صاحب ادب |
| حافظ قرآن کلام پاک رب | حافظت باری تعالیٰ روز و شب |
| الوداع اے محرم بیت الحرام | |
| کاروان سالار جمع خاص و عام | |
| آفتابی سوئے مغرب میروی | جانب لطیفی و شیرب میروی |
| راہ حق باجمع طالب میروی | ماہتابی باکو اکب میروی |
| الوداع اے محرم بیت الحرام | |
| کاروان سالار جمع خاص و عام | |
| قبلہ ارباب قال و اہل حال | بحر عرفان منبع فضل و کمال |
| بستی احرام حریم ذوالجلال | از تو یک لبیک زانوصد تعال |
| الوداع اے محرم بیت الحرام | |
| کاروان سالار جمع خاص و عام | |
| مقتدا و پیشواے اہل دین | رہبر منزر لگہ صدق و یقین |
| رہنمائے سالکین و عارفین | آفرین بر بہت صد آفرین |
| الوداع اے محرم بیت الحرام | |
| کاروان سالار جمع خاص و عام | |
| از نظر روزے کہ مرکب می رود | دل ز دوست و جان ز قالب می رود |
| گر بیار ب یار ہم شب می رود | روز ز مادر تاب و در تب می رود |

| | | |
|---|--|---|
| الوداع اے محرم بیت الحرام
کاروان سالار جمع خاص و عام | | |
| تا قات گرو دروان بابرگ ساز
طے نماید ہر شیب و ہر فراز | | از صدی خوانی باہنگ حجاز
ہر قدم ہر گام باشد جلے ناز |
| الوداع اے محرم بیت الحرام
کاروان سالار جمع خاص و عام | | |
| روز و شب در بارگاہ ذوالمنن
زود برگردی الہی در وطن | | ہست بس این التجائے مژد زن
باز جان رشتہ می آید بہ تن |
| الوداع اے محرم بیت الحرام
کاروان سالار جمع خاص و عام | | |
| در منقبت حضرت خورشید اعظم سید محمد القادر حبیب الدین | | |
| با جمالی و جلالی کہ ترا می زید
بتو کیمائی و گیسوے دوانی زید
قادر و مقتدر و محیی و مطلق و کریم
چشم ما و جلد و دل بہت سودا و فید
چشم دارم کہ ز من چشم پوشی در نہ
سر بر آرد و ز حقیقہ جمال حسین
لا تحف خاص بود بہر مزیدت در نہ
بادی وادی دینی کہ از راستیت
قتل عشاق بود شان حسینان جان | | گویم ارشان خدایت بندامی زید
دعوی حسن ترا این دو گواہی زید
ہر چہ گویند ترا نام خدامی زید
گر بود جائے تو شاہ اول بامی زید
ہر چہ پوشی چہ عبا و چہ قبامی زید
گویم ار مطلع سعدین ترا می زید
موشان را سفت خوف و بجانمی زید
راہزن گرد و اگر راہ نما می زید
زندہ کردن بلبل اجل شامی زید |

بار احسان تو اختری ز حدیث قدسی
بر سر گردن ار باب و لامی سپید

هست زیبا که کنم بر تو فدای جان عزیز
تو کبری بن آن کن که ترای ز سید

قصیده به تقریب تقسیم انعام به درسه ریاست بھوپال

فکر صد شکر که از تربیت اہل کمال
ہر گلستان کہ بہینی بدستان ماند
بگر اوراق گل ولالہ کہ آید بہ نظر
فردین و نگہ ہند سہ ہار و گوئی
گر بفریاد عنادل ز سد گل ایجا
نورالانوار بہر سو نگرند اہل نظر
قیل قالے کہ میان گل بلبل باشد
ہست ہر در سہ گوئی کہ بہشت دانش
محفل تمت انعام برائے طلیبا
وامن شان شود دانش اہل پرافروز
این ہستی بقسیم تعلیم الحق
آنکہ مریم حرکاتست و سبحان الفاس
ذات او ہست ہانا بہر دولت
آفتابیکہ جہانست از پرا نور
آفتابیکہ بہر زرد و پخش نور
عالم از پرتو او تا بادر روشن باد

دانش افزا بود امرو سواد بھوپال
از غزلخوانی مرغان چین اطفال
و فرسفت رکفت ہر شاخ نہال
کہ باوراق گل ولالہ کشید این کمال
گوشتالیش چو اطفال ہما در شمال
منطق الطیر بہر دم شنود اہل کمال
خزازی بکند فخر بران قال مقال
ہر دریں بقراست بود این شمال
یافت ترتیب بعد چاہ چہاں اہل
چون دل شان کہ زہر علم بود مالامال
فیض سلطان جہانست ہماں اقبال
آنکہ باقیین فائست سبحان اجمال
آفتابیکہ کہ بود ابرکت و بحر نوال
آفتابیکہ سہا یافت از نور کمال
شہر و شہر سہا گشت از وچو ہلال
این دعا از سن اجابت بخداست معال

قصیدہ بتقریب تقسیم انعام درجوبلی سکول

| | |
|---|---|
| <p>شکر شد کہ در گل بگلستان آمد
صف بصف با من سرودند بر شمشاد
جوبلی سکول بستان کمالست آری
چشم بد، دور ازین چشمک از فیاضش
جائے آنست کہ بر خویش بالہ امروز
داوڑے کرا اثر دانش از دست سخا
ہر یک از کرم او سرور برگے دارد
ہر جے ہست کہ جلو چو تابندہ سے
صادق از ششہ رحمت این منیر</p> | <p>بلبل از راغ سکول غوغاخوان آمد
کف بجف لالہ و گل سنبل و بجان آمد
چہ بستان کہ طراوت دہ بستان آمد
قطرہ ہم صاحب سرمایہ عمان آمد
سرفراز از قدم داد و دوران آمد
معدن گوہر وابر گہر افشان آمد
ہر سرے از قدش با سوسمان آمد
صدر این مجلس اگر مہر خشان آمد
ہمچو صبح آمد روشن کن خندان آمد</p> |
|---|---|

قطعیہ الخیر و خیر حضرت حاجی وارث علیشاہ صاحب قدس سرود و کشف ضلع بارہ نکی

| | |
|---|---|
| <p>رواقی روضہ وارث علی شاہ
چو ابراہیم آمد جانشینش
ارادتمند جمع شد مساوی
نعمایت ہم حمایت از خدا بود
ملک مزدور و معمارش ملائک
گرا حرام حرم آن بلند سی</p> | <p>کہ باشد در بزرگی بخش تو قیر
پے تعمیر آن فرمود تدبیر
آن محبت کہ نہ توان کرد تقدیر
اعانت از مریدان ہم از پیر
نکر وہ بیج یک در کار تقصیر
بیالینک برب راہ حق گیر</p> |
|---|---|

عزیز این مصرعہ سانش رقم کرد
کہ ابراہیم کردہ کہ ہم تعمیر

قصیدہ

بایت در عین بجران رُسے خندان دشتن
 یک گلستان گل بامن بیدت در یاد وصل
 در تماشا گاہ را ہش بایت چون نقش پا
 بایت در ذوق شوق لذت صبر و رضا
 تا کجا اندیدہ در یاسے کنی ہر سوروان
 چند سرتاپا نگار از سنگ و خشت کو دوکان
 چند از سوز و درون بنیسا و گلخن بختن
 چند ہند و بچگان را کعبہ دل ساختن
 تا کجے جان از پئے ہر غمزہ آوردن نثار
 تا کجے بودن مطیع نفس نا فرمان خویش
 تا کجے خود را بلبیس و فریب و کروز در
 تا کجے بنیسا و بیدینی نمودن استوار
 دانہ نا افتشاندہ و نشادہ نخل طمع بار
 عمر با باید بدر یاسے مصیبت غوطہ زد
 سالہا باید بدشت نامرادی خاک سجیت
 بایت صبر و تحمل بر چغائے آسمان
 بایت از جوہ چرخ و سختی دوران بدہر
 راہ عشق ستاین در طے کردن این راہ دور
 رخش ہمت را بجولان آرد میدان عشق

دشتہ بر جان خوڑن و نہان نہ جانان دشتن
 یک جهان شادیت باید روز بجران دشتن
 سر بخاک و خاک بر سر دیدہ حیران دشتن
 تلخ کامی ہاے دوران شکرستان دشتن
 تا کجے رُسے زمین را غرق طوفان دشتن
 یا رہ از دشت جنون تا کجے گریبان دشتن
 تا کجا از چشم پر خون گل بدامن دشتن
 چند تر ساز دگان را قبلہ جان دشتن
 تا کجے دل بر سر ہر عشوہ قربان دشتن
 تا کجے خود را بقرش زیر فرمان دشتن
 و نمودن پا رسا و بخت شیطان دشتن
 خانہ دین ہارا چند ویران دشتن
 شکوہ از آفتاب و باد و باران دشتن
 نیست در گنجیہ آسان و در و مرجان دشتن
 سهل نبود این رواق و کلخ و لیوان دشتن
 بایت ہر خطہ سر بالائے سندان دشتن
 پتک بر سر خروں و سرا بسندان دشتن
 پائے ہمت باید و سعی نہ سزا دان دشتن
 سر کشد گرفت نفس باید پا بجولان دشتن

گاه دل در آتش بجران جهان سوختن
 گاه در بهر شش بخرمن آتش افروختن
 گاه از یادش خیابان در بیابان داشتن
 کوه کندن سهل باشد در ره عشق تبان
 تشنه کام و تشنه لب تفتیده جان بودن مدام
 سینه را از خون دل کان برخشان ساختن
 تا که باشی ایمن از تادیبای این جهان
 طرح بزم عشرتی از بے خودی انداختن
 پاره کردن جیب دامن تنگ و پوئے جهان
 عشق اگر در دزدی بر ترک هوا و حرص گوی
 حکم او چارسیست از مہ تابا ہی روز و شب
 او بود جان جهان و بادشاہ شہ نشان
 باز خواہم ساغر الفت زدن بر یاد و دست
 ابر لطف و بحر فضل او ز ما ہی تابساہ
 چند چون فرد گنہ روے تو می باشد سیاہ

گاه جان از لہجہ حسخش فروزان داشتن
 گاه در دامن زو صل او گلستان داشتن
 گاه در راہش بیابان در خیابان داشتن
 لیک پس دشوار آید عشق یزدان داشتن
 موج زن از دیده بادل بجرایان داشتن
 دیده را چون ابر نیان گوہر نشان داشتن
 بخودی باید بخود بادل نگہبان داشتن
 شیشہ و سپاہ را بر طاق نیان داشتن
 تن بدست عاشقی از جامہ عریان داشتن
 آتش و خاشاک کی جامع نتوان داشتن
 نیست حاجت بر شہنشاہین بمان داشتن
 ملک جان را می سر و انگو نہ سلطان داشتن
 چشم لطفی باید از ساقی دوران داشتن
 روز و شب خواہد غرق بحر احسان داشتن
 شست و شوے باید از فیضان سلطان داشتن

تاریخ وفات والدہ شیفہ

زادہ و ساجدہ عفت سپاہ
 رخت سفر بست ازین عرصہ گاہ
 دزد غم اور و ز چو شب شد سیاہ
 شیفہ بنت نبی بود آہ
 ۱۳۵۲

والدہ عابدہ شیفہ،
 بستم و سہ شنبہ و ماہ ربیع،
 گشت جگر باہمہ از غمخہ خون
 مصرع سال حق حالش بس این

قطعه تالیف و ناسات حاجی لعل محمد حبیب

| | |
|--|--|
| در پنج لعل محمد ز دشت گیتی رفت
خلیق دیر شفیق رفیق اہل طریق
ز بارگاہ الہی خطاب حاجی یافت
چو بست پنجم ماہ صیام از نیارخت
چو شیفہ سپرے یادگار خو بگذاشت | کہ بود لعل گران قیمتی درین بازار
نکو خصال و نکو سیرت و نکو کردار
کہ بار بست و بیت الحرام یافته بار
کشاد در زہ تو گوئی بہ شربت پیدار
کہ بہت طبع روانش سحاب گوہر بار |
|--|--|

ز روئے ہمدیہ سال حلقش بگذر
شمار لعل محمد اگر کنی شش بار

تلیف عطای خطاب یا بو پرگانہ نارائن صاحب مالک مطبع نو کشور کھنڈو

| | |
|---|--|
| تو اے پرگانہ نارائن شمع شمس حسنہ
بود ز راے تور و شمع و فضل بہر
و ابود کہ باین بای تو کہ حق تو داد | کہ پر عصیت جلالت بود فضائے بلاد
ز روئے تست فروغ چراغ رشاد
خطاب باریت اودر دہشتمین ہم داد |
|---|--|

بسال عیسوی از غایت طرب گفتم
خطاب را بے بہادر تر مبارک باد
۱۹۰۸ء

غزل تاریخی صحت و اودغ عاشق حسن خان در بیتی مصنف

| | |
|---|--|
| سرو من فضل بہارست بگلزار بیا
ہوئے کہ نہی پائے بلوغ از رونماز
جام در دست بود چشم پرہستانرا | پایت از لطف ہوا گشتہ بیکسار بیا
چشم در راہ بود ز کس ہمار بیا
خیز و شتاب سوئے خانہ خمار بیا |
|---|--|

جمله بالانهمه بلاق نوزین لبند
عذر انگلین همگزار و بیا یا ربیا

چشم بد دور چه خوش گفت عزیزان تاریخ
پای خوابیده بطلع شده بیدار بیا

۱۲۹۲

تاریخ وفات حاجی لعل محمد حبیب

از که گویم تا که رفت از پیش چشم ناگهان
من ز ساغر رفته و ساغر دست از کار دست
در نظر با تاب و نه اندر جگر با آب ماند
خاک بر فرق توای دل کز برت دلبر گذشت
ذوق آرایش بطبع خوب رویان هم بماند
وادرینا در تماشاگاه این باغ از نظر
برگ برگ این چمن گویی گفتافسون ست
دیدم دریا پر آب و خون همی گردید حباب

کس چه داند تا چهار بر خاطر دیوانه رفت
رفت از خود عالمی تا ساقی از میخانه رفت
شمع ازین کاشانه زشت گنج ازین دیوانه رفت
چاک در حیب توای جهان کز گفت بماند رفت
رویا از غازه و هم موها از شانه رفت
چشم تاب را هم زخم آن زگرستانه رفت
تا چهار بر سر و عناد گل رعنائی رفت
کز کنار روزگار آن گوهر کیدانه رفت

مصرع تاریخ فوتش گفت در بهشت عزیز
لال صاحب یاکه لعل زین جواهر خانه رفت
سید ۱۹۵۱

تاریخ طبع فسانه عجائب

بود است غریب این فسانه
حامد این قصه کرد و موزون
شد شر و نظم و گردید
یوسف سید نوشت سانش

در شر بنظم شد غریب
بانکر زین برای صایب
مسروچه حاضر و چه غایب
منظوم فسانه عجایب

قطعه یارخ تمثال لال صاحب پسران صاحبان کج گان و ضلع بے بریلی

| | |
|--|---|
| لال صاحب پسر کسب رانا صاحب
آوخ از همزی خیل و شمش ماند جدا
بزم عیش و طرب از رفتن و بزم خور و
نوجوان لایق و صاحب خرد و دانش بود
آمد این ساخته بر کس ناکس و دشوار | زخت بر بست سفر کرد ازین عالم بای
تن تنها شد و ملک عدم به پیای
شیخ از فرط تحیر شده انگشت گزای
چون بماند بمش صبر و سکون پا بر جای
گشت این واقعه از هر که دهم به پیش بای |
|--|---|

خادم کرد و قدم مصرع سال سمیت
نور و ارشاد بریاست شد از دهری دای

و در حد و اکثر لکس

| | |
|---|--|
| بود کوتاه و بزم عاجز زبان خامه هر کس
نخه روح القدس کاموخت و اعلم حانی
براه عرصه حکمت قدم هر که بردارد
رسد هر جا که فیض آبیاری باشد او هر دم
به تعلیم ریاضی دستگاهش بین که پیش او
درین افتاد گویا که نظر انداخت و در اضم
رسد تا خاندان شاه پیش هم نسبت آبا | ز وصف علم و حلم و فضل بدل و اکثر لکس
ز به فیض دم عیسی که انفاسش بود نفس
فلاطون و ارسطو ره چو نقش پا گذارد پس
بود چندانکه نخل گشته آرد میوه نورس
ریاض علم یونانی نمی ارز و بهشت خس
نگاه هر باینهائے لکس و سنگیم پس
به تنها صاحب دین رسا و هست معنی رس |
|---|--|

بود اکسیر و تاثیر فیض مجتبی آری
که گرد و زبر خالص با کتب او پیش و گزین

در نعت

| | |
|--|---|
| بنام نعت خیر المرسلین است
و همان پیر از ما معین است
که خارش تازه بر از پیمین است
که دین و دولتش در آستین است
گس را نشین بر روح الامین است
که چون انگاه او عرش برین است
مخمر گر چه آدم ز آب و طین است
که خود شیدای جهان آفرین است
که ما را نقش مهرش و نشین است
که مولایم شفیع المذنبین است
بلند از تار هر مویم همین است | سغن با کان پر از دربین است
ز بس لطفش بخاطر می زند موج
مهرس از نو بهار راه شوقش
تی و امن مبادا کس ز دستش
حدیش بسکه لذت خیز باشد
رسد روح الامین که با سمندهش
سرایا و سرشت از نور دارد
نه تنها و الهامش جان جهانیت
بهر کس نخواهم محض سر خود
ز چشم دو جهانم ما و لا بس
زند غم زخمه در دے را بسازم |
|--|---|

چه گویم یا رسول الله تو دانی
که جانم خسته و خاطر خزین است

نوحه وفات ثاقب صاحب

| | |
|--|---|
| گل ز گلشن بخت بست و خار ماند
بزم پر بهم خورده و مادر خار
از کف مجنون ز ما هم اختیار
دار و جان کنیدن و پدر کو بهار | آه کز باد خیزان روزگار
ساقی با چشم ازین میخانه بست
یعلی محل نشین تارفت تارفت
نقش شیرین شد ز چشم کوه کن |
|--|---|

| | |
|--|--|
| <p>در فراق دلبر عز را عذار
جانان از چشم و جان از جسم ناز
یا شهاب ثاقب آمد شعله یار
تیره تر روز من از شهابی تار
ما هم ناگاه رفت از چشمه سار
ماجرای جان گزاد دل نگار</p> | <p>واقع از بخت و بود معذور هست
دل زدستم رفت دلدار از بیم
آه عالم سوز ثاقب هست این
الامان از تیره خجسته ها که شد
ماه من آه شد پنهان از چشم
فاش میگویم کنون این ماجرا</p> |
| <p>دلم گر شکوه دار در دست دوستان دارد
که هر یک زده از خورشید و یان آستان دارد
ترا سرشار حسن و عاشقان را سرگران دارد
بشوخی رفتن از آغوش من آیین جان دارد
نمیدانم بهر قتل که آن ابرو بکسان دارد</p> | <p>غزل نه از اغیار کس از دهر نماند
نه تنها خاک تفسیر ز خاک رفندگان دارد
عصا وحدت که از نمنا نه روز ازل خوردند
پیکینش نشستن در کنار من به دل ماند
سراپای من از بیطاعتی احوال جان دارد</p> |
| <p>عطای دولت او بالند و پست کیاست
زمین از ریگ از انجم فلک نقدگران دارد</p> | |
| <p>ورق ازخت احمد شد خنابند
زبان چو بک زین کوس نشاط است
بر آرد بلبل و گل سرزیک شاخ
نیاز دنا خواهد شد هم آغوش
ترنم خیسرا مدح چو شهنشاه
که شد سامان عقد دختر من
که فرزند عزیز و با تمیز است
بیفزاید سر و غ ماه و ماهی</p> | <p>قلم احمد حق چون یافت پیوند
نفسها پای کوب از انبساط است
کنند خورشید و مه منزل بیک کاخ
نشاط و عشرت آمد دوش بر دوش
قلم هم از صبر و حشرت افزا
نویسنده سخن داد دختر من
برادر زاده ام عبد الغنی است
شود خوشتر بتائید الهی</p> |

عجیب

نیم نوہار رہا۔ وز دہر نزار رہا
برقص کلب دیار رہا۔ بدشت و کو ہزار رہا
عزار ہا چنار رہا۔ ز صوفیان قنار رہا
وجود شاخسار رہا۔ زمانہ ہزار رہا

ہزار صدائے تار رہا
نواسے نیر و نزار رہا

مبند دل بھیج شے۔ دران ثبات تفس دے
ز چرخ انقلاب گزشت گاہ دے
مکوی از قیاد و کے۔ پسران عراق درے
زان دے چرگشت۔ پیاد ہے ہلے دے

ہنوش مے کجاو کے
بباغ در ہزار رہا

بہار گشت گل نشان۔ جان کُنشد جوان
بجہش آمدہ چنان۔ کہ ہمد خواب کوکان
در ختمایگان یگان۔ زدہ زدہ زمان زمان
چہ فردین چہ مہر گن۔ ہوا چو دایہ مہربان

کشادہ بچھا دہان
برگشتہ شیر خوار رہا

کشادہ گل رسالہا۔ کند بل حوالہا
ہوا دہرا ناخندہا۔ بشاخ شاخ لالہا
کشیدہ مرغ مالہا۔ پدرس آن مقالہا
چکد زلالہ نزالہا۔ بجا کہ چون غسالہا

نہ لالہا پیالہا
بدست رخشہ دار رہا

چمن شدہ پہر شان۔ جلا دلش چو ککشان
تسیم را چو سرخوشان۔ برو ہوا کشان کشان
شکوہ میدہر نشان۔ کمال حسن ہوشان
چہ گلچ لالہ ہروشان۔ سیکوئل بر قہر کشان

کنند بو کہ مے کشان
تلائے خسار رہا

طیور دہیل و قالہا۔ بقیل و قالہا
بجان فرا مقالہا۔ ہر دلیر باجماہا
پیمد دسرخ بالہا۔ بیال خط و خالہا
خرمے مالہا۔ بصد فراغ بالہا

نشتہ بر تہا مالہا
ہزار دہر نزار رہا

| | |
|--|--|
| دخون تالال بین - بشت تاجبال بین | بحسن ال دیال بین - بشوخی ودلال بین |
| پلنگ بین غزال ٹلیس - گوزن بین شغال بین | دودہ بے عقال بین - رندہ بے شکرال بین |
| گستہ چون دال بین | عنان شہسوار ہا |
| چوہر فروخت پھر گل - چراغ زہد گشتہ گل | زقیندنگ رستہ گل - گستہ جملہ بندہ گل |
| بگوش ہادی سبل - دو قلقلست چار قل | زندہ بلبلان دہل - کہ کردو ہزار گل |
| نبوش چشمہ چشمہ مل | کنا چشمہ سار ہا |
| سمر گمان بیا دحق - رطائران فریق فریق | غزل سرا بدان نسق - کہ کہ وکان ہمہ سہتی |
| شقیق لعلگون شوق - چنانکہ درائق شوق | شگفتہ گل ررق درق - بسی ابرو در عرق |
| بہر دوق طبق طبق | گہر گشتہ شمار ہا |
| سیج لالہ زار کن - تفرج ہزار کن | نظر بجو ہزار کن - بسر دین گزار کن |
| بقدر خود دو چار کن - چو بیدہ سیتہ زار کن | بلطف دکنہ یار کن - چو سرکش کنہ یار کن |
| بگیر و پس ہزار کن | خوش ست گیر و دار ہا |
| بیا گل از چین بر - چو من چین چین بر | بنفشہ یاسمن بر - نسمن دین من بر |
| شقیق از دین بر - عقیق از دین بر | حق از انجمن بر - رفیق موطن بر |
| صدیق پنجو من بر | حریف بادہ خوار ہا |
| مرا دین ازین چین - نہ سہر و بہت و یاسمن | ہمیشہ بہت چشم من - بندہ ہزار علم دین |
| چہ علم شمع انجمن - سہیل مطلع مین | عیار حق نہ قلب ظن - بہار جان نہ برگ تن |
| دحق دین لائے دین | بلایے میگسار ہا |
| درین چین قدم قدم - کشیدہ سرو بن علم | پرخشم و بنفشہ ہم - کشادہ زلف خم بہ خم |
| چہ شامکہ چہ صبح دم - ہی چسکہ زار ہم | مکن خیال کیف دم - ہوش مے فروز نہ کم |
| نہ کہ بجاہ دم بہ دم | نہ یک دو بار بار ہا |

| | |
|---|--|
| تراست بخت روز به - بر بخت آفرین وزه | غلام تو چه که چهره - بر رخ ناز زین بنه |
| زهر و زلف پُر گر - بدوش بنگن زره | کمان عشوه ساز زره - به تیغ غمزه آب ده |
| که دل بجای شهر دده | دهند شهر یار |
| دو زلف اگر بهم زنی - باینم آیسراف گنی | سیان درع و خوشی - سفند یار و بهمنی |
| بشوه شیر او زنی - بغمزه رشک پیر زنی | حریف صد تهمت - چه چای طل و دهنی |
| بچشم مست بشکنی | خار و ذوالخمار |
| توئی کشا و بستها - درستی شکستها | بد نشین نشنستها - چه سود خیز و جُستها |
| حریف می پرستها - چه میروی چو ستها | بهر بلند و پستها - ز زلف کرده شستها |
| که می بری ز دستها | زام اختیار |
| حدیقه ازل آید - گل آرخوان سبب بند | بهشت و گشت لا تقد - شگوفه بے شمار دعد |
| سعی قدان لاله خد - سخن بران سر و قد | هر آنچه بنگرد خرد - ز دست دل ہی برد |
| چه باشد آن نگار خود | که بند داین نگار |
| طریق مجاده راه و کو - جهات سمت و طرف و سو | حدیث و حزن و گفتگو - نوای و نغمه های دبو |
| هوا و خواہش آرزو - بهار و باغ و رنگ و بو | قدح پیا که چشم بکو - جہان آب و موج و جو |
| یکیست ذات و صفاد | فزون تر از شمار |
| عزیز تا ادیب شد - عزیز بر اریب شد | حبیب هر لبیب شد - ایس هر حبیب شد |
| مقابل حبیب شد - رقیب عند لبیب شد | هر کجا خطیب شد - ز سامان شکیب شد |
| یعنی مرا حبیب شد تا آنی | حریف و لغریب شد |
| | بنغمه از هزار |

مرثیہ

سینہ اش گنجینہ سرخفی بود و جلی
چشمہ ہائے علم ظاہر علم باطن ذات او
طفل البجد خوان او باز کچھ طفلان شمر د
طالبی کش بہ تعلیم اینچنین آمد بفر
سراومی بود از کون مکان بالکمان
داوی صدق و صفات پاکش را بہر
پیرانش را کہ منزل از دوعالم دورست
پانہادہ ناقہ احرامیان کوئے او
فی الحقیقت توت و ذکر الہی بود لیک
سارک لذات بود و طالب دیدار حق
آستانش را ستان را دلتین دلپند
ہست سنگ سرمہ بنیش گر سنگ دوش
بیدار کردہ دلدار علی و از اہل دل
میسماں خوان فیضانش بود خلق ہنوز

یا مگر آئینہ گزہر دوسودار در جلا
فیض جاری فیض باری بود بہر اسوا
ہر علم کمیا و سیمیا و ریمیا
باشد آغاز و سہ انجام تبدلش انتہا
چشم او کردے تماشا از تریا تا تری
یا و را داند رین دادی بخار مصطفی
منزل اولی تھا و منزل آخر علی بقا
کرد از کار جلی تا شیر آہنگ حدی
ز انجمنی گشت دور و دے کرد ظاہر غذا
صوفی صافی کش و ع ماکد و خدا صفا
داستانش و ستان را دلربا و جانفزا
کز جبین سانی شود چشم بہانے سرمہ
بینوایان گشتہ از ع صاحب برگ نوا
اگرچہ بہتست غوغا و زین مہمانرا

بینوایے بانو اے بی نیاز سے بانیاں
بے ہمہ دیا ہمہ گر و خلا در درطا

تاریخ وفات جناب مولانا عبد الوہاب محدث دہلی

| | |
|---|--|
| شرح و رد دل نہ کلم گوش کن
نالہاے دے نہ راہ دیگرست
گر گدازد سنگ از انگشت جاست
از زبان برگ گل و زئوک خار
آتش غم جان و دل را پاک خست
ہرین مگشتہ چشم خون نشان
حال زار اسیرہ بختان بہین
ساتی میخوارگان از بزم رفت
عبد و اب اصل دل را پیشوا
تربت بہود حاصل کرد عہد
بود الحق خضر راہ اصطفی
در رہ دادی سال حلتش
شہ عزیز از عالم رویاندا | گفتہ نایست گوید اپنے نے
این نوامی خیزد از ہزارے کے
از محبت نیت خالی ہیج شے
راز فروردین شنوا حوال دے
چارہ ہر دور و آخر ہست کے
اشک خونین می تراؤ جانے جوے
نور رفت از دیدہ ہر جا ماندہ نے
خون دل در جام باشد جائے مے
رفتہ و از خود رفتہ ہر فرے زپے
زندہ جاوید و اصل شد بجے
منزل صدق صفرا کردہ طے
نا تو فکر م تھیں کردہ پے
بود ظل مصطفیٰ حق کہ دے
۱۳۲۱ھ |
|---|--|

قطعہ تاریخ قراہ دین ضانی مصنف حکیم محمد ہادی ضاآماہر لکھنوی

| | |
|---|--|
| طیب حاذق ہادی رضا نامی و نام آور
حکیم ابن حکیم ابن حکیم آ رہے بود و آتش
حقش دست شفا داد و معلّم طب یدر طوے
نزد دے ہمد شد این مصرع تاریخ تالیفش | کہ کرد این نسخہ را تالیف با صدیٹ حد ترمین
کہ از دے چون ابجد در دند از ابجد ترمین
سبق بردست زان ہفتان سابق دیشین
قراہ دین نوامین بل الحق قابل تحسین
۱۳۲۱ھ |
|---|--|

بقیه حصه کلام ابتدائی مُندرجه صفحہ ۳۳۴ سطر نمبر (۶)

ہے پیش حق اگر غمنا مہ ہجر تو بکشایم نباشد فرصت پرستش مجھ اہل عصیان را

بنادانی بسر کن اسے عزیز اینجا کہ می ترسم
فلک بردار داز دنیا بزودی ہوتنہ دل

خرابی ست زمین بوس آستانہ ما درام سیل حوادث بطوف خانہ ما
براہ و در چہ سلمی کنی سفر نہ اہد اگر تو کبہ بجوئی بیابانہ ما
درین زمانہ نہ تنہا خراب ماستیم کہ روزگار خراب ست در زمانہ ما

عزیز نقد و دوا عالم اگر چہ میخوای
بیا بگیر برار از زمین جزانہ ما

از لذت دنیا نہ برآمد ہوس ما زمین شہد شدہ پاگل آخر کس ما
این رتبہ عالی شدہ چہل پیروی ہر خطہ کند چرخ طواف نفس ما
ما حسرتیان خلد نخواہیم بہ محشر ادل سخن وعدہ بود ملتس ما
گردیدن و سوزیدن افتادن مردن امنوختہ پروانہ زخوئے مگس ما
این منزل شوار و ہمست نشانداند بغفلت این قافلہ نالہ جرس ما
ما رشتہ امید رہائی بگستیم حاجت زر تو نیست بچاک نفس ما
تا گرم ز آشوب نور فلکی ہست شد کار جہان خام نہ بچختہ ہوس ما
از لذت امید وصال تو درین باغ پیش از ہمہ مردن تو پیش رس ما

حال دل خود با تو بگویم سخن یزار
در خانہ ما باش بشوہ نفس ما

| | |
|---|---|
| <p>بجای اشک نمی گیرم آب زرم را
 حلاوت نیست در آن کوچه زنجی نسیم را
 من و غم تو گدشتیم سوخته عالم تو
 اگر چه کون و مکان غرق شویم غم نیست
 شکست خورده ز شوخیت دل که غمزه او
 کجاست آنجن بینان کجاست کجا</p> | <p>بدل کعبه نسازم لباس باقم ما
 که اتحاد بهم نیست زخم و مرهم را
 په بنیان بسپردیم کس عالم را
 باستین بکنم ز جبه چشم پر غم را
 شکست طرف کلاه و شکست عالم را
 که صرف با ده نایم دولت جبر را</p> |
| <p>عزیز غم مخور و استین بدیده بنه
 که گریه است تو و بالا کند دو عالم را</p> | |
| <p>دوستدار هر گدا و شاه چون زمره
 جلوه جانان میسر گشت بر بستر مرا
 و در باش ای خوشدلی نیست این بر مرا
 غنچه خلدی و دل از دست طالع عاجز مرا
 تشنگان را هر که آید و او باید اجر آن
 زیر طوبی آتش حقی روشن ساختند مرا
 کاسه منصوبه کردند مخمور است باز
 نیست ارامه بر زبان و من غش مرا
 ساغرستی گلان دیدم چون بربشت من
 خانه خمار خلدی بست زنون آتش مرا
 گو بپای بندگی فیتست با در بربشت</p> | <p>می نشاند هر کس مانند گل بر سر مرا
 آتش این نظر آید بخاکستر مرا
 سر خوشی بگیر ز انیک هست در بر مرا
 افکند بازم چه بگذارد کس بر سر مرا
 من بزدان با ده دادم حق و دگر مرا
 از نشین اوقادم سوخت با ن پر مرا
 کردم بپوش ابر ساقی بکیا غم مرا
 راحتی بهتر نمی باشد ز دور و سر مرا
 جام زهر آمیز بخشد نرا ز کون مرا
 سیر کوثر می کنم چون میله ساغر مرا
 می رساند کشتی امی تالب کوثر مرا</p> |
| <p>لوث دنیا هست و انگیر در راهش عزیز
 در نه هر خار بیابان می شود رهبر مرا</p> | |

| | |
|---|--|
| <p>حسن تو نیز کند آتش موسائی را
 سر و کار نیست بهو عاقل و سودائی را
 می تواند که ازین لبحسره باند ما را
 جاگزین است دل از شوق تو در دیده من
 کیمیائی است نظر بر رُخ جانان کردن
 مطلب خویش بر آید همه ز محنت خویش
 خواه و رگبه روی خواه به تبحانه شوی
 گر چه سودی ندید بخت سیاه مارا
 شهره در حلق چو عنقانه پذیرد بهمت</p> | <p>مسل تو جان دهد اعجاز میحانی را
 مست دارد و می تو شهری و صحرائی را
 آنکه آموخت شنا ماهی دریائی را
 بر سر راه بود خانه تماشائی را
 صرف بجا مکن این ولت بنیائی را
 بگذراغم تن تنها شب تهنائی را
 میتوان یافت بهرجابت هر جائی را
 میتوان شست آب خطیمائی را
 نیک داند دل من گوشه تنهائی را</p> |
|---|--|

باش دیوانه غم پرستش فردا چه عمر بزند
 باز پرسد بنود مردم سودائی را

| | |
|--|---|
| <p>دو عالم است بر پیکانه خراب اینجا
 ز آفتاب قیامت چه باک زندان را
 گوی بند و مترسان ز نوخ اے واعظ
 بجز مذاق نباشد غم جگر سوزان
 حساب باده پرستان بدل بود هر دم
 نیم گلشن عشق آه عاشقان باشد
 هزار تنه لب از تشنگی لپاک شدند</p> | <p>بموج هفت فلک دم زند حساب اینجا
 که تا بحشر حبسین ساید آفتاب اینجا
 که چشم پوشیده سالک بود عذاب اینجا
 شراب می چکد از گریه کباب اینجا
 حساب روز جزا نیست و حساب اینجا
 چو مرغ سدره زنده بر شود کباب اینجا
 فلک نداد کی را صلا اے آب اینجا</p> |
|--|---|

عزیز منزل دشوار پیش و بگیری
 نتاب کن که جهانست و نتاب اینجا

| | |
|--|--|
| <p>به پهلویم که این شعله روز سکن است شب
نباشد خالی این مضمون رنگین از خابتن</p> | <p>که سویم شمع محفل هر زبان شکفتن است شب
سرت گرم که این میگینه را کشتن است شب</p> |
| <p>نگاهم شد بچشم فتنه پروازی و دوچارا شب
و گر بر عشوه پروازیت چشمم است یار شب</p> | <p>نیدانم چه خواهد کرد با من روزگار شب
تا شاست جوگر و دل لیل و نهار شب</p> |
| <p>بنام این دو چلندت میسر چشمم که کی ساعت
نگاه من نمی گردد جدا از روی یار شب</p> | |
| <p>هجوم عرش نشینان بر آستانه کیست
بهشت رنگ پریده ز باغ صنع که هست
بند بلبل شیدا درین چسبن دل را
عنان باد بهاری بطف دست که هست
شده است بزم جهان مست با ده وحدت
تام صفیه هستی مرقع رنگین است</p> | <p>حریم مهنت فلک و طواف خانه کیست
سفر زبانه از آه عاشقت از کیست
جهان پر خس و خاشاک آشیانه کیست
سمند باد صبا زیر تازیانه کیست
نواخته بانگ انا الحق مکررانه کیست
بحیریم که دنیا نگار خانه کیست</p> |
| <p>عزیز هست ز دست بخواب شیرین است
بحیریم که در لذت فسانه کیست</p> | |
| <p>دل آاده بسو داشته زنجیر کجاست
فرض کردم که بآب دو چهار سوزم
موبوم شده افکار مفرگان کس
اهل تقوی همی لاف و گرافاند همه</p> | <p>جام از بجز تنگ آمده شمشیر کجاست
در دل سخت تو ام طاق تاتیر کجاست
مرهم چاره کجا بچینه تدبیر کجاست
یار بآن دشمنین بخت ترا کجاست</p> |
| <p>حکمر سامان شب و مل هیاست عزیز
در دخت کجا یاری تقدیر کجاست</p> | |

| | |
|--|---|
| <p> ہوئے یکدہ باز در سراقا داست
 مرا معالہ آنجا بنجر افتاد است
 کہ ہوش بُرد و محفل کہ بادہ خواران را
 کیسے کہ افسر شاہی گران تدرے برے
 مدد مدد کہ بیدان کارزار سرا
 خراب ابروے آن بت ہمین محرابست
 نبرده اند و درون دستر ہنوز مرا
 کہ آمد و تہ و بالا نمود میسکہ را
 چگونہ طائر دل بال شوق بکشايد </p> | <p> کہ ہر پایہ مقابل بکوز افتاد است
 کہ ہر قدم کہ نظر میکنم سراقا داست
 صراحی از بجان زدست غرقا داست
 ہزار تودہ کنون خاک بر سراقا داست
 قویست وین از دست خنجر افتاد است
 کہ کعبہ بنجود و واعظ از مبرا افتاد است
 بہشت سوخت تلامطم بکوز افتاد است
 کہ خم سرخم و ساغر با غرقا داست
 دران مقام کہ چہریل را پر افتاد است </p> |
| <p> بدین نیکو گو کہ چہ بود غرق گناہ
 کہ من مشاہدہ کردم بکوز افتاد است </p> | |
| <p> دران مقام مرا راہ شکل افتاد است
 ہمین دلم نہ بسوے تو مال افتاد است
 چگونہ صلح نہ گرد کہ بعد مدتسا
 زبان شمع ندانم چہ بر ملا گوید
 بہ بین چہ خیرہ سرست آسمان و میدان
 فغان کہ قافلہ گذشت وین سرا سیمہ </p> | <p> کہ محل فلک از دیر و رگل افتاد است
 کہ شور عشق تو منزل منزل افتاد است
 میان دلبر و مادر میان دل افتاد است
 ہزار مرتبہ آتش محفل افتاد است
 پئے معالہ از من مقابل افتاد است
 کہ چرخ راہ زین پائے رگل افتاد است </p> |
| <p> ز سنگسار بجائے فلک عزیز مرا
 ہزار زخہ بیک خانہ دل افتاد است </p> | |

ہر تخته میخان فروش برہنہ پایست
 ہر نیش غم بسینہ مفتاح کشتایست
 سرگشتہ جون را ہر خار خضر است
 ہر غنچہ بادبانے در حمد صانع است
 این موسیقی ما خضرہ فناست
 پیراہنم نہ زبید عریانم سازد
 ہر کشتی کہ شد غرق روزی مایانست
 طوفان اگرچہ خیزد از بحر غم چہ پردا
 در بوتہ محبت از آتش غم عشق
 وحدت زن و گذر کن از راہ کثرت ایدل
 وحشت کشد عنانم از گمراہی چہ باکم
 از شربت وصال و لذت فراقت

ہر آئینہ تیرہ پا جام جهان نماست
 ہر داغ عشق در داغ جام جهان نماست
 آوارہ طلب را ہر رگ رہنماست
 ہر سبزہ بازبانے در مدح کبریاست
 دین عمر پیش رفتہ گوئی کہ پیشو است
 ہر جامہ را تنے بہت جسم فناست
 اگر داب ہر محیطے گردندہ آسیا است
 کشتی بے دان کن ساقی چو بانداست
 دل را گداز کردن بہتر نہ کیاست
 کین دارد ستیگر و منصور رہنماست
 ہر خار این بیسا بان انگشت نماست
 ہر زخم را نمک بہت ہر درد اداست

از لطف کن نگاہے سوے عمر یز علیکین
 تو پادشاہ حسنی او بیکس و گداست

دل بنشہ بہتے پائے ماہستے است
 شور عند لیبان ست موسم گلستانست
 از فلک شدن منون کے شود ازین مخزون
 ہر رگم چہ زنا رست در وان صنم کارست
 شورش نثران آمد موسم گلستان شد

منزل عدم دورست مرہ بلند دہشتی است
 عالم شباب آمد عدمے پرستی است
 ہمت دست عالی گو کہ نگہدستی است
 برہمن بھرت بہت انچہ بت پرستی است
 عالم جوانی رفت عدم حق پرستی است

شعر ہائے مستی خیر اے عزیز کن موزون
 فکر بہم بشوخی بہت طبع ہم ہستی است

| | |
|---|--|
| <p>نوید تازہ رسید عینم کن باقیست
شب وصال گذشت آرزو بن باقیست
کجاست تیشہ کہ تا کو عینم ز بن کبستم
اجل نشسته ببالین زبان ملکنت هست
کدام فتنہ کہ از دھری بر سرم گذشت</p> | <p>بہار آمد دہم خار در چین باقیست
فسانہ ما ہمہ آخر شد و سخن باقیست
ہنوز قوت بازو کے کوہ کن باقیست
فنان کہ در دل من حسرت سخن باقیست
مگرفت دن این گنبد کن باقیست</p> |
| <p>عزیز صبح دید است یار بیتاب است
تمام شد ہمہ مطلب و لے سخن باقیست</p> | |
| <p>گاہے گلستان ارم خاخص اوست
آن مرغ کہ گردید گرفتار ہواش
از شورش در یایے فنا ترس کہ جوش
آن فنا فلہ سالار کد است کہ امروز</p> | <p>لذات دو عالم مفریم رس اوست
طاؤس فلک مست بطون قفس اوست
سیلیست کہ گلزار جہان رخس اوست
ہر قافلہ رہر و جدایے جس اوست</p> |
| <p>ہر دم کہ عن میزا تو کند بوسہ تمنا
شیرینی دشنام چشیدن ہوس اوست</p> | |
| <p>مخروش اے کلیم ز سوز دلکہ عشق
مرہم تراش عشق مرادید چون عزیز</p> | <p>خاموش کاین نتیجہ برق نگاہ اوست
گفت این غریب نخی تیغ نگاہ اوست</p> |
| <p>از روئے یار بوسہ بدون نزاع ماست
شوخی رقص ہست طپیدن بزیر تیغ</p> | <p>این جنگ زرگریست سخن خنجر اعاست
آواز خنجر تو شنیدن سماع ماست</p> |
| <p>نہ ہر کہ گرہ کند رزد و شب چو یعقوب است
گزینہ نیست ز جرم ملک بہ مظلومان
پُر است عالم ہستی چنان ز حال اد</p> | <p>نہ ہر کہ صبر تو ان کہ دہچہ ایوب است
کہ چاہ در حق یوسف کنانہ یعقوب است
کہ ہر طرف کہ نظر ہستی محبوب است</p> |

| | |
|--|---|
| <p>اگر بدل گذری آری آفتاب تو هست
 همین سپهر نه تنها از بندگان تو هست
 زلال تشنگی اهل مست کوثر نیست
 شکست شیشه بهانازیان پیرمغان است
 رو انداز که از غصه بشکند دل ما
 ز درد و داغ چه آئین بخویش بتیال
 بگو جرس دل نالان کیشی آخسر</p> | <p>دگر بجان بکنی میل هم ز آن تو هست
 جهان بی هر چه بود جهان ز آن تو هست
 بهار مسر که کریمای جهان تو هست
 مرا چه گردل من بشکنی کز آن تو هست
 که این فسرده گل آختر بوستان تو هست
 خیال یار که امر و نهیها من تو هست
 که کاروان همه بتیاب از فغان تو هست</p> |
| <p>چگونه زنده بماند بگو عنین که شب
 به پهلوی دگران بود آنکه جان تو هست</p> | |
| <p>این صبح سرکشیده گردون غبار کیست
 اے آسمان ز جبر تبیه حال زار کیست
 نازک تر از خیال من اندام نازک است
 ناصح مکن ز ترک جنونم نصیحت</p> | <p>دین شام تیره دودل بهیقرار کیست
 شمع مکن که یار که اندک زار کیست
 بار یک تر ز موی کمر جسم زار کیست
 دیوانگیست بر سر دل اختیار کیست</p> |
| <p>زاهد بکجه رفت و به بتخانه شد عنین
 بر کرد و تضا و قدر اختیار کیست</p> | |
| <p>خدا چو طرح محیط جمال جان رخیت
 دو شیشه بود متاع شراب جان عشق
 ز فرق تا بدم از بهار بر زیارت
 بهر کجا خفته در میان عالم بود</p> | <p>باستان غم اول از دکنان رخیت
 یک کوه و دگر بر سر زبانان رخیت
 بهر کجا که زدم دست گل به زبان رخیت
 زمانه برد و بر راه بر نه پایان رخیت</p> |
| <p>عنین ز ادحیات ابد جهان را
 که چشمه چشمه زگشای آب حیوان رخیت</p> | |

مشکوٰۃ

گلگشت کشمیر جنت نظیر

میں

از معنای
۱۳۸۰ھ
لاجواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نوٹ :- مختصر تاریخ کشمیر و دیگر تشریحات بعد صفحہ آخر۔

نماید کرم شب تاب آتش طور
ہمین موسیٰ ہمین داوی ہمین طور

بنام آنکہ در راہ دے از دور
کلیم اللہ چہ دل بست بر طور

کلیم آواره گم در سربنگش
 ز هر نحله که دارد جلوه در راه
 که آمد مرکب هست توان راند
 دو عالم نقش تعلینی برایش
 بهشت و کوثر اندر چشم جو یا
 پیرس اے رهبر از منزل که دورست
 چو خارستان این ره را کنی طے
 شوی راهی چو خضر در سیاه
 ره باریک این خوابیده راهست
 ز خود رفتن بود سار ره انجام
 خلیل اسبابتش گر برانی
 ره دشوار سخت و سنگلاخ است
 بوم خضر ازین وادی گذر نیست
 گذشتن هست از ان دشوار شکل
 جدا این راه از دنیا و دین است
 درین وادی بسے از رهنما نند
 بتاراج دل و دین در کمین اند
 تو سرگرم روار و باش دی پوس
 بر دفرمان ره داری این راه
 شریعت را بر او مرجع برآمد
 ازین منبع برآمد آب جو با

تمام
 نماند

خضر گم کرده راه پائے لنگش
 رسد در گوشه اقیانایا الله
 که روح اللہ هم در نیمه ره ماند
 فلک یک گرد با عرض گامش
 سراب راه دخوا بے هست گویا
 بهشتی آن سحر و قصورست
 بیهنی فر فرور دین پس از دے
 نماید در سیاه ماه و ماهی
 نمان از دیده چون تارنگاهست
 گذشتن از دو عالم دلین کام
 کند آتش بر اهت گل نشانی
 برون زین چار کوخ و فیت کاست
 بیائے دل ز گامے بشیریت
 دے آسان توان رفت از ره دل
 صراط مستقیم است این است
 که هر دم رهروان را هم عنانند
 گے در ایسر و گے در بزمین اند
 پناه از پیر و ابن مصطفی جوے
 بهر خاتم پنبیران خواه
 طریقت را در او منبع برآمد
 که داد آن آب جو با آب رو با

طریقت با شریعت چون قرین است
سلاسل هر یک زان سلسبیل است
بیایم هر دو تشنه لب بشتاب
و در ووت گرفتد بر طرف رو دے

در وداست انچه آمد ز او این راه
در ودا حق سرود و نواز است
این آهنگ شوهر دم حدی ان
بنام آنکه را بش ننگ لایح است
بدل نزدیک باشد این ره دور
تجلی می کند آتش ز هر سنگ
اگر مرست و گر ماه شب افروز
درین راه است سالک راز اندوه
کسے کان سوعے کفر و دین کند سیر
اگر داری سر این راه دشوار
سبک روحانه باید زین چمن رفت
درین ره جائ محل دل توان بست
نهان از دیده این خوابید راهت
ز چشم مردمان این ره نهانست
نهادن سر بر انوار دین کام
بیاساتی بیایم بر سر بار
بیک پیانه دے دست من گیر

همانا مجمع البحرین این است
کز ان سیرانی ابن السبیل است
که بی آب کنندت سیر و سیراب
روا باشد که بفرستی در و دے

در وداست انچه آمد ز او این راه
حصه صاگر با هتک حجاز است
براه شوق آنکه ناقه می ران
دے بر دن ازین پرده کلخ است
غلط کرد این که موسی رفت بر طور
تسل می دهد حشش بهر رنگ
بود سرگشته را بهش شب و روز
چو تار سجد و امن زیر صد کوه
بود ننگ رهش گر کعبه و در ویر
ز دنیا دل بجای تو شمر بردار
چو بنم هر که رفت از خویشتن رفت
جزس از ناله بر گل توان بست
سر این رشته با تارنگا هست
سر این رشته با بوی میانست
فتانی الله گشتن آخرین جام
تو دے پیا شو و باراه پیا
که پامی لغزوم در راه شمسیر

بیان باریکی آه کو بهانے فلک ساو طی منازل و مراحل چون نغم صبا

کزان ره رفته بر گره دون سجا
که دارین ست زیر سایه او
که از دارین مطلق چون من هست
توان چون خلمه ره فتن بیک پا
تو پنداری که مود در پیش افتاد
بزیر پا بود و خط کهن پا
در او در مانده ره پیا گس دار
خود از نخت سکندر بود برگشت
جوان گر هست ره هر دیر گردد
که نادر روزگار از دس گذشتن

در غایت دریا که چون کوه و دریا

شتابم جانب دریا نه جھینکا
روان حلقش بهر بحریت چون آب
که تخال لب این بحر کوه است
ز شورش بشود گوش ملک کر
که با این شور دار و آب شیرین
کشیده همچو مد سے بر سر آب
در او آونخسته امانه حکم
معلق عنکبوتی بود در تار
تدر وافتاد اندر چنگل باز

خصوصا دار کوه چسرخ فرسا
نادر و اسج در ابرے پایه او
ره بیجان چو داره طلقه زن هست
رسمه پیچیده تر از خط ترسا
برین ره دیده بر ره رو که کشتاو
ز بس باریکی این ره نیست پیدا
تنیده عنکبوتی که گیس تار
کس را خضر هم گر راه برگشت
ز بس در طے این ره دیر گردد
بود بهر استر ازین ره باز گشتن

ز سر پا کرده اکنون قطره آسا
چه دریا آبر و دے ملک پنجاب
تن از تپ لرزه موجش تنو هست
زموجش هست دامان فلک تر
و لے لب تشنگان را حیرت این
بر دیش ریمانے تاب در تاب
سبد دارے رهنما بسته با هم
دگر تشبیه با گنزار و پندار
نشستم اندر دیا مرگ امباز

رسن باز آنه گوی از دے بدو دم
 ازین دریا چو بگذشتی بهار است
 بهار لاله دگل دیدنی هست
 چهارین گلزمین نیزنگ خیزد
 ز هر کس قطع این منزل نیاید
 بهر سنگی بچشم کوه کنین
 ز مجنون کن طلب روشن نگاہ
 بنازم بر حال شعله رویان
 بدین هر کی سر چشمه نور
 خصوصاً چون بر دے چاه آیند
 بهم در آب بازی می ستیزند
 دهنده از نرگس جادوے ابرو
 روان هر سو بوی آب بردوش
 قدم در ره زبان در گفتگوها
 بشوخی در تگاپو جستجوے
 نگهبان سبوحا هست اگر دل
 چون شوریده بختی را که دیده
 بر دهر کس گلزمین باغ باخویش
 بحسرت هر گلے را دیده رستم
 روان چون شد از اینجا محل من
 چه گویم اورج کوه بانسل را

وگرنے دست از جان شسته بودم
 بهر جانب که بینی سبز زار است
 ز باغ حسن هم گلچینی هست
 گهر از بحر وصل از سنگ خیزد
 که پائے از تیشه فرهاد باید
 که هست آئینه و انقش شیرین
 کند تا نیمه سیلے سیاه
 که هر یک بود همچون برق پریان
 دزدان سر چشمه باد آتشیم بدور
 بر ج دلو همچون ماه آیند
 که خون عاشقان چون آب ریزند
 برات عاشقان بر شاخ آهو
 بود گویا محیط حسن در جوش
 سبوحا بر سر دل در سبوحا
 تلخ و پامی و نه غلط سبوحا
 نیند از پاس و لمانیز غافل
 که ماندم تشنه بر دریا رسیده
 وے من رستم و بر دم دل ریش
 هزار افسوس گلنچیده رستم
 بخاک بانسل شد منزل من
 چرا گاه بود جدی و جمل را

| | |
|--|--|
| <p> بمرکب مهنان بخت جوان گشت
 که شوق پیر خپالم جوان کرد
 که کرد از غصه و غم فارغ البسال
 به پیری می کند آری جوانی
 نباشد منت آبی زینش
 رهش بین بر میان تا این است
 که اکب باشد آزا جوهر تیغ
 کند تیغش بهاد این دو را چار
 نسج عنکبوتش آسمان است
 که دارد پیر ره عامه بر سر
 نمد پوشش بد کحق نشسته
 که تسبیح ملائک را شنیدم
 سپهرش برده و کرده مهر نو
 شرابے ده که رنجوریم در بخور
 بنالم تا باین مناجات </p> | <p> از بنجامر کم تحت روان گشت
 جوانی در سخن رانی توان کرد
 خوش آب هوا به پیر خپال
 بود کارش بدی هم گل نشانی
 شود خنله که سزا از آب تیغش
 امام سبزه کسپار این است
 لولای تیغش را بر چیم از تیغ
 دو کون استاده زین شمع گنگار
 ره دوران را بهش کمستان است
 برین کوه است قائم چرخ خضر
 نه برست این بفرش گل بسته
 تعالی شان به جلای رسیدم
 فکنده نش اسپم در روار و
 بیاساتی که می آیم از دور
 بیاینا بن راه خراب است </p> |
| <p>مناجات بدگاه الهی بابت رسالت نبی رسیدن بخت و حجت نظر</p> | |
| <p> بدل داغی بزرگ لاله ام ده
 که گردد داغ از دگر باغ و در داغ
 گل افشان تر ز چشم خورشید کن
 رنخ ده صد خیابان عفران ناز </p> | <p> خداوند اتر در تالام ده
 به خندان دکنش باغی ازان داغ
 مسلم را رشک شاخ ارغوان کن
 دلی ده صد بیابان خار در بار </p> |

دلے دہ خستہ تیغ لامت
 دلے کان سینہ را ہر دم خراشد
 دلے دانا و چشمے نیز بینا
 سرشکے وہ کہ گل از گل دماند
 فغانے وہ بدر و عشق اثر زاد
 بیانم را بلند آوازہ گردان
 آئی جند بہ خواہم با فغان
 فغانم ساز بزم بلبلے بہ
 بہ مرغ نغمہ بنجم ہم نفس کن
 گل از تو بلبل از تو گلشن از تو
 تہی نمحنہ دستم کن از دل
 چگویم گل مجیب و دانم کن
 چہنہا رفت جب و دانم کن
 قد بے سایہ مین و پایہ او
 اگر گل ہست دارد رنگے از مے
 دل و جان باغ باغ از یاد او ہست
 بگل مستم کہ دارد رنگ و بویش
 خوشا چشمے کہ گر خوابیدہ باشد
 خوشا باغے کہ باشد او بہارش
 خوشا سنگے کہ دارد نقش پایش
 خوشا کشیر کو رشک چمن بہت

نمک پر در دہ شور قیامت
 خراشش نالہ از خود تراشد
 صفائی سینہ چون طور سینا
 نہال الفت در دل نشاند
 کہ گر گل بشنو آید بفسر باد
 روانم را بچنے تازہ گردان
 کہ گل از شاخم آید خود بدامان
 شکم شبنم برگ گلے بہ
 بہا و صبح کاظم ہم نفس کن
 ترا پیوستہ می خواہم من از تو
 چمن خالی و دانم پراز گل
 بل از نعت محمد گلشنم کن
 ز نعت مصطفیٰ خود گلشنم کن
 کہ گوین مست زیر سایہ او
 و گر بلبل زند آہنگے از مے
 نفس گلستہ بند رنگ و بو ہست
 صبارا بندہ ام کا یذکر بویش
 جمال دلربایش دیدہ باشد
 خوشا دانغے کہ ہست از لالہ تراش
 کند حالے کہ خالی ہست جایش
 ز مویش روکش چمن حقین بہت

| | |
|---|--|
| چو ہستم از ہوائے ہند و گیسر
بکشیرم الہی زود تر بر | بسر دارم سر گلشت کشیر
کہ جائے بیل اندر باغ خوشتر |
| بحسد اللہ رکھنیشد طے
سخن کو تہ چو آن رہ را بریدم | کہ آمد اُردے دشد موسوم دے
کنار چشمہ اچھول رسیدم |
| نسیم بہر استقبال آمد
سپردہ راہ غمخواری پر شرم | گل و نسیم از دہن بال آمد
نام نکلے ز ہر سو گفت خیر |
| لب جو پایے سن از شوق بوسید
لب جو پایے سن از شوق بوسید | حبس آمد بگر بوسید بگر دید
پذیرہ گشتہ تا اسلام آباد |
| اغزاشادمان دبادل شاد
روان صد چشمہ اینجا ہست از رنگ | بہمان خانہ خوانے نہادند
بود ہر سنگ گونی مسیح گنگ |
| لنگہ ہاجون بیک دیگر طرف شد
غریزان داد ہمانے ہر اند | شکایت ہائے عمرے ہر طرف شد
کہ دانستند ہمانے عزیزم |
| نہ بود از دعوت ایشان گریزم
خوشا بختی کہ شد منزل در اینجا | جوان ۱۱ نہ حلو بلکہ بہ ازین و سلوا
شراب سخی ترا زور و خوریم |
| کباب گرم و نان نرم و حلوا
ہوائے سرد و آب سرد خوریم | نہ حلو بلکہ بہ ازین و سلوا
شراب عسک گدا زو کاہلی سوز |
| شراب محصل افروز و دل فروز
شرابے کان برادر دگرا زبرد | کند بازار سراگر میشس سرد
چراغ شام و خورشید صباخت |
| شرابے کان بہر مشرب مباحث
شرابے کش بود نام دگر چائے | درو مینا و تقوے ہست بر جائے
بکشتی شام دے در جام کردیم |
| بکشت چون بکشتی بام کردیم
شبشب گشت کشتی جادہ پیا | بکشتی ہر کیے شد باد پیا
بکشتی ہر کیے شد باد پیا |

سحر چون گشت چشم از بهر روشن
 رسیدم غیر کده بنگاه میسران
 به ریاب و ماهی موج در موج
 درون آب ماهی زار دیدم
 کشادم دست کا ندازم در شصت
 خبیره دانداز احکام شاه
 که پیشین ماه راج از ملک لاهوت⁺
 بسای گیر باید ره گزستن
 پس از مرگ آنکه گیر شکل فرخ
 سخن کوته ز ماهی دست شستم
 مگر صیده بدام از راه افتد
 که اینجا جلوه گاه مهر و ماه است^x
 ز هر برج عیان مه پیکر استند
 نگه دزدین هنگام نظر آره
 دو سو خوبان بمنظر جن گزیده
 کنار آب هر یک جانموده
 سراسر پاک مشرب پاکبازانند
 بکشمیر جائے پاکبازیت
 زیارت گاه جمع راست کشین است
 سراسر گوشه گیر ندانل کشیم
 طریقت مشربان دور ایام

بنی بک جهان بکوب بنگاه شاد بود
 x

سواد شهر شد از دور روشن
 که باشد جائے شیرگیر گیسران
 بساحل کبک دیو فوج در فوج
 هوا را پُر ز ماهی خوار دیدم
 که ناگشت نیم دل رفت از دست
 که باشد صید ماهی از منای
 بسان ماه منزل کرده در جوت
 بود ماهی گرفتن مه گزستن
 بود سترخ بآیین تناسخ
 ز دار و گیرشاهی باز رستم
 اگر ماهی نیفتد ماه افتد
 بره هر خبیره دامگاه است
 بهر درجے نهان خوش گهر استند
 گریبان مژده میسر دپاره
 بسان مردک در سر و دیده
 عجب تر اینکه دامن تر نبوده
 سرور پاکبازی گریبان زند
 که هر یک جامه بچشستن بالیت
 مقام ریشیان سینہ ریش است
 ولے در گوشه گیر بیا جهانگیر
 سحر که آفتاب آشام چون شام

| | |
|---|--|
| <p>تصوف مشربان صوف پوشند
ہمہ ناخوردہ سے سرشار و مست
طریقت باشریت دین ایشان
مزارے ہست در ہر مزارے
چہ سرا و قف خاک آستانست
ارادت مند پیرے ہر جوانے
نہ تنہا ہست بلبل صاحب قال
نمی گنج زستی غنچہ در پوست
نماید خوشتر از سرخی و زردی
گل و نسرن کہ نقش و پندست
بر دے ہنر و سنبل در ناز ہست
زستی بلبان و تیل و قال اند
اگر از حال جوئی حال اینست</p> | <p>ز صوفی شربہا صاف نوشند
صراحی و نعل نے جام دوست
بود آئینہ تر آئین ایشان
زیارت گاہ ہزار و ہزارے
کہ ہر جا آستان راتانست
قدر انداز تیر ہر کمانے
کہ دار و ہرنالے رنگے از حال
دریدن خرقہ خرق عادت دوست
بر دے و در رنگ سہروردی
مگر گلہ ستہ بند نقشبندست
مرید حضرت کیسودار است
در حقان سر بسوز و جد حال اند
وگرا ز قال گوئی قال اینست</p> |
|---|--|

ذکر جامع کشمیر و خانقاہ حضرت امیر کبیر قدس

| | |
|---|---|
| <p>اگر در مسجد جامع در آئی
عیان شان حق از کاشانہ او
زہے مسجد زہے حراب و منبر
دو کونش چہ ملے آستانست
ستونہا کا ندرو برپا بہ بینی
شہار شس سہ صد و انہین و ہفتاد</p> | <p>با دج پایہ طالع بر آئی
چو صاحب خانہ الحق خانہ او
تعالیٰ شانہ اللہ اکبر
ہما نا کبیر ہفت آسمانست
حریف سدرہ دطویع بہ بینی
بہلغ دین بجائے سرو شمشاد
سجد جامع</p> |
|---|---|

| | |
|---|--|
| <p> بود زان چار تا در دوازده او
 زهر در شهریان را حکم بار است
 معلى خانقاہ ہے ہمسراوست
 ز بس انبوه مردم پنج نوبت
 ملک را بر لب اینجا ہست لیلیک
 خود این تمیر با آئینہ است
 زہر سنگے عیان صیقل گری ہست
 کہ باشد چار سو آوازہ او
 ولے غریبش خاص شہر بار است
 کہ خسلے جہ فرسائے دراوست
 نباشد راہ در ولے بے صوبت
 فلک را نیست رہ بے خلع نعلیک
 کہ از سلطان سکندریا دگار است
 نہ سنگ آئینہ اسکندری ہست </p> | |
|---|--|

ذکر کوہ ماران و ارک و فضیل آن

| | |
|---|--|
| <p> کہ اکنون جائے موراست و ماران
 کمر مسم بر کردار در خارہ
 کہ جائے سیر بہر سیارہ ہست
 محل الامن فی باس شدید است
 کہ ورنہ لک از مخزن فرستاد
 مقام شہر یاران کوہ ماران
 بفرش بارہ چون گوشوارہ
 تقالے اندچہ عالی بارہ ہست
 جدید و کسنہ حکم چون حدیث
 شہے کان اولین بنیاد ہنساو </p> | |
|---|--|

وصف سیر می نگار و السلطنت کشر

| | |
|---|--|
| <p> سخن بزخویش بالہ چون چہنہا
 بود ہر خانہ زیر سایہ تاک
 بیایے خود در دگل حسانہ خانہ
 بود ہر خانہ را خانہ باغی
 جنان در ہر مکان ما و اگر گشتہ
 اگر از حسری را ہم مٹھنا
 درین شہر فرج بخش و فرخاک
 بہر بامے زندلیسل ترانہ
 بہر بزمے زگل روشن چراغی
 بہر کشتی بہشتی جا گرفتہ </p> | |
|---|--|

بود در حسن و خوبی طاق این شهر
 دیگر با شهر و لیک این شهر یارست
 چو بلبل صد هزار او را هوادار
 بر اے حسن و خوبی جلے نازست
 عماره شاعر سامانی المهد
 چه جائے این دآن و آوازه است
 ہر آنچہ آن میرزا حیدر نوشته
 دلیل خوبیش تھیں سیر خوبی
 ولے چشم بگردون دوش
 گئے شد تار مار از ترک تار
 بھمد زو بخو برباد رفته
 نہ ہیچ از شهر غیر از شھر ماند
 نہ کوئی ماندہ دُنے ہیچ کاخے
 گئے از بو من دار الحن گشت
 زمین در جنبش آید چون بز زل
 گئے کرد آب برباد و خرابش
 رسد از چشم زخم اکثر گزندش
 ہنوز از تازگیہ اے خداداد
 ہر سو لالہ زار و سبزہ زار است
 ز بس شور صد اے خندہ گل
 دو عالم یک گل رعنائے باغش

کہ باشد شھرہ آفاق این شهر
 حصار پائے تختش کوہ سارست
 ثنا خوان چون عزیزش بود بسیار
 یکے از بندگان او آوازست
 سخن اردو و صفش ہتر از شہد
 کہ خود او خود نماؤ خود تہا است
 بساطی بود کان شد در نوشته
 کہ چو بی خود بود تصحیف خوبی
 کند پیوستہ از گردش زبانش
 کہ فے پوش بجای ماند و نہ یک تار
 ز بس برباد رفت زیاد رفته
 نہ خرمد ماند و نہ خرمرہ ماند
 نہ شورش ماندہ دُنے ہیچ شانے
 چمن پر از خرد و خار و من گشت
 فلک بر خویش میزد در آن حال
 گئے آتش قتاد و برد آتش
 کہ سوز دکانہا بچون سپندش
 بود ہر گل زمینے نہ بہت آباد
 کہ داغستان ملک سبز و راست
 کیسے می نشنود فریاد بلبل
 ارم گم کردہ خود را در سر اغش

| | | |
|---|--|---|
| جهان را دیر ناکس آبروداد
نرس گیرائی خاک این گلستان
چه دور از خوبی این حسن آباد
میس از سبزه زار عید گاهش
ز جوشش ز گیسو گلها ئی خرم
بر دهر کس بسود از عطرانش
بشوقش گشته کوه قاف سیار
بهر جانب که بینی سبزه زار است
کشیده لاله و گل سر باغلاک
خزاننش را بهار دیگر آمد | جهان را شاله ارش ننگ بوداد
نمی جنبد ز جاتخت سلیمان
گر آید دیو برگردد پریراد
ز مرغی سبزه زار خاک راهش
بود چشم و چسراغ مهر و عالم
بزرگیزند در هند و ستانش
که میگردد بگردش آسمان دار
بهشتی در زمردگون چهار بیت
جنون کو تا که سیاه کند چاک
چمن گوئی و دکان زرگر آمد | ازان در شهر گرد و دنا که مار
که مرغ باب زن هم نمین است
گل تر میسد همدار تلخ آواز
بهشتی سر بجز داده بنگر
خبارش بوسه گل آن نیرنگ
که هر دم خامه محتاج تراش است
که دستت نیستش در خط گلزار
سواد خط ریجانی بهر کس
وزان یک مرغ زیرین قباب است
بود هر مرغزاره تحت طاؤس
هم آواهم نواهم هم آهنگ |
| نور چشمک بر خط باد دارد
ز بخت پاک خاودار دارد
چو طرب صد لیسانان است
بجای لب لبه زنگ و زان | نور چشمک بر خط باد دارد
ز بخت پاک خاودار دارد
چو طرب صد لیسانان است
بجای لب لبه زنگ و زان | نور چشمک بر خط باد دارد
ز بخت پاک خاودار دارد
چو طرب صد لیسانان است
بجای لب لبه زنگ و زان |

در ظراوت اشجار و خلاوت اثمار

| | |
|---|--|
| <p>درختان همچو بزرگان سبز بختان
 زنار و نارون تاسر و ششاد
 بخان شان بادست و دایه کوثر
 تکلم شان به تحسیر یک اشاره
 بطلم علی خوزه از جوئے عمل شیر
 خوشا بادام کز وحشیم بد دور
 بصید دل بود بادام بادام
 بیاراد صاف پیش از سخن گو
 رسد از سدره اش هر دم در دوسه
 ز بس دارد لطافت در شست او
 با گشت اشاره جانب سیب
 بروش زرد در دوش سیم خامست
 ز توش جان شیرین را بود قوت
 ز رویش چشم زخم انگبین دور
 سیاهش هست خال چهره باغ
 اتارش حقه یا قوت باشد
 ز نیرنگیش خود هم رنگ بازو
 حریف آب دندان بهر قند او
 بین یک غریب از آخر تک یک برج</p> | <p>ز تنها سبز بختان سبز بختان
 نوائین - نوجوان - نوخیز و نو زاد
 ارم شان عمته و طوئی برادر
 خود ایشان کودک و خود گاهواره
 شکر بار آورده هر کو شود پیر
 سیه کرده بر چشم طمع حور
 که چسند در ره مادام بادام
 همین میدان بین چوگان بین گو
 مثل باشد که سببی و سجود سے
 ر بوده گوئے از سیب بهشت او
 نمایان میشود آثمار آسب
 توانگر آن کش این دولت بکامست
 جوان از خوردن او پیر فر قوت
 که این شان حقیقت آستان زنبور
 سپیدش ز رویشم ز گسین باغ
 بمانا قوت افزاوت باشد
 گهر درشت گیر و حل سازو
 کند بر ریش با بارش خستد او
 بین یک معدن از گوهر یک برج</p> |
|---|--|

| | |
|--|---|
| <p>کنم انشا بدصف ناشپاتی
عجب نتوان رسید به نجابت
بود هم چنگی با گلبنانش
لب خوبان که دار این شکر خند
زبان در وصف آلب که بالود</p> | <p>درق در دست من گردنبانی
که باشد در میان حائل سر آب
که زنگین شد ز خون گل بنانش
بشفا لوگر بگر منته پیوند
سخن شد همچو آلودت آلود</p> |
| <p>گلبنام قوم حضرت بلبل شاه رنگ اسلام گرفتن این سیاحت گاه</p> | |
| <p>نخستین شیخ بلبل شاه نامی
به سار تاز به ناگاه آورد
که مرغان چمن را با نو آورد
علی السد گوی چون از ره درآمد
بظاهر در گلستان لاله گشته
الف شمشاد لاله لاله بالذات
بذکر جبر قمری مشعل شد
برسم رستان هر سر و شمشاد
بسا ز نار شد نذر گستن
بشاخ هر نهالے عند لیبان</p> | <p>به بلبل از گل آورده پیامی
برسم نور بان از راه آورد
زبان ترمیان را حق سرا کرد
ز قلب لاله الا شد برآمد
بباطن لاله مثل نوشته
که گل کرده بهار نفی و اثبات
که شمشاد و صنوبر ابل دل شد
ز بند خود پرستی گشته آزاد
که گشته صرف در گلده بستن
خطابت کرده سر همچون خطیبان</p> |
| <p>ذکر بعضی از نوایجان که عند لیب سخن بود و بخاک کشته آموه اند</p> | |
| <p>نم منت برغان چمنها
سمن ریزی ز بس کار نسیم است</p> | <p>که آرم از سخن سخنان سخنها
تجلی زار بر گوهر کلیم است</p> |

| | |
|--|---|
| <p> کلیم الحق سز و منزل گش طور
 چنین بر در که حق نغمه زین شد
 مرا هم جائے ده یک آشیان دار
 بزیر گلبنے دادند جاییش
 هجوم قدسیان از بلبلانست
 که این گلشن برو دار السلام است
 سخن سخنان کشمیری ^{نام شاعر} همیشه
 نهان در حرمین گل هست گویا
 بود گنجینه خاش از زیر گل
 هَوَا لَبَاتِي فَبَا قِي جُلُوهَا فَا نِي
 که لب از گفتگو بستند و خفتند
 همیشه اروا رستی بخواب اند
 تهی خفاها کردند و رفتند
 ره میخانه ام چون هست در پیش
 کلید خانه خمت ار در دست
 حریفان رستم من اکنون در ایام
 به بحر و بر بود حکم تو حباری
 که کشیمیم دل بر دواز جا </p> | <p> مزارش بر تلی نور علی نور
 چو قدسی نغمه سنج این چنین شد
 ^{نام شاعر} درین گلشن که هم گل هست و هم خار
 رسیده بر دهن تیر و عایش
 بخاک او حرم از گلستانست
 ^{نام شاعر} سلیم آن طوطی قدسی مقام است
 سلامت بنده طبع سلیمش
 صبا جوید نشان تبر جو یا
 غنی کاین گلستان را بود بلبل
 ^{نام شاعر} ز لوح تربت بنانی بخوانی
 ندانم عند لیبان تا چه گفتند
 همیشه را در سرست و خراب اند
 حریفان باده بانور دند و رفتند
 چه میگویم که شرمم با دواز خویش
 بره پیرمغان سرشار و مستر
 در میخانه را تا بر کشایم
 بیاساتی که از تائید باری
 ستر گردم بکشتی باده پیا </p> |
|--|---|

غوصی جویای گوهر نایاب صفت دریا و مالا ب

نه دریا چشما را آفت هست

درین دریا که نام آن بُهت هست

| | |
|--|--|
| <p>بود کیش روان قالب شهر
 جهانی بانوازمین رود باشد
 کند بیک نظر چند آنکه پویه
 بود هر خانه را جاسا بر کرانه
 چو مژگان از دو جانب کشیده
 بر دس آب پها بسته از چوب
 رود بسیار پل در کار پلها
 بود بر هر سر پل گرم بازار
 نخس هر جنس و هر کالا که خواهی
 شود بازار خوبی چون بر او گرم
 یکه می جوشد و دیگر فروشد</p> | <p>که می گیرند اهل شهر زن بهر
 دگر بار و دوا این شهر رود باشد
 بدریا خانها بیند و دروید
 رود این رود خانه خانه
 چنین خوش منظره چشمه ندیده
 خوش آتار خوش آیین خوش اسلوب
 نه پلها باشند این انبار پلها
 دکانها باز و صف بسته خریدار
 گلیم نعلبند و سباج نهای
 دهد دل شتری بیجان از شرم
 یکه دل می خرد دیگر فروشد</p> |
|--|--|

بیان مجرب بدلیسمی و آج

| | |
|--|--|
| <p>خوشا آید که شهوان بدان است
 بود زنجیر پاموش صبارا
 فلک در جنب او برج جبابی
 جنون خیزست چون آب هوایش
 زبس گردیده موج جلوده خویش
 توج بسکه گیرائی نظر باست
 گریبان چاکلی موج از هوایش
 شده آینه گوی ز حصاره</p> | <p>بدل نسیم را غم البدل است
 جبابش در گره بسته هوارا
 ملائک اندر و معرمان آبی
 و مندا ز هم چو ماهی مو بهایش
 ز دل دار و بهار آئینه پیش
 تماشا کن که خوش دام کا ناست
 کمان ما هتاب جلو مایش
 بختداره لاله پاره پاره</p> |
|--|--|

| | |
|---|---|
| <p>بد ریا ماه اندر نغسره کاری
 کول از فیض دل کردست روشن
 ز بس کشتی درین زحمت قلم
 روان هر سوز کشتی کاروانه
 ز بس کشتی سبک تر آمد از گاه
 روان هر سمت کشتی نه پیش
 مینا هست هر چیز بیکشته
 بکشتی هر کجا خواهی توان رفت
 اگر ^{بیکشتی} و بندند چون کشتی سواران
 بدو این آب بازی سب بازی</p> | <p>بگلشن زرقشان باد بهاری
 چراغی را که آتش هست رخسار
 متوج خوشنیتن را بیکند گم
 که دین اینچنین شهر روانه
 بوج سبز هر سو میسر و دراه
 تو گوئی آب دار و خانه بردوش
 مگو کشته بگو قصر بهشته
 باهی ماه تا ما ہی توان رفت
 سبق جویند بر باد بهاران
 که بر دهن نیست باقی هیچ تازی</p> |
|---|---|

جرمان فیض الہی در صفت چشمہ شاهی

| | |
|---|--|
| <p>کن از سر چشمہ شاهی گدائی
 نہ بیند تا بجشتر تاب در خواب
 نہ پاک از آفتابش نے ز آذر
 مگو آب روان گنج روانست
 خوری گرم گم گرم و چنان آب
 بخور آبش که عشرت کرده باشی</p> | <p>بطبع آبر و این جا گرائی
 خشک آنکس که از دے میخورد آب
 خشک آنکس که شد در دے شناور
 در آبش چاره رنج روانست
 سر یل لضم دار و آبخان آب
 اگر غمهای عالم خورده باشی</p> |
|---|--|

ذکر آب و دیگر کرم و موم به اول کرد

| | |
|----------------------------------|-------------------------------------|
| <p>اگر هست عالم آبی همین است</p> | <p>اگر چشمه مار این سر زمین است</p> |
|----------------------------------|-------------------------------------|

| | |
|--|---|
| <p>برون از شهر آبله هست اگر نام
بقدر سی کردش دور باشد</p> | <p>که تالابیت گوئی بحر آستام
عمق افزون ز حد غور باشد</p> |
| <p>سراسر چشمه سار این کر زمین است
بود گر عالم آبله همین است</p> | |
| <p>اظهار قدرت باری صفت سراد بر فباری</p> | |
| <p>بیا ساقی بیار آن آتین آب
باب آتین کن گرم خونم
هوا شد چون سخن یز و من کار
چون گوئی که برو بر دوشید
نه تنها پر ز رخ شد شاخ تا شنب
خنک از دیدش شد چشم کونین
بصا بون جامه ز و هر کوه و بامون
شده هر دایه دشت بیاغی
سواد شام از صبح میسداست
خنک چشم و دل بنیای این شهر
دهد از رو سپید بیا میسدم
فلک را چرخ تا بیت بر دوش
بهر سو بنگری مسه تا بامای
تو گوئی شور رعد آمد تک بار
بهر سنگی که پیشی کوه نور است</p> | <p>که از افسردگی دل گشته بیاب
که از دم سردی دوران ز بونم
زمین آمد سخن خیز و من زار
که از نامحرمان رخ و دوشید
که دوران را بود دنیا و بر رخ
سوزد گر گوئی آن راقه العین
بله کافر کرده کار صابون
به از باغ سپیدش هر ریاضه
شب و بچو را در روز سپید است
پوشه بهای مسه شبهای این شهر
که پیش آمد چنین روز سپیدم
وَكَانَ الشَّيْطَانُ مِنَ الْيَهُودِ يُفْضِقُش
سپیدی می کند اینجاسیاهی
کز و هر چشمه سار شد تک سار
نه کوه نور گوئی کوه طور است</p> |

سپید اندر تن فرهاد خون شد
 شکر ریز عروس نو بهار است
 هواے سرد آمد بر سر کار
 چه حمام آفتابش آفتاب به
 بهر یک خانه آتش خانه هست
 چه آتش نو بهار بهر زیستان
 بود آب حیات انسر دگان را
 نسوین طرفه در کار آرد
 عیارش لیک روشن میشود زود
 ز قلب زرد را اینجا زرد بر آید
 بخورے می کنم از عود و صندل
 نه منقل تخت خورشیدش تو آن گفت
 از دگر می هر شیخ و شابست
 نگر دانه چه صحبت سائے ما گرم
 نه اربست این بطن باغ در جوش
 آتش هر یک در جوش مستی
 بفصل گل که گرد شاخ زور ریز
 چو آمد در حل خورشید از جوت
 جواز گل برن آتش زیر پا بود
 شکست از سنگ رخ را آگین
 بود آستر و محل جائے کر پاسبان

آدم زینا
 می خورم

که پیداجوے شیراز بتیون شد
 که شکر ریز ابر کو سار راست
 شده کامیاز اگر م بازار
 ز گرم و سرد و رانش دو آب
 چه آتش شمع هر کاشانه هست
 چه آتش آفتاب شبنستان
 برات نازگی پژمردگان را
 که آهن کاری نه زرد بار آرد
 طلایے آن بر آید نقره اندود
 چنان کز هر گوسه گوهر بر آید
 که سازم نقل مجلس نقل منقل
 فروغ نخت جیشش توان گفت
 حریف غالب جام شرابست
 قباے گرم و چباے گرم و جا گرم
 گرفت پیره زن منقل در آغوش
 که هست آتش پرستی می پرستی
 هوا ز ریز باشد خاک ز رخیز
 جوان شد از سر نو دهر فرتوت
 بخود رفتن گذارش رنهام بود
 بر آمد گل چو صهبا از قبینه
 شده کان زمر دکان الماس
 سبز

الهی گشت بخت دوستان سبز

که می بینم زمین تا آسمان سبز

گل کردن انبساط و تحریف باغ نشاط

بیا مطرب که وقت انبساط است
شیدے تازه نو آئین نواے
بزرگ و کوچک اینجا بانوایند
خوشا باغ نشاط افزایند
برنگ نه سپهرش نه طبق هست
دو چار جنت این گلشن گرگشت
میان هر طبقی دایره در دایره
نی باشد تصورے در تصورش
کشیده صف درختان سپیدار
درختے کس بدین رفعت ندیده
بود زان راه آمد شد ملک را
چه دور ار در هواے سیر این باغ
بخان تادل بشوق ویدش باخت
ز یک گل هست دلکش تر دگر گل
بهشت از رنگ این باغ خجسته
شهید جلوه خویش و فتادست
نه قمری هست بل خاصیت باد
عجب نبود اگر بلبل کند پر

نشاط انگیز شو باغ نشاط است
بیکتا میشد باید زد و دماے
سرودے دلنوازے می سرسید
که میگردد جوان از دیدش پیر
که هر صفت آن طبقها از شفق هست
برآمد در میان مشرق و غربت
کش این نه طاق نه جفت طاقے
ولیکن یا نعم خالی ز حورش
بگرداد بزرگ سبز دیوار
تو پنداری قیامت قد کشیده
همانا ز دبان باشد فلک را
کند پرواز داغ لاله چون زاغ
بچشم بلبلانش آشیان ساخت
فتاده در کشاکش عشق بلبل
چه داغ لاله اندر خون نشسته
که نقش بوسے گل بر دوش با دست
کف خاکستری را بال و پر داد
که میخواد ز بزرگ گل کند پر

| | |
|--|--|
| <p> بطلوق خویش تفری هست خوشحال
 بشوق دیدن ز کس بهر گام
 نظر بر سایه شاخ سمن کن
 ز جوش سبستان گریستان
 پراز ناز دنیا ز این تازه مرغ است
 و مدگر سحر افکنده در پیش
 ندارد دلاک اش اندر جگر داغ
 بود پیر دواز بلبل را چه احوال
 فتاندر عفران گر خسته گل
 پراز سر و صنوبر زیر بال
 ز گل بهر گلشن در زلف روشی
 ز جوش لاله و گل های خود رود </p> | <p> ز بایه سر و گوی برده خلخال
 کنم از چشم محبوبان نگه دام
 شب ماهست گلگشت چمن کن
 چو چشم دیده صد خواب پریشان
 سمن پروانه و گل چون چراغ است
 خواب انتظار جلوه خویش
 که افکنده است آهوانه در باغ
 که بوسه گل بگردون میزند بال
 چکد خون گل از سر یا و بلبل
 شده نرج بهار اینجا و بالا
 ز چشم بزمه در گوهر فردشی
 لب پان خورده معشوقان لب جو </p> |
|--|--|

فکر و خوض و صفت فواره و خوض

| | |
|--|---|
| <p> بوصف خوض اکنون تر زبان شو
 سپهرے کمکشان فواره او
 بهر سوشکر موج ست در جوش
 سنون خیمه ابر بهار است
 ز بس بالید گیاه خداداد
 شود چون در علو بجد غلوش
 بداند شاعرے کش طبع عالیست </p> | <p> برایش قطره زن آب روان شو
 ز ماهی انجمنه ستیاره او
 لواے نصرت از فواره بردوش
 که بنیادش بر آب و پاید است
 جهد از آب بالا عکس شمشاد
 کند پستی گردون سرفروش
 که خوش جبهه صرع از زلالیست </p> |
|--|---|

زند از شوق سر آبخارش
از ان رویت بر دیوار دارد

بشوش رفته از خود جو بارش
ز حیرت بکه حال زار دارد

توتنازگی و مرغ در اوصاف شالہ باغ

که دارد سایه گل خال پوشم
چمنها کارگاه شالہ بان
ز هر یک خوشه نقش تازه خیزد
که بر فرش نگارین فوط نیست
نشته شال پوشان در حاشی
آلوی ده بمن هم جامه دارے
نه پیراهن که در گلشن جسم
سراپایی سراپا قیمت و قدر
بل از راه عطا باشد خطا پوش
سراپایے سخن در زر گرفتیم
که ظاهر میشود نیک از بد اینجا
که هر سنگش بود طور تجلی
ضیائے آن ضیائے لیلۃ البدر
شب ماهست اندر میسر روز
خود را آذر بود دیوانه گردد
که رونق یابد از دے روضه حوض
سید قصرش بجای هر دیک هست

بوصف شالہ باغش گل فروشم
ز رنگ آمیزی گلهائے الوان
هوا هر گوشه طرح طرفه ریزد
درین گلزار رنگین بوتہ نیست
چمن محل بساط از خوش تماشای
برنگ سوسن و شمشاد بارے
که اوستی به پیراهن بگنجشم
کرامت کن ز راه هر چین بدر
سراپایی نه تنها زینت دوش
سراپایے تو چون در برگرفتم
ز خود بر محک باید زد اینجا
عمار آتش همه از رنگ موسی
سواد آن سواد لیلۃ القدر
سوادش لبکه باشد دیده افروز
چو از عکس بتان تجا نه گردد
بنام بر صفائے حوضه حوض
بلای این چشمه چشمه فلک هست

| | |
|--|--|
| <p>ز بسج جوت باشد راه دروے
 روان جوے از آن قصر سیاهست
 خوشا قصر سیاه و او خوشا جو
 ز بس فواره اش بر خوش باله
 زند از بسکه آتش عکس گلهما
 بله این حوض محو گلستانش
 زند فواره جویش از هر کناره
 شد و آن قصر در فواره با گم ،</p> | <p>شناد را بچو ماهی ماه در دے
 بله اندر دل شب فیضهاست
 بود آن کعبه و این زمزم او
 بگردن گوشش ماهی را باله
 کشد آب از دل آه نیرہ بالا
 کہ هست انگشت حیرت در مانش
 کہ بود افزون ز اعداد ستاره
 چو این قصر زمره گون در انجم</p> |
|--|--|

وصف نسیم باغ فرح بخش دماغ

| | |
|---|---|
| <p>کنون دل اهل باغ نسیم است
 نیش بے گل و نسیمین معنبر
 قضایش راز نه گل هست و نه خار
 نه او را بر جگر داغی ز لاله
 نه بے گیسوے نیل بر دلش تاب
 ز خون ارغوانش پاک دامن
 خدا او را فضاے دلگشا داد
 سواد او سواد شام دارد
 اگر در نیمه روز آئی و گر بام
 در دوغای مرغان گاه و بگاه
 ز انبوه چهار و کثرت بید</p> | <p>کش از بهار گان باغ نسیم است
 کہ می خیزد ز خاکش عود و عنبر
 و لے چون من در و بلبل هزار است
 نه بر رخسارش از نیل کلاه
 نه بے زگس بود بیتاب و بخواب
 و لے چون برگ گل نمناک دامن
 بهار تازه دارد خدا داد
 زمینش خاک عنبر فام دارد
 بود ادام اینجا جلوه شام
 چو فریاد گدایان بر در شاه
 زمینش را ندیده چشم خود رشید</p> |
|---|---|

| | |
|---|--|
| <p>زمینش سایہ پرورد چنارست
 بود در سایہ اش آسوده صدیل
 ز خورشید قیامت نیست پردا</p> | <p>چنار اینجا فردن تر از شمارست
 کہ ہر شاخیش باشد بال جبریل
 بود کشمیر را در سایہ اش جا</p> |
| <p>در انصاف اطراف ز بہت پیام علی الخصوص گلرگ بہت ہو بہتیش مقام</p> | |
| <p>برون از حد و صافست اطراف
 ز بہ گلرگ کاہ دمنجہ گل
 بود این گلزمین را طرفہ نیزنگ
 قدم ہر جا گذاری بر زمینش
 زمین اوز بس زست چن آب
 بیتا ساقی دگر سر پر خارا ست
 بیتا در سایہ تاکہ نشینیم</p> | <p>خوشی بہر و صافست انصاف
 مگو گلرگ بہت آن مرگ بلبل
 گلش صد رنگ ہر رنگہ بصد رنگ
 چو موسیٰ نگر سی زیر نگینش
 رود ہر جا فرو در خاک متاب
 مگر در سر ہوا سے سیر لا راست
 رخ آسودگی تاکہ نہ بینیم</p> |
| <p>گفتار خوشگوار و تعریف لار</p> | |
| <p>خصوصاً تاکہ اسے خطہ لار
 چو می پرسی ز رفتہ تائے تاکش
 بزیر تاک باہر کرد منزل
 خدا را خوشتر تاکہ مجنباں
 بنجامی ہر کہ انگوے شکستہ
 بودیم دچراغ مے پرستان
 ز بخشش تخم عشرت می توان کاشت</p> | <p>کہ در ظلش بود گردون دوار
 کہ باشد سدرہ طوباش تاکش
 کہ آنجا رود ہمہ بیت دل
 کہ بر ہم میخوڑد لہائے مستان
 دل میخوارہ گویا کہ خستہ
 کہ بہت این کوکب اقبالستان
 نہ ترے بہت کشن نہ تالین داشت</p> |

سفا از بسکه چون آئینه دارد
 سر خود را فرو نایم با فلک
 کن آّب لار و میکشیا
 کند نوشده را سرور آبش
 ز آبش خوش جوان دودک بپیر
 هم از تاثیر آن آب دها هست
 بود بر باد نوشی جاعی چمن
 بسیر لاله دگل باغ باغ
 کنم هر جا بروی سبز منزل
 چو آید ز عسکران در ز فروشی
 بجام ماگر ساقی چسار نخت
 سخن را مانیم هنگام تحسیر
 برین گلدسته بکشد دیده هوش
 بهر جانفش ساقی رنگ بر بست
 بهر جا غنچه را تصویر کردم
 اگر لبیل ز در عشق در جوش
 بهر جام مرغ مضمون کرده پر باز
 باب از فلک من گوید تروست
 بهر جاعی نگارم حسنه ار گل
 گرفت رنگ گل تا نام من
 رسد کشیر را بر خوشترین ناز

توان دیدن کرد دل در سینه دارد
 که هستم خوشه چین تا رم تا ک
 نگار باد خوار و سرخوشیا
 که هست افشوده انگور آبش
 که هم هست و هم هست و هم شیر
 که من از خویش کلام زنده دست
 حرام باد می چون بیت کفینم
 دے از دوری اجاب داسم
 غم بهر آن مهند خون کند دل
 کنم یاد بست و زرد پوشی
 که این نیز نگار از گلک مار نخت
 کشیدم یک تصویر کشیر
 که وار و دهر گله باغ در خوش
 صراحی در غزل من جام در دست
 بشم زیر لب تحسیر کردم
 و گر گل از غرور حسن خاموش
 بوشش چشم دانه هم بود باز
 بهر سطر که بینی موزن هست
 ز کلام میسترا و خون لبیل
 شده و متعار لبیل خامه من
 که وار و چون عزیزه نمه بردان

| | |
|--|---|
| <p>زبس گردیده ام هر سودرین باغ
 بکا غذبسته همچون زعفرانش
 کزین گلهاے رنگین رنگ گیرند
 کنند سرست و سرخوش ارغوان را
 برای سال تصنیف انتخابست
 هر آنچه اینجا چشم خویش دیدم
 طرف اطبع من زین بوستان بست
 که سیر باغ تنها خوش نباشد
 کنون از نامهای راستی خیز
 بیسماتی بیار آن خسروی جام
 بن ده کز جسم و کس یادگارم</p> | <p>زبس گل چیدم زین باغ وزین باغ
 بهندستان زستم ارغانش
 وزین نیز نگهبانینک گیرند
 پذیرائی دهند این ارغوان را
 که نامش ارغوان لا جوابست
 په نظمش همچو گوهر در شیدم
 وزان گلسته بهر دوستان بست
 اگر خلدست هم و لکتن نباشد
 شوم چون کلک مانی رنگ آمیز
 که هست آئینه دار و درایام
 وزان میخانه دسے یاد آرم</p> |
|--|---|

مجله از احوال تاریخی کشمیر تحت نظیر

| | |
|--|---|
| <p>بیایے دل در میخانه بکشا
 پہے نوشی نباید کرد تاخیر
 پیشمیر آبرو سے نفٹ ایسم
 ہستے اندرین فیروزہ ظارم
 ساحت پنج سیاحان دوران
 عروسے ہست اندر حجلہ ناز
 نمائش را بہ خشان لعل بازو
 دہل زن ہست دہلی در جوبش</p> | <p>سرینائے سے مستانہ بکشا
 خصوصاً وقت گل در باغ کشمیر
 زندہ چشمیر آتش چٹک پرتیم
 بود در وسط استلیم چارم
 کنندش داخل ارض خراسان
 بہر فصل برنگے جلوہ پرداز
 سواد شرفیش را چین بہ گیو
 بود بگی بہ منبہ خاک و بوش</p> |
|--|---|

مسطح پهنه باشد درین ارض
 هزاران قریه درهست آباد
 بهندی نامهای باستانی
 که گاه پانژان با حسن تدبیر
 گئی جسم پائی از ملک جسون
 و لے نامے ز کس نامانیست
 اگر هست ابتدا از او گنند است
 پسین شان که آید سیمر دیوان
 پسین را جگانش نام سهر دیو
 و زمان پس آمد از بت رتن جو
 بود در نامای پیش مسطور
 بهانا تا بدو را این خوش اقبال
 درین مدت ز راه مسربانی
 کمر در کار چون زنار بستند
 جهان در اختیار را جگان بود
 شده بیدار ناگه بخت کشمیر
 بنایش بود مرد نیک انجام
 رُخ او مظهر نور الهی
 لبش دوزخ زهر در دهی هفت
 که در کشمیر از تاسید باری
 ز نیش چیدن صاحب لوا آیند

جمل فرسخ بطول مسیت در عرض
 پیر از سر صنوبر بسید و شمشاد
 سخن زمین مان رود در حکم رانی
 تسلط یافت بر ملک کشمیر
 ز دایجا کو چن شیدی بگردون
 بجز خالے بنوک خامانیست
 که نام را جگی از دے بتیست
 رپوده گوے از گود ز دیوان
 که راسه او بر ایان بود بے ریو
 که آبے رفته باز آرد در جو
 که از روز یکشد کشمیر معمور
 چهار الف مت و کسری بر صول
 همه دادند و او حکم رانی
 و لے زمین باغ آخربار بستند
 فلک در انتظار خوابگان بود
 که گشتن ملک پست کشمیر
 ز اولاد سلاطین تور شہ نام
 دل او گنج اسرار کماهی
 در آشنای گهر نشن چنین گفت
 کند شهمیر روزے شهر یاری
 بفراوان ازل فسر زو آیند

| | |
|--|---|
| <p>چو بشنید این سخن شهسیر دلشاد
بامید ظهور آن کرامت
بدوران رتن جو شد درودش
گرفته نیست رفته اقتدار او</p> | <p>در آید اندرین ملک خدا داد
بخشاک بار موله که اقامت
که جایش داد و جاگیری نزدش
سپه سالار شد انجام کار او</p> |
| <p>تا آخرت دنیا و آخرت جهان و آخرت شهریان و حکومت یافتن تن جو و پیمان شدن آن</p> | |
| <p>کنون تفصیل این اجمال بشنو
چو مردم زشت خوئی پیشه کردند
وایت از جهان رفت و امانت
ز انجم مهر و از مردم وفارت
نه مری مانده و نه مری باقی
بنا که نیست نه جوی زو بگو نام
سسته بکار بی لقیب و القدر خانش
نیز گسبان را و لا و صد لاکه
دوان اندر ره کابستر ترک تا حیات
همه خون تشنه و خو بخوار و خاک
و نه کان نوح و نه سر و نه دوش
منادی بهر قتل غام کردند
رسیده شهر یار و شهریان هم
نشد تنها تنی از شهریان شهر
ز وند آتش بخان و خانانها</p> | <p>بر غیبت قال بشنو حال بشنو
بخوئی زشت محکم ریشه کردند
و ناست گشت راجع هم خیانت
جفا از دیده و از دل صفا رفت
که نازل شد بلائی آسمانی
که هم ذوالقدر خانش خواند ایام
گو ذوالقدر بیل ذوالقدر خانش
بکشیر شش همی خوانند زو و بگو
نه بیم از راه یاریک و نه تاریک
همه خون ریز خون آشام و بیایک
دوان ای هر طرف دریا به خون شد
بجای باده خون در جام کردند
بریده رنگ و بریده مرغ جان هم
که آب از شهر رفت و ماهی از هنر
بکین بر جاسی ماند و نه مکاهنا</p> |

بنام که باقی این حکایت است تا آخرت تا آخرت تا آخرت تا آخرت

نہ قصرے ماند بر جاو نہ جبرے
 بناے راجا آن سیل نگذاشت
 بغیر از ذکر حفت و حرف طاقے
 نہ صاحب خانہ دُنے خانہ ماند
 غلاے غلہ صاحب غلہ را سوخت
 شد از بس قحط آخر کار شان تنگ
 ہم آمد بر سر آن فوج سرا
 ندیدہ پوششے جو چشم پوشی
 روان شد آخر آن لشکر کشمیر
 برہ شان برف باریدہ آنقدر ہا
 بجائے آب برف از سر گذشتہ
 نہ کس از دست بُرد و نہ جان بُرد
 نہ گیوے ماند و نہ گاوے نہ خر
 درون برف ہر شے یک یک رفت
 نہ برفت آنکہ برف غیرت است این
 چو در اطراف شایع این خبر گشت
 ز سر آن قحط آبادی گرفتہ
 درین دت کہ گیتی نمود و شد داشت
 بہر مردے کہ بودش رزبانے
 بس از جنگ و جدال دکار و پکار
 ز سر د این بہت ترن جو نام

نہ کسر از دزدے ہیج کسرے
 بغیر از آسمان کا نہم خط داشت
 نمادہ زیر این نہ طاق طاقے
 نہ دام و دود نہ دام و دانہ ماند
 نہ تنہا غلہ گوئی گلہ را سوخت
 کہ ہر یک بر شکم بست کیا تنگ
 کہ ہر یک شد گر یزان ہجو گرما
 خور دہ جس نہ غم پیودہ کوشی
 چو سیلے کا یاد از بالا سوزیر
 کہ شد سد و دہر سو ز بگذر ہا
 نہ از سر بل ز کوہ و در گذشتہ
 نہ خس زان و رطہ خور ہر کران برد
 نہ اشتر ماند و نہ استر نہ بستر
 تنگ شد ہر چہ در کان تنگ رفت
 معاذا اللہ مقام عبرت است این
 یکے از صد بسوے شہر برگشت
 شدہ محمور آخر رفتہ رفتہ
 سر صاحب کلا ہی ہر یک افزاشت
 بجائے خویش آمد حکم رائے
 پس از آویر ویزد گشت و کشار
 حکومت یافت از تاسید ایام

| | |
|---|---|
| <p>بهدش بنزد و ترم هر زمین شد
 بکیش خویش چون بیایستی
 ز تائید خدا ناگاه اینجا
 طلب داد دل جو یلعه اوداد
 گرده اندر گرده انخاص عام
 به نصفت رونق ایام از ویافت</p> | <p>ز فیض خار خوش هم یاسین شد
 دس می داشت میل حق پستی
 رسید از راه بلبل شاه اینجا
 بگل گوئی که بلبل رنگ بوداد
 مشرق گشته از تشریف اسلام
 بکشمیر ابتدا اسلام از ویافت</p> |
| <p>پس از وے کوته بین آن همراو
 بچشم نیک مردان گر چزن بود
 بهار گلشن کشمیر رویش
 سر سودابه سودایش بسر داشت
 اگر شیرین کس پرورده او
 نکرده کوته بین آننگ خمیر
 سر صید هماره داشت شهباز
 پیامش داد تا با خود کند جفت
 که داند تا چه بازی آرد آفاق
 چو روز که خدائی را شب آمد
 عروس حمله امیر شهمیر
 ز غیرت پهلوی خود را درید او
 که لعل خاتم دما دی این بس</p> | <p>نهاد بر سر خود افسر او
 دس هم رانے زن هم تیغ زن بود
 خن یک خوشه چین چین پوش
 لب ز شتاب از لعلش نکر داشت
 و گر پر دیز ادسے بنده او
 بام آورد شهبازے چو شهمیر
 که کردے در هولے شوق پرواز
 چو بنفت او بصد کره پذیرفت
 که گوید تا چه زاید جفت یا طاق
 بهو طے در عروج کو کب آمد
 در نیگشت هم آغوش ششیر
 حکم از اندرون بیرون کشید او
 نثار بزم عیش و شادی این بس</p> |

| | |
|---|---|
| <p>ترنج و تنیخ رنگین کرد سودا
 ازین اندوه شد شمشیر غناک
 چو رفت از چنگ شهبازان کبوتر
 بدام افتاده نخیبر رسید آه
 دران هنگام یاد آمد بشمشیر
 سخن کوتاه بر در دست و بازو
 نگارش چون نگار از دست رفته
 چو از انوار فیضش روز شد شب
 ز بهجت هفت صد بود و چهل هفت
 پس از وے شد جهان افروز خوشید
 چو از دار جهان او رخت بسته</p> | <p>درین سودا بود سود زلیحنا
 گر بیان چاک گشت و هم چاک چاک
 بخون خود سوز چنگ کند ترا
 چو رنگ از چهره عاشق پرید آه
 کلام جد که بود آن حکم تقدیر
 بملک و ملکیت او یافت قابو
 عروس ملکیت در بر گرفت
 بسلطان شمس وین آمد لقب
 که از باغ جهان سوئے جهان رفت
 رخ سلطان علاء الدین جمشید
 بجائے او شهاب الدین نشسته</p> |
| <p>حکامه سلطان شهاب الدین بن هندستان بن خاندان سلطنت خاندان ایشیا</p> | |
| <p>شهابی بود او بهر شیاطین
 بنوعی ربط و ضبط ملکیت کرد
 چو فارغ از نظام ملک خود گشت
 پس به تنخیر هندستان چو کیوان
 زیبایان گشت پراز کوه بامون
 بدیاری آن دم از مرتابهای
 دو لشکر از دو جانب چون آویخت
 شد آخر صلح بر تسدید این سر</p> | <p>فروزان آفتاب به در سلطانین
 که از شایان پیشین هم سبق برد
 فراهم کرد و شکر و شربت در وقت
 برون آمد زایوان شد بمیدان
 روان آن کوها مانند گردون
 ز دندری نوبت فیروز شاهای
 دو بجز آتشین گوید آریخت
 که سلطان را بود سر هند سرحد</p> |

| | |
|---|--|
| <p> بسرعت موکب او بعد ازین کار
 دے کاو رہو باغ برین شد
 باوج علم و دانش بود ماه او
 سپس سلطان سکندر بت شکن بود
 بے دیرانه شد بتخانه از دے
 جگر خون احتسابش کر دے را
 شکسته آن همه آلات چون لات
 ز ساز برگ نسیم او بشمیر
 نه تنهانی در اینجا بے نوا بود
 چو از تاراج تیمور را د خبر یافت
 فروغ دیده زمین العابدین را
 روان فرمود موکب تیز راندا
 بدین عجز و نیاز و این موارا
 چو زمین العابدین تاج نگین یافت
 بدین سان چندین ازاری بخت
 در ایشان بود با صد عز و اقبال
 پسین شان که نازک شاه نام است </p> | <p> بسوے مرکز آب همچو پر کار
 مدار دین دنیا قطب دین شد
 بقی شعر و شعری و دستگاه او
 که از آئینه دین رنگ بر دوو
 بے دیرانه طاغیانه از دے
 فتاده عقد ها در کار نے را
 که دسان شد ہی سرزین خیالات
 نمانده بینوای حشر مزامیر
 شکست شیشه هم بے صدا بود
 که بر افواج هندستان ظفر یافت
 که وارث بود او تاج و گین را
 رسید و پیشکشها هم رساندا
 سکندر یافته خلعت ز دارا
 جهانی زینت از دنیا و دین یافت
 یکے بعد از دیگر شد صاحب تخت
 مقرر سلطنت پیش از دو صد سال
 بذاتش سلطنت را اختتام است </p> |
|---|--|

بیان حکومت قوم چک

| | |
|--|---|
| <p> چکان ہم چار و چل سال از پشان
 بقوت قوم چک ضرب المثل بود </p> | <p> حکومت کرده با صد شوکت و شان
 دل شان در دیر می بے بدل بود </p> |
|--|---|

بود لنگر چک از اجداد ایشان
 ز ملک خویش رخت اینجا کشید او
 بسک چاکران بعد از وفاتش
 شده با خاندان شاهی اکثر
 هر آنگس گشت فائز بر نیابت
 قرابت باعث اجلال ثمان بود
 بنام کرده قصور خسروانه
 نجس روداد چون این دولت نو
 مسلط گشته بیرون در دن را
 چو غاز می چک بلند آوازه آمد
 بسال نه صد و شصت و دو و آخر
 بهمداد از پالغری که روداد
 عقاب آساز راه تیسر بالی
 بر اے دفع او غازی کمر بست
 هزار و نفت صد کس از اسیر او
 علی شته گشت چون صاحب بر آن
 بظاهر خواستار خست او
 دله چون بود او بینا و دانا
 بنامش سکه زد بر نقره و زر
 پی عقد سلیم آن شاهزاده
 سفیران پیش اکبر باز گشتند

سر و سر و فرزاد ایشان
 بهمد مهندس الدین رسید او
 گرفته قدر و قیمت ذریاتش
 بتقریب رضاعت شیر و شکر
 مقرب شد بتقریب قرابت
 که دختر اختر اقبال ثمان بود
 که آمد خانه شان خسروانه
 بدین علت شده خود خسرو
 بنمازم ارتباط کاف و دون
 ز دولت بر رخ او غازه آمد
 سر از آمد و شد صاحب فیر
 هایون بادش از بام افتاد
 بغوچه آمد اینجا بوالمعالی
 ز جاجست نشست و نشست شکست
 بکشتن داد بعد از دار گیر
 رسیدند از بر اکبر سفیران
 بیاطن رازجوی اختیر او
 ز دانهنگ سمعنا و اطعنا
 بنامش خطبه خواند الله اکبر
 پری زود دختر خود نیز داده
 بساز مملکت و ساز گشتند

چو گوهر شاه آمد گوهرین تاج
 بعدل و بذل طبعش بود اهل
 و لے یوسف که بود در ازخوان
 بسوے اکبر آورد و التجا او
 پس از یکسال از ان نگاه برگشت
 شده بے جنگ گوهر شاه مضطر
 ز دستش چشم زخمی تازه دید او
 کسے کش روز و شب خورشید میدید
 دور و شن اختر او بے ضیاء شد
 جانے تمینیت خوان باز آمد
 عزیز مصر و ماه مصر گشت او
 بنای و نوش شد گنجید اهل
 رسید از در گه اکبر سفیرے
 که کردی حق نعمت را فراموش
 نه حال خویش چیزے عرضه دادی
 فتاد از لرزه جانفش در طلاطم
 دل او سوے اکبر داشته میل
 که تا جان بهت و ترن جانفشانیم
 پس او یعقوب فرزند کلین را
 فرستاد از برائے عذر خواهی
 رسید از راه چون در بارگاه او

نمانده هیچ کس در شهر محتاج
 بعد خوش عاقل بود و باذل
 محابا داشته از کین گرگان
 که شد صاحب لوا از بس و لاد
 بقصد گاه با سپاه برگشت
 شکسته قیمت گوهر جو گوهر
 گرفت و میل در پیش کشید او
 بچشم خویش آن روز سیه دید
 دو کتا گوهر او بے صفا شد
 که یوسف سوئے کنعان باز آمد
 سرافراز کلاه مصر گشت او
 که از در بار اکبر گشت غافل
 رسانیدش پیام دار و گیرے
 که گشتی در ادای فکر خاموش
 نه سر بر آستان ما نهادی
 تو گوئی کرد یوسف خویش را گم
 و لے مانع بر رفتن گشت سخیل
 ز ملک خود مخالف را برانیم
 فرمود ان پیشکشائے گران را
 بسوے بادگاه بادشاهی
 رساند ان پیشکشائیں شاه او

| | |
|--------------------------------|-------------------------------|
| خودش را حاضر خدمت ندیده | شہ از بس خشم رود ہم کشیده |
| دے کہ چہ رایات پر نور | منور شد فضاے ملک لاہور |
| سپاہے شہردان بر ملک کشمیر | سپاہے دژ کشاد مملکت گیر |
| سپاہے بودیں محکم اسامش | سپاہے لار شد بھگوان داسش |
| ازین احوال شد یعقوب آگاہ | کہ نازل شد عتاب از عقبہ شاہ |
| برعت گشت از ان روزے گردان | رسید اندر وطن چون گرد گردان |
| پدر طعن سلامت بر پسر زد | کہ این سرتابی از دے گشت سرزد |
| طاعت کرد پیش از پیش اورا | براند آخر ز پیش خویش اورا |
| وے میداد او بر جنگ ترغیب | سپہ آراست با ترتیب سرتیب |
| منادی زدند یا آئیہا القوم | کہ قوموا للقیام الحرب الیوم |
| بہم بر زد وصف از زیست یوس | بہم تال دو کف بہنگام افوس |
| دو کہ از ہر دو سو بہم دگر خورد | سران ہر دو میان شد پاؤں خورد |
| چکا چاکے ز شمشیر چکان خاست | کہ از ہر سوے برے خوچکان خاست |
| ز بہیم ضربت البرز گردان | فلک بر خوشین چون گرد گردان |
| زہیں دستک شد از جنگ یوسف | نکر دہ پاس نام و تنگ یوسف |
| با تواج محل خود را دزدانداخت | بایشان ساخت اما ملک باخت |
| وے یعقوب بر جانان چون کوہ | بہ تنہا می زدے خود را با بنوہ |
| فلک گفتش کہ تیغ بر تو ساست | کہ واس مزرع بھگوانی ساست |
| رودار جزو ہر جانب کہ بے رویو | بگوانست او بچون گاؤں بھگویو |
| جہان زیر و زبر ہنگام کین شد | زمین گردون شد گردون مین شد |
| ز راو بہیم پابلی ستوران | خزید شکیل در سوراخ موران |

| | |
|---|---|
| <p>زبس شود سلخو ران خون خوار
خوش خون بگر و آب نایاب
ببخیر لطن پیلان می دریدند
سپاه خط کوه و در گرفت
افواج مثل افتاد مثل
ستیزان فوج و نبال گزینان
سپه سالار ناکه پوش در باخت
ازان دادی چونخت خوش گشت
ازان در بند با حیدر سے برآمد
فریب از جانب اخوان نبوده
رسانیدش بدرگاه جلالیت
چو افواج مثل را کر و مغلوب
ولیکن بود بد وضع دج اخلاق
بزرگان در زانوش رنج دیدند
زبس داد جنای دج و بیداد
ز خوش شد جانے لاجگر خون
چنین نادیدنی با دیده از دے</p> | <p>شده هر چشمه سار اینجا ملک سار
بجای خوی ز تنار بخت خواب
بجای تیل آتش می کشیدند
که هر جو قیمت جو هر گرفت
تجل ماند و نئے تاب و تحمل
اگر زان آب و بر خاک ریزان
که طرح صلح با یعقوب انداخت
که با آن ریش و نش و انش گشت
که در دوش با پائے خود در آمد
بها ناگزید یوسف را ربوده
کند فی الجمله تارفع خجالت
شد این جاستقل بالذات یعقوب
کج خلقی شده مشهور آفاق
بجای گل بردش خار چیدند
تضایا گشت قاضی را بیداد
بگر خون گشت خون آید به یرون
ول هر کس شده رنجیده از دے</p> |
| <p>بسمان علم یعقوب گنائی
نقیصه و منطقی نحوی و صرنی</p> | <p>که شیخ وقت بود از پار سائی
مجن را حیدر می شور و صرنی</p> |

شکر و ستایش از کس باو شاه تیر کجاست شریخ یعقوب صرنی کشته و زانو زدن این ملک بخت خیر

ادیبے جامع معقول و منقول
 از علم فقه و دینیات تفسیر
 بفتح شعر از شیرین زبانی
 جواب پنج گنج گنجوی نیر
 مؤلف را که مشکین دودہ باشد
 روانش شاد باد از رحمت حق
 جنای رفت چون از حکم حکام
 شد او آگہ ز حال سینہ ریشام
 بر اکبر بحسب از اکابر
 حرکت گشت بر تخیل کشمیر
 دعا برسد عاکر و دواشارت
 شدہ حالی بدرگاہ خلافت
 پس از تصمیم غمی اندرین کار
 انگیزند از رعایا بنده و داه
 ز بند بندگی آزاد باشند
 ز هر تکلیف فارغ بال باشند
 چو طے شد دفتر آن عهد و میثاق
 امیر البحر قسّم خان سرتیب
 سپہ مشرکہ را از درگاہ شاه
 دے یعقوب چون آگہ از آن شد
 سپاہ دے کہ از دے بود دیگر

اریبے واقف معروف و مجهول
 چه دفتر با کمالش کرد تحریر
 نقب گشته با جامی ثنائی
 رستم منور بود با کمال گهر سیر
 نیای ماری زین دودہ باشد
 ورمود از من قبول از حضرت حق
 بجان شهربان و شهر مادام
 بدر و آمد دلش از آہ ایشان
 شکایت پیش بر دوازده جابر
 مؤید شد بہ تدبیر و تقدیر
 جبارت داد و بر نصرت بشارت
 کہ رفتہ و الیش را جلالت
 اگر فتنہ شیخ عہد از اہل دربار
 کہ ہمت از بندگان خاص درگاہ
 چو سر و آزاد و ہم نشا و باشند
 بجز شرعی کہ خاص از بہر آنند
 بحکم بندگان شاہ آفاق
 سپاہ وادشان بانظم و ترتیب
 دعاے شیخ و ہم خود شیخ ہمراہ
 سبک از جای با فوج گران شد
 ز دست اختیارش رفت چون تیر

یہ تھا فوج از و چون بخت برگشت
 زمینان رفت بے ماتے و بے گشت
 چگویم اینکہ بازی پیش برداو
 دران دادی چو دریا موج و موج
 نشد کس سدا و او شکر جم
 گذشته مدتے در جنگ پیکار
 و لے یعقوب باز از کوه و دامون
 شنید از بس خبر بے مکر
 برسم ایثار از ره در آمد
 چو بوسے پیر بن یعقوب دریافت
 بسر رکش اکبر سر بکفت شد
 معین گشته اصحاب و رایست
 چون رخ از نظام کوه و درگشت
 وزان هنگام با صد کامرانی
 و لے تا عهد نورالدین جهانگیر
 سلخوڑے بہر سو شور شے کرد
 کماندارے بہر کمن کمن گیر
 نہ از تدبیر کارے میکشودے
 ظہور امر مر زیادگار است
 گردہ کو چشمان سیہ بخت
 خرد جے کردہ مانند خوارج

ق

کہ گوئی بخت تخت و زنت برگشت
 سرش شکست بے شک و بے بخت
 بود این بس کہ جان خویش برداو
 رسید از ہند پیہم فوج بر فوج
 بود سال در دوش خیم مقدم
 بنانہ فوج شاہی گاہ پیکار
 بہ شہر و شہریان آور و خون
 بت آگہ خود جلال الدین اکبر
 مراد حلق گوئی در بر آمد
 دوش نورے چشم ابصر یافت
 کہ از پاپوس اشرف با شرف شد
 برائے نظم و نسق آن ولایت
 از بیجا رایت اقبال برگشت
 شدہ این ملک ملک گور گانی
 ندیدہ نظم و نسق تام کشمیر
 سپہدارے بہر کو یورشے کرد
 زمیندارے بہر کمن زمین گیر
 نہ از شمشیر فتح الباب بودے
 کہ گوئی حیرت افزایا و گارست
 بر دوزخش نشا وہ بخت
 بتوج عارج اوج معارج

| | |
|--|--|
| <p>بتائید حد را ریای شاهای
 رشک از سه جانب گشت مامور
 رسید این غلغلش آنکه در گوش
 چنان از چشم مردم رو نهفته
 دله جمع ز بنگاهش اثر یافت
 سرش بریده و جلای آرد
 هم سر سری بود آنکه سر شد
 امیر البحر از فرمان اثر گرفت
 به تو دلی ز ایوان جلالت
 دران ایام گرد که ماران
 پس از تخریب این کا باقبال</p> | <p>بچه گلگشت این سو بود راهی
 که گوران را رسانده در گور
 ز بهیبت گشت چون نخواستن پوش
 که گوئی یادگار از یاد فرست
 براه آن اثر بشتانت دریافت
 بیای مرکب شاهیش آرد
 نصیب بندگان نسیج و ظفر شد
 به تشریف نظامت شد مشرف
 امور نظم مالی شد حوالمست
 فصولی شد بنا چون کوهساران
 جهان بنیان بود اکبر بنده سال</p> |
|--|--|

گلگشت جهان گیر گلزمین کشمیر سیان عهد شاه جهان عالم گیر

| | |
|--|---|
| <p>چو اکبر از جهان آمد کران گیر
 شمار یک هزار و بست و نه بود
 بس از باغ دروغ آباد کرد او
 بر نوبت بود هر عصر بهشته
 سور کشمیر آمد بهفت یار او
 فرج بخش آنکه از دایه یار گارست
 فلک را بر بنایش اعتماد است
 چو خان اعتماد از بس جلالت</p> | <p>زوه کوس جهان بینی جهان گیر
 که شاه این گلزمین رونق افزود
 بس از قصر و جسر ایجاد کرد او
 که باقی نیست زان سنگ و خشت
 که شد هر هفت از نقش و نگار او
 کس نقشه از ان نقش و نگارست
 که او بالذات خود ذات العبادست
 نظامت یافته بعد از ارادت</p> |
|--|---|

| | |
|---|---|
| <p>زرا ہے باپا ہے کن کوچ او
 بناے دین دولت گوی اندخت
 چکانرا چون چکا دک صید میکرد
 بہر جاے کہ فردے یافت از چک
 ازان ہنگامہ و ہنگام آن قوم
 کشیدہ گردن از زرین جائل
 ہوائے سلطنت از سر بدر شد
 باہنگ چکا دک و عینم چاک
 چو شد شاہ جهان ماہ جہان بان
 ندیدہ در رعایا حمل برداشت
 بسر واری گذشت از سر دختی
 بہمش جملہ ممنوعات شرعی
 بگلک تیغ در خیر تہیت
 چو دشت دست اعدا را قلم کرد</p> | <p>کلید آمد پے نستج تہوج او
 کہ آن جامہ جامع بنا ساخت
 گئے می کشت گاہے قید میکرد
 چو حرف باطلش میکردے او حک
 شدہ نابود و مفقود است الیوم
 بنگالی شدہ زان روز مائل
 کہ ہر یک چون گدایان در بد شد
 ننالہ کس بجستہ کیک و چکا دک
 مظفر نظامت شد ظفر خان
 رسوم اعتقادی جملہ برداشت
 نہاش شد ثرور نیک بختی
 شدہ مرفوع اصلی تا بفرعی
 نوشت او یک قلم تفسیر تہیت
 نوید نستج سوے شہر رقم کرد</p> |
| <p>بیان تہیت عالمگیر سوچے کے کشمیر</p> | |
| <p>ہزارا ز ہجرت وسہ لود و ہقاد
 چو شد رایا نستج آیات خرو
 ز کو ہے باشکو ہے پیل گشت
 جہانے یک بیک پایا ل گردید
 ز حیرت خیر گشت چشم تبسم</p> | <p>ز عالمگیر شد این خطہ آباد
 ز نزدیک سے آباد رہو
 بحکم جند رگوئی نیل برگشت
 ہانا کو ہے از کو ہے بسلطید
 کہ آن روز سیہ دیدند مردم</p> |

| | |
|--|--|
| <p>پرس از بیگان شاهای و شاه
ز کج بازی گردون کے بجا شست
در بخ از دست برود و رایتام
چه جائے پائمال مزرع کشت
بلائے بودکان ناگزیر آرد
رسیده از ره رنج و طاقت
ازین ره موبک شاهای ز راهے
بهر دش هر کیے اینجا غنی بود</p> | <p>که از ماهی رسید این فتنه تا ماه
که در اندیشه های پیل باقت
که برد آرام اندل هم دل آرام
که امید و امل شد ماتمیر کشت
کسے مرد و کسے زان عرصه جان برد
خبارے تا بدامان جلالت
از اینجا شد روان بعد از سه ماهے
از ان انمود چه ملا غنی بود</p> |
|--|--|

بیان زمان محمد شاه باو شاه

| | |
|--|--|
| <p>بود در آن محمد شش ز تقدیر
یکے از اهل منصب محتوی خان
پے ابرائے آن احکام اسلام
باحمد خان بعد تاکید اصرار
منادی کرد که بنهند دسار
بناشد بر سر زین جائے ایشان
برسم قشق کس صندل نمالد
رواج ترک صندل عین شرشد
بفرق بر کسے دستار دیدند
ز بند و هر که دیدند سوارش
چنان رسید طفلان لعل کوش</p> | <p>نیابت یافت احمد خان کبشمر
که بود از عمده جاگیر داران
که ذمی را بود بر ذمه مادام
محرک گشت دامنش یافت اصدار
نه بند و نه بکس دستار بر سر
پوشد کفش چرمین پائے ایشان
نمالد تا زور دسار نمالد
صدورش باعث صد در و شرشد
کشادند و گردون در کشیدند
کشیدند سے بخاک رگزارش
که کرده نئے سواری را قراوش</p> |
|--|--|

جهانے شدت و بالادراین کار
 نگویم هر یکے دستار بگذاشت
 بیک سوهند دان هنگامه آرا
 گسته سجم و زنا پیوند
 بلند آوازه شد تکبیر چون کوس
 بیاشد فتنه ناگاه اینجا
 با دایزش هیشا هر یکے شد
 عوام ابنوه کالانعام گشتند
 زود آتش ببر زن بهر کوس
 ز برقی فتنه هر سو خاها سوخت
 گر و بی طالبان علم و بی علم
 موافق با فساد الفتنه چند
 بسنگ خشت و شست و خسته چوب
 همه خون نشنه و بی آب و دانه
 زمین از خون مردم لاله گشت
 بهندی هندوان در دست بازی
 زبس برانم مزاج برهن بود
 بحرأت و سگاو همنی داشت
 پس احمد حاج صاحب نصفت و داد
 رسیده لشکر ناظم ز و نبال
 ز دایم حلقه چون گرد آبان فوج

بر کفش و ته پا بود دستار
 سر صاحب کلاه گوی از داشت
 مسلمان کرده یک سو خشم بر پا
 کشاد از سجدت چنان هر بند
 حریف صور آمد شور نا قوس
 بر آمد گردے از هر راه اینجا
 که نفع و ضرر و خیر و شر یکے شد
 بلائے جان خاص و عام گشتند
 شده هر یکے آتشین جوس
 نه تنها خاها پر دانه سوخت
 همه بی شرم و بی آرم بی علم
 مخالف از عناد آشفته چند
 کشاده هر یکے دست زد و کوب
 سرهند و شمرده هند دانه
 چو داغ لاله هند و غرق خون گشت
 بتازی ترکمان در ترک تازی
 با دایزش حریف اهرمن بود
 بکف از سنگ گرد دهنی داشت
 پئے تنبیه شان فوج فرستاد
 مال آن همه بیوده اعمال
 درآمد شهر همچون بحر در موج

برآمد هر يكی از کوی دبر زن
 چنان از باها شد رنگ باران
 خردی از پئے اخراج کردند
 بنود از غارت اسواں بهبود
 ز تها بر جهان بیدادی رفت
 ز بیدردی چنان سر می بریدند
 چه خونها ریخت از جنگال زندان
 گذشته رنگ رزاز رنگ سازی
 خیال خام گر طبّاح می بخت
 بگری کله را بر کله میسزد
 نمی گویم که خوان سالار بود او
 یکے گشت دیگر رنگ می زد
 سوختا طگر مردی ره آورد
 بر اے جنگ چون آهنگ میکرد
 بنخون هر که خشم سوزن آن خست
 بنود از فتنه خالی یک سر کوه
 اگر شد کارگاه شال برهم
 کمان خلیشتن حلاج بردوش
 کسے تیرد کسے شمشیری زد
 چو شد آن حکم جاری از جبارت
 خلافت راے اهل الارے چون بود

تبر زن تیغ زن هر مرد و هر زن
 که گوئی رفت از جا کوهساران
 جهان تاراج و دانش باج کردند
 تو گوئی کج خردندان سنگ بود
 که مشت خاک نشان بر باد می رفت
 که خرمای ترے از نخل چیدند
 چه سرا گشت قوت تپک زندان
 بنخون غلق کرده دست بازی
 بزرگ میوه آن بر شاخ می بخت
 نه بر یک کله بر صد کله میسزد
 که مرد هفت خوان در کار بود او
 مفتی که دن و گنجک می زد
 بجای پیرهن از کسے کفن برد
 بسوزن رخنها و سنگ میکرد
 مژده برهم زد و خشم از جهان خست
 نهاد از شال و شالی یک سر کوه
 چه پیشم از خایه زندان شود کم
 که کوه مغز با چون پنبه منقوش
 سوزن نرسره کبیری زد
 بنوده از جبارت بر خسارت
 جنون بود و جنون بود و جنون بود

| | |
|---|--|
| فرہم گشتہ ہر کان عدالت
طلب شد محتوی خان ہم بافون
دے خود را بجلت از میان برو
برون چون گشت از نگاش خانہ
چون ز تار آن گزیدہ از ہم گسستند
سخن سبجان کہ سال دہ شمارند
ز غفلت محتوی خان با خبر شد
ندادش کس رہ از بیگانہ خویش
کشیدہ روز ہر سودل گرفتہ
روان خون گشت از نہر نہ چون آب
بستش استخوانے بچو دیوان
برائے لشکرے تیر و کمان بس | بکناش اندر ایوان عدالت
رسید و دید کار خود و دیگرگون
نہ خود را از میان بروا کہ جان برو
گرفتندش گر و پیہ در میانہ
بجائے بٹ شکن سر شکستند
شکست کا فرمان ماسش نکازند
ز جائے خود بر آمد در بدر شد
خدایش خانہ خود و خانہ خویش
در دن مسجدے منزل گرفتہ
تو گوئی عید قربان بود و قصاب
چو گر ز گاؤ سرد در دست گیوان
شکست ہند و انرا استخوان بس |
|---|--|

رَسِيدَن سَيْفُ الدِّلَّةِ اِنَّهٗ لَا يُوْبَالِيْجَاوُ وُزَرَ كَرَنِ اِنْ اَخْصَمَتْ وُيْجَاوُ

| | |
|---|---|
| سخن کو تہ کشید این قتنہ چون طول
عبید اللہ خان آن بندہ خاص
نبرد اد نیز کارے پیش اینجا
کہ در دوران سرد و جگر خاست
میان شیعہ دوستی نزاعی
تضار محتوی خان شد و دران در
ز خون او گل دیگر مشکفتہ | شہ احمد خان دران نہ کام منزل
بدین خدمت شدہ مخصوص الخلاص
خلل شد بیشتر از پیش اینجا
ز راہ ہوا گر گرفتہ و گرجا خاست
فتاد و کر و کلیف صدا عی
زدست و شہمان مقتول فی الفور
کہ شد بیدار گوئی خون خفستہ |
|---|---|

| | |
|---|---|
| <p>بقشاش شیعه را کردند بنام
 که سیف الدوله با فوجی زلاهور
 زمین از مقدم او گشت گلشن
 جهان روشن شد از تیرگی رفت
 ره دستار بستن باز شد باز
 ز داغ نقشه هر یک ره جبین شد
 بهر سر شد حواله کشش و دستار
 بود انی هنوز آباد گشتند
 ز بس اوداد و ادب و دوداد</p> | <p>که صبح عیش شان شد تیر چون شام
 رسید گشت طلوع از افق هور
 شب تاریک آمد روز روشن
 ز چشم مردان آن خیرگی رفت
 بدستار آمد هندی سرافراز
 جبین را گویی آن نقش نگین شد
 بهر سر و رعایت اسب و رهاوار
 شد اید بر طرف شد تا گشتند
 خلایق شاد گشت و ملک آباد</p> |
|---|---|

بیان باریابی خویش بر بار پذیرند پیوسته گمارا چشمتیر

| | |
|--|--|
| <p>بود و اراکے کشمیر اندرین عهد
 شدم روزی ز لطف بیکباش
 شد از هر در که لعل او در نشان
 که از اخبار هندستان خبر جست
 سخنها و استان در داستان رفت
 ز نصفت گسری کارشن بازست
 بهوشش تو تے دوران گرفته
 دلش بیدار و چشمش خوابست</p> | <p>فریدون اقمه اراکے آسمان آمد
 سرافراز زمین بوس بیکباش
 عرق کرد از خجالت ابرو پیمان
 که از آثار این بستان اثر جست
 ز عهد حال و عهد باستان رفت
 که ساز و دوش گیتی نوازست
 که نیا آنگشت بر دلمان گرفته
 بهمان آباد و کان از دے خرابست</p> |
|--|--|

خوشا باغی و خرم گلزمینش
 که با شد باغبانے انجمنش

اختتام گلگشت این بوستان در جوع هندوستان

رهم بنا که خواهم رفت از خویش
 روم تا هند زیر سایه گل
 که دل با هر گل پیوند دارد
 قدم در راه چشم بر قفا هست
 بحرمانی که آدم از جهان رفت
 ازین گلزار تا برون نیایم
 زنده و سستی و گیر دامن من
 ولیکن مانع این اندوه باشد
 که برگرداندم از راه فی الحال
 که در رفتن ز بهوشی نکوشم
 کشد دیوار پیش رو سپیدار
 کند سرو و صنوبر و لدی با
 دله سوسن و بخت هست خاموش
 گل و نرسین بود و هیاهو همراه
 شده شبدریز من همزنگ گلگون
 نجوشتی هست بهتر زین نواها
 نه چون بلبل فدای گلستانم
 نه از زنگس مرا چشم نگاهی ست
 نه با بلبل سر می دارم نه با گل

بیاساتی ره هندست در پیش
 کنی گریستم از یک ساغر گل
 از این گلستانم پا بند دارد
 از اینجا رفتنم حسرت فرا هست
 ازین گلزار برون میتوان رفت
 ریاضین بر قدم افتد سپایم
 ز هر سوشاخ گل پیرامن من
 نه با من سنگ رویه که باشد
 نسیم نو بهار آید بدنبال
 رباید گشت گلساز بهوشم
 برآیم چون ازین گلزار بیخار
 صبا آید براسه همراهی با
 ز خیری خیر بادی میکشم گوش
 روم چند آنکه این ره گاه و بیگاه
 ز جوش رنگ گل در کوه و دامن
 عزیز این گل فردشتی تا کجا با
 نه مزدور گم نه با غم نانم
 نه از باغم اسید برگ کاوی ست
 نه در دستم سرگیسوئے سنبلی

| | |
|--|---|
| <p> نہ بر خاتم نگینے زمین عقیقم
 نہ اندر دست خارے دمن من
 ہسار غفہ دل تنگ خویشم
 وگر در گریہ ابر نو ہسارم
 ز طوبی او فتادست آشیانم
 ز گل نازک تراست آریہ دامنم
 کہ بوسے گل بود چون دود مارا
 یوسف گلستانم کرد مائل
 سخن گوی سخن دان سخن در
 اجابت چشم در راہ دعا هست
 بہ بحر لطف و ابر رحمت خود
 کہ اور اکس ندیدہ سایہ بخاک
 بفریاد سیران جگر ریش
 بدان سنبیل کہ بر گل حلقہ بستہ
 بطاؤ سے کہ میر قصد مجفل </p> | <p> نہ بر دل بہت داغے از شقیقم
 نہ بر شاخ گلے دارم نشیمن
 گلستان شکست زنگ خویشم
 اگر در خندہ کبک کو ہسارم
 شکست دل ترا دواز فغانم
 نہی سازد بدل گلگشت با غم
 دماغ وصف گل کے بود مارا
 دلے تحریک سعد الدین سائل
 برادر بہت دہم با جان برابر
 ولا ہنگام عرض مدعا هست
 خداوند بحق عظمت خود
 بان خرم نہ سال باغ لولاک
 بمرغان بام افتادہ خویش
 برہ جانے کہ زنگ گل شکستہ
 بر غم گشتہ از مضراب سبل </p> |
|--|---|

بود روزے کہ خوریک نیزہ بالا
دہی زیر لوائے احمد جا

تشریط

الله الله بلبل تا بلبله در خروش است و منبل تا سنبله در جوش چیف است که من
 باین همه جوش و خروش ننالم و باین همه نای و نوش بر خود بنالم چشم بد و دگر گس شمل
 بیدار است و من هنوز در خواب غفلت یوسن صد ز بان دگر قرار است و من خاموش از حیرت
 باد بهاری و بان غنچه را بر کشاده و من همچنان لب بسته - ابر آزاری سراپا بسته نشوداده
 و من همان روئے داشته - ادراک در خان چون نیک بختان دست بدعا برداشته و من
 دست در آستین - اغصان پر بار چون مروان طاعت گذار سر بسجود گذاشته و من بیالین
 سرشودا چون مصلیان با قامت قد و قامت برافراخته - و مرا چون بوتة نقش فانی تن بهتر
 قمری و فاخته چون کبران استقامت قد و قامت بلند ساخته و مرا چون مرغ تصویر نهالی
 در دخاموشی از بر زمین تا ز من از نسیم نانه عطایای سرمدی نغمه بیزست و سپین تاختن
 از نغمه نغمه گلها می محمدی نانه خیز - هر بلبل را از جلال آبی متاله از بر - و هر گل را از فصائل
 رسالت پناهی رساله در بر - اشعار طرث چین خوشنماست مرغ سحر حق سر اید و دیدن کجا
 گوش شنیدن کرا - نغمه مرغ چین وصف رسول زین ما به نغمه چین و ختن نعت حبیب خدا
 الله اکبر اصغر بینوا هم از بزرگیش نوالی و بیکتائیش و توانی میزند خاصه درین ایام
 ز بهت پیام که چنانش بهشت بهشت و دو چارست و روانش را چار جوئے جنت در کنار
 یعنی خست طبع تنوی گلشت کشمیر جنت نیر از مصنف آن خواجه عزیز الدین عزیز که مثال
 بے مثال عزتش بطغرای غزای الله عزیز غالب مجلست و توفیق و قیام عقیدتش تهنائے
 الله مطلوب کل طالب کمال نظمش را تا زگی فردوسی طوسی و ترش را بلند آوازگی کوس
 کاوسی در قلم و سخن شان و شوکت شاهی دارد چنانچه خود در مقطع غزلے منبر موده

| | |
|---|--|
| مستقی از طبعی صاحب عزیز کرد | فیضی که از کلام الهی با رسید |
| <p>یار پسر و خامه اش در چمن سخن پیوسته خرامان و بهار نامه اش همواره درین گلشن گل افشان باد
 حاصل نموده در بایه بوتان بر روی دوستان کثوده ام تا از هر در که در آید و در دیدن کشایند
 انچه گاه و جلوه گاه ندیده اند به بیند و انچه از گل و ریحان در هیچ گلستان نچیده اند بچینند
 هر سو که گذرند بحیرت نگرند و از نگرشش بگذرند پیر این هر کافه که نشین گزینند و نشینند
 و نشین یابند و بامن هر شاخه که در آید و گل از آن بریزند بختی و آستین یابند باره اگر
 بیوه زارے گذرانند پیش از آنکه نظر بر شاخسار افتد ثمرای نور سیده در کنار کام و زبان در
 نیشکر زار افتد چنانچه مصنف خود در قصیده فرماید ۵</p> | |
| گر گلک من خصل طوبی بود | که هر بین خواهی هیت بود
گلے گر بخوای گلستان دهم
در اصل جوئی بدخشان دهم |
| <p>هر جزو دش مجموعه همت باغ نعیم است و هر هفت تراز هفت قلم هر در قی آئینه خوشحال تهریت
 نارنگ خیالی تصویر به صفت صفا خیزی ازان خط و لید است نه رنگ جسمالی تحریر
 کار نامه رنگ و بوست باز نامه مینو بظاہر حکایت از گلستان دروایت از هزار داستان است
 اما بباطن باغ و بهارستان چشم و چراغ حق پرستان ۵</p> | |
| بهار عالم حسن دل جان تازه میدارد | برنگ را با بصورت لب و لباب معنی را |
| <p>هر آئینه هر پیش مرآت جلوه بای سنالعی یا عینک تماشاے بلع کماهی ست
 سواد و بیاضش هم انگاره سایه خورشید ست و هم آئینه احوال اسکن در جمشید هر چند
 قلم اعجاز نقش در شنوی بیضیا و سیفیا نموده در بتن این گلدسته که تازه رنگ بسته
 هم ید طوبی نموده اگر ازان رونق هنگامه سحر سامری شکست ازین آوازه گلزار ابراهیم نشوشت
 السی این مجموعه رنگ و بو حنائی پنجه معنی و تنگامان نزدیک و دور دست و این دستبنو
 تازگی بخش شام حق پرستان هشیار دست باد فقط</p> | |

مختصر تاریخ کشمیر مع دیگر تشریحات

بسیار مثنوی گلگشت کشمیر

جغرافیہ کشمیر مصنفہ خواجہ محمد اعظم دوم

کشمیر در وسط اقلیم چارم واقع شد، عرض سی و سه درجه و پنجاه دقیقه است و طولش از خط استوا سی و پنج درجه و طولش از خالوات یک صد و پنج درجه است بدین وجه کشمیر را در بلاد خراسان شمرده اند این شهر کوہستانی است و محمد و دہجد و داربہ جانب جنوب حصہ کوہستانی باطرات دہلی و جانب شمال حصہ کوہستانی باطرات بدخشان و خراسان و بجانب غرب علائقہ پگلی (مقابلہ است در میان کشمیر و پنجاب) و بجانب شرق تبت و چین واقع است طولش از شرق تا غرب چل فرسخ و عرضش از جنوب تا شمال بہشت فرسخ است زمین زرخیز و دھوار و در کوہسارش ہزار ہا قریہ آباد و صد ہا چشمہائے شیرین جاری در ہر چار سمت گل و گلزار اوید

بنائے کشمیر این صوبہ و وجہ تسمیہ کشمیر

مورخان ہنود و نگارندگان کارخانہ ہست و بودی نویسنده کہ کشمیر موسوم بہ ہستی سر بود ہستی نام زنے بود و سرخوش کلان را می گویند گویا تمام عالم آب بود و در آن دیوے آدم نور جل و یونانی سکونت پذیر بود اطراف و جوارش تباہ و دیران کرد قضا را عابدے کشف نامی کہ در اعتقاد اہل ہنود ہیرہ بر تپا بود و بر کوہ سمبر گذر کرد این ولایت را بر باد و خراب یافت عابد را بعد تفحص دریافت شد کہ دیو مذکور موجب این تباہی است عابد را راجہ آمد و ہزار سال عبادت کرد و دھما دیو بجی از خوشنود شد و پرسید کہ مدعا سے توجہیت عابد گفت کہ دفعیہ جل و یومی خواہم ہما دیو بجی بشن بر تپا را برین ہم فرستاد

آنها متصل مقام باموکه (تصلایت در میان راولپنڈی دسری مگرسی پل از سری نگر) کو ہے راقدرے
ترافیدند ورا ہے پیدا کر مذکہ تمامی سیلاب ازان راہ بیرون رفت و سطح زمین نمودار شد از انجا دیوار گرفتار
کرده ہلاک کردند سیر زد و جہاں عابد بود بدین وجه نام کشف میسر شد و از کثرت استعمال حرف (ن)
ساقط شد کشمیر شہرت یافت و بعد از ان آباد شد، بعض وقائع نگاران بران اعتقاد دارند کہ
بعد از قان روح علی بنیاد علیہ الصلوٰۃ والسلام این واقعہ پیش آمد از اطراف ہندوستان برہمنان آمدند دور
عبادت و ریاضت مشغول شدند و از زیارت آنها این صوبہ آباد شد،

از تاریخ خواجہ حسن شاہ متخلص بہ شعرے

در حالیکہ مومنین و محققین در تشریح احوال زمانہ قدیم قاصر بودند بدین وجه وقائع نگاران کشمیر کتابے
در حالات قدیم این سرزمین تصنیف نمودے آنها کہ تہاے خود را از ابتداے دور کلجگ آغاز کر دهند۔
صاحب نسخ التواریخ می نویسد کہ در ملک کشمیر قبل کلجگ بسیار راجگان گذشتند و بعض مومنین ثابت
کرده اند کہ ہمارا جہ سری را چند کشمیر رائج کرد۔ صاحب میار الاخبار می گوید کہ سکندر و القزین
بر کشمیر درختن و خطا رفتہ بود صاحب قلائد کشمیری نویسد کہ سکندر فلقوس بر اجنات و ہندستان کے کشمیر بسر کرد

اشاعت اسلام در ملک کشمیر

باید دانست کہ اول شخصیکہ در کشمیر اشاعت اسلام کرد حضرت بلبل شاہ صاحب قدس سرہ العزیز بود
اسم مبارکش بیٹے سید عبدالرحمن و بیٹے سید شرف الدین سیکویند وطن شریفش ترکستان است در سال ہفتصد و
ست و پنج کہ زمانہ سلطنت رنجو شاہ بود از ترکستان کشمیر تشریف آورو واقعہ تشریف آوری جناب و تارہ رخ
چنان مینویسد کہ در زمان رنجو شاہ اگرچہ تمام مردم یک ملت کفر و اثنہ لیکن بوجہ تعدد و اختلاف منار ب
ہر یکے مذہبے ملتے جدا گانہ داشت عقیدہ یکے ضد دیگرے بود رنجو شاہ درین امر متردد بود ہر چند
تامل فرمود لیکن سیچ دینے ازادیان این ولایت بظاہرش قبول نیامد شب و روز در شخص تحقیق ادیان مل
می بود و زمانہ ازین غم نمی آسود و آخر دست دعا بدرگاہ خالق برآید داشت و از صدق دل بہت بر حصول
دین توکم و وصول صراط سقیم بگماشت چون سعادت ازلی یار و یاورش بود در دلش رنجید کہ ہر کہ بہنگام اول در

نظرش افتد این طالب صادق بردگراید و از انجانب بلبل شاه صاحب را الهام ربانی رسید که زود بطراض
بکشمیر حاضر شده خود را در نظرش جلوه نماید چون از بستر خاست نظرش بر سمت بلبل جانب دریا افتاد چه بیند
که بزرگه عالی مقدار بر صلاک سنگین بالائے مشرب بالکمال ادب بر قانون سنیتہ مصطفویہ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام نماز با مدا و کمال نیاز ادا فرماید۔

چون این طریق برگزیده پسند خاطرش شد شرف خدمتش دریافت حقیقت دین و آئین پر سید
چون حقیقت و آئین دین و ملت مصطفویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بر وسع روشن ساخت شریعت و طریقت محمدیہ
قبول کرد و مع اہل و عیال خود داخل دائرہ اسلام گردید۔ روز دیگر تمام اراکین سلطنت و اعیان مملکت
و جملہ سرداران فوج و عاتق خلاق گروہ گروہ در گردہ بردست حق پرست آن قدردہ کرام داخل اسلام
گردیدند چنانچہ از هزار ہا ہزار بقدر یک وار کہ قریب دوسن باشند جمع شد و وفات حضرت بلبل شاه
در ۲۴ ہجری واقع شد تاریخ وفات خاص المزار مبارکش متصل شہر بر کنار دریائے بہت۔

تشریحات ثانوی کشمیر

| تشریحات | امساہ | تصحیح |
|--|---------------|-------|
| دریائے جہینکا در حدود پنجاب متعلق کوہستان جہون واقع است۔ | دریائے جہینکا | ۳۸۸ |
| کوہ بانہال از سری گربھ در جنوبی صلا پنجاہ بل ماہین علاقہ شاہ آباد و بانہال
مشہور است بلندی آن نہ ہزار ۳۰۰ فٹ بلند ہے نوشتہ اند | کوہ بانہال | ۳۸۹ |
| پیر پنجال کوہیت از سری گربھ صلا چیل پنج میل در حد و جنوب مغرب
در عرض راہ ہری پور بار تقاع یازدہ ہزار دست فٹ از زمین واقع است، | پیر پنجال | ۳۹۰ |
| خواجہ نور الدین ایشہ بری تاج پٹنہ در پنج پور ہندوستان بطور تجارت رفتہ
ایکے از اسادات متعلق محبت پیدا کرد و موسیٰ مبارک نبوی سلمہ بدادن رقمی بہت
آورد با اتفاق اہل شہر و صوابدید فاضل خان گورنر ظفر کشمیر در باغ صادق خان
بر لب تالاب ول کہ اکنون بحضرت بل دانا شریف شہرت دارد و در عمارت
پادشاہی محفوظ داشتہ شد۔ نشانہ ہی آن نشد دفعہ بدو فیہ متولی کردار ثانی خواجہ | موسے ہارک | ۳۹۱ |

| تشریحات | اسماء | تاریخ |
|--|---------------|-------|
| بلاقی بانڈی اندکروہ می شود | ۳۹۱ | |
| اچھول نام باغیست تعمیر کردہ جاگیر بادشاہ ہندوستان بفاصلہ شش میل از اسلام آباد | چشمہ اچھول | ۳۹۲ |
| واندران باغ چشمہ است موسوم بچشمہ اچھول کہ نہایت سرد و شیرین است | | |
| نام قصبہ است بفاصلہ سی و سہ میل از سری نگر نہایت زرخیز و آباد و دلخواہ آمد و رفت موٹر و لاری و تاکہ وغیرہ | اسلام آباد | " |
| نام محلات شاہی کہ در امیر اکدل واقع اند | شیرگرہ | ۳۹۳ |
| ریشی گیش از سری نگر تقریباً ۴۰ میل مابین پہلگام و امرنا تھ واقع است | ریشیان | " |
| دیگنٹھ بل مشہور است اہل ہندو کشمیری و پنجابی و ہندوستانی ہر سال ہر موقع میلہ امرنا تھ جی و رانجامی روند و جمیت جاتریان کم از دہ ہزار ہی باشند اخیر | | |
| ماہ اگست میلہ مذکور متفر است راہ آمد و رفت از پہلگام دشوار گذار است ، تا پہلگام سلسلہ لاری و موٹر شدہ است | | |
| نام بزرگیت سیکہ از مشہور معروف صوفیائے کرام بود جوہ در ازگی گینوم ہارک | حضرت گیسو داز | ۳۹۴ |
| گیسو و راز مشہور شد | | |
| نام مسجد لیت عظیم الشان کہ سلطان سکندر در ۹۹۴ھ ہجری حسب تحریر حضرت میر محمد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ تعمیر کرد | خانقاہ محلہ | ۳۹۵ |
| نام کوہیت در سری نگر در دن قلعہ ناگر نگر و بر قلعہ آن قلعہ است تعمیر کردہ | کوہ ماران | ۳۹۵ |
| شاہان غلیہ و برین کوہ زیارت گاہ حضرت سلطان العارنین ہم است | | |
| برادر زادہ سلطان سید کاشغری و خالہ زادہ بابر شاہ بود و علوم عقلی و نقلی و شعر و سخن طبعی موزون داشت تاریخ رشیدی از تصنیفات اوست ۱۰ سال حکومت کشمیر گذرانید | میرزا حیدر | ۳۹۶ |
| ذوالقدر خان لقب بہ ذوالجوہ در زمانہ راجہ کشمیر حملہ آورد و قتل عام نمود و در | ذوالجوہ | " |
| مراجعت ہندوستان پنجاب ہزار ہا سپاہ بہ شدت طوفان برف غرق شدند | | |

| تشریحات | اسماء | تاریخ |
|---|------------|-------|
| چشمه ایست موسوم به دیرنگ که از اسلام آباد در ارض کوه بانہال متصل
تصہ دور و شاہ واقع است جہانگیر بادشاہ در سنہ ۱۵۳۳ ہجری برکنہ راہین چشمہ
عمارے ساخت کہ بود جن و خوبی تا این دم یادگار است این چشمہ
منبع دریائے جہلم است، | دیرنگس | ۳۹۷ |
| نام کوہیست کہ برکنہ روڈ واقع است مشہور است کہ تخت حضرت سلیمان
علیہ السلام در انجاے پاحت بر قلہ کوہ جیٹ جاگزین شد ازین وجہ
کشیر را باغ سلیمان و کوہ را تخت سلیمان می گویند | تخت سلیمان | " |
| حضرت سید محمد ہمدانی بہمد سلطان سکندر در سنہ ۱۵۳۳ ہجری زینے خرید کہ عید گاہ
تیسر ساخت مقابل عید گاہ میدانست نہایت وسیع و منبرہ زار باد قات نماز
عیدین از مردمان پریشود و ہمارا جہ صاحب ہمارہ ہم باد قات نماز عیدین
تشریف آوردند | عید گاہ | " |
| در تصہ پاپنور کہ از سرینگر بجانہ جنوب بنامہ چشمہ واقع است زعفران از
قیم اعلیٰ خوشبودار پیدای شود بقدر دوازده میل رقبہ قابل زراعت زعفران است
از قدیم الایام بلکہ بقول اہل ہند ہندو ہسری شینجی بچکوان کاشت آن شدہ است
سلطان زین العابدین (بڈشاہ) بجهت کاشت آن ہمدایر مفید بکار برد کہ
ارتفاع آن بلند شد اکبر شاہ بادشاہ بر موقعہ شگوفہ آن در تصہ پاپنور متوقف
می ماند جہانگیر شاہ و شاہ جہان وغیرہ باغات بے نظیر آباد کردہ و نظارہ زعفران
می کردند در عہد ہمارا جہ بہر سبب ہمدار آدن فی الحال زعفران بصادی ہشت
وہ ہزار روپیہ داخل خزانہ سرکاری شد تجارت آن بقدر بجاہ ہزار ترقی یافت
در زمان موجودہ تجارت آن تا یک لاکھ رسید - | زعفران | " |
| نام نالہ ایست عمیق کہ منبع اوڈل است اندون شہر گذشتہ در دریائے جہلم
داخل می شود چو نکہ نالہ پڑیچ است بدینوجہ نام او موسوم بہ مار شد | نالہ مار | " |

| تشریحات | اسماء | تقریباً |
|--|--------------|---------|
| در یائے بہت از دیر ناگ برآمد در میان شہری گذر و تزیین شہر و دہ بالا شہر
بسیار ہوس بوٹ و کشتیہا براہ این ہر دو جو بار در ڈل وھلم داخل می شوند۔ | در یائے بہت | ۴۰۰ |
| شہر سرنگر بشمال و جنوب بر در یائے جھلم واقع است بران ہفت پلہائے چوبی
براسائے ذیل در مختلف سالہا تعمیر بودند و تا این زمان ذریعہ آمد و رفت جاری است
اول امیر اکدل، و در جانب شمال متصل محلات شاہی کہ آن را امیر خان جوان شیر
در ۹۵۰ ہجری تعمیر کردہ بود۔ | پلہائے سرنگر | ۴۰۱ |
| دوم جبہ کدل، کہ آن را حبیب شاہ در ۹۵۰ ہجری تعمیر کردہ بود
سوم فتح کدل، کہ آن را فتح شاہ در ۹۵۰ ہجری تعمیر کردہ بود
چهارم زنیہ کدل، کہ آن را زین العابدین در ۸۳۱ ہجری تعمیر کردہ بود
پنجم عالی کدل، کہ آن را عالی شاہ در ۸۳۳ ہجری تعمیر کردہ بود
ششم نوا کدل، کہ آن را نور الدین خان در ۱۰۴۴ ہجری تعمیر کردہ بود
ہفتم سفا کدل، کہ آن را سیف الدین خان در ۱۰۸۲ ہجری تعمیر ساختہ | ڈل | " |
| نام جمہلیست وسیع و عمیق متصل شہر در اطراف او باغات و عمارات تعمیر کردہ
شاہان مغلیہ بہتند مثل نشاط باغ، اشالہ باغ، نسیم باغ حضرت بل خیشاہی وغیرہ
بر کنار ڈل سیاحان یورپ و ہندوستان در ہوس بوٹ قیام می کنند آب ڈل
نایت سرد و صاف مثل بوری درخشد۔ باہی گیران شکار باہی بذریعہ نیزہ و دم
می کنند مزارعان کاشت کھنچانہ و بہری بر سطح آب ڈل بکبت می کنند
چشمہ شاہی متصل ڈل اندرون عمارت خوشنماجد و داست | چشمہ شاہی | ۴۰۲ |
| جسلیہ است مثل ڈل ہفاصلہ کسی میل از سری نگر و از بندہ پورہ تا سو پوراست
علی الدوام ہواے تند و تیزی در د۔ | اولر | " |
| جماگیر بادشاہ در ۱۰۲۹ ہجری شاہ لا باغ را متصل ڈل نصب کرد و عمارتے
از سنگ موسلی و بسیار نوار است سنگ مرمر تعمیر کرد باغ بے نظیر و جمیل است | شالا باغ | ۴۰۴ |

| تشریحات | اسماء | تاریخ |
|--|-------------|---------|
| و مانند باغ نشاط که بر دُل واقع است مرجع خواص و عوام است مثلاً باغ لاهور را مناسبتی بمقام این باغات نیست - | | ۲۰۷ |
| متصل زیارت حضرت بل بر کنار دُل واقع است حسب حکم بادشاه شاه جهان در سال ۱۰۲۰ هجری در خان چنار در آن مقام نصب شده تا ایندم موجود اند | نسیم باغ | ۲۰۸ |
| بفاصله سی میل بجانب غرب از سرنگار است بنگلہاے طرز جدید در آنجا تعمیر شده اند در موسم گرما سیاحان آنجا قیام می کنند | گلرگ | ۲۰۹ |
| نام برگه ایست متصل صفاپور واقع است در زمانه سلف بعد شایان مغلیه در آن جا باغهاے انگور نصب شده بودند تا ایندم انگور ہاے لادشہور اند - لار از مقام سری نگر بفاصله پانزدہ میل واقع است، مقامیت در میان حدود پنجاب و کشمیر - | خطہ لار | " |
| راجہ اوگند از خاندان متحر بود چون حکومت راجگان جہون از ملک کشمیر منقضی شد راجہ اوگند با اتفاق اعیان ملک بر تخت حکومت نشست ہفتہ سال در جہانپانی گذرانید قبل از سیح بقدر سہ ہزار یکصد و بیست و یک سال ایام حکومت او می نگارند - | پنگلی اوگند | ۲۱۱ ۲۱۲ |
| در شہور ۳۲۳ عیسوی راجہ سہ دیو بر حکومت کشمیر نشست مدت ۱۹ سال ۲۵۱۳ یوم ب حکومت گذرانید منصب سہ سالاری مفوض بسری راجپوتی کرد صورت فاتحانہ ب لہور پیوست | سہ دیو | |
| شاہ میر آباد اجداد بقول تاریخ فرشتہ وغیرہ از نسل پانڈوان بودند در مقام کرسوا بحالت اقتدار سکونت می کردند بنا بر انقلاب روزگار اعتبار و اقتدار از دست رفت شہمیر بحالت غربت در عہد راجہ سہ دیو وار و کشمیر شد تعلق آمد و رفت در دربار سری راجپوتی پیدا کرد و پرورش یافت حسب ارہ سری راجپوت راجی سہ سالار راجہ سہ دیو مقرر شد مقام بارمولہ لہور رجا گیر | شہمیر | |

| تاریخ | اسماء | تشریحات |
|------------|---------------------|---|
| | | <p>مرد معاش یافت ملک صدرالدین راجن شاه فرماز وائے کشمیر اور انصعب
 سپہ سالاری می بخشید چنانچه بعد وفات راجن شاه زوجہ اش کوٹہ را بی باستقلال
 عنان حکومت گرفت و سلطنت اسلامی قائم کرد و ملک شمس الدین مرزا شہسیر خور را
 خطاب بخشید سلطان بخشید و علماء الدین و دوزندان او بود و نذجد امجد
 سلاطین کشمیر که بدت و دصد و پنجاه سال باستقلال کار فرماے حکومت بودند
 چون سلطان شمس الدین میرزا شاه میر بود پنجاه و سه سال در حکومت گذرانید
 در سال ۸۳۵ ھ بقضا پیوست و در منیل مدفون است خانہ اش میری منسوب
 تور شاه مردے صاحب کرامت و خوارق عادات بود و مرجع مردم در مقام کرسواؤ
 من مضافات پگی سکونت می کرد و در زے گفت که الهام حضرت رب اکلیل بر من
 در رسید که از اولاد تو فرزندے پیدا می شود شاه میر نام باد شاه ملک کشمیر باشد
 و از نسل او چند کس بر تخت نشستند شاه میر ابن راجن در عهد خود شنیده از وطن متحرک شد
 و در قصبہ بارہ سکونت پذیرفت رفته رفته خود را در دربار راجہ سے دیور رسانید
 (کوٹہ را بی) میری رام چند رجبی که در میر راجہ سے دیو بود در علاقہ گلگت گیر سکونت
 کرد که راجہ راجن راجن شاه بر تخت حکومت نشست ادرے عقد نکاح بہت
 چنانچه بعد وفات راجن شاه بر تخت حکومت نشست</p> |
| ۴۱۷ | قوم چک | <p>بعد انہما انکر چک از مقام دراو من مضافات گلگت در عهد راجہ سے دیو وارد
 کشمیر شد و بعد بار رسیدہ عمدہ کو کہ گی در عهد سلاطین سلیم باقیست رفته رفته
 بعحدہ سپہ سالاری مدار الماسی رسید در شہور ۸۳۹ ھ خود سر شد بدت سی و پنجاه
 سال شہوریت کردہ نامند قوم نابود است</p> |
| ۴۱۸
۴۱۹ | علی شاه
یوسف شاه | <p>علی شاه چاکسین خان چک برادر اوست در ۸۳۹ ھ بحکومت گذرانید
 یوسف شاه پسر علی شاه چک بود در ۸۴۵ ھ عیسوی قابض حکومت شد
 فرایض بکرانی بخوبی انجام دادہ ۳۰ سال بحکومت بسر برد</p> |

| تشریحات | اسماء | تاریخ |
|---|------------------|-------|
| که از بنی اعمام یوسف شاه چک بود در ۱۵۸۱ عیسوی تحت نشین شد. دست حکومت او یک سال بود عدل و بدل کرد. | گوهرشاه | ۴۱۹ |
| از امرائے جلال الدین محمد اکبر پادشاه است، نوج شاهی را سالار شد در عهد یوسف شاه چک در ۹۹۳ هجری هجرت کشمیر، موزر شده وار و اینجا گردید و در حبس و شب بسر کوئید. آخر کار به صالحه انجامید | بهنگوانداس | ۴۲۰ |
| در شهر ۹۹۴ هجری حکومت رسید تعصب مذہب کمال جبر و استبداد و میان آور و اوضاع ناپسندیده پسندیده قاضی موسی شہید در حبس شہادت رسانید بزرگان دین را حکم با خراج کرد تا کہ گوش جلال الدین محمد اکبر رسید با غت خشمناکی دسے شد. لشکرے فرستاده فاتح کشمیر شد | یعقوب شاه | ۴۲۱ |
| یکے از امرائے دربار اکبری بود در شهر ۹۹۵ فاتح کشمیر شد در تے در اینجا بسر برده ضبط و ربط کرد و اپس بخفور رفت | قاسم خان میر بکر | ۴۲۲ |
| از وزیر اسے جلال الدین محمد اکبر بود و در حساب و کتاب و انتظام بند و بست صاحب کمال بود و موجود عمل بند و بہت است. | ٹوڈرل | ۴۲۳ |
| اولاً سلطان سکندر شاہ بت شکن در شهر ۹۹۵ هجری حسب تحریر سید محمد ہونی تعمیر کردہ است ۳۷۸ چوبی ستون در میان او موجود اند طول و از جانب شمال و جنوب بقدر ۳۸۲ فٹ از جانب شرق ۳۷۸ فٹ از صد غرب ۸۱ فٹ پیورہ اند در ۱۹۱۷ میلادی ہزار روپیہ بطور زر چندہ از شہر با شان وصول شدند علاوہ ازان بنیداران و بات ۱۳ لاکھ روپیہ بذریعہ حکومت جمع آمدند تا کہ تعمیر چہرہ بجد تکمیل رسید | جامع مسجد | ۴۲۵ |
| وزیر آصف جاہ خان والد ماجد است در شهر ۱۲۰۰ برصوبہ اری کشمیر مخصوص شد. باغات کشمیر آباد کرد و در عیش و عشرت دتے بر و شہر را دلبا را از اند الوصف قدہ انی می کرد و شہر خوب بنگینت بنوی بے نظیر | نظر خان | |

| تاریخ | اسماء | تشریحات |
|------------------------------|--|---|
| | <p>علی آباد</p> <p>لاغنی</p> <p>محمودی خان</p> | <p>از دوی یادگار است</p> <p>نواب علی مردان خان ناظم خطه کشمیر بمقام هره پور بر سر راه عام پادشاهی
سرای علی آباد تعمیر کرد تا که مسافری بنام البیل در آن جافروش می نمایند
محمد ظاهر نام اوست نسبت بنحاندان اشائی با داشت در سنه
پیداشد از لامحن فانی گنائی برادرزاده حضرت ایشان شیخ یعقوب صرغی
علوم عقلیه و نقلیه حاصل کرد در سنه ۱۰۶۶ هجری بمقام سال رسیده دادشورگئی
سخن فانی داد شهرت عام یافت ربایات اشعار قصائد و غزلیات او
مثل کاغذ زر برزند در سنه ۱۰۸۹ هجری با و اجل ذریده رحلت بهار الاخرت کشید
در سنه ۱۱۲۹ هجری در عهد شان چغتایه ناظم قلم و کثرت شد ضبط و ربط مملکت کرد
نام او عبدالنبی بود در عهد عالمگیر پادشاه از کشمیر برآمد در کابل رسید
خود را بخضر بهادر شاه که ناظم آنجا بود رسانید بهادر شاه او را
در کشمیر جاگیر بخشید</p> |
| <p>۲۳۰</p> <p>ماراج زینب</p> | | <p>در سنه ۱۹۱۲ هجری بعد وفات پدر خود مهاراج گلاب سنگه هجریست سال
بر تخت حکومت نشست - ۲۸ سال ۸ یوم در جهان بانی گذرانید
در سنه ۱۹۲۲ هجری بقضا پیوست فائده بخش تدابیر نافذ کرد و دارالترجمه
در رسته العلوم برپا نمود و علما و فضلا و پندتان کثیر را به ادب و خلقهای فاضله
تدریسی میکرد و جهت تعمیر مساجد کافی المقدار امداد بخشید و بناور بسیار
به کمال متانت آراست کار پردازان سلطنت را و قسًا فوق قسًا
به غریب در ری تقید می نمود</p> |

فالمکتوبات

بنام حافظ ضیاء الدین صاحب رسید حلیم و نعلیان

زان کلک و لنواز پیامے بار رسید نے بلکہ نے بداد دل بینو رسید

و قطعہ نامہ نامی نخستین بدست خدمتگذار دومی بسبیل چاپ رسید و سرسند گردانید سپاس و لنواز پیامے
سامی تانفس بکام و زبان در دمان ست بر زبان اولیے روشن و حجتی ناطق برین مقال حلیم و نعلیان
قلیان است این در حلاوت قصب السبق از نیشکر دان بطلعت گوسے از ترنج زر بلکہ از خوشید انور
برده نے نے این نے واسطه آتش و آب ست یا ماشط زلف بنفشه تاب صاحب لواے بانصره
فرمان فرامے بحر و برکش بر آب روان و زور قش بر خشکی خرامان با شیرین بهان تلخ گوسے بانصره
و نان گرم خوسے اگر فردین و اگر دے گلفر خوش است و سبدے پر گل بردش اگر بام و اگر نام
در خروش است و میامے نامی و نوش از کشتش انفاس و کشتش افتاده و باگون نمان کشر
و کشتش کشت استاده با این همه کاہیدہ رنج فراق ست و نفس سوخته بیان امتیاق گو یا مولوی خوی
از و حکایت در دایت می کند و بشنوا نے چون حکایت میکند و در جہاں حکایت میکند کلامے

| | |
|-------------------------------|-----------------------------|
| من ہم آخند بخیرش غم نیم | گر نیم نے لیکن از نے کم نیم |
| حال حیران حالیا حالی کم | از غم پنهان دے حالی نیم |
| کلک من نے ہست نامے جان من | و اے گرمی نشنوی افغان من |
| گردے از در و حیران دم زخم | ہر دو عالم را بسم بر ہم زخم |
| خامہ نے ہم شمع و ہم پزانہ ہست | یا کرد و آہنگ آتش خانہ ہست |
| دو دے از سوز دردن بیرون ہ | داد شرح خاطر مخزون و ہ |

آدم بر سر سخن حسب الایا جستجوے و نگاہے میکنم اگر طالب علمی تن باین کار داد فهو الهاد و بعد از
تسکین امانہ و غیرہ اعلام سامی خدمت میکنم لیکن درین مورد ز کار سواد دانش انگیزی یا پرسی

یا تازی از قبیل جماع صدین است و خامه عطفوت ختامه شرعی ازان مکرده که پارسی در چه پایه
باشد اگر از بلد بودن همین آمد و رفت اشارت زفته سهل است ورنه خالی از اشتغال نیست
والسلام بالوف الاحترام

بنام شیخ صغر علی صاحب تعلقه دار گنڈاره

مشکین رتم نامہ زمین آمد رسیدہ و ما غم را ماطر ساخت و دلم را توانگر مخفی مباد کہ تالبیخنجی
آشودہ ام کام و زبان بارہ دنیا بودہ ام ہر چند عربی ایمان من و دین من است فارسی آن من
و آئین من است از ایران پارسانیم اما سخن بیارسی میگویم صاحب فہم رسانیم اما داری می جویم
اسدالذوہر شناسی کہ بدری دُرسے تو انداختن در آرد و زبانش کہ گفت سخن گفتن آنگہ در نیسے کہ
ہم قافیہ پارسی باشد و ہم ردیف نے نے ع زبان گزیدم و کرم ز کفہ استغفار۔ ایکہ ارباب
شوق را بیارس دعوت می کنم دعوت دعوت شیراز پیش نیست و اینکہ اہل ذوق را بشریت حسانہ
صلامی و ہم صلائے سرتندی چیست اردو سے معلی از دہلی اینجا رسیدہ و از پنجاب عرض معلی
یاد آتش اذان برترست کہ دست چون منے بان تواند رسید دُرسے ازین شجر طلبے از تو اندچید
بارے چون وادعت دادہ قصیدہ ریختہ فرستادہ اندر خست نداد کہ بچان برگردانم و گریے ازین بہ
بخاطر نشانم لاجرم ہم بجای اصلاح و ہم برائے فلاح شمرے چند از زبان گرامی سرودہ
بدستاری دست سامی حوالہ اقلم نمودہ آمد۔

بنام مولوی علی رضا من صاحب کہ خسرویدہ آورده بود

سلامے کہ ماندہ و داد را تک و یکدہ اتحاد را از کہ ست می گزارم و شکوہ شکوہ آود و شکرے شکوہ اندود
می نگارم حلاوت تشریف آوری کہ ہم خرم و ہم ثواب بود کام جا تم خیرین و مرارت وعدہ خلافی
کہ ہم غذب و ہم عذاب بود ہرم در انگبین کرد و فدائے روز گرامی در دوازہ گچہ تا شاہ گاہ
چشم براہ و پس از فرد رفتن آفتاب نظر بجلوہ ماہ یعنی پاس انتظار نگاہ دہستم آوخ کہ آن بہ
فرغے دروغ و دروغے بنیغ و غ بود چہ نیک روشن است کہ از دولت خانہ امیرزا آقا حسن
تا دیرانہ نیازا کہ ادمن قدمے بیش و مانہ جز بے نیاز بہا و پیش نبود البتہ آن معاہدہ بود با مقبلے
و این مجاہدہ مشاہدہ با بیدر بارے میانہی گری خامہ لکھی با بیتے داد و منت بر جان نگران نہاد

گمانم آئینه دارلقین و هر آئینه بچین خواهد بود که بعین عنایت همین نظر بریدن کردن داشتند
که قدم بر چشم و منت بر سرم گذاشتند و از روی برای آگاهی برهی صواب نه پنداشتند که تمام یا صبح
ز و راه وطن داشتند علاوه برین روز سوم نواسه عزیزی نور دیده عزیزی محمد یوسف که در سفر بودی
همایه من بود بصرع مبتلا گشت چنانکه همدان ابتلا در گذشت و رنه از کجا که شوق بهانه جو آب زد
هر سو تکیا بوز کرد و آرزو مند را تا دالافرو دگاه جستجوئی برد و این چند روز درنگ که در نگارش کتابت
پاس بهنگامه رفت خامه هم روزه دار و از آب سیاه خوردن بر کنار بود لیکن حیث که نامه نگار خون طل گران
باز و ده گانه این ایزدی میخانه در کشید محمود یعنی رنجور شد تا خامه مست و نامه مسطور شد هر چند در
ششش و پنج این رنج گران مایه پنج پنج یعنی حواس نجسه در باخته اما امر و زقد رسته خود را جمع
ساخته ام انشاء الله فردا همان قفل بر غنیمت و همان مهر بر غنیمت خواهد بود حالیا از گذشته و گذشته
میخواهم که از سرگذشت بازگشت بیابا گاهانند و از سوسه اینکه دامن کشان از من رای و وطن گشته اند برانند
فردا من دوست من و آن دامن مهربانی نامه مهربان شیوه ستوده کیش برگزیده روش فرسیدنش
رسید یا گاهانید که کسے هوای بر آمدن فرازش پایه پادری زبان در سردار و هر یار و گذشته سال شش است پس اموزان
درین مال گاه چالش کرد و درین شش تن گوای از میان بردند چنانکه یک از ان همه یک از ان نه درستان
پیش رفت از بخت و نهم اپریل امتحان آغاز شد و چهارم مئی پایان سید اکنون کنون از این آشکده پنجاب می گذارم
دان این که هواره آئین آن بود که نخست آگهی نامه که بخت و کشاد امتحان و البته آن بودی فرستادند
دیک ماه پیش از امتحان کاغذ در خواستها بودت مزد کامیابی و ناکامی که نفیس نامیده می شود و از اینجا
مال روایی می کشاد و در شگفتی از پار که دیر گاه بانگ برخواست و گرفت از دور سیاه می نکرد اما این شک
نیم ماه در امتحان باز ماند و دلهارا نگهانی چون ماه پایان ماه بگاهش انگشت نخست نهم اپریل نامزد امتحان شد
پس آن نوشته در نوشته آوازه بخت و نهم ماه بلند گشته این کرد و کار آکنده نه دل با پرین بخت
و نه بے پس خوشتر آن می بینم که نامه بنام رجسار لاهور ترسیل کنند و آگهی نامه که آئینه دار این امساله
باشد از و بخواهند در آئینه نقش نگار که دخواه است در و نگارند و بدان کار بند شوند فقط

بنام مولو شی شیلی صاحب نعمانی

اگر نه جنبش نسیم ز بهت آثار یعنی نفس شکبار پرده کشاد اگر نه در پیش ایر بهار یعنی خامه نبفته کاغذ و اوراق
آمدی این حجاب که روشناسی عبارت از انست که بر می داشت و این عبار که بخیری کتابت از انست

که فردی نشاند بلبل بے داغ را بوسه گل که بنام می رسانید دشته بے تاب را رسته آبله که بکام
می چکانید سبز بیکانه بنمود قمری دیوانه بگو کو آشنای شد اکنون که باد در وزیدن دشته شاد در
قد کشیدن بلبل در بالیدن و گل در بالیدن ست اگر بوته خارے یعنی خار خام کارے هم گفتنای کند
خود نائی توان پنداشت بل فیض تراوش ابر آزار باید انکاشت لاجرم بفرو ع برگ سبز است
تحفه درویش دل انسرده هواے نداشت که بهرض برگی از بے برگهای خاطر ریش و شمع از
بے آبر و یهای خویش آب در نگه بر روی کار آرد و اگر گرفت مولوی حفیظ الله صاحب بسرو و تقم
گذرد ترے که آن دقت در سر و آسم از پر و در افتاد راست اینکه آنگه درین پرده سرگردند که
خاطر مشتاق را مشتاق تر کرد و دقت قصیده که پیش ازین جناب او نشان نسخه برداشته بودند با بلاغ آن
مبالغه یلغ فرمودند چنانکه نگارش و گزارش یافت و سبب اشعار این اشعار آنکه روزی بسبیل
اتفاق با ایرانی چند صحبتیم اتفاق افتاد هر یک واد سخن بنی داد از آن میان حاذق نامی شمرے چند
از آن قاتنی بر سر و دآن قصیده را بسیار ستودند و فرادے آن روز آن چکامه را دیده بطعم بهم برآمد
و ز با تم نصیحت گر هر چند جواب ضربت ضربت بود اما من بجای ضربت شربت آرد و سخن نیشان را
نوش و حق فرمودن را فراموش باد و السلام علی من اتبع الهدی

رقعه دیگر

گرامی نامه پس از روزگارے دراز رسید و این عقده باز گردانید که طول زمان جدائی سرشته آشنائی
از کف نداده و کشاکش روزگار و فراق سلسله و فراق از هم نگسته هر چند در جدائی باس آشنائی دشتن
روے و فیروے و هم تافتن این و درشته دست باز دے می خواهد اما هر که سعادت ازلی ساعد
مسعد باشد این سلسله از کف گذارد و بکبد دست نگه دار و آفرین بر روش است کیشان صد آفرین
بر دست کیشی ایشان که از جای خوش جنبیدند و از جای خوش جنبیدند یعنی در غرض قصه همین
رسیدن نوشته من دیدن هر کمن جنبیدن و سلسله جنان گردیدن را جز اضطراب و حرکت نیست
و غیر از پاس سرشته آشنائی سبب چیست بارے چون این سلسله جنبیدن آمده آئی پیوسته جنبیدن
و جنباننده در آرایش باد که سکون قلب و استه آست و درین بستگی کشا یه پنهان نمخه کوتاه اکنون
از سخن سخن می گرامیم و از خلوت با سخن می آیم چشم بدور نظم و شردیم و گل و سنبل چیدیم
نازم که طبع شکفته تراز بهار و دهنه رفته تراز سخن گلزار دارند اگر تشال خیا نیست رنگ آینه تراز

جلوه گل است و اگر مقال حالیت در دوا گزین ترا ز ناله بلبل اما اگر سمنده خامه را درین سنگ لاخ با ننگ
خورده از ننگ تازلیست نازگران خیزی و اگر یک اندیشه را درین خار زار خارے بسا خلیده
از چیت لگا میست ناز مست گامی لاجرم از راه سنگ آمد و سخت آمد هر چه از سبک سنگی بر خاطر
گران دید و آنچه از کندی و تندی بدل می خلید از میان بر چید و بر کشید لیکن عیب و صواب آن
جز گزارش نگارش و سجد و غیر از تقریر در تحریر نگنجد چه کار زبان از زبان نیاید هانا نوشتن
و گفتن تمثال سایه و نورست که بصورت نزدیک و بحقیقت از هم دورست از سپید تا سیاه و از خورشید
تا ماه تفاوتهاست اما آن تدفروغ که ماه از خورشید دارد و نوشتن هم از گفتن امید دارد و نظر بر آن گذارش نگارش بسیار است
نکته بر دروه آغوش گلستان بودم بر دروه آغوش را سر و برگ طفولیت و گلستان را رنگ دوسه طراوت باید
و مصرع ثانی بیرنگ نیزنگ دیگر کشاید ناگزیر نقش تحریر رنگ تفسیر پذیرفت چشم که همواره تادید و اوادید
ازین گفتن و نوشتن دست و زبان باز ندارد و چشم و گوش مشتاق را از دیدن و شنیدن غافل پذیراند

رقعه دیگر

اعظم المئه بیان و دعائی مولانا شبلی نعمانی دام مجدم
گل کند از خامه ام داغ غم پنهانیم
نامه هست آئینه دار لاله نعمانیم
بودم از خاکستر افروخته هم افروخته تر
شد شر و باعث که سر گرم شر افشانیم
ها نامولوی عبد کلیم شر علی گد بر آس آتش گرفتن رفته و از آتش که دران دووان در گرفته بود
زبان ز زبان و شر افشان آمد حکایت در گزشتن همیشه مکره ناگاه و بیتا بانه رفتن ملازمان و طواغ
که پوشش را با بودول از جا ر بود تا آنکه نامه نامی باسم گرامی حقائق آگاه مولوی حفیظ الله رسید
و از بازگشت سامی آگاه گردانید آبی رفته بجو در گئی پریده برو باز آمد آتش لبان بخیان
بے آب و کیزنگان همان بے تاب مانده لاجرم آبی که در دل دشتم از مرگان خامه و خونیکه
در جگر بود رنگ این غمناام ریخت هر چند آب و رنگ همان نقش بر آبی جهان آب و رنگ
سرا بے بیش نیست لیکن شکست بر رنگی خاطر شکن و تفسیر هر نقشه صبر بهم زن است گزتم که چشم
از هم نتوان کشاد و دل هیچ نقش و نگار نتوان بست اما شکل اینک ما هم یک قلم وابسته رنگ
بست این نگارستانیم و شکل ترا نمیکه خود رنگی نیز از رنگ این بهارستانیم گاه به غنچه ایم گاه
گل گاه به خاموشیم و گاه به بلبل زمانه بر خود می بالیم و ده از خود می نالیم نه دست آن که اگر

برگے از شاخ فروردین دگستاخان باد صبا آوریم و ز تاب آنگه اگر شبنم از جابر خیزد و بیابا کانه
 بافتاب تنیزیم پس همان به که اگر گردش لیل و نهار چشمه بر ہم زند کف نفوس بسهم نزنیم
 اگر جنبش بر کار هر دماه هر چه از سپید و سیاه قلم زند دم نزنیم - مولف -
 جام آگاہی چو ز گس شکبی نوشیم ما هر چه می بینیم از حسی چشم می پوشیم ما

بنام مولانا محمد حسین صاحب اله آبادی مد ظله

سحر گروم پر دانه بچراغی رسیده و لب لبه گر در باغ گردیده و لایم با صره در شیل در بیان
 غلطیده ز سبب شکوفه بریزی نامه و سامعه در کوثر تنیم غوط زن گوید و سحر آئینری خامه نوید
 ترتیب انجم افروز انجمن مشاعره بفروغ راسه احباب در قافیه نور در دلیت آفتاب وید و را
 محدودین دگوش راست شنیدن که دہوس و انفس سخن آفریدن خنجر و نفوس را ہوس جان
 و میدان مادران ایام جوش سرنه و ز کام حکم حساب و راہ رسیدن این ذرہ نا چیز آفتاب
 گرفتہ بودا نادین محالہ سرا خور و می ایم کہ بافتاب رسد و جا گرم نکند و بخار زردہ شاہرام
 کہ در شراب افتد و جرمہ نزنند و حتی این ست کہ سستی دے پرستی ووشینہ خیالے بود و خوابے
 کہ تا صبح دم و ستارہ مژدہ بر ہم زد و محو گشت و آن ہمہ گر بخشی دے فروشی بر تے بود و سحابے
 کہ تا بر افلاک پدر خشید و بر خاک بیارید بگذشت یعنی از روزیکہ از مصلطیہ ہمد رسہ رسیدم بمصحف
 کہ شیرازہ بند خیال ہاے پریشان نگر دیدہ ام اگر روز ست ورتہاے بے سواد میسر و لایم
 و اگر شب ست سواد ہاے بے سواد می خواہم تخیانہ نشین را با خانقاہ چہ نسبت و خلوت گرین را
 با کثرت چہ مناسبت ہاے و ہوسے ستانہ کجا و غوغاے زنبور خانہ کجا غزل سرانی دایغے دارد
 کہ صدائے خندہ گل بر نمی تابد و بید ماغی باغے خواہد کہ نسیم و صبا در او بے راہہ نشتا بد
 انصاف بالائے طاعت ست در شور و شکدہ کہ من کوس بنوائی می نوازم و باغوغاے صد محشر ہم
 آواز من این نوا ہاے زیر لبی چہ آہنگ و این آہنگ ہاے سبک چہ سنگ و انتہ باشد نیز باینہا
 گواہ من بس است بنوائی عذر خواہ من بس ست آدم بر سر مضمونے کہ ایماے ازان فرستہ بود
 و نشین گشتن قیام فرنگی محل و بظہور نیاہ ان آن منی از علم لعل اگر چہ بدیختین بہشت زرے
 ببال جدائی وطن خریدن و رحمت غربت کشیدن ست اما بنظر ثنائی اظہر من الشمس این منی اللہ است
 کہ صاحب دولت را بر بند دولت جانم و دن و در عطا بر دے و غفلان با دولت کشور سازش و لے

با و محنت شده ادا نمودن است خاصه اینکه حق نیابتی و پاسی مردی در میان باشد علیوه
برین بدل این دولت سودا در آستین بلکه سیاه و سپید و دو عالم زیر گین دارد لیکن در آنچه کسین
پنداشته ام و نگاشته ام و اگر کار با طفل باشد دیوانه باید که در آن حال خوشحال باشد بارے آنچه
مقتضای صداقت است بخامه و نامہ و حالت است و التام موقوف الاحترام

بنام مقصود علی صاحب اشاگر مصنف ساکن اسپون

مقصود من سلکم - آرزو سے دل خود کامہ یعنی محبت نامہ رسید و خورشید گر دانی در دوزخ شهر شمعان
شماره طے منازل پرست و نغمه رسانیده و کوبک رمضان با فوج سی ترکمان برد و منزله رسیدہ
فاطمہستان دلاور شادان و خیر مقدم گویان پذیرہ رفته اند و تن پرستان سایہ پرور پوش و حواس را
خیر باد گفته اند من نیز کی ازین ناتوان بیدلم و از بیدی پاسے در گل نہ دست مروانہ ستیز و آویز
دارم و نہ پاسے بے حجابانہ گریز بارے درین غم و دیش تصائد و غزل نگاشتن و انگاہ روان دشتن یعنی چه
دست قاصد صاف فراداغ مکتوب نیست مارا بے قلم گرفتن در تن و دشتن بہا تراش و خراش دارد
انصاف بالائے طاعت است ایام شیخ خوانی است نہ ہنگام مکہ رانی زمان خدا پرستی است ناوان استی
الاستوریستی و ہر شکستی درستی از پے دارد روزہ روزی جاوید نیست و روز عید بعید نیست
مال عید مفتاح در سخا نہ خواهد بود ہان ساتی ہان بجان ہان پانہ خواہد بود
مے مقصود و بجام و ماہ صیام بجام باد

بنام منشی غلام غوث خان بہادر منشی لفظی الہ آباد

درین روز ہا کہ چند قطعہ کرامت نامہ یکے بعد دیگرے توان فراور و ان بخشا گشت روزگار بین بر سر
رنگ آمد و خواست تا بد رنگ با سخم بڑہ مند گرداند نا گرفت با اس دست کہ بپوشہ دکنین من و چون مرغ
دست آموز دست پرور و دیرین من است و شگرم کرد تب کہ لازم آنست ہم آغوشی غار نگہ پوش
شد پس در روز کہ نختے افقت رونود در دے دیگر از در داول گوسے رہو سخن نختے صریح ترک گویم
ہا نا آن مرغ دست آموز از شاخسار پد و بتری سکوس و بیضیہ نشین گزید از بیم و امید و دل
بودہ ام اکنون یک دلم و امید دار حل آن عقدہ مشکل آدم ہر سر دعا آنچه از راہ ہر در باب طلب ہر ما
لاز کشمیر بہ تحریر آمدہ نقش گین دل شد پدید آباد کہ دست فرسودہ اہل کشمیر ہر بارے سیاہ گین است

دہر کیے را چون سویدانشین بدست آمدن عقیق سرخ خوب انجا محال است بلکہ سیاه خوش رنگ ہم حال
حال است اگر قید رنگ و سنگ نباشد از اسامی دران محال نامی مطلع فرمایند ورنہ عقیقہا ہم سال نمایند

ایضاً

جان و دل مشتاق تر از یک دیگر متمنی ملازمت با سعادت و چشم دگوش چشم براہ دگوش برآورد و صحت
و سلامت گذشتہ را از کم کہ سالے و عید دہشتم و از روزگار سازگاری بید می بیند ششم دہ سال پاسی
سیاہ کہ یک تل آن ورق بگرداند و نامہ نگار را بدین روز نشاند ہر چند امید بایاسن نادر دل را ازین
بند بانی کند لیکن مصلحت دران می بینیم کہ از دیدہ و از گفت و شنید ساخته و از کلمہ زبانی بجاوردہ و روحانی
پہرہ اختہ بشم کہ تا حصول دولت و پیدار وصول نامہ و پیام و تا رسیدن صبح مرادم سواد روشن
این شام غنیمت است زبان تاوردہ است گویا قلم نادر بنان است پویا خوشتر ہو کہ روزے
چند شوقے رسا بند دوری از دست و پا جدا افتد گاہ باین ہمہ بے نوالی خود را بگاہ رہا رساند
حیف است کہ دل باین مایہ رسائی بہر عارضیدن نتواند

شاد باش ایدل کہ روزے عقدہ ات و امی شود نظر مایہ رسد جاسے کہ در یامی شود
آمد بمطلب دیگر کار میان احمد حسین بنوائیکہ ازین سوگفتہ و از جانب شنوندہ پذیرفتہ آمد امید است
کہ ساختہ شود اغلب کہ پیش از اعلان بر ملا زمان واضح شود درین میان نیازمند ہم آرمند است
کہ از خلیل الدین ہم پرسشے بکار رود و خوب درشت ہرچہ پدید آید بمن نگار شود

ایضاً

والا نامہ شعور و انگشتی قصائد رسیدہ منت بردیدہ و دل نہا و اما از پا برجا بودن در دوا تو تر دے
دست داد کہ زمانہ دراز گذشتہ و ہنوز از پا بوسی ملازمان دست بردار گذشتہ بارے باستہاں رخنہ
روغن قازش مایہ رسے و بتطول پئے در پئے بنیادش باب رسانید ملازمان را اگر حسن طرہ کرد
کہ تنہا قاضی نیم دستے در حکمت ہم دارم بلکہ در دل خویش ہی نگارم و امید دارم کہ داد دل نگار نہا
دہند و کیفیت مفصل در میان نہند

تنت بنا ز طبیبان نیازمند سبا و
دجو و نازکت آردہ گزند سبا و

رقعه دیگر

بهارین نامہ رنگین ختامہ کہ در و دوش چون نیم بہار گلشنان و درفش چون غنچہ گل خندان ست
 گلگونہ آراے چہرہ احوال و خانبندہ بچہ آمال شد نوید جلد افروزی شمع تبتستان اقبال
 و مژدہ سعادت اندوزی اختر آسمان اجلال دیدہ را نور سے و دل را سرور سے بخشید دیدہ بصد
 زبان از جنبش مرگان چشم روشنی گوے انجن نشاط و دل بصد ہوس از رشتہ نفس
 گلستہ بند گلشن انبساط ست نشاطے تازہ و انبساطے بے اندازہ اینکہ بدین تقریب بحت
 نصیب دوستان بیدست و پارا یا دو پسریم عنایت قدیمانہ مزرع افسردگان بے کیا و گیا را
 شاداب و شاد و نمودہ اند اگر بزم گل در پیرہن بچم بجا ست و اگر چون شمیم چمن از خوشیتن برآیم
 بر و است اما حکیم کہ و امن زیر کوه ست و دل از بار غم ستوہ یعنی علاقہ مدرستہ زنجیر نیست کہ بدو گیش
 توان گشت بند از بند نگیش توان در ست ہر چند دست و پایے ز دم بجائے رسیدم و با ہمہ کوشش
 و کشش کشا وے ندیدم ناچار دل بران نہادہ و ما خود قرار دادہ ام کہ ہر چہ بادا بادا لے شاد
 وطن را خیر باد گویم و بہر قہ آزادی و راحلہ شادی آن عشرت آباد با ہزاران تہنیت مبارک باد گویم
 الٰہی این ہایون کہ خدائی باد و عالم دکشائی و دولت افزائی قرین باد بالنون و اہصاد۔

رقعه دیگر

اگر رسید رسیدن الہ آباد کہ الٰہی بخیر باد و دل رسیدے طالع را بر سائی ستودے و اگر نسبی
 ازان مینو سواد بدین خراب آباد نہ یدے سپہ را بر خود مہربان تصور نمودے چون طالع نار سا
 و سپہ را آشنا و آشنا خود نا شنید است از نالہ چہ خیز و از شکوہ چہ کشاید ادا نا شناسان کہ تہمین اند
 و بخور دہ گیری در کمین گویند جان و جان بقرار بود نہ دست و بنان بیکار ہر چہ را بجنبہ خامہ
 چہ را بجنبش نیامد پیش چہ را بکار ز رفتہ و گزارش چہ را نگارش پذیرفت من داغم و دل کہ تا
 ملازمان رفتہ اند چہ گویم کہ اینجا چہ اجازت و اینجا میان چہا دور از حال جوش خون اطفال
 یعنی چچیک کہ در دم روے زمین بل اند و دشنام روشن ست کہ تا چرخ ہفتین فرا گرفتہ ہزار ہزار
 گرد آورد و ہر گوہر سے معدنے ہر غنچہ یک گلستان شکوفہ زار آمد و ہر قطرہ یک عمان جباب و کنار گویند
 پنج شش صد کوک ہر روزہ دران روز اینجا کہ می خفت ہا نا خاک جا رہے بکف داشت کہ بجائے

خار و خس از هر بسته گلهای نورسته می رفت اگر چه بنده زاده هم یک چند درین بند گرفت رماند
اما خدا را سپاس که ازان در طره بر کنار ماند هر گاه بر نو زاد با این ماجرا گذرشته باشد پیداست
که بر طبع زاد با چهار گذرشته باشد چنانچه ایما می مولوی غلام صفدر خان قطعه تاریخ مسجد را بنیاد نهاده
بودم هم در آن طوفان بباد یعنی از یاد رفت اکنون قطعه دیگری نگارم و در رنگ را نصیده تازه
تشیع می آرم و بسبب چا ویدن این نصیده آنکه روزی در عرض راه ناگاه بمیرزا احاذق که بیالانخانه
جاده هم در آن کاشانه مسکن و مادا داشت دو چار شدم ازان سو به بر آمدن ابرام رفت از نجانب
در بر آمدن احتام خرم و دو کس دیگر هم بودند سخنها را نند و شعر با خواندند حاذق دو سه شعر
از آن قافای نقل نمود و نصیده اش را بسیار ستود و خرم هم چکامه خود بر سر و پس از گفت و شنید
تخفیف تصدیع گفتیم در قیتم فزای آن بجای خود کلیات قافای طلبیدیم و دیدیم که در کتاست
جهان تشیع و طعن ست و موالید تائش سه حرف لعن طبعیم بهم بر آمد در با تم نصیحت گهر چند پاداش به
به است و عوض ضربت ضربت لیکن من بجای ضربت شربت آورده پیشه شربت چند اشعار نصیحت
و پند موزون کرده ام سخن نیوشان را نوش و حق فراموشان را فراموش باد و السلام علی من اتبع الهدی

بنام سید اسماعیل صاحب

اے از تو تمیم بجام خواص بودن شهادت و شکر بجام خواص بودن
نوباوه میوه زار فیض عامست وقف لب خاص و عام خواهد بودن
رسیدن انبیا بے نورس از بنارس باین ناکس که از مهربان بمن رسیدن جلو از آسمان فرد آمدن
من و سلمی ست ناکامی را خیرین کام و مقهور مجبور راست مدام که و هر چند از اعداوان چه ساخته
بسپاس گزاری پر داخته آمد لیکن آن سلسله را استواری و آن رشته را تاب این گوهر شماری ندیده
از ان بستان حضرت یگانا مولوی مشتعلی غلام غفر شده داد امانت سپاری داده شد

بنام ششی غلام غوث خان بهادر

والا نامه در آن هنگام که هنوز روز باز آید و دل از شتم گمرا بقرار بود جان را تا زگی فراز و جهان را
خرمی بخشا آمد لیکن سپاس یاد آورید و دل و دل در اداسه آن تجل ماند چه هیچ گاه نامر بچایم
فرستادن آئین نیازمند و بدین بی نیاز بی خاطر نیاز گزار نشد نبوده هر چند اندیشه پند گشت

درنگ باری و شکست اما خامه نگار نه هست و نقشه بکسی نه نشسته خانه گر ماسه بے پیر خراب کرد روز را بشب
 رسانیدم و سوادے روشن نگردانیدم روئے انسر دگی طبع سیاه که شبها بر دوز آرد دم و دورے سیاه نکردم
 البته امروز که روزگار آن درق درنوشته و هوا قدرے خشک گشته ست سراسر آسمان را سحاب گرفته
 یا آفتاب از شرم مایل سوختگان روئے در نقاب گرفته نازدینه گذارده آمد و هنوز رعد تسبیح خوان و ابر
 سیمه گردانست آسیمه سران از دوزانو سرد و سرد بر سبزی علم برافراشته می کشان صراحی دمن قلم برداشته
 چون نامه رو سیاه و از دنگ با سخ عذر خواه آمده ام شربت عیش بجام واه صیام بجام باد

بنام مولوی عبدالعزیز صاحب

شنیدن گرامی اوصان از شقیقی محمد شاه صاحب نیازمند را بے اختیار عرض اخلاص دهم گام درود مسعود
 بر خور دن با قبله گاهم باختصاص قدیمانه ام خاص که دهر چند "بنام کننده" مکنو نامے چند آیه ایست
 در شان این نیازمند عزیز اگر چه در زمان یعنی بایه بندهند و شان ست و حقیقت از کفان است
 لاله و گل اگر چه از سایه پروردگان گلشن ست خار خوش نیز از دوز گردان نچمن ست چنانچه بلبل شیر از فرایر
 گرنیت جمال رنگ و بویم با آخرنه گیاه باغ ادیم پس اگر بلبلے با ظهار این نسبت دراز و اگر طو مارے
 با تدعائے آن شقیقت باز کنم پیش اولی الابصار خوا و گنگار نباشم لاجرم بر ملا زمان نیز لازم ست که از احوال
 خیر مال و خانداده فرخ فال آگاه هم نمایند و از بچگونگی قیام مینو سوا و حیدر آباد مطلع فرمایند تا نیازمند را این
 آگهی سرمایه صد گونه ناز و پیوسته رسل و رسائل بر روئے هم باز باشد و السلام مالوف الاحترام

بنام وزیر احمد خان صاحب

اگر مرا زبانه گله سنج می بود کارے از آن می کشو بگویم که از رنگارنگ تنکو با چه رنگ اساز کردی و بدان رنگساری
 چه از نگهبان کردی هم بلبل را در زار نالی بهدے آواز دادی و هم گل را بدسوزی چون لاله داغ بچکر نهاده
 لیکن چه توان کرد که نه مارا گل داغ تنگ جو صلیکی زبان عرض دراز نفسی و نه شمار داغ اینهمه سمع خراشی و سرادری ست

بنام مولوی عبید الله صاحب پروفیسر و صفا که

اے ذات تو در زمانه آزاده ز قید
 در علم غلم شده چو در فقر جنید
 گر جامی وقت خوانست نیست عجب
 در نسبت نام جانب خواجہ عبید
 درین زمان این سودا که قلم ارادت رقم از نیاز فراموشی دیر تر سرفرازیار بجا رسانید سودا انداخت

و سواد باروشن گردانید یعنی نامه پیش ختامه که بنام نامی هنام خاتم بنمیران اعنی خواجہ محمد فرستاده
 و رسته بردیم کشاده اند و او شان در رسانیدن سلام سامی . پیام گرامی داد پیغامبری داده تاج کرامت
 بر سر نهاده اند منگہ پیش از نزول این آیه اعزاز اختصاص خود را در زمره الذین یؤمنون بالغیب
 داخل کرده از انعام رساله انعامی و معائنه دیوان بلاغت بنیان که ہر یک مصداق والک الکتاب
 لا ریب فیہ است از سر ایمان تازہ نموده بر صدق مقال خود شاہدین عادلین و شواہد باعی آورده ام
 گرفت وجود از عبید السجود پیوستہ بود کفش قلم را سجود
 در شرع اگر سخن عبارت می بود بود سے بسخو ران عبید سے مہجور
 و نظر برین کہ بندہ خدمتی فرض ست قصیدہ در معرض عرض ست سہر قبول اندر سہر عز و شرف

بنام مولوی بشیر احمد مشہر شکوہ شاہ محمود احمد

و زمین نسیم مسجدم بنی رسیدن نامہ شکنین رقم جان رنہ بہ تن در آور دو بوسے پیر بہن یوسف گمشدہ
 بہ بیت الحزن ناستودہ را از محمود نشانے داد و ناتوانے را از در و مہجور و ناتوانے بلکہ ارغمانے ہم
 بسیل رہ آور و پیش و مرہمے برائے سینہ ریش باخویش آور یعنی نامہ گوہرین ختامہ کہ مزد و ماہرہ
 انتظار ست و برات دولت بیدار برائے دیدہ اختر شمار باہین ہمہ فروغے دروغ از جلو ہائے بلعبارت
 و سراب رہ گذار نشنہ دیدار و نہ از رودلی تپاک پٹن راندن داز سر خاک نشانگان عنان گردانن اگر
 گردان نہاد خاک نشینان بر آور دن نیست چہست ہی ہی سہ کجا بود او ہم کجا تا ختم یعنی راہ پاس
 غلط کردہ و شکوہ نہاد و از کیم بہ تہکدہ افتاد مہمل بمنزل دوست راندن ست نہ جانب یار تخت
 ہنگام حدی خواندن ست نہ ہنگامہ ناقوس فراختن لاجرم بجانب سامی کہ ہم کتبہ مقصودین و ہم
 مقام محمودین ست روی آرم و غار سے دو گانہ و نیاز سے عقیدت مندانہ گزارم و برخوردی لازم کہ
 اللہ اکبر حنیفہ جلیل اہرام من سبتہ ست بایکہ ہنوز سبت پندارم شکستہ بجان اللہ سوسے کج نگاہی
 قبلہ کج کردہ بایکہ او خود را براہ راست نیاوردہ برستی کہ کج نوائے من اگر چہ در کش راستان
 و کش ست اما آواز دہل از دور خوش ست خیال جلوہ آبی کہ از دور نظر دارند سرباے پیش نیست
 و مثال موج شرابے کہ مراد ز ساغر انگارند آبی پیش نے رائے از گل کاغذی شمیدن و صف
 خوش راغی غالیہ فرد شان ست نہ وصف ذاتی گل و زمزمہ از بلبل تصور شنیدن صفت تیز ہوشے
 سبک گوشان ست نہ مدح خوش نوائی بلبل خاصہ درین زمان کہ از پیوائی بلبلان خوش از گل اند

و از پیرنگی گلهما خود فراموش ترا ز بیل آرسه نالیدن هم فریاد رسی و گریه کردن هم دل خوشی میخوابد
 مرا که گل از گل و شراب از سراب باز ندانم آن رنگ بو کو و آن آبر و کجا که مرغان چمن را بر منزه سرانی
 آواز دهم و حریفان انجن را به باده بیانی صلابت با دهم کلیه خویش را پاک رفتن ندانم باغ و دریا از
 خس و خار پاک کردن کے توانم آنکه قطره خویش را با بے نیار و رساند تشنه لبان را چگونه سیراب
 تواند گرداند از آنجا که ساغر شکستن کفاره دارد و نه دل شکستن را چاره ناچار آنگونه ریزد با آنکه بخاطر فائز
 می خلید از میان راه بر چید تا پائے نازک خزان چون دل انگار نشود و هاس گویا هر که اگر در سلک
 خالی دید خرف پاره بجایش نشانی تا سلسله تسلسل را رخنه در کار نشود و اختصار در عبارت
 بقدر گنجایش باعث نمایش و زیایش ست چنانکه کاهش ماه بر آید افزایش و پیرایش سر بر آید
 آرایش لیکن چه توان کرد که عیار گفتن جز بگفتن پدید نیاید و نقل ازین گنجینه جز بهزبانی نکشاید خامه
 در کشایدست این خزانه کلید ریخته دندان دارند و نامه را در برخاست و نشست این خانه محض بیگانه
 خوانند البته کلام تحریر اینقدر تقریر تواند کرد که هر یک کسے تصویر دگر دارد و در هر اثر تصویر دگر
 هر آینه دیده و در لازم است که مستشرقانند و نیزه خامه از نوک تیر روان فریزی جمال
 از ناسید و جهان سوزی جلال از خود شید کین داری جلالت از بهرام خونین نیام نگین داری سعادت
 از برجیس عالی مقام رفعت بیان از کیوان مہتمم ایدان مجنبن نشسته نظوری از شانه غساله سه شتر نظوری
 و منظومات او و نغمه سروری از حیات اربعه چار عنقصر بیدل و نکات او سره شوخ چشبی از کمال بجا هر خاک
 پاک حیرت دو سیمه کشاده بر دے از سوا و بلای عالی قنطری آرایش گلگون صفوت صفا از دقت و صفات
 صافی طبع و صاف و کشایش چهره مهر و وفا از مطلع الانوار کشفی فکر کشاف فرش پا انداز جلوه ناز از خاکسار یا
 عزیز سر پا نیاز بدست آورده بهم پیوند و خامه را بیان نگار بند و تا عروس سخن راهفت در بهشت نماید
 هر چند بلال کیشبه باشد ماه چاره بر آمد اگر نثر است از نثره نثار و اگر شعر است از شعره شعرا گیرد
 بنام ایزد بشارت باد حضرت بشیر را که بشره اش بشیر این صفتهاست آری ساله که نکوست
 از بهار شش پیدا

لذیذ بود حکایت در از تر گفتم

چنانکه حرف عصا گفت موسی اندر طور

یارب این خود نمایم که چشمش مر ساد و دے کم نگا ہی مبینا د و این هر زه در ایها که بر سامه گرانی
 کننداد جز از آویزه گوش قبول بساد

بنام مولوی محمد سعید دہلوی

پر تو رو و داغندن صحیفہ شریفہ دیوان فروغانے عنوان در یک وقت یک آن تکرار تھی بر دل دیدہ
انگراست یا طلوع آہ و آفتاب در حالت قرآن دیدہ غم دیدہ را چشم چراغ ست و خاطر پیر مردہ را
باغ در آغ شمع بر اہم نہادہ و نورانی شبستانے را چشم جلوہ دادہ اند ساغرے بہتم دادہ و مہنوی
میکدہ را بر دیم کشادہ اند اگر آن چراغ راہ مرد و ناست این چراغان داگر آن گلستہ صدق صفای
این گلستان اما چہ گلستان کہ در نظر اولو الابصار ع (ہر دورے دفترست مسرت کردگار)
ادبیان نگین نگین سخن می دانند و عند لیہان چین این رباعی می خوانند

از جلوہ لاله و گل و سر دامن شد گلشن شیراز گلستان سخن
سعادت سعید کہ پے گل چیدن دامن زدہ بر میان گلگشت چین
سبحان اللہ این تحریر داین تقریر (از دست در ہانے کہ بر آید) اللہ اللہ من این نعمت عظمی
(کہ عمدہ شکرش بر آید)

گل بہن پنج روز خوش باشد داین گلستان ہمیشہ خوش باشد
یار ب این حدیقہ بلاغت تاقیاست عند لیہان را در زبان و گلبانگ رنگریزی بوستان دیگر سامانہ ناز
ہوا خواہان باد۔ والسلام بالوف الاحترام

بنام حاجی مختار شاہ صاحب در تعزیت

آہ کز گستاخی باد سحر در کینش شمع شب افروز بزم آریے ما خاموش شد
الغلاب روزگار و در گردون پیوست بادہ نونان بوشیار و مغرورش از ہوش شد
غمنامہ مصیبت شمامہ رسید کناد عنوانش پیام سینہ پنکے بدل داد و سوا و مضمونش داغ دردناکے بر جگر
ہوشم بر نہاند و صبر بدل دل زدستم رفت و دست از کار و دست و دل چون بر جاندارم از شکستہ
دیگر خشک ماچہ نگارم تا ناز خجے خورده ام کہ نمک پر در وہ تعدہ کند ان شود شمرست و تلخی چشمہ ام کہ
ایک جهان بیابان مرگے برابر است

خواندہ ام حرفے کہ لب از گنگار آبستہ ام
دیدہ ام چیزے کہ چشم از آردہ آبستہ ام

بستخیز بیهنگامی که ایشان بچشم دیده دمن از راه گوش شنیده ام و خواب پریشانیکه
 در بیداری معالنه کرده من در خواب دیده ام چاکه در گریبان سانی رسیدم
 تا دامن صبرم دویده ست و آتش که آنجا بخانان افتاده دوش اینجا سرشیده شعله همان آتش است
 که خامه را چون خس کبریت مشتعل نموده و دوده همان دودست که نامه را چون روزم سیاه فرموده
 در نه چشم این همه خوننا به نشانی از کلک خوش و در خوننا به نشانی امید ادا از دل ریش نداشتیم گوئی
 هر حرفیکه بسوزد درون از خامه می تراود باره از انگشت و چون بنامه نگارش می یابد انگشت و خاکستر
 بیانم بسکه خون پالا ز غمهای نهانستی پنهان من تو پنداری که چشم خون نشانیستی
 نه نه اگر هر سر سویم مژگانے و هر مژگانے جوے روانے گرد و شکفت نیست لیکن حکم رضا و
 تسلیم و قبول طالب کلیم

پسند امتیان با هزار غم نشدم بجزم اینکه لباسم زگریه گلگون بود
 آری هر کرا دل خون و دیده همچون است از حلقه ماتیان بیرونست اینجا خیزد خون آلود را حکم بچرخانی
 وجیب و دامن اشک آلود سراپای خود آریست لاجرم چون گدازی از آتش غم دیده آب گردیده ام
 واجب ست که چون قطره سری برین فردا دم و سجده سهو سے برگزادم تا دو گانه صبر و رضا ادا
 و پس از ادا سے آن رو به عاکم یارب آن قطره از چشم چکیده را سر خوش از وصل دریا دانستم
 اندر دسے چمن پریده را محدودید از آفتاب عالم آرا کن دیگر چه نالم و چه گریم که در جگر کم و در دل
 تا بم نماند از بیماری خواجہ سعد الدین خاطر غم زده در اضطراب و ذوق اندیشه در گرداب تناده ست
 ایزد اوار اوار ازین در طر بر کنار رساناد و جگر با سے از غم سوخته را بر لال صحبتش سیراب گرداناد

رقعه کتبی فرزند شرافت الله ابن مولوی کرامت الله مسمی به هدایت الله صاحب

| | |
|----------------------------|-------------------------------|
| بجز حق مسلم گرد و حنابند | که داد او روح را با جسم چونند |
| شرافت ده بآدم از کرامت | چراغ افروز عالم از هدایت |
| اگر بلبل دگر گل غنچه لبیش | هوا خواه و هوا دار حبیبش |
| نسیم امروز دگر گلشن بنگنجد | گل از شادی بی بیایان بنگنجد |
| بحکم از خند بگل هزار ست | فکر ریز غم و س نو بهار ست |
| فلک بر غم نشانی سازد واده | برایش زهره را آواز واده |

زمان عیش و وقت انبساط است جهان تهنیت خج از نشاط است
 بنام ایزد در این اوان سعادت نشان که شتری را باز هره احتلاط چپان ست فاخته از غفلت پاپے
 سرو طوق بگردن و شمع فانوس و پروانه را جا در یک پیرهن ست جان و دل از بادۀ عشرت
 لبالب و جام و مینا یک روح و دو قالب یعنی تقرب کتدائی سعادت و تنگنا بر خورار هدایت السد
 سلمه الله سرو سامان بزم ساخته شد ساز عیش و طرب فاخته شد "نخت آمد پے مبارکباد"
 دوستان را صلوات و دو - لند اغره جمادی الاولی روز رنگ ریختن شادمانی شادمانی و نوروز عیش و
 نشاط و دانی و تباریخ دوم زمان دست دادن بکار فرمندی از سانجق و خانبندی تباریخ سوم
 وقت دیدن صبح انبساط یعنی روز برات قرار داده سامان کامرانی آگاه شد چشم داشت که بهر سه روز
 از سر شام مانده ماه تمام انجم افروزانچن مراد آیند و داعی را مینون منت فرمایند
 سر بلند می و هند ابل صفا بکرامت کرامت السد را

بنام منشی غلام غوث خان صاحب

گرامی نامه از نوید صحت ملازمان والا و از نسیب واقعات حیرت افزا بعد جان بخشی جان گز
 و پس از شگفتگی باعث دلگشایها شد این همه اندوه انگاه باین انبوه گفتن بر تابد و نه شنفتن
 عرض شکیبائی درین باب عبارت آرایست و بخودی درین مقام خود نمائی اظهار تب و تاب جز
 سوختن و داسوختن نیست و بنجیه این زخم غیر از لب بهم و دقتن نے دل از باد سامی ذخیره اندوخته
 و من لب از گفتگو و خسته صبح و مسابجدامی پناهم و هم بدعا از خدامی خواهم
 سلامت همه آفاق و سلامت تست بهیچ عارضه شخص تو در دند مباد

بخدمت جناب صوفی صافی صوفی فتح علی صاحب

سه چار منته رفته که نیاز نامه شعر باری خوش با مختصر چکامه چکیده دل ریش نگاشته المبلغ والا خدمت
 داشته ام با بخش نذر شدن اگر پاداش و نگیست که در جواب والا نامه ازین نامه سیاه سر زده
 بدان منرا وارم و نا کرده اند که ده شمسار گرفتیم که آن جریده ارزش جواب و آن تصدیق گنجایش انتخاب
 نداشت بارے زبان سپر شش رنجور نکشادن را جواب پیست و بداد دل ز رسیدن را مدد بکیت
 خدا نخواستیم هم هر دو فایک تدارک جهان بر خواسته در نه از کجا که در دمنه نواز المیزان شنیده

درد و درمند تمند ز سیدے نے نے این ہمہ حکایت ست نہ شکایت اندیشہ را درین محل احتمال است
 باقی ہمہ دہم و خیال یکے ایکہ تا از نے خامہ نواسے رنجوری من سمع ہایون رسیدہ نصیب دشمنان بدولم
 از غایت ہمدردی در رگ دے دیدہ آہنگ پریش کہ برمی داشت دوم انکہ سالکان صاحب جذبہ
 چون پس زانوسے توجہ باطنی نشیند مرض را از پیکر بیا رچون خارا از گلزار برمی چہنہ صوفی صافی
 مشرب ماہم قلم و دفتر چون شیشہ و ساغر بطاق گذاشتہ دست و دل در سر این کار داشتہ با سنج مکتوب
 کہ می نگاشت پس بر این قیاس ادلا سپاس ایز و منان بجای آرم و ثانیاً شکر توجہ خود و ہر بان
 کہ از رنج رنجوری دوا ہمہ نجات و از سرچشمہ توفیق خا طب این مصرع کہ لعل لب میدہد بجایامدہ را
 آب حیات یافتہ ام حالیا اگر شکایتیہست از نا توانی ست و اگر حرارتیہست از گرمی رفتار جوانی سلسلہ
 پر ہمہ گسستہ است اما ہیات کہ بہت پندارم نشکستہ تن از بند تعلق رنجوری رستہ لیکن انفس
 کہ دل از قید تکلف صوری پدر بختہ کہ سنہ حرص و ہوس را ہان آتش در ساغر ست و این سکہ ہزہ
 مرس را ہچنان بر استخوان نظر ارب عزیز را کہ سگ داغ تست گلوریش ہوس این شت استخوان پستہ
 و دلش کہ لالہ باغ تست داغدار خارا را این گلستان تا چند سخن کوتاہ دیدہ و دل نگراست کہ زو نہ
 دیر از نوید خیر و عافیت خود ملازمان حضرت فہر زادہ بشیر الدین فرزند و سر بلندم فرایند و از رسیدن این نصیحت
 و خستین ترقیہ قصیدہ بے سوز و سازمتناز و سرفرازم نمایند اگر بکہ شہزادہ عالی جناب درین کتاب
 دو باش این نہیب در برابر دارم کہ سہ کنار نامہ از ان نام اورم گشتہ یکہ از مردم دنیا گشتہ است کنار
 اما از شیخ شیراز نشور این سند در بردارم

دریسر و وزیر و سلطان را بے وسیت مگر و پیرامن

چون در حضور بذیل عاطفت گرامی شک نمودہ بشرن ملازمت با سعادت رسیدہ ام و غیبت ہم
 آن ذریعہ را دست آویز خود گردانیدہ ام و از آنجا کہ حاشیہ نشینان بزم ادب را جز بر طرف باطنزل
 و مادی نمی باشد چہن سالی خامہ در کنار نامہ پیش ارباب تسلیم بے جا نمی باشد تکلف بر طرف تعصب
 بر کنار حضرت مدوح این مضمون پرچوش بر محل صرف نمودہ سخن را بیغہ و نشین بکنار نہ رسودہ اند
 جبین نیازم در سجود آن قدسی آستان بر زمین ست و سر افتخارم بچرخ برین

رقعہ دیگر

رسیدن فردغانی نامہ دیدن سپیدہ سحر است و سیاہی کردن نورانی چکامہ از ان برآمدن آفتاب از غار

گاہے بدان می نگریم و گاہے بدین گاہے نگره را بنشمارم و گاہے پروین چشم بدور پروانه نام
محو تماشا می دود چراغ مست و عند لیم مست هواے دوباغ هر چراغ چشم و چراغ اهل نیش نهر باغ
رنگ و بوے بهار دانش ایماے جناب بفرمان شهزاده علی القاب کلید نفل بسته چندین ساله شد
تا آنچه از سنگ ریزه بادست آمد از خام بنامه حواله شد ورنه بجان شیرین که در سنگ لاخ سخن
دست و بازوے تیشه زنی و دل و دماغ کو که کنی نداشتیم دل از کثرت افکار انگارست و زبان
از ناله های زار بیزار حسب الامر چون لب سخن باز و قصیده گفتن آغاز کردم خواهش آن بود که شمار
اشعار قصیده از صد خواهد گذشت لیکن ناگاه طبیعتم از جاده اعتدال برگشت وستم آن قدر رورم کرد
که تاب و طاقت از هیبت رم کرد پس بدست یاری آن تب بے پیغم گریانم و هم آتش جهان سوز
در جان و خاتم گرفت باجمله کار مشکل افتاد و نوبت بهسل هنوز یک دو سهل باقیست چشم صحت از
ترس بپارسانی اگر چه در دنا مسا عد از ما عدم دست کشیده و تب باقوب از پلویم کنار گزید اما هنوز
اثره ازان و آتشی از کاروان باقی مانده است اکنون بخیال اینکه مخدوم را از دیر یار پاسخ کتابت
نگران و مرا با تمام قصیده انتظار صحبت حیران دارد و ناگزیر برگشته اکتفا رفته و بے کم و بیش از نرم و
درشت هر چه یافته ام و از دیبا و پلاس هر چه یافته ام طاقه طاقه پیش قبول بازمی کنم و از ساده دلی
بر خود ناز می کنم غافل که طاقه کتان بهتاب بردن رخسار در کارش کرد دست - قصیده و بصفحه ۱۳۲

رقعه دیگر

صوفی صافی مشرب دام مجدم - سلامیکه صاف نگذرد و نیاز و سر جوش خجانه سوز و دماز است
پیش کش در دے آستان بزم حضوری کرده مدعا طرازم اینکه از گلکته پے حصول نصرت و اجتماع
اتفاق افتاد بهر سوے برتم زبانیست عذر خواه از حیرت خاموش و بهر حرف بر زبانیست و استانیست
از خاطر خاموش اگر گویم که فرصت دست نداد عذر بدتر از گناه آزرده باشم و اگر بنویسم که بخت تیره
سده راه مشد و دے دعوی سیاه کرده باشم اگر بنالعه بودن کاشانه فیض آستانه می گرایم شوق را
رهنانی باید و اگر نارسائی شوق سخن می سرایم کوتاهی چند بر بخندم هم لازم می آید ندانم تا چه گویم که
انچه گفته شود پذیرفته شود بهانادرین آب گردش لب تشنه مانم که بابش خوانده بتباش رانده باشند
و بکنارش رسانده برکنارش انگنده باشند اشور و تشنگی که در کام و زبانش باشد پیوسته
نمک خوانش باشد اما می ترسم که انچه نگاشته آید سخن سازی پیدا شده آید لاجرم متاسفانه به نوشتن می پویم

و بیباکانه بر ملا می گویم سه مراباده دلیهای من توان بخشید پنهان نموده ام و چشم آفرین دارم
 بوالا خدمت حضرت شهنشاه بشیرالدین تسلیم بصدیق می رسانم و بگزارش یورش که نگارش یافت
 بخامنه نوزبان هم یک زبانم

بنام منشی امیرخان صاحب نصف پیاخ مکتوبیکه آتش زده و کاتب عذرخواه آمده
 فردغانی نامه که گرم رفتاری خامه را دست آورست رسیده شمع افروز نرم و داد گردیده نام آتش
 خون گرمی اشتیاق خویش که اینجا سریرانگشته و آنجا سر درنخسته یک چند رنگ شعله حواله پیرامن ماه
 چون آله گرد سرگشته و بدان رنگین پیراهن دنا زمین تن که حبش مرصاد گستاخ گشته بنامه کنام در او
 یافت در افتاد و سنی از ماست که بر ماست روشن گردید آنکه نفس ما سر داین مجور از دور نهنگامه
 دم سر دیله شبهای زمستان در آن شبستان گرم ساخته ناگزیر همان آتش اشتیاق پنهانی
 بمحرمه گردانی پرداخته خامه از آن چون خس کبریت برافروخت و نامه را پاک بسخت آتش زبانی
 و شرافتانی بر طرث رشک روان داشت که نامه بنامم روانی یا بدلا جرم آمده را بخامه سرایان آتش داد
 و نامه را بدان افزایش داغ آلالش بسینه نهاد و محمدم آن آکوده دامن را بر سر گرمی چراغ حوالت کرد
 چراغ که از عکس زبانه شوقم نگاه میداشت آن ودیعت باد باز سپرد همانا از آتش شوق مشتاقان
 حذر کرد نیست و منتظر از این نامه یا آوردنی اما نیکه از فراسوی رسیدن پنج رویه زبانه دلیل تنگنای
 حواس خسته است خامه از فرو گذاشت آن پنج که عدد دایه بود زست اظهار خامه کاری کرد و شاد دارد

بنام مولوی محمد شاه صاحب

سه چار روز است که شام گاه به بر سر راهی با من تمام حافظ ضیاء الدین نام و چهار شدم چون
 ماه آئینه جمال خوشید است از دیدن صبح امید یعنی رسیدن مکتوب صحت نوید استفسار رفت روشن شد
 که درین روز باینتر احوال از شرف اعتدال تجاوز کرده ناگرفت خاطر نیاز مندم مانند ماه گرفته
 گرفته شد آری چنانکه دل و دماغ از اعضا میانه انسان است ذات ستوده صفات هم آید و چراغ
 این دو دانست پس اگر چشم زنجی بدان رسد اثر آن در دیگر افراد شکفت نباشد لاجرم از حبش نبض
 بقراری دل و از حبش آمد و از حبش دان زبان و از حبش زبان بخامنه ناچند دست بدست از
 و از خامه سید بنامه سپرده آید چشم که زده دیر از پاسخ نیاز نامه شروه صحت و سلامت سر بلند و سر بلند زبانه پندش این رویه عارف بود

حضرت صوفی صاحب چندین تسلیم بعض تقدیم رسانیده ام یا خود جناب سلام روستائی پنداشته
بجوابش التفاتے نداشته اند اما تافل حضرت محدود در رسانیدن آن امانت دیانت بکار برده
یا بکله هم آن سلام لاجوابست و هم جوابها نایاب البته پاس اینکه در خط مولوی اشرف علی صاحب
بسلامے شرف فرموده اند برین منراوارز بازرا بگزارش آن سرمایہ نازست و جان رادران راه
پیوسته گوش بر آواز

بنام منشی غلام غوث صاحب

مشور سال غزلما در جواب غزل حبیب آفندی که در اختر روم طبع شده و مرزا توکل
در اله آباد جوایش گفته منشی هر دو غزل فرستاد خواست غزل جوابی شده بقافیه در ولایت

حالی تو هر سه - مالی تو هر سه

ملاحضه هنوز آبی که روانم بدان تر ز زبان ست آبجو در جو و شرابی که ز بانم از ان جرعه نشان ست در سبو
دارم اما آنقدر آب که نماز سے با وضو و نیاز سے با آب و گزاری ده شود ناکزیر دست و چین لازم دور
بخاک آن آستان روشناس تیمم کرده و غنمت دو گانه سپاس و تناسے یگانہ دار دارا میگویم و پس شکرانه
سه گانه این مهر بانیهای سرشار قضا می کنم که سرخوشی فرا نامه با دو چایم طبع زاو و شنیده حبیب
آفندی و مرزا توکل بشوید علامه سر فرزند در های معانی برویم باز کرد جائے آنست که از کشت
مضامین آفرینی جا بر موالید ثلثه تنگ شود و وقت آنست که مدن گمر گلشن گل و عزیز جان با پیشانی
آور و حقا که آن هر دو چایم منتفع البجواب و این نامه خود جواب با صواب فروغ قراب این انوار ثلثه را
نازم که از اراج اختر روم چون بلال گشت ناوا ز پرچم لواے عطار و سائے توکل چون ماه کامل
جلوه فرماید بجز از ان ثلثه غساله با خبر گشت و دور و ستان راهم صلائے زود تا آنکه عزیزم بکیتائیش
دو تائی زود یعنی دو غزل با اتفاق و اختلاف قافیه سروده و حواله قلم نموده هر چند در برابر ماه و
خورشید سهارا چرخیا که از دور سیاهی کند و بمقابلہ مشتری و ناهید که یک شب تاب راجه تاب که فروغی
در و غ بر خویش تند لیکن از انجا که نور را اگر نمودیست با وجود سایه و ظلمت است و سورا اگر وجودیست
با نمود در رخ و کلفت است نظر بران از دیده و ران چشم دارم که درین شرح چشمی خود نمایم نه پندارند
در لباس این گستاخی خود آرایم نشمارند فقط

| | |
|--|--|
| نعت تو بد زلف و خط و خال تو هر سه
ترستی و زور تسلیم و صنعت نقاش
زلف و خط و خالست نگهبان خیرت لیک
میجست صفاد هر که هر و مه و ناهید
اقلیم جنون ملک غنم و ملک در و
رحم آ که ذوق و هوس شوق جوانی
گیسو یمان مهر و شان ماه جبینان
زاهد بعبا رند بجم خسته بدیوار
در پرده تشلیک نهان ساخته توحید | یا ترجمه مصحف اجمال تو هر سه
پیدا است ز موزنی آفتاب تو هر سه
خود چشم سیه ساخته بر مال تو هر سه
ز و ترعه بر خسار کوفت تو هر سه
اے عشق گر غنیم باقبال تو هر سه
دار و بر این پسر کن مال تو هر سه
چون سایه در افتاده بدنبال تو هر سه
یعنی که زده تکیه بافضال تو هر سه
گیسو تو و خط تو و خال تو هر سه |
|--|--|

ششم بچین شمع بزم ابر بصحرا
اگر نید غنیز آه براحوال تو هر سه

| | |
|---|---|
| لے چشم و خط و خال تو بوی تو هر سه
یک نفخه بود چین و خط و خن اے شوخ
ذوق هوس و شوق شهادت ز سرم برود
عیدت و مال مه عید و شب عید است
شمشاد لب جوی و سی سر و صنوبر
طوایم و عمر ابد رسته آمال
یک بوسه چه پرستی دهم از رخ که واز لب
گر بخش فلک و دهر فسون شجده انجم
باد حسر و بوسه گل و زگرش شمل
لے هر و مه و شمع رسالت که صفا یافت
جای من و بلجای من و کعبه من بس
ایام تو و عرصه هستی که خاک | بیمار تو خید اے تو هند دے تو هر سه
از موی تو و بوسه تو و دوسه تو هر سه
آزاد است و کف دبار دے تو هر سه
ر دے تو و ابرو تو و موی تو هر سه
طوبی لب گوے قد و بجوے تو هر سه
هجر تو و وصل تو و گیسو تو هر سه
لے بوسه ز کوه لب و دجوے تو هر سه
آموخته از زگرش جادو دے تو هر سه
تا زان و روان نگران سوسه تو هر سه
ملک و ملک و ملک از رے تو هر سه
راه تو و درگاه تو و کوسه تو هر سه
چوگان تو میدان تو و گوے تو هر سه |
|---|---|

حقا که عزیز است و حبیب است و توکل
مداح و ثنا خوان و دعا گوے تو هر سه

| | |
|------------------------------------|------------------------------------|
| اے موسے تو دوسے تو دُخاں تو ہر سہ | شام و سحر و ککب اقبال تو ہر سہ |
| زلف و خط و خالت خطا اجمال تو ہر سہ | تشریح تو تصریح تو اجمال تو ہر سہ |
| زاہد مجرم و ندبے خستہ بدل یافت | نقش تو دُکس تو دُمتثال تو ہر سہ |
| عقل و دل و دین ہر چہ نچوای ہر ازین | ملک تو دُملوک تو دُمال تو ہر سہ |
| بریک و دشمن طرز و ادائیت درینا | افعال تو دُحوال تو دُقال تو ہر سہ |
| زادی و زور دوز و بیک جہشہ نیز د | جان و دل و دین مطلقہ خال تو ہر سہ |
| راس و ذنب و شتریم ہست بطلال | از زلف و خط و دوسے کو فال تو ہر سہ |

سر سبز و تر و تازہ عزیز ایشک تو دارد
باغ و چین و مزرع آمال تو ہر سہ

رقعہ دیگر

چند روز ست کہ بکا پور رفتہ بودم چون مراجعت نمودم والا صحیفہ کہ غناسہ اش تو ان خود پیش
از من رسیدہ بود و دیدم و برخود پیچیدم زبان از گفتار ماند قلم از رفتار ندانم تا چہ نگارم کہ پنجہ
نگاشتہ شود و در دمندی پنداشتہ شود اگر از استقلال ذاتی حکایتی کنم ہمانا کوہ را کین و دستار
آموختہ باشم و اگر از اجمال صفاتی روایتی کنم ہر آئینہ غرید را شمع و چراغ از رختہ باشم
درین اندیشہ مالہ امروز دے کہ صدق مقال و حسب حال اہل حال است ناگاہ از پردہ جان زبان
رسیدہ حوالہ قلم گردید سر با سعی

اے بے خبر از مقام خود داد از تو خواہند او تادیس از ادا داد از تو
زاین اندہ جان گسل کہ رد و دل منال غوفی نہ کہ مستفیث فریاد از تو
نے نے من کجا داین مقام شناسیہ کجا مخی شناس نیم راہ مخی چلاؤیم بل چون ظاہر بہرستان
ظاہر تر جہر انگویم پسے دل از صدقات حوادث باید پرداخت داین رباعی را چارہ اسلاست تو ان ساخت
آن بہ کہ در پنج دغم کنارے گیری در شکر و لباس اعتبارے گیری
فارغ باشی زیر پیش در شمار از سر و رضا اگر شمارے گیری
یارب حضرت والدہ مرحومہ جملہ نشین بہشت برین باد ذات مستدوم و طب چین حدیقہ
اِنَّ اللہَ مَعَ الصَّابِرِینَ باد

بنام حاجی مختار شاه صاحب تخریت

نامہ حسرت شامہ رسید و دیدہ و دل را پر خون گردانید فریاد ازین سفر بے هنگام و داد ازین شہر بگیر
سر شام انبوس برین جوانی و در پنج بران کاروانی با سے ازین شباب رفتن و واسے در عین شباب
رفتن اما اگر بچشم حقیقت ملاحظہ کنند ہر کہ از دنیا زد و تر و دوسکبار تر و خوشنود تر و دوست کلین راہ
در پیش و ازین غصہ جگریش ندارد جائیکہ غبار این طال تا دامن جلال حضرت خیر البشر رسیده و آنحضرت
صلوات اللہ علیہ و آلہ و سلم التین صبر و رضا تسک و زریہ باشد چہ جائے با و شاپس رضا بقضایون ہم
اطاعت حکم جناب کبریا و ہم سنت حضرت سرور انبیا ہست ہر چند کہ از غم آن مرحوم سینہ پیش دارم
لیکن سینہ ریشی مخدوم پیش از پیش دارم البتہ از استقلال ذاتی و کمال صفاتی امید است کہ
از جادہ مستقیم رضا تسلیم تجاؤز نکردہ آن مرحوم را بدعاے مغفرت فرماید و آورده باشند
تاریخ رحلت آن مرحوم کہ ناگاہ از دل سر بر زده حوالہ تسلیم شدہ

در داکہ چہرہ بے گل بہک چشم زدند شد خواجہ حسن شاہ بردن زیر گلشن
تاریخ وفات او ملک گفت بمن باو چہ حسن شد و با حنلاق حسن

بنام نواب محمد علی خان بہادر والی ٹونک

اگر دلم از خجالت کو تہ قلبی آب نمی گشت خامہ ام را روانی کہ میداد و اگر عذر پرورش مہر
از دہانم بر نمی داشت از خاموشی چہ می کشاد شکریہ نامہ نامی را ز بانہامی بایست تا از صدیکہ
با ظہاری آید و سپاس و رد و توقع بندگان عالی را جانہادر کار بود تا با تیار بکار می آید بہ زبانی
بہ کام نام کام بود و بہ نیم جائیکہ آن ہم نام تمام بود و داد تر زبانی و جان فشانی چگونہ می وادم ناچار
زبان بناموشی و ختم و جان بز خاموشی سوختم تا آنکہ نوید صحت بندگان عالی بداد بے زبانی رسیدہ
جائے تازه بقالب و مید خدا را سپاس گزار شدیم و خداوند را تہنیت نگا ر چنانچہ این عرضہ فخر و عقیدت
بقطرہ تاریخ غسل صحت بجالی ملاحظہ بکنند و نیازمند راست پذیر کنند امتدہ در بند

بنام مولانا محمد سعید صاحب بحواب خطا و نشان

قبلہ صاحب نظران رکعہ دیدہ و ران مد ظلم العالی - و رو نامہ نامی با و چاہہ گرامی رسیدن

موج عثانت بد و قطره بے سرو پا و درخشیدن مترابست بحال ذره سرور هوا در نه قطره بے نور
کجا آن آبرو که بعض خاکساری در راه پاس گزاری بسر ترانسی افتاد و وره بے نمود را تاب آن کو
که با ظهار نیاز از خواب ناز چشم توانسته کشاد

قطره را این آبروی ذره را این آفتاب به هر چه هست از فیض آب هر چه هست از آفتاب
مشرق شدن قیصر نامه بنظر انور و پیرایه قبول یافتن از نظر کیمیا اثر آئینه بے نمود مرا جلا و در پلا و زنگار
مرا صفا بخشید ز چه حسن بے جوهر بها که منظر نظر صاحب نظران شود و نه طالع پستیها که پسندیده
نگاه بند اختران گردد و اینکه بطرح کوه و صحرا اشارت نموده هانا بصید غزالان و عنایا بشارت نموده است
هر چند که زور بازو و این گمان دارم و نه قدر انداز نگاہ بر نشان لیکن بمقتضای الامر
فوق الادب تیرا در تاریکی انداختم و نام را بنام سیاه ساختم چنانچه بلا حط و الا یعنی من کیمیا میرسد
و بعد ازین چشم آن دارم که غزل خود و غزل هر که از اهل شاعره بدست آید بدین سوال روانی کشاید
تا نور و سرور دیده دل افزاید و السلام المون الاحترام

بنام منشی غلام غوث صاحب منشی ارباب غزل طرح و غزیر حاضری

ویر و زبرد دولت رسیده به عازر رسیدم تا عذر سخن گفتن که داشته گفتم و آنچه ملازمان گفته شنفتم
تا چار نام کام بر شتم شب بتلانی بیدار شے شبانه گذشت و روز بخت جوئے اشار عا شفا از آنچه از طلب و
یابیس بهم سر شتم درین نامه نوشتم چون این وقت دل و داغم آشفته ست ندانم که بر جان سخن از بخت
پچارفته است هانا این کاغذی پیراهن دران داری گاه داد خواه و بگوشت چشم حرمت جوایه پناه آمده
و ادخواه مشرق بحضورت رعدا علیه از حاضری معذور فقط

بنام مولوی عبد الملک صاحب

والا نام هر چند ویر تر رسیدا بداد دل مضطر رسید شکایت و در ذره کجائی و حکایت در و جدائی
از دل زبان رسیده باز گشت زیرا که دل و زبان هر دو در دعای صحت نواب صاحب در ساز گشت
تنش بنای طبیبان نیاز مند مباد و جو دنا ز کش آرزو و گزند مباد
اگر در و صحنه شریفه را در و دز و دیگر رنگ می شد بر آئینه کار بردل و جان تنگ میشد از مفارقت
نکردن تو به چون بید لرزه بر اندام هوا خوا افتاد و باری تعالی بار دیگرش دران بارگاه باز نهاد بام

دشام چشم براہ و گردش بر آواز مرثدہ صحت و سلام چشم کہ یک روز در میان از چگونگی مزاج ملازمان گاہ تذکرہ
از بجا روستی سخن بجناب قاضی ست کہ از گفتار و لغزش عاشق و معشوق ہر دو راضی ست حضرت
سلامت فریاد ازین وادو داد ازین انصاف کہ دیر تر باد و شاد فرمود نہ کیفیت تشریف آوری چنانم خوش
کرد کہ مستان راے و نغمہ پرستان راے یارب این آہنگ راست باد تو انایزدان نواب صاحب را
زد و تر شفاعت فرماید کہ این ارادہ درست آید بخود و از محمد یوسف را بر اے دستی ساعت تا کسب رفت
عزیز مذکور آورده دور و زاتحان را پیش خود گذاشتہ چون رفتار پیش و کمی داشتہ بازش حوالہ کرد
امید ست کہ تا ساعت تشریف آوری درست شود

بنام قاضی عنایت حسین خان

اے آن کہ روان من فدایت باشد در خاطر من ہمیشہ جایست باشد
صاحب نظران عزیز دارند مرا بر عالم اگر عین عنایت باشد
ترکتا ز یہاے غمزدہ بے باک را میرم کہ شامگاہ ناگاہ بر سرم بخونے دل آویز آورد و بگاہ بار و بنگاہ
صبر و طاقتم بغارت برد شہد باز یہاے عشوہ چالاک را نازم کہ در پردہ شب چون رخشدہ کبک نشسته
حیرت خیز جلوه گر ساختہ صبح زد و دیدہ و دل را چون انجم نہرہ بششد را ناختہ نازم
نازم بطول مدت عیش و نشاط خویش یادم زور درآمد و جہیز از قفا رسید
ندانم آن شب کہ امی آفتاب شمع از درسیاہ خانہ ام و کہ امی سر و چین آراے کا شاند نام شد کہ ہنوزم
از در و دیوار شام دہام زہرہ و پروانہ در خوش ست و از ہر گوشہ و کنار گاہ و بیگانہ ناخندہ عندلیب
در خروش باری تا چند راہ و مزوایا پلیم سخن لختی صریح تر بجا گویم کہ فرد ہبیدہ دانشے فروزندہ بینشے
بگو ہر آبروے بحر و کان و بحر ہر چشم و چراغ و دوہان بارے عنخوار و غمگسار مشوق سیرت عاشق طبیعت
بصد رنگی یک رنگ و باہمہ بزرگے شوخ و شنگ و پیر آئین زد و گریز دانشاس منی رس سخن ہم سخن دان را
بے شکت در پنج چون گنج بویرانہ خوش یافتہ و ہیات کہ چون دل زد و از دست وادم یعنی ہر چند
کہ جدائی بردل گران بود و داعش کردم واکہ چہ پایے رنگ در میان بود بجا ای شش سپردم
و اواز ان خرامان آمدن و فریاد ازین دامن کشان رفتن آہ آن گرم جوشیہا و اے این فراموشیہا
تا تو رفتی از دلم صبر و جہیز تمام رفت از خم رنگ از نظر آبلار و چشم غلاب رفت
این است آنچه کہ درین دو ہفتہ برارفتہ ست و دل کہ ہمراہ دلرباست ندانم بران غریب چہ سارفتہ

مگر جنبش عفریک خامه ام رگ بقیابی دل را جنبانیده بسر رشته تگلانی این باجر انگوش مخدوم رسانیده
که از اکبر آباد گلسته نخلت و دلا بدست بادشمال یعنی نامه نامی بنام سید بلال رسید و دیدم و چون گل خندیدم
وازمین راه برگردیدم و چون عنان زبان برگردانیدم -

بنام مولانا مولوی عبد الملک صاحب

در ریز بیکه ملک عبد الملک است هر جا گریه بسک عبد الملک است
استایم سخن شخص خسرو گنج همنسر ملک و ملوک و ملک عبد الملک است

اگر ذات قدسی صفات را بیاک طینتی ملک خواهم ملک را در بانی و در نظر کجا و اگر بوالا همتی ملک دانم ملک را
ملک و لاسخر کجا ستایش پیش کش ناگاه شام گاه چون پرتو ماه ظلمت کده ام را از در آمدن و نگاه بگاه
چون بیک نگاه از حیرت کده دیده ام بر آمدن جز کم نگاهی چه توان گفت نه آنکه شخص می رانم دست
گوشه چینی از عزیز کجا در نیغ دار و بسودا چشم سیاهی که از او در دیده دست حاشاکه بنامه یاد نیاید
تغافل ناها می سر به چشم پوشی را بسته بل عنقائے فراموشی کدام روز که از دور سیاهی نگرود
و سودا چشم روشنی نیار و کدام وقت سمند اندیشه اندیشه اش با و بجا شد که گویا پیش رو دیده و لم بر تو بتا
مقدم نشیبت و کدام خطه نکلش ز مرز پیراشد که آهنگ و انوارش در بزم جانم ساز بلند نامی
نیکسادرست نشکست بر بدن مرغان نامه بر از پرانشانی او راق آشفته حالیم پیدا است رسیدن به این
از ورق گردانی شکسته نگیم بود ادل خون گشت در روان دشتیم یعنی پاسخ ناها نخسته ز گین تر باید
نال بر زد و هو اسر و دم اعنی نامه بری را مر غے نیز بر شاید

این ناها که دقت سوادش و دیده باد اے طالع رسا همه پیش رسیده باد

خامه تا اینجا رسیده بود که نامه نامی موسوم به حبیبی سید بلال چون ابر بهار رسید و آبه تازه بر روی کار
رسانیده شگفته نگاه را با ایشار سرشار بهای سرشار گردانید اگر نخلت پیش ازین طینیانی کسند خود را
بسیلاب تو اتم داد و اگر این چنین از شوق نهانی دیده طوفانے شود نگه را آب تو اتم داد بهر آینه شوق
آن می خواهد که نامه ام هنوز وابسته بال کبوتر باشد و بهای جلوه مخدوم بر سرم سایه گستر باشد

بنام نثی غلام غوث صاحب

سریده زندگانه و گزیده کور نشی می گزارم می نگارم اگر نه سواد بهارین نامه شکیبایی بر سر چشمه نظر می گشت

مژده لاله و گل چگونگی چید و نگه در سبیل و در بیان چگونگی غلطید چراغ و دانش که می افروخت مرا به بنیاد
 که می اندوخت خود را می ستایم و آری چنانستایم که ستایش سراپاان هرزه بر سر و در ابتلا و گوی می سزاید
 و فرزندین نوادان و اگو به بے سود و مبالغه و هیدگی می ستایند و نیزه میرم شوخی این فقوه را که هرگاه
 تا پنج وفات بدین خوبی بدست آید به تنهایی توان مرد سوگند بجان عزیز که اگر بجان عزیز و ترس بود
 حاشا که بایشان عزیز داشته بلکه جان نشانی جاودانی زندگانی پنداشتم مرده در گور تا به نام
 در دامن خواهد بود این لطیفه ام بر زبان خواهد بود بارے چون زبانم در گور و آنست از عهد سپاس
 حضرت سید عبداللہ شیرازی بکدام زبان برآیم و بزرگ این نعمت گیری چگونگی ستایش گر آیم مگر آنکه با نماند
 انسون کام ستانم و هم زبانے از ایشان بوم ستانم و گویم امد الدن به چه چاهم و خجسته چاهم اگر آن کجیفه
 حال و قال ست هر آینه این آینه جمال و جلال از کام بخشی این الطاف ایشان طمع دارم که پیوسته کاشنی
 این شهید و شکر شہرین کام باشم و از سستی ساقی سخن پرستان امید دارم که هواره بگردش بینا و باغ
 مست و دمام باشم چه عزیز بفحواے حریف علیکم از سرای توکل بدین قدر با قناعت نداده بلکه طالب نعمت
 است و از خجسته بجز به پیا نه حالی کفایت ندارد اگر چه پراز کیفیت ست آری نامه را چاهم و چه کام
 باعث گرمی هنگامه است لاد بر این قطعه که در حالت اضطراب یعنی بیمارے بطریق رسیدن نسخه مطبوع
 عطیة والاگاه بنارس باش گاه نواب ٹونک تازه بزرگ نگارش یافته سیع خراشی ملازمان را آننگه گزاش
 یافته و در رنگه که پیا سخ مکتوب والا شد هم از اینجا شد که پس از نگارش شستین برگزانش و مر نامساعد
 ساعد که مرغ دست آموز دیرین و پیوسته دست نشین بین است آن قدر بر خویش بالید که آستین را
 در جامه بگنجید تب بدست بوس قدم رنج که در دمنده جابر و زبباب و تاب بسر برد و پز شکست
 بقصد سهل منفع دار و سخت فرمود و بعد از آن رطل گرانی ناگوارا تر از تلخی مرگ حالت نموده یکروز
 در میان همان آتش در ساغر و آن سواد الوجہ در نظر و آستم تا آنکه از اماله چهار گانه فراغت دست داد
 و چار خشیا نام را با هم اختلاط چسبان اتفاق افتاد اکنون دسم اگر چه بیکار نیست اما هنوز در دست
 بردار نیست ، یارب دست بجام و جام بجام باشند

بنام مولوی علی ضامن صاحب رود لوی

عزیز نا چیز را که زبانه هرزه سراد جانے بے نوا و بانواداده اند چون بلبل تصویر از حیرت خاموش است
 و در پرده خاموشی از شوخی خامه نقاش در خر و خش نئے اگر خروشته و از چون آواز و وصل

از دور خوش آید و اگر نوشته دارد چون حرف نصیحت گران تلقی افزاید شرابش همه سرب است
و آتشش همه آب اهل طال را گمان نیند امتعالی برین هزده قال حجابیت که اگر برافکنند
جز جملت از پرده چه زاید و اهل کمال را خیال نازک خیال برین آشفته حال خوابیت که اگر
تیمیش کند خبر حیرت چه رونماید و نیزه درین زبان که حضرت نوری یک دو غزل یا حلب بزرگبار آئینه
بصیقل فرستاده منکه هر آئینه چون آئینه خود حیرانم رنگ زدای دیگران چه دانم لیکن نظر بفرمان
پذیرفتن و سخن شنفتن انگشت قبول بر دیده نهاده دیدم و سنجیدم یعنی خاصه الف بصیقل مرات پیش
گردانیدم اگر خطای رفته باشد معاف و از من سینه چون آئینه صاف دارند بر بعضی شاعر که خطاهو
و هو کشیده آمدند از راه ناسنجیدگی ناپسندیده آمد بلکه بر دیده و ران روشن است که اکثر توانی قصیده را
شایانست و غزل را بمنزله شائگان و بر سامعه از سبکی گران جفا بخت و قرا و مثل آن و ایما سیکه در
خط حکیم صاحب رفته که عزیز با اینکه خاکپای اهل سنت است از آستان بوسی حضرت شاه
عبدالحق قدس سره العزیز محرم السعادت است الحق این حقیقت حق است و ادب بر نشستی مستحق
لیکن چه توان کرد که دو بار عزم حصول این دولت کرده بحکم گرفت ربی لفتح النزاع لم ره بجای نبرده
آئنده اگر جذبه توفیق رفیق گردد و باز سر کرده سجده ریز این طریق گردد - والسلام بالوف بالاحترام

دیگر

مخدومی کرمی خواجہ غلام غوث خان بهادر دام مجدکم - عزیز ناچیز از درد دوری و اقوانا به لب
و بشوق حضوری شینا شد بر زبان سر و حلقه تسلیم فردوسی آر دومی نگار که هر چند از خبر بے خبر
با خبر بے خبر است اما بے خبر ازینکه هر چه در نظر مشش آید بے خبر است و قطع نظر ازین و خبر است که
المؤمنین مرآت المؤمنین هر آئینه از این روز هر یکچه آئینه حال بهر گیر است لاجرم شکایت از بختی
سراسر بختیست و عین بی بصری لیکن چون نظر بعالم صوری دارد و بمناسبت حضور بی بصری
دارد و حضور بی واسطه خوب تر از مکتوب نیست و از مکتوب مرغوب تر محبوب نه پس همه تن چشم برآه
سواد رحمت است و سرا پا گوش برآواز خرده صحت و سلامت درین روز با که بخریک بعضی از
احباب قطع تاریخی و دو غزل سروده آمد و اله قلم ننوده آمد بر سامعه گرانی کند و پنبه گوش
رخنه دیوار بهاد و خدمت میر عبدالعزیز شیرازی نیاز باز نیاز مند رسانند تا ارشاد نیاز مند را
آزمند حال و قال خویش دانند و التسلیم

رقعه دیگر

هر چند خاکسار و دشمناس التفات حضرت امیر خلد میر نبوده لیکن بدولت صحبت جعفری گاه گاه از دولت ملازمت حضرت عیاری حاصل نموده است پس لازم بود که از راه نیازمندی در آیم و از عهده تعزیت گزاردن بر آیم لیکن چون پیش از نیم گاه به بدولت کده سنوری اتفاق نیفتاده آخر دلی دارم چگونه گوارا کنم که درین ناصبوری بجنوری ابتدا کنم و اگر قطع نظر ازین سالکان این سالک را مقصود اصلی از سلوک مراسم تعزیت اظهار بهر دوست نه تنها ره نوردی ناگزیر از ان در گذشته چند قطره خونی که از جوشش نهان بزرگان دویده داند ناله موزون و نه که از پرده جان بزبان رسیده بنجابه سپرده عرض در مسندی کرده آمد - الله باقی و ما سواه فانی -

بنام مولوی محمد شاه مخفور

چشم من ز ابتدا ز خون گریستن این چشم زخم آه بها از کجا رسید
 بیها که خون می گریم و چه گویم که چون می گریم فریاد که می نالم و چه نالم که چرا می نالم بهمانا درین دنیا
 سوش الما می که در شربت عیشش گرامی آمیخته اند دل تا جگر هم افکار کرده است و برق اندوخته
 که بر مرغ نشاط سامی ریخته اند و دود از نهادم بر آورده آه چه دانا می که چه دیده ام و چه باز گویم
 که چه شنیده ام غفران پناه مولوی محمد شاه نه از جهان رفته بلکه جهان مروت و مروتی از میان رفته
 جائیکه این دوران قاطب مبر و تکیب در نوشته باشد پیدا است که بر نردیکان چراگشته باشد
 با بکله از گذشته در گذشتن اولی و از همه اولی رضای مولی قطعه که حیرت انگیز کائنات و آئینه دار
 سال وفات است بملاحظه می رسد - الهی القیوم و ما سواه مسدوم قطعه تاریخ بر صفحه ۴۳۹

پایان سخنی لائق الدوله بهادر

گرامی نامه رسید و به نوید عافیت خرسند گردانید انیکه در باب ابر سال ثنوی تازه ازین متنوسه
 خواسته اند تا من بنظر اصلاحش بهنیم و اگر خارش در نظریه آید از ان حدیقه بهنیم مصور است
 صلاح کار کجا و من خراب کجا منکته دستمایه خود آرائی ندارم سر و برگ عالم آرائی از کجا اترم
 نمی گویم بر تو سے از شیرستان سخن برو زنه دلم تابیده و در نشئه ازین آتش که بر من خورشیده

بل آئینہ کہ بصد سینہ زوای صیقل زده بوم از خیار مال زنگ آورو دست و چراغی که ہزار باغ سوزی
 از ختم بوم از لطف ہائے صرصر غم مرده دست ہر آئینہ اکنون جز حیرتم چہ رونماید و جز ظلمت پر وہ چہ زاید
 اندیشہ ام بگرہ بان گیری آشنایت دست بدامن سخن کہ رند و دلم در کشاکش دام تعلق مبتلاست شانہ
 درین گیسوے پر شکن کہ کند ز بانم عند لیب زمزمہ فراموش ست کہ اگر دے و اگر ار دے بہشت
 خاموش ست سہ سال است کہ فیض نامہ تنظم آورده ام و من بعد کافر باشم اگر غزلے یا قصیدہ جز قسط سید
 دیوان حضرت فریدون قدر بہاد گفتہ باشم ہارے انصاف بالائے طاعت ست از کسے کہ این ہمہ
 اسباب بے نوائی فراہم آورده باشند چشم نوائے داشتن در ہم از کیسہ درویش
 و مرہم از سینہ ریش طلبیدن ست لیکن بمقتضای الان توفیق الادب مصلحت دران می بینم
 کہ نخست درستی اذان فتوی بسبیل مشتے نمونہ از خوش گوی برین فرستد تا من آن را دیدہ و سنجیدہ
 بخند و باز فرستم انگاہ ہر چہ صواب نماید بران کار بند و از نیاز مند حسرت مند شوند۔

بخندمت یکے از احباب الہ آباد

کام بخشے در و دگر امی نامہ پس از وصول پوست کار و بہار از شکوفہ کزن بہار رسیدن ثمر مراد ست
 یا پس از طلوع ستارہ صبح دمیدن سپیدہ ابداد ست ہنوز نظارہ در کسب صفا بود کہ شید تانی دیگر
 از ان پردہ برویدہ دل تجلی نمود یعنی اشعار ریختہ سرمہ دیدہ بنیش و یقل آئینہ دانش شد خوشامین کہ در
 نظر دیدہ و ران آبروے گوہر شناسی داشتہ باشم دجال آنگہ گوہر از خزن جہانہ پنداشتہ باشم من و انم
 و خدا کہ گاہے گفتن اشعار ریختہ خاطر نیا و نختہ ام و طرے درین گلزمین ریختہ پد ریختہ کلک لکین کام
 ہمہ تلخ آب شیرہ خانہ شیراز ست و کام زہر بانم آن و مساز لاجرم چون ملو اختر بن را روے باید
 طوطی ہم بقند ہندی زبان نمی آلاید

چون دخی ز آسمان بمن کرد نزول
 شد عرض گدا بحضرت شاہ قبول

این چار عطیتہ کرامت شمول
 شکر ست و نہرا شکر کز لطف و کرم

در دوسو و چار دیوان بلاغت بیان مانند چہار کتاب آسمانی دست آویز افتخار جاودانی شد
 بنام ایزدین ہر چہ از نسخہ کہ زبان در ادیان آن قاصر ست شخص سخن مبتلا بہ چار عناصر است
 اہل دیدہ را چار آئینہ بجان والی تعلید را بجاسے چہار مصلی ست حسن را باغ و بہار و چشمہ چراغ آمد
 و عشق را بسوز و گداز و در و دواع

اے صاحب کلک دفتر تاج و سریر در ملک سخن ترا نیست نظیر
 زمین چار صحیفہ آشکارست کہ کرد نظم تو چار حد عالم تنخیر
 آری زہ را چہ فردغ کہ آفتاب را چشم روشنی گوید و قطره را چہ آبرو کہ در طریق توصیف دریا پوید
 اما سپاس گزار در ترک سپاس گذاری معذورست و نیازمند را عرض نیازے ضرور دان این کہ
 دو چیز از خدا بدعا خواستہ بودم یکے تمنع از کلام معجز نظام و آن بیایہ اجابت رسید دوم تسک ہل من
 دولت کہ هنوز طالع نار ساہبان زسانید نابراں بایاس و امید سخت آویز فیے رو داده است
 و خاطر عقیدت تاثر دران کشاکش افتادہ یاس بدور باش آن برگشتہ بختیہ از بیگاہ قہتم می راند
 و امید بتوانائی این عطیہ عظمی بچارہ بالش عزم می خواند لاجرم من این عریضہ را بدان سستیز آویز
 سبیل کردہ و بخدام انصاف پناہ آن داور یگاہ سپردہ ام امید کہ آن از دعوای سست و نادست خود
 زبان کار و این از سرسبزی کار و کردار خویش کامگار گردد و من بآن کامگاری خرسند و سر بلند شوم
 ہر چند کہ از حجاب تیرہ روزگار رہا نور چراغ در تنگ فروغیہا پر واز کرک شب تاب دار و دوازہ غبار
 خاکسار رہا آب گوہرم در بے اعتباری پراز جلوه موج سراب دار و اما ہوا لادید صاحب نظران
 گر چہ خور دیم نسبتے ست بزرگ ذرہ آفتاب تا بانیم
 نظر برین از سایہ پردردگان ظل عاطفت سلطانی کہ در ذرہ نوازی آفتاب اند چشم داشت آنکہ
 این تیرہ سرانجام را بہر تو مرحمت زد و دریا بند - نیر دولت و اقبال تابان و درخشان بود

بنام مولوی محمد شاہ صاحب

اگر نہ بوطائے تشریف گران بای بینی دیوان حضرت شاہنادرہ کیوان پایہ شرف گشتی من و انہم دول کہ
 از بیداد فراموشی چہ شکوہ ہادر کار و خدمت را از کردار خود چہ قدر ہا شرمسار کردی اکنون شکوہ گزار
 از تکرار شکوہ ہے در بر و گلہ سپار از سپاس کلمہ انتخار بر سر دار و لیکن از حلاوت کلام شیرین خطابی بہایم
 آن چنان بہم تحسیدہ کہ زبان سپاس و وزانم از طلاقت ان سرمایہ بہم نہ رسانیدہ کہ حق سپاس
 او تو انم کردناگزیز گزارش قطعہ جو بہر بہر ہویش عرض می دہم دست بر خود و جان خود می نہم
 یارب منظور نظر کیمیا اثر باد گرد کہ ساد بے التفاتی بینا و بکلا زمان حضرت شاہنادرہ بشیر الدین اونیق تسلیم
 بصد نظم می سانم و بیداد حضرت صوفی صافی شرب جرعه از این ریح می افشانم بکرامی خدمت شفی مزلدین
 صاحب کورنش می سپارم و چشم صفا غائبانہ از جمال شان دارم

بنام خواجہ سیف الدین صبا

امروز عنان خد که نداری سراپا
بیچاره بهر تو غلط داشت گسها
عمریت که چشم براه و گوش بر آواز قدم سیمینت لزوم بوده و غافل که خود را هیچ تسلی نموده ام
هم از بخت نارسای خود شکوه گزارم و هم از جدیہ تمام خود شرمسار را بخت را چه گناه و خد به راجع
قصور که اگر کوہ الوند ست و اگر پیر پنجال با نیک جذب و کشش می توان کشید لیکن بدادران سنگی هائے
آن برادر نتوان رسید آفرین صد آفرین از راه دراز و دور تا کابنور تشریف آوردن آرزو مند
به تشریف خود مشرف نکردن کدام دین و چه آئین ست نئے

این همه از قامت نامازی اندام است پند ورنه تشریف تو بر بالائے کس توانیست
همانا این پیرا هر دو به از رهنمائی همنفر شاست که از حلیه مروت متر است ورنه در میان قدم پیش
و مانع پیش نموده نما را بسوے شما خواند و نه خودش بسوے ما را ندکاش ازین افسانه و افسون
که تا اجیر تشریف همپائی ایشان بود مرا از جایی برود دل مشتاق را بدر نمی آورد و چرا بسوے
نگفتند که این راز انشا کند و نشر بجز فلانے یعنی من نزد حاشا که خیال تشریف آوری بگرد خاطر
کشتی دشمن مهر و وفا را نچه ساخت و جزو را از نظم انداخت چه میگویم که از گفته شرم باد
من کجا و او کجا گله کو شکوه چه اگر شکایتی هست از آن شاست چنانکه گفته اند از است که راست
من از بیگانگان هرگز سنالم که با من آنچه کرد آن آشنا کرد

انصاف بالائے طاعت ست اگر تقرب عذر و بخش یعنی که خدائی خلیل الدین قدمی رنج
می کردند رنج از دل می بردند که با من شامی پیچید و اگر پنجال پریش چشم زخمیکه دران نوزاد
بجام رسیده مریم می نهادند و او در دمنده می دادند که دست ایشان می کشید و تو محبت را
نازم که تا در خانه رسیدند و عنان گردانیدند راه سلوک را میرم که جگر پایہ شیخ حسام الدین را از
بمبئی تا اجیر رسانیدند و بدر دل صد پایہ نوزاد رسیدند محبت و مودت ویرینه راجع شد
مهر و وفاے پیشینه راجع پیش آمد بارے اگر دے صافتی داشتند از بمبئی می نگاشتند که
در کابنور بیا مید و ملاقات مادر زیارت اجیر تشریف برد و حاصل نمائید گرفتیم که وقت نگارش خط
این اراده نمود و بچشم ز این چالش و کشاکش و دند و بارے چون عزم مراجعت از اجیر شد
توسن عزم بیه راه را که عنان گیر شد و در سوین است که هر دو می بایند متانہ خایه می نمایند

اکنون بوحده ایام عرس تسلی و بجهت بے مدار مارا کر دن آرا مید بے آرام را باز از جابر دن مضطر گرفت
 دهی فوجیم و سازی امیدوار مرا که تا بکشتن شانی در انتظار مرا
 با بکلمه لطفی که بحال من دارند اگر حالے و بدین طریق دلی خالی کنم قلم تا ابد از نگارش نه اتد و زبان
 از گزارش ناگزیر از گذشته درگذشتم و شکوه و شکایت از دل بدر کرده دانه دانه فرا هم ساختم
 و خرمی ازان پرداختم یعنی برنج استغالی که سی و شش آثار نبرسیت در ایتانے رسیده نهاده
 محصول داده بسبیل ریل فرستاده آمد که هرگاه سفره چین چاشت و شامی پیش گزار طبقه ازان نیز
 در میان آورده و دانه برنج زیر لب زمره سنج آمد که فلانے از دست شما برنج اندرست و شمار پنجا
 از این انبار افزون تراست شما را نوش و او را فراموش باد و بعد از این فراموشیها واضح باد که چائے
 مرسله یاد از گر مجوشیهای ایشان می دهد و مرسته بر داغ سینہ ریشان می نهد گویند که در بسبی
 چای یک ساله را بنیتے دیگر دو ساله و سه ساله را نرنخے دیگر ست یعنی هر قدر مدت می رود
 نرخ کم می شود اگر چه چین ست هر وقت که به قیمت مناسب بدست آید بشرط رنگ و مایه صندوقی
 برائے ما فرستند تا هر قدر که نوش کنیم غما فراموش کنیم و هر چه ازان بفروش رسانیم نگر آن
 نوشا نوش و اینیم - دیگر

از اینجا که سپه سالاران فوج ظفر موج آن دولت خدا و جان نثاران عسکرت مسکو
 محرمه جهاد که از سنده شمشیر شان جماعه شیران مانند شیر از هم پاشیده و از نمره کبیر شان سرفه
 ناقوسیان چون مور در سوراخ ناقوس خزیده عریض جان نشانیهای خویش بنظر اقدیر شرف
 گزرا نینده به تنگای و الاغمانی سر بلند و بطولای عنایات ظل سبحانی بهره مند گشته اند فدی
 که غائبانه بیاری اقبال آن دولت جاد وانه با شمشیر زبان با دشمنان سرگرم کار بوده خود را
 شریک غازیان نموده ست جائے حیثیت که در عرض جو هر بے جو هر بایے خویش تنگ حوصله
 و در طریق اظهار جان نثار بهیشتنده از اهل قافله باشد بنا بران محاربات روحانی و مجاہدت زبانی
 خود را پیرایه نظم داده اند و در ستمک بدامن دولت قیصری تبصر نامه نام نهاد و بحضور حاشیه
 نشینان و فترکه اجمالی می گذارند و آن را دست آور حصول سعادت و ابرین میداند
 امید است که بتشریف شریف قبول بسندگان باب عالی مشرف و همواره در سلک طیفه خواران
 نسک بوده مدعای وین و دولت موفف باشد (دیگر)

از اینجا که هر شنبه بر کز اصلی راهی و هر فوره بخورشید نگاهی دار و قطر تا کشته بلند و پست

ساحل نشود بدریا و اصل نشود و ذره تا به بودان شامل نشود بخورشید مقابل نشود آرسے من
 همان نظر بے دست و پایم از دریا بر کنار و همان ذره بے مقدارم تیره روزگار اکنون که گمشده
 شعاعی خورشیدم بدان آستان آسمان بنایم کشید و جنبش سلسله موج سرچشمه امیدم بدان درگاه
 دریا و تنگایم رسانید شور نشنه کامی من شنیدنی و جلوه تیره سرانجامی من دیدنی نیاگان من
 نان بشمیر زدن می خورد و قطع راه زندگانی می کردند در روزگار من که خشک مال جوانمردی
 و زمان و م سردی هست نه آب بزم شمشیر مانده و نه تابه بپزیر ناگزیر دست ازان براشته
 قلم زنی را بیخ زنی بنیدم و بجمار عافیت یعنی کنج عزلت نشسته از طعن و دوان نشسته از نازی
 رای نوشتم و غم اهل رای کشتم و بهر چه ازان می دردم برگ معیشت می نمودم بهیات که فلک آن
 ورق هم برگ گردانید و بر صفت احوال خوشحظان یک تلم خط نسخ کشید هم اهل سینت را جوهر اعتبار نماند
 و هم اهل شلم را دست در کار من که دست طلب پیش کس دراز نکرده و سر بیج درے نسرو
 نیاورده ام جفت باشد که از آشنا پناه به بیگانه و از کعبه راه به بیخانه برم به مضمون اینست که
 جمال کعبه نتوان دید طے ناکرده هنر لمانه بای آنکه بطوان حریم کعبه دولت تو انم رسید و فحوائی اینکه
 کجا و انند حال اسبکساران باطلها نند یا رت آنکه رخت ازین ورطه بدر تو انم کشید غم قوت لایموت
 بر کنار بار عیال و اطفال بگردن جان دارم همانا و امن بزریر این دو کوه گران دارم لیکن پیش
 صاحب شکو بان کوه را چون کاه اعتبار نسن نیست و سبکدوش کردن ازین بار گران دشوار ن
 پس اندک امداد سے از خدام می خواهم که گفتو را خیر باد گویم و دلشاد بسوے حیدر آباد یوم
 معروفه که گواه صدق نقال من و آئینه حال مانسی و استقبال من است بملأ حظ می گذرد باجلوه ظهور
 گر که سواد این دوده روشن از حیثیت و در پرده رنگ این آئینه جلوه گر کیست
 گرچه خوریم بسته ست بزرگ ذره آفتاب تابانیم

بنام اصبه یونان خاں نصا در جواب تمثیل کریمه مدح و شعر سید نسخه موسوم به صبح گلشن

بر تو درود افکندن زردغانی نامه ندیده ناچیز یعنی غریزان کرد که سهیل بادیم بین و شمع باطن سخن
 اگر آیت جنتش خوانم شان نزدش جز قدر دانی چه توان نگاشت و اگر وحی آسمانیست دانم
 باعث درد و دل جز تا نیدر بانی چه توان پنداشت رسید و مصل تمیض نامه و نریشم ل
 آن مختصر جامه در نرست عطار و سوادان گمنامی را پند آفتاب بلند نام و شام تیره سرانجامی را

روشن تر از بام که دنازم که سواد حیرتی عرصه دادم و به تجلی اینم اشارت رفت و شام غرقی از بخان
فرستادم و به صبح گلشن بنارت رفت چنانچه بستم ماه گذشته دیده شتاق بفرغش روشن دل
اندرده بطلالعه آتش گلشن شد - و باعی -

صبح گلشن که بر تو تحقیق است مصداق صفائے جوهر تحقیق است
می زیدش اینک صبح صادق گویم کاینکه حسن یوسف صدیق است

بنام ایزد آن اختر اوج سعادت که هنوز از منزل دوازدهم قدمی بیش نرانده است و در رق
باب فروزقه کاروانی را بساحل رسانده است علم و علمش چون بخت و دولتش روز افزون باد
پایان تذکره بزم مشاعر رسیدم و دیدم که شیشه و ساغر بروی هم چیده و لاله و گل پهلوی
هم مجلسیان از مخوری من بخوش و بر زبان بیزبانی در خروش آمدند که هر چند دیر آمده در میخانه
بازست و اگر چه کوتاه حوصله دست هست ساقی دراز از در آبی و یک دو ساعت به پای
ناگاه از دست رنم تو نه دیدم شکستم و بشوق با ده پیون که با دپیونش توان گفت نشستم
از در و صاف آنچه به سپانه ام ریخته به پیش کش صبحی کسان آن انجمن است و از خار و گل
انچه بلانم آویخته به بهر خیزان صبح گلشن آفتاب دولت و اقبال درخشان -

و دیگر

اے طبع تو مخزنه را ایمان آمد فلک تو کلید گنج عرفان آمد
نام پاکت که نیک دارد انجام رکنی آبسبز چارار کان آمد
سال گذشته که قلم عقیدت رقم ماتمخ ترکان بهرم و در بحر که سخن علم گشت لاجرم با دای
سیاس عالی بهتی بندگان عالی بهوپال و شکر و الا نهستی مستفیضان آن دولت لازوال
که خشتگان روم را برهم ملطف یاد و جهان را بدان مراحم شاد فرموده اند جبرأت نموده
در سعادت دارین بر دے خود کشور اکنون که آن محضر نامه موسوم به فیض نامه از غالب طبع
برآمد و نسخه از آن یکجای پیشکش جناب گردون قباب که مرکز جهان و مرجع جانبان است
و دوی به به عقبه خاص فیض اختصاص که آینه صدق و یقین و گنجینه رموز دین است بسپاراک
می رسد یعنی شت غباری با فلک می رسد هر چند باین فضل و کمال که ملازمان را در علم عویبه
خاصه تفسیر حدیث حاصل است عرض جوهری جوهری نمودم حرفی باطل است پسکن

سواد و ذکره شمع انجمن بردانه پروا نگي خوشم بخشیده گستاخ این پرافتاینها گردانیده ست نظر بران
سر به باصفهان و ذره بخور رشید تا بان فرستاده ام و با امید کسب ضیاء دیده برآه کمرست کشاده چشم دارم
که بفروغ قبول که الهی در گش مباد روشن سواد و برسد راسا یهائ طالع خویش که چشمش مر سواد
دل شاد گردم زیاده ادب

دیگر

جناب صوفی صاحب رشکین نامه باد و قطعه رنگین چکامه که یکے از خود جناب و دومی از شاهزاده
معصوم القاب است چون گل از گلزار رشک از تاتار رسیده بمطالع آں کیتا جریده و آن تا تصدیق
خیل مخطوط شدم و می شوم و خواهم شد اکثری از اشعار نعتیه آورده زبان بکله حرز جان ساخته ام
هر کلامیکه در او وصف لب لعل و لیست سالها نقش رنگین دل جان خواهد بود
لیکن هنوز دیده همچنان نگرانست و دل مشتاق تر از آن چشم و زبان هر سواد که از مشتاقین تحقیق با توفیق
فروغ طلوع گیر و جلوه نگارش پذیرد علی الخصوص از نظم پر دین ملک حضرت توفیق اگر چه بهره و در بوده ام
اما از نشر نه تمثال سواد می روشن نموده ام لاجرم بدان مشتاق ترم و از غایت اشتیاق مضطر
درینو لاغر گفته ام اگر چه ناگفتنی و ناشغلتی ست اما بدست می توان گفت و چون همه از دست می توان شغفت

دیگر

کرمی جناب شاه کجی صاحب مد ظله العالی
ناخوانده چو خوش رشید خود آمد بسرا
آتش اثری کرد عای حسبر
بخت مساعد و طالع موافق آمد که میدن صبح امید بر رسیدن فردغانی نامه صادق آمد من از بزم
و شکر آتی بجا آوردم اما از شکر نیت که عبارت از ورود و الا نامه است هنوز فارغ نگردیم که پاس
نیت دیگر که کنایت از وصول تاریخی خامه است بر خود واجب دیدم حال آنکه هر نیت را بنابر شکر
در کار باید و هر شکری را چندین خرد و از شکر در بار و من با این همه شکر که دارم شکر این همه نعمتها
چگونه بجا آورم لموظف. قرب را نازم که در روز خوشی مستم کرد و پسر خوش بچیا نماسه و در دستم کرده
منک شکوه رسیدن قیصر نامه بوالا خدمت و شکر جلالت دیدن آن محضر نامه باریت در مذقم کالکوار
میخوش کرد که نیت ناخوش و نیت سرخوش کرد و نیت اینست که چند نسخه از آن که بدست ناسا
رسیده بر یغان چون دل از دستم برد و در نظر برین نکرده که بیدنی بدیگر و لنوازان چشم خواهد داد

و تہی دستے بدوستان چہ خواہد فرستاد و ادا از این بیداد و فریاد ازین بیداد و این نسخہ کہ لعظیم آمد و رفتہ
 نہ پندارند کہ نام نامی از یاد رفتہ بلکہ مولانا محمد سعید مدظلہم را از جناب ساحی دور تہ پنداشتہ و بوالا
 ملاحظہ گذشتن این نسخہ دران حضرت مد نظر داشتہ ام دیدہ خوردہ بین چون رنگ دوئی در میان نمی بینید
 ہر آئینہ نقش بیگانگی اینجا درست نمی نشیند البتہ باعتبار صورت برہ مند و بشکوہ ہر کو و خرمند انشاء اللہ
 ہدست سید مقبول شاہ صاحب کہ نزدیک تر با نسومی رود نسخہ علیحدہ بشیکش می شود والسلام باوفی الاحرام

دیگر

و قطعہ نامی نامہ رسیدہ نخستین را نخل حدیقہ اتحاد توان گفت کہ ناشایبہا بار آور و دومی را نخل گلزار
 و داد توان خواند کہ شمیم نو بہار آور و دوجے شمار آور در بہمن دہے من کہ نگفتہ بلبلان ہوا سائے
 گلگشت بیرنگہاے من دارند و خارستان را بہارستان پندارند افسانہ و افسون من خواہے
 و نمائش و نمودن سراہے پیش نیست کما بیش پنج سال ست و با نماندہ بیطاعتی ہاے من برابر پنج سال
 کہ وابستہ و خستہ کاہم دور و بید باغہاے خود را سراج بہمنہاے خواندہ میخوانم دور و تہاے
 گردانندہ می گردانم منکہ نواے نغمہ بلبل بلکہ صدائے خندہ گل برگوشم گران می گذشت امروز
 غوغائے رستاخیز مہمان من است و خور صد محشر نمک خوان من

بر سرم غوغائے قال و قیل بہت گوش من بر صور اسرافیل بہت

انصاف بالائے طاعت ست بخور کجا و این ہمہ شور و شر کجا از شرخرفے جزیر اموشی یاد ندارم
 و از نظم مصرعے جز خاموشی بر زبان نمی آیم بار سے دل آشفتنہ کہ خود را فراہم نمی تواند آورد و اوراق
 پراگندہ را چگونہ جمع تواند کرد و ادا ازین آشفتنگی و فریاد ازین دل گرفتگی کہ عزیز را در چشم خویش
 خوار بینے از روی مشتاقان شرمسار کرد ہمانا درین معاملہ بذراہ نام کہ آفتابش مشتری آید
 داد از کالیوگی کالائے خود نہ نماید پوشش بر کنار و حضرت بر طاعت اگر فرصت دست و دست
 بیاد و دوستان درین بوستان جامی دارند و ہ این خجلتہا کہ کشیدہ ام انتقامے می کشم
 و گیر از خدا بد عوامی خواہم کہ سراسیمگی سامی کہ از رنجوری ہمسر گدا می ست دور و خاطر نگران
 از مرزہ صحت مسرور شود واضح باد کہ تلفرات معرب ٹیلیگرام است کہ لفظ انگریزی ست
 پارسیان غین را بکاف پارسی بدل کنند

بنام مولوی ذوالفقار علی صاحب

شوق می گالد که آه از اشک و خامه از آه کرے و چند آنکه روز با شب آورده ام ناما سیاه
 کرے کبوتر خانه اوراق پریشانی دل را در و لباس هرناله مرغ خامه برے را پر کشادے
 دل می نالد که نے بناخن شکستن از خامه و سودا سودا نقش بتن بنامه و من بعد بوام پیام
 روان کردن و آن سفینه کاغذی از ورطه تلف میرون بر دین سپیس رسیدن بساحل وصول
 و آشنا گردیدن بگاه قبول انگاه به تشنه کائی که طرف شبی نه داشته دل به تنائے آب حیات
 سوختن و تنگ نظری که آبر و سه قطره نیافته چشم بچشم التفات و دقتن صبر برے خواهد جگر سوز و
 جان گداز از سر گرمی این اندیشه آتشم بجان گرفت و دوسه ازان بر هواسن بست باریدن
 گرفت یعنی خونه در دل بجوش آمد و از مره چکیدن گرفت ریاضاتی در طلسم حیرت انداخت و
 چون نقش تصویر در خارا بر حصن جبینم ساخت رنج و محنتم فشار کرد و غم و اندوهم سنگسار و هم دران
 سنگباران سنگی ریشنه دل رسید که لوح کشایش طلسم دعا گردید هر آینه شعله حیرت که
 از بر خورون آن سنگ از درون و خشمید دل را گداخته نو این آینه بدان پرداخته
 دیده بدیدن واده ام و لغمه حیرت که از بر شکستن آن شیشه گوش رسید جان را نواخته
 و نشین سازی بدان ساخته گوشن شنیدن نهادم

هر سو که رونم نگین برے تست از هر که هر چه می خنوم گفتگوئے تست
 اشک را نازم که پائے پامن شکسته بے تو گرم جویم تا گرم روان سراغ نبرد و پیوسته
 لب از سخن بسته با تو مست گفتگویم تا حریفان جرعه از این ایام نبرد کو بے که در ره داشتیم
 پاک بسوخت خاکسترش اگر بر دل خور د آینه زدا و اگر بیدید شست تو تیا گشت و سد یک
 پیش نگاه داشتیم از یاد افتاد خشتش اگر بدست آمدید بیضا و اگر بیدید رسید رنگ بجای گشت
 بر دیده و ران روشن ست که چشم روزنه پیش طاق خیالات ست نه کو کب برج کرامات
 چه پیدا ست که آنچه از تجلیات در خاطر حق گزینان بر تومی انداز و سینه صافی آینه تحقیق ست
 و آنچه از الیات در دیده صورت بنیان نقش می پذیرد رنگ ریزی خامه تحلیل مشاین
 و اشرافین را دل از کسب صفا جام جهان ناست مشتاقان را هم اگر دیده از مشق مهر و وفا
 عینک دوست نما باشد چه دور قافله سالاران با دیده حال را بختی ذوق ملکوت کراست

پیاده پایان دادی قال را اگر بیک شوق گیتی گرا باشد چه بید پس خود ظاهراست که هر که را
چشمه ازین سواد روشن است و اندک خامه بآمه آلودن آهین سرو کو فتن و سیاهی شب
از بهر دوده زدودن است لیکن ناگزیر بر رسم ظاهر بنیان و رفتن می نگارم همانا دیوارے
پیش چشم کشیده چشم پاسخ دارم

در وصل از و توقع مکتوب می کنم
بی طاعتی مرا بد یار و گر کشید
مخفی مباد که از روز و رو و لکنو جمعیت را شیرازه از هم گسته و خاطر چون ورق نشان نور و غم
در هم شکسته در تلاش کتابهای مطلوبه از خود رفته در جستجوی خوشیم و از خجالت نایابی مطلب
چون طفل سبق فراموش سر در پیش گنا بگارم نه بیار امید و اعفوم از طبع گیرم نه طلبگار شفا از جیم
حالات خجالت رشتاتم و خیالات ندامت نفی تمام مطول است مختصر می کنم و به نحو یک در ضمیر ستر
و مضمراست اظہری کنم اعنی لکنوراکه در باب درس و تدریس زنده شش جهات و پنج مبحث تعلیم است
بل اظہر من الشمس و این من الامس که افق المبین سواد العلم و خلاصه التعمیم و تعلیم و تعلیم است
از جز و تا کل فراریدم اما نتیجه که اطلاق تصدیق و تصور تحقیق در ذهن و دقیق الشفیع بران مرتب میشد
چه بالذات و چه بالعرض نیافته و فروے از ان که منقسم البیع باشد ندیدم هر چند نایابی این کتابها
خود سلم الثبوت اعم از ان که متمنع یا ممکن الوجود است در معرض بیع شق اول مثبت و ضرور و نقل
شق ثانی موجود در فزنی محل که لبان عبس بیت الفرج و گمان من دار الفرج افتاده بعضی
از ان کتابها پیش بعضی چون کتابها بر طاق بلندی نهاده است تا طالب کسی چسپا پایه
سر طاعت و نیاز زیر پا نگذارد و حاشا که از فراز آن پایه فرو دآر و لیکن مرا که پیش این بزرگان
سر نیاز فراز است و هم دست گستاخ دراز نز و یک است که زبان طلب و دست هوس بر کشایم
و پس از هم رسیدن کاتبی که سر انجام تواند کرد و از عمده خجالت بر آیم و السلام

بنام سید خورشید عالم صاحب

در بزم نازش آئینه دار می مسلم است هر ذره کش نیاز خورشید عالم است
بنام ایزد بر خود می نازم و از ناز به نیاز نمی پردازم ششم بروشنی روز است و روزم از بهر دوزی
نور دوز که قبله آسمان و کعبه هفت اختران را با من سرے و چشم چراغ منازل و دوازده گانه
را بر من نظریست فردغ پذیر گشتن دل و دیده سراسیمگی هنگامه و افره فردغ فردغی نامه

زده خورشید را چشم روشنی چسپانی اختلاط است و طور و تجلی را سرگرمی فراوانی ارتباط است
 گویا خضر آب بقا و کلیم بدینها و جمشید جام جهان نما و اسکندر آئینه جلایافت آب خضر برکنار
 اگر خود خضر راه مدعایشل خوانم در مذاق حال گواراست که لب تشنه گم گشته را بهر شنبه مقصود
 رسانید آئینه سکندر بر طاق اگر خود طلسم اسکندر نایش دادم در عالم مثال خوشنماست که دل
 حیرت سبخل را از جمال دوست منعکس گردانید من دادم و دل اگر پیش ازین شهبائے جدائی
 را صبح امید از افق دمی که برق آگهی چراغ کلمه تارم گردیدے دو چراغها خور و دے و
 بدان دوده سواد بار و دشمن کردے نفسها سوخته آتشے افزونچه مجرّه گردان شوق نهانی گشته
 و بهر سها گداخته آئینه ساخته پرده کشاے روزگار جیانی گشته طوطی شوق هم از آنو بگفتار
 شکر ریز آمدے دگوش هوش هم ازین سو بشد و شکر بریز آمدے شکر صد شکر که اکنون
 بر غم رفته کام و زبان لذتے برگرفته یارب پیوسته ساغر تناسے این لب تشنه از آن شربت
 مالامال دودیده هجران دیده ام از آن لذت دیدار خوشحال باد و شعله ذوتے که بهوس تنجا به ریزی
 شیرین خانه جانم از پرده دل بخت و از لب و زبان با گلاب و قند آینه بکام خاصه و از خاصه
 بقالب نامه ریخته اند مذاق جان را شیرین کرد و کام و زبان را پر از انگبین چه گویم که از حلاوت
 سخنان شیرین بهایم آن چنان بهم چسپیده که زبان بسخن نتوانم کشود و غزلے بهوس نیام سرود
 آری اگر نیم در چین گره کشا نشو و غنچه را چه گناه که وانشود تا از ناله سخن طلب گار نیاید
 شجر بگفتار نیاید تا ز لیخا خریدار نشود و یوسف بسیار زود و هیاهات نه شیرین جامے که
 به نقش خیالے متعاش نقش مرا و بر کرسی خارا توان نشاندن و لبون سازی و عده وصالش
 تیشه اندیشه توان راندن نه لیلی تنالے که بهر باوے چنم یا بهش بیابان بیان سخن توان کردن
 و برات جایزه مایه شاخ و در شاخ بشاخ آه و توان بردن هر چند حالست که این شکارگاه هم
 از صید و ام از صیاد و خالیست و اگر صید دست تصویف ریخته نهالی و اگر صیادے
 غیر زمین گیر قالیست و بالفرض اگر جرب زبانی و آتش بیانی هست و غنچه بچراغ ندارد
 و اگر دار و از بیزگی دماغ سیر این باغ ندارد و من که آتشے از جان را بکنین شمعها از بهر
 گرد و خویش بقالب ریخته ام شمع افروز کاشا نه خویشم و پر وانه شمع خانه خویش اگر کبابے
 بر سره دارم از زبان خود دست و اگر شرابے بکاسه از آن خود
 گلستان شکست رنگ خویشم بهار غنچه دل تنگ خویشم

بویش کرده ام گل را فراموش
 کشم خود ناله و خود می کنم گوش
 لاجرم چون زخمه بر ساز بچه نوا می من زده اند گوشه تا دیکج و خم این راه چه مرغ و ما دارم
 اگر چه بر یسمان بر آسمان بر نیایم یاری زهره را از آسمان فرود می آیم کیسوسیا بان را
 سلسله جبین ناز ستم معنی نگا بان را آئینه دار از چنانچه این دو غزل آئینه حال من و شاهین عالمین
 صدق مقال من است بنا از قبله برگردانده رد تقوے پنا باز را ندانم بعد ازین در سر چاشنی که بکلا باز را

بنام منشی رونق علی صاحب

روشنی بخت بیدار و در دق بزم روزگار سلامت نامه بیرنگ چکامه بیرنگ بوم بیام سپرده شد
 چون دله آشفته تراز گفتار خویش و جانے پراکنده تراز کرد از خویش داشتم ندانم که در دل
 چه داشته دنبامه چه نگاشتم ام بارے اگر خامه پریشانی کاشته سنبلی می توان در و د اگر حیرانی
 نگاشته آئینه می توان زود و بالفرض اگر کاغذی ساده گزاشتم ام می توان یافت که چشمه راه پاسبان
 سپید داشته ام اندیشه این است که بسو و خطا نیکه پله برده باشم استصواب راے سامی نکرده باشم
 لاجرم تحریر تازه می پردازم و ایشان را بر خود و لیر می سازم تا دیگرے بران چیره و بامن چهره نکرده
 و راست که این اشعار بکارش آمده خواهش آن بود که ابیات قصیده از اعداد قصیده بگذرد و لیکن
 اشتغالی مجموعه جمعیت را آبخشان شیرازه از هم گسیخته که هنوز همان ورق می گردانم و خود را فراموش آور دن
 نمی توانم هر چند هر روز در دل می گشت و می گذشت که امروز و فردا این کار با ختام خواهد کشید
 غافل که بخواد نتوانم تا با بنجامش چه توانستم رسانید اگر یز بهان قدر التفا و با آن همه بے مقداری
 انشا کرده شد آوخ که میدان وسیع بود و سمند که نه رانندیم و ایوان رفیع بود کندے میفکنند لم
 دله در گذار آور ویم نیمه خون گشت و از مزه تباراج چکیدن رفت و نیمه رنگ شد و از چهره به سید و
 پریدن نامه و خامه پنجهان بے آب و رنگ و کام و زبان همان بے شهد و شرنگ ماند بارے تلخ و
 شیرین دساده و رنگین از هم جدا کردن و بلا خطه عالی در آور دن بر راے و الاست در و قبول
 از جانب او سبحانه تعالی

بنام حافظ ضیا الدین صاحب

زاهد جنت بصد دعای خواہد قلب صوفی زحق صفای خواہد
 عاشق مشوق خوش ادای خواہد غلظت کده و لم ضیای خواہد

رسیدن فروغانی نامه بداد سیه روزی من در خشین سهل است برادیم من خاشاکین خستامه
از رطب و یابس زمانه هر چه نگاشته داز سنبل و ریحان هر چه کاشته پاره سلسله جنبان گیسو
پیشانی ست که پیش پا افتاده بود و سختی نغمه رسان مزده تن آسانست که بچاره بیج کاره دست
یارب تن نازک تور بخور مباد از چشم بد زمانه چمت مر ساد
آز رده زور دبا نگر دی هرگز کوازه مخدرت بیای تو فتاد
بیا آنکه روزگار از بس رشک که باغبار داشته درمی را بپا پوست گماشته آزره نوردی که چسب
دیر زن باز داشته سخن کوتاه سرگزشت سامی که پامز سفر بود اگر چه شفقنی است اما سدرے
از حال خوشم نیز گفتنی ست یعنی چون صفا از دل و صفا از دیده شده بهمان سرے دمر آور سیده
شنیده شد که اختر اقبال این محال پی عظیم آباد رفته و بو که عظیم آباد را هم خبر گرفته من چون نشسته با حل
رسیده بجای آب جز سراب ندیده غم جدائی سامی یک طرف داند و ناکامی یک طرف ناکزیر شب
با تخرتاری رخنه آئے کلبه سفال پوش بروز آوردم و نیمه روز بهرزه گردی آن خط مال خیز بر شرم
شامگان بدار الرحیل آمده بکال سک جاکز پدم و نیم شبان به پلنه رسیده در سایه حفظ حافظ احمد الد
از میدم سال پوشان دناز فردشان شهر پیش از در و من جبهه عمامه از کار چین و یافته هر که هر چه
ما فته ساخته و پرواخته به کلکته متناقمه مرانجای ماندن و نه پای ماندن روزے چندے حیران
و چشمه نگران داسستم که خریداران رونق افروز این دیار و باعث سرگرمی بازاری می شوند عاقبت
آن هنگامه هم بردار و شکست و دلم از بند قلقے که داشت ز رست ندانم مال این ال حبیبیت
و شفع این اعمال کیست مختصر که بنور روز اول ست و کار بخداوند کار ساز تحول و رنگ با سخرا
سبب این ست که روزے چار پنج در با ترقیج اقامتم اتفاق افتاده بود و بوجه عید قیام آنجا بعد
نمودناگزیر بجان باز و بجامه سخن ساز آدم

دیگر

عاشق مشوق خصال مشوق عاشق تشال سلامت نیازمند نیاز بای ناز آمیز و ناز بای
نیاز آئین می رساند می داند که از ناز بان خواهد رسید که اگر می رسد از بهجوران می پرسید
و کاش اگر نه پرسید بوسه ازان بوستان از دستان درین نمی داشت یعنی ببل چسب گفت
دگل شیف نهال چه آورد و تشال چه برد صبا چه کشود و بار که بست شگوفه چه نمود و ز کس چسب

تماشا کرد حرف بجز نمی نگاشت، همانا آب و هوا سے آن دیار برق فرخمن مہر و فاست ورنہ
از کجا کہ خاصہ محبت شامہ سنبل و ریحان نمی کاشت و نظارہ نسیم و نسیم نمی ورد و نئے
ربط و اتحاد آن می خواهد کہ اگر دوست را در گلشت آن چمن دل شکفتگی نیرو و شکفت کہ صدای
خندہ گل بگو شمع بخور و اگر حریف را بدوران انجمن خود رفتگی رود و عجب کہ تعلق شیشہ
مل از ہوشم نہر و لاجرم من ہان دیار ہان دول چنان و دلدار چنان لیکن آخر دل است و
صد گمان چنانہ جو شد و شوق است و ہزار داسان چنان نخر و شد نئے نشوید و بداد دل رسید
و دے کہ از من پر وہ اید اگر باز بمن و ہید بارے ہگارش در دل تن و ہید و منت بر من
و جان من نہید

بنام خواجہ سعد الدین المتخلص سائل

طاقت از اشتیاق بس طاق است دست کوتاہ و شیشہ بر طاق است
شوق یکہ تازہ در تگ و پو میدان طلب تگ منزل مقصود و در پائے تنانگ کمند طالع نار سا
دنگرہ دعا بلند ہیکہ فراق نا توان و دوانا سود مند شوق می گوید کہ پائے گولنگ باشش
سر دوستی سلامت کہ راہ دوست بصری توان سپرد دل نمی نال کہ کمند طالع کوتاہ باد زبان طلب
استوار کہ خود را بہام مراد می توان برد لیکن آہ از بے سرو پائے کہ سرے وار و سرے
از گرہان بر آرد دشمنند و بار منت پا از سر کردن بدوشش نہ نہند ہر چند دست و پا
در ہم زخم کہ بند ہائے جان گسل بر ہم زخم اما بند ہایم استوار تر شود و دست و پایم انگار تر با بچہ
روداد اشتیاق من بیچارہ چینست و اتفاق بخت دستارہ چین سر بردوش گران است و
تن بر جان نا توان بے سرو سامانی مزید بران نہ متاع پسندیدہ آبائی را روز باز آئے کالائے
جنس فاتی را کسے خریدار خس فروشان بفراوانی آسما نہائے کاہ بست پشیمہ پوش و پشیمہ
فروشان بار زانی طاقت ہائے گل رنگ گلیم کہند بردوش باین ہمہ با تعلقات بردوش است
سرازان نتوان کشید و زندگی بگردن افتادہ ست گردن ازان نتوان پیچید جسز این کہ
رجوع بگردگار کنم چہ کار کنم آن در دمنہم چون آستانہ فیض کا شانہ حضرات پناہ می بڑہ باشند
در حق این مستمند ہم دعا سے خیر سے می کردہ باشند والسلام

رقعه دیگر

والا نامه رسید واضح گردانید که کوه قلعی دور دستان پائے در گل و کم خدستی بندگان کابل مانع
 هر بانه های جاودانی بنوده نیست و نخواهد بود و چون چنین ست شرمند ه سخن سازیه های
 مخدرت چرا باشم و از حق پرستی گذشته چرا بهما ترا شتم عبارت آرائی کافر ماجرایست و سخن
 سازی کنز طریق آشنایست آری دل بکار باید گوشت در کار مباحش و خامه تراش
 و نامه مخراش

دلی دارم کش از خود هم خبر نیست ولیکن بجای از بجای نیست
 صغیر خامه است آید بگو شتم همانا ناله ما بے اثر نیست
 آدم بر سر مدعا شورانگیری خارج آهنگان بر وصل کلمه با فضل شنیده برین غوغای بے وصل
 خدیدم از عبدالستار خان که در امثال این مقدمات سر و دست است استفسار نیست معلوم شد
 که رساله درین باب طبع نگشته و از نظر گذشته اگر درین نزدیکی بهم می رسد بوالا خدمت کمالا میرسد

بنام نواب یار جنگ نواب اکرام الله خان بهادر

از عرض نیاز مند یہا کہ سرمایہ نارسش و ابر دست و از شوق ملازمت کہ بگر گزشتہ دیرین
 آرزو دست می گذرم و می نگارم روزی برگزیده نش عزیز نشی محمد تقی در کیننگالچ با من
 برخوردند و حدیثی از یاد فرمائی ملازمان ہم در میان آوردند شوق و امن دل کشید و
 نیاز مند را آزمند تر گردانید ہم در آن میان دیوانہ از حضرت مینو شین محمد تقی با در خان بکادر
 مرحوم بمن نشان دادند بہ ترتیب آن منت بر سر و چشم ہماوند و دیدم و فہمیدم کہ نگارندہ از
 کین نگاشتہا نسخہ گرفته کہ این سہمہا این کاغذین پیر نہان رفتہ سخن نہتہ صفتن چنان توان یافت
 کہ شبہ روز بدست یاری بخت انتقام از دوری و دوری و رہ نمانی او شان شریف سعادت
 از حضور می گرم رہنما را و گردانیدہ بکاوری راند و دیدہ مشتاق همچنان نگران ماند و روز
 بعد از ستوہ آمین آمین نشی نہما ج الدین صاحب معلوم شد کہ ملازمان ہم بکاوری نہضت
 و از انجا کہ شبہ بکھو سعادت و در شبہ از کھو برام پرور حاجت می فرمایند ناگزیر بل باید
 و دیدہ بدید و دادید بستم کہ شبہ در قیصر باغ بسامی نزد و گا و بہرہ و گشتم اما چون بخت خویش

ناکام بر گشتم آدم بر سر مدعا پنج تا غزل ازان دیوان ترتیب شده با نقل کالاصل بملاحظه می رسد
اگر خاطر پسند نباشد در باشی ورنه دستورئی را آرزو مندم تا بآرائیش و پیرایش آن نگلده را
آئین بندم اما کوتاهی فرصت روزگار می درازمی خواهد زیرا که پنج شش سال دابسته و نخسته
کیننگ کاظم دور و بیدلے راجع داغ پامال غوغای قیل و قال است و دل دست خوش
باز بچه اطفال سخن سرائی را در نقارخانه چه بنجار و سستی را با صومعه چه کار لاجرم و رنگ را
این کرد و کردار عذر خواه است و پیرش گذار در طلب اجازت حتم بر آن بخت دولت بکام باد

دیگر

طرفی اگر از جهان توان بست بر هر علی میان توان بست
خوشا روزیکه مهر بانی در تو قدر دانی بر این ذره ناپیر تافته و شریف عزت عزیز یافت
هانا ن ذره نوازی باعث این سرفرازی و ان سر بلندی سبب این از جند نیست که امر و زنگارش
این نیاز نامه می نازم و بدین نازش از دیگران بے نیازم نگارش و گزارش آنکه عزیز می نشی مگر اسد
سلمه تا از مدارج پاری متعلقه یونیورسٹی پنجاب آبی بر و س کار آور و لب تشنه آن بود که خود را
بر کنار رود و س عام الادوار رساند و مزرع آمال را سر سبز گرداند و گرفت بخشش ره نما و
سنگ آستانه و الا بقوت متفانیس دلر باشد که از لکھنو بگلزمین بھوپال چون باد شمال ره گرانشد
ورنه پیدا است که دران سر زمین سری بادی و راهی بر گاه نداشت پس چشمداشت
که بدستیار می مکت سامی بهره مند و ناخشن بر رسته بند شود تا گره از کارش بکشد
و نقد مرادش بدست آید با کریمان کار باد شوا نیست ایرام را درین مقام برین با علی افتخار است
اے آنکه ز تو امید نعمت باشد کلک کرم کلید نعمت باشد
تو صاحب نعمتی ترا باید شکر شکر نعمت مزید نعمت باشد
دولت و نعمت بکام باد

دیگر

سلامیکه آئین صدق و یقین دازد ویر یا زگر دوست و جبین است می گذارم می نگارم هر چند
سلام روستائی بغیر ض نیست اما چون مقصود از سلام و پیام سلامت ذات گرامی است و آن
پیوسته از راه سامع و نواز اهل نیاز است لاجرم میبایخی گری خامه را دران میان مدسے

زائد شمرده بخاموشی نخورده و اکنون خامه بر سر جنبش و نامه بنگارش آمده سبب این است که
 میان غلام رسول یا و گار میان کرم دین مرحوم که باو نشان اتحاد و دوداد و دایه داشته ام
 و علیوه بران نسبت تلندی هم بمن دارد و خطی در باب بنای خودش نکاشته و بنیادش موقوف
 بر مهر بانیهای سامی گذاشته یعنی می خواهد که ستون در میان بگذارد و کوشکی بران برآورد همانا
 خامه ام را حامد آن عمارت نصیده و نامه ام را بپیرنگ آن تعمیر تصور دیده است اگر چه جرأت تحریر
 سپاس نامه در این هنگامه نداشتیم اما نظر بر چشم مروت و عین عنایت سامی مصدع اوقات
 گرامی شدم و می شوم که اگر از کوشش و کشتش و سعی سپارش والا در صورتیکه ضرر به آن جناب
 نبوده باشد بنای مرادش قیام پذیرد و توجه درین نه فرماید که سعی بنجر بخود خیر باشد اگر چه بنجر باشد
 ع بدان گناه که نفی رسد بغیر چه پاک و السلام

دیگر

تسلیم خدا آگاه که دیر در از بگاه خیال در و نامه نامی گرد و خاطر می گشت دگوناگون جرتها
 گرامی در دل می گذشت ناگاه شمع فانوس خیال جلوه گرد و دیده ددل منور گشت یعنی
 بر و اند و دیوانگه اشتیاق رسیده و مرده صحت و سلامت رسانید
 لطف ابر و س را نازم که بنامه و جامه سر بلند و خرمند گشتم نامه آئینه واد و عا و جامه بر آئینه
 چهرت افزا شد چه مطلع از بحر بروج است و مقطع از بحر ناپیدا کنار شاید تحریر فی واقع شده و دیگر
 اشعار غزل جم دیدن دارد که بدان حکم توان کرد اما در صورت مقطع را با مطلع تعلقه نیست
 اگر از مضارع گفته شود رکن آخر مخافیلین است یا بکلمه منصوبه درست نمی نشیند آنرا و اند و ابرو
 یا کاتب که چه هست و چه بود اگر غزل تازه رقم فرموده باشند بقلم آرند

دیگر

نامه نامه نامی از راه ربانی با جامه لائانی رسیده لذت تند کمر بخشیده ویش صدراع و تسکین دلم
 حاصل شد و دین بر باره ام مشتاق دیگر باره شود و سبب نامه که این چنین جامه با خویش آورد
 و نغمه خامه که این همه باره نامه پیش آورد و نه نامه و جامه کیس و سخن در یا و فرمایاست که چگونه گوشه
 دل را بهاست من دانم و دل که این نواز شهابی چه قدر ناز شهابی است و این ناز شهابی چه پای

طراز شماست یارب این جلد نوازش و نوازش بیوسته در افزایش باد

بنام شیخ مصمم علی صاحب تل بر شهید

اے آیت شان و شوکت ملک وجود در شان تو گشته نازل از رب دود
الطاف نہانی کہ با من داری در پرده شہد آہن آمد بشہود
کو رنشات و تسلیمات عتیدت مندانہ کہ دل خوکرده اوست می نگارم عنایات و کرامات بزرگانہ
کہ شہد شاہراست می گذارم خاصہ درین ہنگام کہ موسم سراست و نیازمند عرق مصفی باشد
استعمال می کنم دور بازار خالص بدست نمی آید اندیشہ چون کس درین ہوس بود کہ لازم دالابا سوئی
از غسل مصفی رسید و بکام رسانید۔

اوصاف عمل بود چو افزون ز قیاس آن بہ کہ زبان کنیم شیرین بقیاس
از بندہ چہ آید کہ خدا فرمودست در شان غسل فیہ شفا و لکنا س

بنام نشتی غضنفر علی صاحب قبلہ

نگارین نامہ باز گین چامہ شادان و شادمان کرد چامہ اول زبان زد اصلاحی خاصہ انگاہ
درج پانچ نامہ گشت چشم بدور بر غزل سرائی قادر بودن و بعد از سالما غزلے سرودن یعنی
چہ انوس بر نیزنگ زمانہ و بے رنگی نیزنگ این انسون و افسانہ کہ طبعے رنگین دارند آب و رنگے
بروے کار نمی آرند ہا تا ظلم طوباعلم اگر از نثر سوادے روشن گرد اند نخلیست سایہ گستر کار و انیان
زیر سایہ اش آسایش گیر اگر از نظم نظامی ہم رساند در حقیقت ار آور جہانیان از نور بخش
حلاوت پذیر و نہ جوہر نانہ خداست نہ سوختنی و نہ فروختنی یا فی بینوائی بوریاست نہ نواختنی
نہ درخو رقیان ساختنی نے نے نچو ابے اینکہ ع مولوی از خود حکایت می کند، من از طبیعت خود
تکایت می کنم و مبغضون اینکہ ع از کوزہ ہان تراود کہ در اوست از رویت خود روایت می کنم
خود در ماندہ این دردم و افسردہ این باد سردا گردی ماہست و اگر تیرست سینہ را حکم زہر پرست
دل مردہ ست و آتش افسردہ من داغم و دل غریبت کہ زبانہ از زبانم سر نکشیدہ میسن غزلے
شمع شبستان شہود گریدہ لاجرم گفتارم پندناصح بے عمل باشند کہ حرفے می تراشد و دماغے
بینہ شد نظم از بے اثری حکم باد و کلام از بے ثمری حال سر دشمنشاد و دارد و گوش کن احوال ما و بگذر از احوال ما

بنام برادر عزیز مرزا غلام مصطفی صاحب دروغزیت مرزا سعد الدین عجم

بیهات بیهات چاشنقه ام گفتم نتوانم و چنانکه گفتم ندانم هم نفتم نتوانم
 راز و رون خانه کند گل ز سوختن نتوان نگاهداشت زبان زبانه را
 آتش که درین روز با دران برگزیده و دران افتاد زبانه اش هر سو و دیده تاکنون رسیده و سیلابی که
 بنام آسمان سالی ازان خاندان بر انداخته از کجا تا کجا تاخته از چشم زخمیکه در چشم ندان چشمتی هر
 و مردت رسیده بگر با چگونگی خون و خون اندوید چون بیرون نشود و از روزیای که آن چشم و چراغ
 مردی و قوت دیده اعلای و اسافل از دو دلد چراسیاه پوشند و یار و اغیار با حال زار چراغ و خورشند
 افسوس افسوس از خیر رسولی سعد الدین و عزیز می خواهم سلام الدین معلوم شد که طلیب در دستان
 روزی چهار بخور و دوازدهم خرم و دیده هم روزی شنب و دیگر رشیدی سعد و سعادت رخت
 از میان بست نگویم که مرزا سعد الدین چشم از جهان بست بلکه

| | |
|----------------------------|------------------------------|
| دیده سحر و بست ز نادیدنی | دید دران پرده بسا دیدنی |
| دید جمالی که سزد و بد نش | چید گله را که توان چید نش |
| دیده که بست او برخ حق کشود | بست و کشادے عجی اوندود |
| ز گس بیمار و دل زار داشت | بو که ازان گل بگر خار داشت |
| منزل مقصود ز بس دور دید | دل کنارش بطپید و رسید |
| اے که بیک بار بریدی ز ما | تا چه شنیدی و چه دیدی ز ما |
| رفتی و آنجا تو بے اچ رفت | بے توجه دانی بمن اینجا چ رفت |
| نامه ازین پس که نگار و بمن | در بنگار می تو که آرو بمن |
| نامه برے بسر و لاسا نرست | مرغ اولی اجخته را نرست |
| نامه کن انشا و بیانش ببند | چشم براه ست دل مستمند |
| جای تو هست آشوب و قیاس | در برد و بهر بود و ر و شناس |
| کیست که بی نام مرا می برد | در برد و آتش بر کجای می برد |
| من که بیا تو ام اکنون عبور | به که دعاے بغیرم ز دور |
| باد مقام تو بهشت برین | روان این میکند آیین برین |

هست که این ناله چند که از دل در و مند برآمده بمقتضای بے اختیار بی تیرا نیست در نه تمهید
 شریعت و تنبیه طریقت همین است که در امور تضاد از چون و چرا و قدم جزو ره سلیم و رضا توان زد
 پس صبر و رضا بر عهده ما و شماست و حق با ماست که ان الله مع الصابرين و در حصول این
 رضیه بوقوع واقعه نامرضیه اعانت از اوتعالی و استعانت بر ذمه اعضا و اجزاء است که ایاك نعبد
 و ایاك نستعین بعد از این چشم امید از ان مجموعه صدق و صفا مرزا غلام مصطفی آنکه در تعلیم و تہذیب
 و تہذیب و ترتیب فرزندان در و مندان و وابستگان و دل شکستگان مشغول و مشغول بوده
 برواق آن خانه و خاندان و در و فرزندان می نموده باشند که اکنون ذات سامی بجای پدربزرگوار
 بلکه قائم مقام جدی اقتدار است اندیس باقی هوس

بنام نشی یاض حسن خاں نصا دانیش و رعزیت مادر ایشان ضلع مظفر پور لاک خانہ ہوا
 رسیدن غنماہ با جامہ حرن با نگزا و چکامہ حیرت افزا خار در جگر شکست الحق سایہ برگرفتن مادر
 نربان از فرق سایہ پروردگان خزان باغ زندگانی و بیخ کن نشاط روحانیت اما دانا دانند
 کہ ہر دانہ کہ دہقان کار و چندین دانہ بار آردنی کل سنبلیہ یا نہ جتہ حرکت فطرتش از خاک
 با فلاک رساند و سیر و دریش باز از افلاک بجاک لاجرم این ہمہ آثار گردش سادہ می و از
 نباتات تا حیوانات ہر کیے را حادثیت خاصہ نوع انسان را کہ گل سرسید گلزار حیرت انگیزی
 و گلچین گلکہ حکمت الہی است پس انفصالے ہمیش و مقتضای دانیش آنکہ اگر شجرے سایہ گستر از
 لطمہ باد صرصر از بیخ بر آید یا از پاور آید مضطر و متاثر نگردد و بلکہ شغولی دعای ریشہ و دانیش
 در باغ جنان و مستدعی سرسبزی جا و دانیش ہر زمان از در گاہ ایزدمنان باشد یا رب آن
 نروگی پر دہ عصمت جلہ نشین تصرے از جنت دہر کیے از سایہ پروردگارنش جاگزین ار کیے
 از دولت باصحت و سلامت باد اندیس باقی ہوس

بنام سید شمشاد حسین صاحب مقام سیوان ضلع سارن
 نامی نامہ گرامی چامہ رسید و عزیز را عز از بخشید بنام ایز و در نظم و شکر قلمی شکر یزد در تمے
 شکر خیز دارند لاریب بقول لسان النیب
 شکر شکن شوند ہمہ طویان ہند زمین تند پارس کی بہ بنگالہ می رود

خاک قلم و دھماکہ کہ مدن این قندست قلم اہل قلمش بانیشکہ ہم پیوند چنانکہ تصانیف مینو جا گاہ
عبیدے عبدالسید سیادت مناقب سید صاحب وغیر ہم گواہ این حال دشا ہرین مقال است
اما چون من ہیچوانے راہمہ دان و با کلیم ہمدان ہمزبان دانستن فروغ دروغ کرک شتاب یا
لمعہ تجلی طور نگریستن ست حاشا ثم حاشا من کجا داین سخن کجا آواز دہل از دور خوش می آید
و سراب چشمہ آب می نماید منکہ اصلاح حال خود ندانم اصلاح مقال دیگران چون تو ائمہ ملا برین
نہ سال ست کہ از در طرود بار عوارض دشوار چند بار جان بسلامت بردم و در ورق طوفانی
بکنار آوردم لیکن از جذر و مد بحر موج زمانہ و طلمہ چارہ و چہ اختلاف عناصر چارگانہ پیوستہ
مضطرب و در خطرم دل و دماغ از کار و طبیعت از اختیار رفته ست ضعف قوی گشتہ دانلودانی
از حد در گذشتہ باین ہمہ باشعار مدللہ سامی رسیدہ ہر انچہ راے ناقص من پسندیدہ نماید
یا ناپسندیدہ قلم نفی و اثبات کشیدہ شد چشم کہ از رسیدش بیابا گاہ اندک چشم دول نگرانند۔

دیگر

دیر است کہ نامہ نامی رسید بہت وزنگ پاسخ را سبب اینکہ ہمہ سرم یعنی اہل خانہ نام ربخو را نشتاد
و مرا بر نشانیار و دادہ لیکن از دوسہ روزنی الجملہ سکونست اما بنور قابل اطمینان نیست او تسالی
صحت بخشد انچہ و خصوص اصلاح نثر نگاشتنہ اند حق اینست کہ گنجایش اصلاح نبود نہ بہت
اگر غلطی و سہوے می دیدم و غلطی و تصریف میکردم البتہ نثر را ہم انواع گوناگون و اقسام بقلوبست
مطلوب یکے رنگ زرد است و مرغوب دیگرے لون و ردیلیجان بر سپید چینی سیاہ کنند
و صیجان تار و پود رنگ سیاہ می کنند صنوبر قاتمان بر رنگ فاختہ و لداہ و بنفشہ میان بہ بند
رنگ بنفشہ افتاد و ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است۔ سہ نثر ما ظہوری موالید ثلاثہ
ایںہا نیست و چار عنصر بیدل چار آخشیجان۔ رنگ شتہاے ابوالفضل و فخر کردہ ایست
از فضل و فیض فیضی عین بدل صاحب دروہ نادرہ نادریں و مطالعہ تحریرات دیگر
مورخان طالبان را بسند صبح جامی ساتی میکدہ راز و نیاز و سحر بیانی خسر و عین اعجاز
بیخ آہنگ غالب بدل نوازی آباد و بادستان مذاہب ہم نوا افتاد این اکبری و صفنا
آئینہ اسکندری بالجملہ ہر طرزے را طرزے دہر نواے را سازے ست دانندہ را باید آہنگے
کہ بردار خارج آہنگ نشود و ہر لہجے کہ پیش آید بے راہمہ زد و سہ۔ متاع نیک ہر دوکان کہ باشد باید خرید

جهان شهرست اما مال از هر خیش هر کالا
عزیز ارمی توانی یوسف باید خرید اینجا

بنام خواجه حسین الدین صاحب بنارس پهاک سلیم

گرامی نامه رسید و عزیز را اعراض بخشید هر چند روزگارے درازست که از طرفین کوتاه مصلی
دست داده و از جانبین خاموشی اتفاق افتاد اما مقصود از نامه و پیام یادآوری دوستان
یک دل نیست و آن طرفین را حاصل پس خط و کتابت در میان حریفیت باطل حاشا که
یادخواجہ مرحوم و یادکار خواجه مرحوم یعنی آن مخدوم از خاطر فراموشی در زبان از تذکار آن خاموش
شود گو خامه بر قمار نیاید زبان گرم گفتار است و دست اگر از کار رفته دل بیمارست اما از
آثار امراض سابقه و استقام لاحق اگر دوروزی هم آغوش تندرتیم چار روز بهوش کمالستی
روز بروز ضعف قوی و قوت ضعیف می گرد و تن پیوسته نقش قالین و سریشته دفن بالین است
لیکن بیا دوستان در گلگشت باغ و بوستان است افتاء السدورین نزدیکی برخوردار می الدین
السیکس بنکماے و هیئت بچشم من مشرف از جمال باکمال سامی و سعادت اندوز ملازمت گرمی شود
بدیش اینکه ابریشم بافان بنارس با داد و سرکاری انجمنی از گروه بزرگان و مخزنه یعنی بنکما
از سرمایه سرگان ترتیب داده تار و پود نظم و نظامش بدست بر خور دارند کور نهاده اند

بنام خواجه حسین الدین صاحب

نامه نامی متضمن اعاده مرض سابقه و از الله آن بمعالجه لائقه هم متمند و هم ترسند کرد یا رب
تنت بنا ز طیبیان نیازمند مباد و جود نازکت آزرده گزند مباد
الحمد لله الحمد لله که از آن در طه نجات و در آن ظلمات آب حیات یافتند آئنده از مضرات این
مرض احتیاط و با مصلحات آن احتیاط داشته باشند و رایسکه بر خور دار و صی الدین شرف ملازمت
ممتاز و از بنارس بازگشت سپاس گذار اشتقاق و اخلاق آنجناب بود و من اظهار آن سپاس
بزرگان و بنان ناسپاسی انکاشته محول بجان و جان داشته ام شکوه غیر حاضریش که شکوه مهر و
محبت از آن پیدا است بجا و بگمان من این استیجاب است یکجهوم کار سرکاری و دوم از
جانب جناب تکلفات هماننداری سوم خوردان را پاس بزرگداشت سرگان و بزرگان کم از
دور باش نیست که کسرت خوردی و بزرگی از یک تماش نیست با این همه بعد مراجعتش

مضمون محبت نامہ گرامی گوش گذارش می کنم گویا گوشه نشین می دهم

بنام مولوی عبد الغنی صاحب اکبر آبادی

چند روز است که نظم در حیه نظامی با اعتراض فلسفی بگرامی بر ناز وائی سکه نامی و جواب آن از علامی و تحقیق و تدقیق آن از جانب جناب سامی در روز دیگر صحیفه شریفه که عنوانش جز سواد و کفایت آنست از محله نداشت رسیده سواد دیده روشن و نقاشی خاطر گلشن کرد هر چند بعلمت عوارض لاحقه سابقه دل و دماغ گلشت گذار سخن و چشم و گوش تماشا می این چنین و ترانه های این انجن ندارم با این همه سطر سطر آن اوراق شکر با نگاه زرت دیدم و بحر حزن و رسیدم بجان ابد الغنی تانیت میانی در زبات معانی در مدائح حضور نظام و انتظام موزونی کلام طراوت موسم پر شکال درین خشکسال اثبات کامل عیاری سکه نشاهی دغنی اعتراض داهی کماهی را بکلام زبان ستایم چگونه از عهده آن برون آیم درنگ پاسخ را بسبب اینکه کمابیش یک سال است که سرفه بیمبر گلگیر حقیر است و مانع تقریر و تحریر درین نزدیکی تا بید موسم برود و تحریریک هوا می سرد گردد از داغم بر آرد و اما از چند روز آن جوش و خروش فرو نشست که بسبب خراشی و هرزه درائی بر داختم که اینک ترکیب مرقومه اگر چه درست لیکن مصرع غمت غمت است نه در و آیش شبیه است نه در عیارش تنگ که بر اے سره بودش استاد میر فیان سخن محک است چنانکه خوار از گناشتهای کلک جواهر سبک سامی واضح و واضح است -

بنام نشی ریاض حسن خان صاحب دانش درین سو پلور

هم خانه ز بالینم آفتاب گذشت

ز بخت خسته مرار در شب بنباب گذشت

نبی که بعلمت سرفه ام صحن بیداری و اختر شمار می شد صباح آن تشریف اداری سامی ببارد گرامی عزیز را باعث خواری و شرمساری شد آنس که اهل دانش بیدارش و دار و س بیداری بکارش نکردند آبی بر دیش نزدند که از بخت آب نمی گشت و تاب می پوشیدند دادند که بجز تیتاب نمی گشت گر چه خودش بے گناه است اما دل در زبانش عند خواه معافی را خواستار در رسید سامی را طلبکار و السلام بالوف الاحرام

رقعہ دیگر

نامہ نامی باطبع زاد گرمی رسیدہ عزیز راہم باعزاز رسانید و ہم سرخوش گردانید کہ ہنویہند سازا
از شیرہ خانہ شیراز در دے در ساغر و این بوستان را از دستان ہر جا بلبلے نو اگرست فخر الہ ثم حمد الہ
یارب ہمیشہ درین چمن گرم فواد با برگ و فواد باشند ہر چند من بے برگ و فواد را از بانے سخن سرا
دادہ اند اما پردہ از اسرار این من بردے من نکشادہ اند گفتارم ہر نہ درائی و رقارم با دیوانی
بیش نیست علاوہ برین از رنجور یہاے ایام سابقہ و امراض لاحقہ دست و بازوے گوتے بازی این
میدان ترک بازی این بیابان ندارم از بجلہ یک سال است کہ سُرُند بے پیر گلگیر و اکثر تلع تحریر و
تقریر استفسارے کہ از پیر طلیعتم و ادب آموز طبیعتم رفتہ است شعرے بیاد داد و ہونہادے

کے از ظہوری و ز نظیری رسید عزیز پیہ فیضی کہ از کلام الہی ہمارے رسید
نے نے این ہر نہ درائی نہ خود نمائی و خود ستائست بلکہ عبارت آرا نیست و نہ من کہ من نام
با اینکه از ہر باتینرے چیزے و از ہر عزیزے چیزے قطرہ قطرہ از ہر دریائے درجہ جہ از ہر نیلے
از ہر شجرے ثمرے و از ہر گدیورے برگ و برے و ریوزہ کردہ ام اما ہنوز در دیشے بے بقا عتم
و دریشے بے استطاعت و نا حال در دستان اہل کمال طفلے ابجد خوان و کودکے کج ز بانم

عشق می گویم و من گریم زار طفل نادانم و اول سبق است
با بجلہ پیش ازین ہر چہ گفتہ ام خارے یا گلے از ہر گلزمینے رقتہ ام و در خاطر خاطر خلیدہ باشد
یا دل را شگفتگی بخشیدہ باشد اکنون فارغ از ان جوش و خروشتم و چون بلبل خزان دیوفا شوم
لب از گفتن چنان بستم کہ گوی و بان بر جہرہ زتخے بود بہ شد

پاسخ نامہ و چامہ لوی عجلہ لغنی صاحب

ورد و نامہ فرودغانی و چامہ نورانی تکرار تحلیات معانی و نزول آیات ثنائی است کہ
سینہ را طور سینا و دیدہ را بینا کردے

بیاض نامہایت میر از دل سیا ہے چہ تھا ست برین جلع ہاے گاہ گاہے را
با اینکه از خیرگی و تیرگی کہ فی الحال لاحق حال من خیر سگال است دیدہ دیدن و گوش شنیدن
ندارم حلقے دانی و ہرہ کافی بردم و می برم یارب سواد خامہ و داد و دین وادی پیوستہ
دانش ازاد و میش افروز باد

بنام نشی دلاور علی صاحب بمقام الور

مجموعه چامه بادل آذر نامه رسید تشنه را بے رفته بجو و مخمور را شرابے کمنه و سیرو آمده از منقش
که تارفته اند حرفے بزبان قلم و پر شسته از احوال ہم نہ رفت از بیدلان بریدن کاؤل آد است
و یا خاصیت آب و هواے الور

هر چند راه لطف و مدار از رفتے از دیده رفته زدل ما ز رفتے
الور و لکنو سافته در میان ندارد که بداد پرشش و در افتادگان نتوان رسید بلکه درین عهد
فرخ همد هر لکه از هندوستان بچشم دو تان اندازه دان یک اینج بیش نیست چه اینج عبارت
از فلوس مروجہ حال است که محتاج بدان شاه درویش نیست با بھلہ اکنون که با رسال این
رسالہ چارہ رنج سی سالہ کردہ اند شکوہ مبدل بشکر استع شاد باشی کہ کردہ شادوم
بعلت صداع و سرفه و زکام درین ایام دیدہ از دیدنش سیر و زبان از خواندنش لذت گیرند
ایہاے کہ بطلب ہرزہ و راہیہاے من رفته است سخت سرگدشت من سید نیست و آن اینکہ
پنج سال است کہ رنج روز از تندستی دورم ہر چند از آن در طہ جان سلامت بردہم اما اثرے
از آن و خاکسترے از آتش کاروان باقیست ضعف روز بروز قوی می گرد و جمیع نوعی اضعیف
علاوہ برین درین زمانہ کہ اردوے ہندوستان زار آبر و نماند بلکہ اردو آن اردو نماند
پارسی غریب الوطن را کہ پرسد بنا برین سخن گفتن کم اتفاق افتاد بلکہ می توان گفت کہ بیچ گفتہ ام
از مطبوعہ چیزید بیضا کہ مرسل است بیچ موجود ندارم توقع کہ بر غم گذشتہ الحال گاہ گاہ یاد شاد
میکردہ باشند والسلام

بنام راجہ درگا پرشاد صاحب تھل قدر تھیلہ

نامہ نامی و نسخہ دل سپردن ختم دل بدانش بہتہ را داروے سودمند و وارستہ از قید خردتہ را
زنجیر و بند است پردہ کشای حسن ذات و صفات مصنف ویدہ و رد ہر صفحہ اش
آئینہ دار جمال و کمال مولف صاحب نظر است بیش از افروز و دانش از آآمد
یارب این تصنیف شگرت حرف بحر طالبان را از بر مصنف نامور صرف
تصنیف اصناف دیگر باد والتسلیم۔

بواله سید ابراهیم محمد حافظ صاحب کن میرٹھ

السلام علیکم قلبی لدیکم - از نیم در و دنامه نامی بر خشتن تابعدیم و چون غنچه در پیرهن نگنجدیم
که بزرگان را بامن سرے و دیده دران را بامن نظرے است و قبل ازان چامه گرامی همس
بذریه سید ابراهیم صاحب دانش افزا و پیش افزو ز گشته هانا پاشه سوار بجای پوری پنی نالہوی
در عرصہ سخن عنان بر عنان تاختہ اند و در غزل گوئی گوے سبق از غزال نکالان این میدان بر و
اگر چه ظہوری این خیابان را باغبان و از گلکاری نقش پائے گلگون قلش این گلزمین گلستان است
منکہ خارا ز گل دسر کہ از گل نشانم ہواے گلگشت این باغ و حوصلہ بادہ پر زور این
ایاغ ندارم آنکہ اصلاح حال خود نداند کہ اصلاح قال و مقال دیگران چون تواند کرد خاصہ
درین زمان کہ از دیر یاز دستخوش رنجور ہماے بے در پیے و در کشاکش جدر و بدر گت پیہم
ضعیف روز بروز قوی و عمر در در و رست و ناکند کہ او بیجاہ خاتمہ بخیر گرداناد بانوں و العاد
تصیدہ کہ بطرز سر تصیدہ قاتانی دہفت بند نعتیہ مطبوعہ کہ موجود بود و مرسل است و السلام

بنام نشی دلاور علی صاحب طرزی مقام باپر ضلع میرٹھ

نامہ دلاور و دلواز طرزی معنی طراز رسید و عزیز ناچیز را بعد از روزگارے دراز سرفراز گردانید
نخت سپاس پرس و جو ہاے سامی می گزارم پس حال خودی نگارم عمر نیست کہ در مانده و رہاے
بے در مانم زبان پیری و ریاح ہوا سیری نزله و ز کام و سرفہ نافر جام یکطن منصف و ناتوانی
و پریشانی ترددات انسانی مضاعف بران اگر ہنقہ طبیعت چاق ست ہنقہ دیگر طاقت طاق
چنایچہ و رباخ رنگ ازین و دوست داد و در دیگر ذوق سخن است کہ از نی آور و دست
داغش بر دل و سوادش چون سوید اور دل ماند بارش و رگل دست و زبان از نگارش
و گزارش آن عاقل افتادہ

یک سر ہزار سو دایک دل ہزار در دست نازم بخت جانے کان مہر این نبرد است
نسخہ از قیصر نامہ پیش من بود یک سال است کہ دوستے بارادہ طبع و درادارہ الہ آباد ہر گوئی باہر و
در تے چند خبرض تصحیح فرستادہ و من باز پس فرستادم ازان باز صدائے برنجاست ندانم چه اتفاق افتاد
اگر قبیلہ ہم طبع شد نسخہ خواہم فرستاد - و السلام

بنام مولوی اعجاز حسن صاحب رئیس رسول پو ضلع مظفر پور

نامہ اعجاز ختامہ عزیز را عزاد و جان عزیز را استوار بخشید پاسخ امجد علی کریم بنی اتفاق افتاد و اعجاز را داد آن انسون و انسانہ دادن سامان را چه لذت داده باشد منکھ از بزم تو دور افتاده ام اے و اے من - شیشہ و ساغر پر ازے بود خالی جائے من از پارس شیخ صاحب سرورے حاصل کرده ام و جناب سامی از پاری دلد و دلد و گفتار شیخ قابل اعزاز و عزت است پیرے کہ دم ز عشق ز بند بنیست است از کیفیت مزاج ابوالحسن خان تحجیم کہ با این ہمہ پزشتگان جاذق افتاده نام رونہ داد کہ کہ پزشتک حقیقی شفاے کامل عطا کناد

بنام مولوی ریاض حسن خان صاحب دانش

تسلیم دیروز ریاض نامہ دپیر و اعجاز نامہ از کلکتہ و اقبال نامہ از رسول پور با بلٹی مورخہ ۲ جون ۴ جون رسید سید ہزار دانہ لچو از استامپون آوردہ شد پنجمہ کاری کار پر داز و الارا نام کہ با این ہمہ گرما یک دانہ ہم را انگان نکودیتا اینجا رسیدہ ہمہ رسیدہ خامہ خام کار در پیاس نگاری باین دوشو گفتا کرد این میوہ کہ جسا و دانہ آمد سرمایہ شیرہ خانہ آمد یا از پے در د شکر نعمت تسبیح ہزار دانہ آمد

حسب تحریر گرامی این نیاز نامہ معنون بہ پلہ شد موقع کہ از رسیدن معانیفر و احوال عزیز ابوالحسن خان دستخارہ و چارہ شنان اطلاع دہند و سلام من رسانند خدا کناد کہ تبدیل آب و ہوا سبب شفا شود - والسلام بالوف الاحترام

رسید نسخہ روڈادہ در سہ نصرت الاسلام

نسخہ روڈادہ نصرت الاسلام با نامہ نامی بہجت پیام رسید و عزیز ناچیز را اعزاز بخشید پیاس آتی بجا آورم کہ اہل کشمیر را بہ تحصیل علم گرایشہ و دوران گرائشہ نہائشہ بہر آمد نزدیک است کہ آن سرزمین در بلند باگن پچرخ برین و نترن و سرزمین آن گلزمین در روشن سواد

پرن و پرون رسد اهل کثر اگر بهین راه می سیرند امید از خداست که در علم و عمل از جمله مل
گوئے بعلت می برند - بادی این وادی شاد و آباد باد که نه بنیاد این مدرسه بلکه منت
بر سر کشمیر و اهل کشمیر نهاد و برادران قوم را واجب است که همت بر گمارند و دایه در می
قد می قلم از ان در بیخ ندارند توفیق رفیق باد و باشد التوفیق والسلام علی من اتبع الهدی

بنام عزیز می خواجه سلام الدین در ابو

رفتن بهار صاحب درین زمانه از خایه کشش آب و دانه است و بس در نه روزگار قنقش
در حیات والدین بود که مردند و داغ حسرت دیدارش بجاک بردند اما مقام شکر و سپاس
ایزدی است که آب هوائے کشمیر با مزاجش سازگار و شکار تهاے جسمانی که از چندان داشت
رفع شد خدایش با برگ و ساز ازین سفر دور و دراز باز آرد آنچه در خصوص فرستادن فو
نگاشته و پیش ازین هم نوشته بودند واضح باد که چون این امر از منوعات شریعت گاه
باین طریقه توجیه نشد البته چند سال است که جمعی از احباب گذر آمده و صدیقه در میان
نهادند و مرا بران جای دادند و نقش مراد خویش بر کرسی نشاندند یعنی چشم زدن عکس
از من در منظر ازان بمن هم حواله کردند و بر خور دار این الدین آن را در آئینه خانه گذاشته
در شستگاه خویش آویزان داشته اتفاقاً روزی دوستان از کلکته آمده بود و باطل تمام
با خود برد باین عهد و پیمان که چون این صنعت را در کلکته رنگی و رونق دیگر است چند تا فو
ازین گرفته باز پس می فرستیم لیکن تا حال نفرستاد و نه من استدعا می کردم اکنون از تحریر
آن عزیز و تحریر کیا فرستادنش میکنم اگر می فرستد خواهی فرستاد - فی الحال که موسم پیری
و زمان دگر نیست جز بوسیدنی و بوسیدنیهای رنگی ندارم که طرح بزرگش توان ریخت
و جز رنگ سرنگی ازان از رنگ توان ایخت و دهم از برون جز شست و شوی نیست
و از درون جز نیم جانے نه وقت است که جان بجانان توان سپرد و استخوان بسان
نقاش از من جز خجالت و عکاس از خود جز طالت چه کشد درین حال مطلع که آئینه را صورت
حال من و چهره پرداز من خجالت من است بیادم آمد بر عایت آن تمام غزل فو لولم البت
برای تفریح طبع آن عزیز نگاشته شد و بود

آنکه خاموش است در تقریر تصویر است و من و آنکه خاموش است در تقریر تحریر است و من

انچہ باشد بے ثمر تخیل مرادم هست و بید و انچہ آمد بے اثر فریاد و زنجیر است و من

رقم کتب نشینی آفاق احمد ابن حیات احمد صاحب ابن شاه التفات احمد صاحب

| | |
|------------------------------|---------------------------------|
| بیا بسم الله اہنگ ثنا کن | و اقرأ باسم ربك ابتداء کن |
| بود سرعشراہم مصطفیٰ بس | زبان لوح طلسم و لکشا بس |
| محمد حامد و محمود ا و حق | محمد عابد و محمود ا و حق |
| بود مصباح این زطاق احمد | سواد دیدہ آفاق احمد |
| رد و باشد کہ بخت التفاتش | برات چشمہ آب حیاتش |
| بلے علمے کہ دار و فیض عرفان | بود سر چشمہ آب حیات آن |
| برائے کسب فیض علم دینی | مبارک باشدش کتب نشینی |
| الف با اولیش گزید و سیراب | شود و خود جلوه گران آب نایاب |
| الف گزید و کلید قفل ابجد | کشاید گنجی از فیض ابجد |
| الہی باد این گنجور از ان گنج | گم ریزد گم ریزد گم ریزد گم ریزد |

و اور دانش آموز را ستایش نگار و سرور منیش افروز را نیایش گزارم کہ تقریب کتب نشینی
بر خور و آفاق احمد سلمہ احمد الاحد بتاریخ ماه روز وقت معین
و سواد و بستان عز و اجلال روشن گشته چشم داشت از اعزاء و احباب آنکہ بتاریخ و وقت مطور
از نزدیک و دور و وقت افزاے این بزم سرور گردیدہ و اعی را منون منہاے
بے غایت و مرہون عنایت ہاے بے نہایت فرمایند

بعرض ریا فیکان بارگاہ جہان پناہ کیوان پاکگاہ سلطان ابن سلطان خان ابن خان
انہ حمید مجید محمود الصفت والوحید السلطان عبدالحمید بن خالد بن ملک سلطان و فاضل علی العالمین
حسب فرمانش مولوی ولایت حسین صاحب آبادی

درین ایام ترہمت پیام کہ حدیقہ آمال و امانی تازہ و زمزمہ شادی و شادمانی بلند آوازہ است
مژدہ عزت افزاے یاد فرمایہاے اعلیٰ حضرت می رساند قدر قدرت دناے نوید و لکشاے
عطاے تمناے عز و عزت بغدادی مجور از ان دربار دور و بخت پیوستہ و حضور ساموئل از امصار

و انتظار دین الاقران سرمایہ انتخار و پیرایہ اعتبار این ذرہ بمقدار گشته پس بزبانے کہ ہم
بخشیده دوست و بر و آنے کہ ہم در تن دیدہ او بفجواسے لکن شکر تم لازیم شکستین
شکر این نعمت عظمی بدرگاہ الہی کہ فروغ افزا و سودا فروز ماہ تا ماہی و سپس پاس این دولت کبری
بحضرت شاہنشاہی کہ فرمان ردا و فرمان فرماے سپیدی تا سیاہی است می گذارد و آن
تنہاے سلطانی را کہ عطیہ سبحانیت ہیگل گلرے جان و جزر بازوے ایمان پنداشته عزیر تر
از جان و جهان داشته ہموار و مصروف مشغول بدعاے فتح و نصرت و ترقی و دولت حضرت
امیر المومنین معین المسلمین بودہ وی باشد و خواہد بود و نظم

| | |
|-------------------------------|-------------------------------|
| الہی تا جہان باشد تو باشی | زمین تا آسمان باشد تو باشی |
| شہے کان زرفشان باشد بجیتی | حے کان مہربان باشد تو باشی |
| ہمہاے کان درین گلزار امن | ز آسبب خزان باشد تو باشی |
| کریم و باذل و رادے کہ دستش | حریف و بحر و کان باشد تو باشی |
| جہان گیر و جہان پرور جہان بخش | جہان بان تا جہان باشد تو باشی |

کرمی دام مجد کم - تسلیم گرامی نامہ اعزاز بخش و قدر افزا آمد انجہ در خصوص شعر و سخن
نسبت من پنداشته و نگاشته اند حسن ظن بیش نیست در نہ من آنم کہ من دامن حاصلین چلہ
کہ عزیز کوس استاد و در چار دانگ ہندوستان می نواز د و حاشا تم حاشا بیج میر نہ می
و بیج مدانی کجا و این دعوے از کجا - در حقیقت نوازندہ دیگرست (مصراعہ)
درین پردہ پنهان نوازندہ ایست شہرت بیجا د آوازہ بے سرو پا را چسپ تواند کرد
و انجہ در باب حلت می نوشیدہ - استفسار کردہ اند نہ من نفقتیم نہ قاضی کہ این قصایا
فیصل د این مسئلہ محل کم البتہ مصرعے کہ نوشته اند اگر ساختہ و پرداختہ سامی است
در رای ناقص من صحیح است و اگر اعتراض بر شعر احقراست و با ظہار و الا معترض مولوی
شہباز است کہ او صافش شنیدہ بلکہ مجموعہ رباعیات عطیہ اش کہ دست آویز قابلیت است
ویدہ ام ہر گاہ بصیرے چنین اعتراض نماید کرا یا را کہ رد و قدح کند البتہ می کشان خملکہ
انصاف خود در دوا صاف تواند شناخت و سخن بخان معیار شناس سرہ از ناسرہ جدا ساخت

ترازدے گردون گردان بسیج نمازد و نمازد بسنجیده آسج
فی الحال مرا کہ از دے سنجیدن بدست و نہ دست و باز دے سنجیدن بہت بہت سال است
کہ وجودم باز پچہ رنج رنجور است و مرا از سخن سنجی یک قلم دوری نہ میرے بکتاب دارم و نہ دستے
بکتابت چنانچہ درنگ بچرا ب نامہ نامی بدین علت دست داد امید وار معانیم والسلام

بنام راجہ درگاہ پرشاد صاحب تعلقہ ارسندیلہ بطلب لال

این کہ در باب ارسال جانواران لطین بال فرخ شمال یعنی لال ایما رفتہ بود اندیشہ عنفا شکار
آسمان سیرگرہ دخیل گاہ کون و مکان بلکہ بھراے لامکان برآمدہ اما درین ایام اذین پرندگان
نادر الوجود پرے پدام و از نہال آرزو برگ و برے بکام نیافت رنگ از رخ پرید
و ہوش از سر میدشاین خیال از پرواز ماند عقاب عقل پر بر بخت من چون طائر کم کردہ
آشیان سراپیمہ و حیران کہ حیث صد حیث از عمدہ فرانش دستے کہ فرانش بر جان
ردان است بیرون نیادم بقراری یک طرف شرمساری یک طرف ناگاہ منظم

| | |
|-----------------------------|----------------------------|
| دل در زہ دست آورده شد | ز فرط غشم و غصہ صد بارہ شد |
| شد از شوق ہر بارہ مرغی | بر آورده بال و پرے ہر یکے |
| زیادت منتار و پرسل گون | دیگر دہ منتار را تر بخون |
| باہنگ لبسل بصورت گل اند | بستی جابے ز جام مل اند |
| ہر دیدن ہمسہ گرچہ مشت پراند | دلے ہر خسرو ترنج ز راند |
| ہر گوش دل آہنگ شان گوش کن | نواہے دیگر فراموش کن |
| ز دست فراق تو دوستان زنند | بہر زخمہ زخمے بمستان زنند |
| زبان با و صاف شان بہت لال | از ان ہندیان نام کو ند لال |
| تفس بہت یاسینہ چاک ما | تشمین گہ جان غمناک ما |
| تفس یا کہ از رنگ نیزنگ است | تفس یا کہ گلستہ رنگ است |
| تفس یا طلسم ہماراست این | دیگنبد پرنگ راست این |
| دروہر طرف جست و خیزے کنند | ہر پیش تو با ہم متیزے کنند |
| گر بلج تو شاد و شادان شود | کہ نحو تماشا کے ایشان شود |

بیک حقہ صد لعل و یاقوت بین مکمل سراسر بہ ذریعین
 ستم دیدہ دل کان بدادر رسید باین حیلہ آخر بہ ولبر رسید
 سزدگر بر و مسر بانی کنی بہ دلدارش میہسانی کنی
 سخن کوتاہ مرغ دست آموز خامہ کہ این ہمہ بلند پروازی و این ہمہ بے راہہ سرائی کرد
 معاف دارند و رسیدش بزرگوارند - والتسلیم

تقریظ بر کلیات صہبائی

بنام ایزد ہر شہ کہ باز کنند کلید نفل میکہ وحدت است و چون فراز کنند الف صیقل آئینہ حیرت
 ہر آئینہ ہر طرقتہ العینے از راز نشاتین پرودہ کشاست و ہر نشا کیفیت ذات عینیت صفات را نشان
 ذات است کہ گر بلند و گریست از خوش بختی جاوگہ است ہر شے کہ بہ کائنات بینی، آئینہ حسن ذات بینی
 بصر را حراج تا شاہے جمال از زانی کہ بہ ہر چشم بر ہم زدن مقام قاب تو بینش حاصل است و نظر را سیر
 اسراے کمال مبارک کہ باونی توجہ بمنظر فریہ من آیتنا و اصل، اگر بنظر حقیقت ملاحظہ کنند اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
 وَلَا تُرِضْ عَیْنَ الْیَقِیْنِ ست و اگر بپایہ معنی فرارند مضمون اَلرَّحْمٰنُ عَلٰی الْعَرْشِ الْمَکْنُومِ و نشین - رباعی
 آن کس کہ بر دپے بہ حقیقت ز مجاز ہر پرودہ کہ ہست بر رخس گر و دیار
 در عالم رنگ و بو چشم معنی ہر غنچہ گل بود سر پرودہ ناز
 شود شکر خند ہاے گل نہک ریز است بلبل دل خستہ را چہ گناہ کہ نہ نالہ و جوش نہ نمائے بلبل طرب آگیر است
 گل نورستہ را چہ تصور کہ نبالہ انچہ موسی را بلبل و سینا تافہ صوفی بسینہ و ساقی بہینا یافتہ میسر ز رہ
 آفتاب نوش ست و ہنوز تشنہ کام زبے و ست شربا و ہر قطرہ دریا و خوش ست و ہنوز نامتہام
 خجے ذوق طلب با خانہ خدایان خانہ از خار و خس پر واختہ اند و ما ہنوز دل از ہوا و ہوس نیر و اختہ ایم
 از خود رفیکان خدا را شناختہ اند و ما ہنوز خود را نشناختہ ایم رنگ آہن از آتش اشتیاق در گذار ست
 و ما از جملت آب نہ گشتم خج و خار از شعلہ فراق گلخن طراز ست و ما از حسرت کباب نہ گشتم صد اے
 تبسم گل و نواے ترنم بلبل از پرودہ یک ساز است کہ اہل قال آثار زیر و بم شمارند و اہل حال
 از کار حفی و جلی انکارند ضیائے شمع محفل و دلاے پروانہ بے دل از جلوہ یک راز است کہ
 اہل مثال اطوار سوز و ساز از ان در نظر دارند و اہل کمال اسرار موسی و تجلی پندارند عاجز و نازی
 را نازم کہ مشت خاک را مسجود و لا ائکہ پاک ساختند و چندین افلاک را سرگشتہ طوفان حریم کبرائے خاک

خاک بسران که برین آستانه سرفرو دنیا در و ندر رسید که درین خانه کیست او پاک نظر آنکه چشم
 ازین سرعه تو تپائی کرد و دید که درین پرده چپیت ایزدی آرزو چون سره بدین حد ساند
 احد رنگ ظهور بست انگاه چهره مقصود از ان میان جلوه کرد نقش احمدی بکبر سی نسبت آنکه
 باعتبار نور فاخته صحت جلال و جمال است هو الاول شان نزول او به آثار ظهور خاتمه تفسیر
 جمال و جلال است هو الآخر طغرای قبول او خندیدن جیب سحران چاک فرانش جگر شکافی خسرو
 شیرین رانک پاش صد شور قیامت کور سیدن سنگ بد گهر بود و داندانش خانه براندازی اهل
 کین را بنحیق اندازد صد کوه مامت بزرگاله اسوم را از خوان نعمتش زبان اظهار بکام و دغرا مظلوم
 را با قرار رسالتش حجت ناطق نام، همان دهن اے عزیزه جاس که بے زبانان هم برگ و زوای دارند
 که بخیر بر لب ماز که بے نوا با شیم؟ و بقای که سوخته جانان به کوش و سلسبیل غوطه خوارند که من ما
 گرفت که نا آشنا با شیم؟ گل در جوش است و بلبل در خروش با چرا خاموشیم؟ ساقی کریم است
 دمنه ظهور را چرا نه نوشیم؟

چشمه دارم چسرا نه بنیم
 نوشیم دگر چسرا نه بنیم

گل می بنیم چسرا نه بنیم
 باغ ست شراب چون نه نوشیم

رسائی طالع بنگر که صبح ازل دو ذره بے مقدار را درین ره سرب به داد و دندیکه خور باستان چارم
 رسانید و بافتاب بلند نام شد و دیگر سب با همه کاهش و افزایش در نیمه راه ماند و راه تمام شد
 بهره قسمت در باب که روز است و دوجر سرترا را درین بزرگگاه افشاند نخستین جام چکید
 جامی راست کرده او پسین در دلی رخت و صهبائی را از دست برد و آینه صهبائی
 رنگ دبو س دارد که چمن از صبا و انجن از صبا و صهبائی سخن اتحاد یک مینا صبا و صهبائی
 هر کجا نامه اش بر حکایت اے دلوش آموه می پرستان را قفل شیشه مل بگوش آید و نظم
 از دبو پای رسیده که اگر تر یاد تحت الترایش لامع شود و بجاست و نتر از و بر تبه فائز گشته که اگر
 نسر طائر در حقیقتش واقع شود و راست بس که طبع مضمون آفرینش تلاش معنی بیگانه داشته
 آنچه در لوح محفوظ نگاشته اند رنگ شیشه صیفه را ببارت رنگین آراسته یا خیاره از خاک
 شهیدان برخاسته الفاظش در پرده خموشی تکلم و معانیش در جیب الفاظ در نیمه لوحش احد
 زمر دین بالانند که نیم شبان بغوغ شعله ادا کش از سدر و دلو بی بریده در کین گاه سود حیرت
 خزیده از هیبت برتنی که درخشید خاموش و به پرده خاموشی که روداده در خروش آه که

سیلما نے بدادین بزبانان نرسید تا نفسہ آغاز دزمزمہ ساز می کردند چشم بد و خیل خیل
 بریزاد اندر مشکین برقع رنگین برقع که اندیشه عیاری پیشه اش دار وے بهوشی و کار کرده
 از خلوت گاه لامکان آورده چشمه های سرمه سیاه بدوق جلوه خویش در راه - عجب که
 پر خزانے انسون پوشنے نه و مید که پرده از دے باز و بر دیده و دل ناز میسر وند
 آماز انجا که عشق و مشک را نتوان نهفتن چون این پروگیان را مستوری از جد و گزشت
 دامن صبر از کف را و پرده اندر دے کار بر افتادن را همیا گشت ناگفت نسیم شوخیکه هم
 از باد دامن این گل پیرهنان بجنبش آمده دست گستاخ دراز کرد و باد وجود چندین گز نقاب
 از چهره باز یعنی سایه پر در و دیوار این گلشن و گلستان گردنضا - می جانفرا سے سخن پروانه
 مشعل افروز این شبتان و دیوانه مشغله آموز این دبستان بر حلقه معنی نگاران قلم و کمال سر و تر
 دیوانگه اجنبی بھوپال پیشی وین دیال بشاطلی این پرده نشینان برخاست و بمنظر
 جلوه بنشان چنانکه میخواست شمع خاموش کنج تنائی چراغ هر خانه شد و کنج پنهان رموز دانائی
 وقف هر دیرانه بر تے که بر موسی تجلی کرد نزدیک ست که از سنگ مطبوع درخشدن گیرد و چه که خضر
 بد و پے بر وقت ست که دامن این ابر سیاه چکیدن گیرد و من که حریف این باد و تند و تیزم
 در دیده خود خا و چشم باد و خوران عزیزم هر چند که نه و شناس صهبائی مینو ششم
 و نه بهره اندر ز حال این برگزیده بھوپال مسکن لیکن

نه تنها عشق از دیدار خیزد بسا کاین دولت از گشتار خیزد

لاجرم ساغرے بیاد آن سرست ظهور خورده ام و جامے سلامت این سرشار نشه ظهور کرده
 که هر چه از خامه استاد ریخته قطره قطره از هر خشک و تر و در جرمه جرمه از هر شیشه و ساغر
 بهم رسانیده سخن را سر پایردانی آبجو و این انجن را دستگاه فراوانی جام و سبزه نشیده
 جامے صهبائی خالی هست و جام و مینا بریزے در جام و مینا می گنجد و جام و مینا و کجا و مینا
 و دست که پیرمغان ازین ویرمغان رخت بسته و بچنگا به حلقه تا تم شسته - نه نه زشتگاه
 هست پیر از حور و قصور - حور و قصور مستور و قصور سیاهی کنان از دور - حور نگا
 هست پیر از ظلمت و نور - ظلمت سایه نخل طور و سایه محور از نور - جوانان را هستاب
 شب جوانی ست و پیران را آفتاب صبح زندگانی - بنیش را آئینه صورت و دانش را
 عینک بصیرت نیاز و ناز را اساقی و پیمان و نواز و گداز را جمع و پروانه جن را آئینه خانه ناز

و عشق را خمد راز - یارب دیوار کاخ سخن تابندست و فکر بلند خیالان تا باستان بوش
 آرزو مند و این سیکه فرازین را دیباچه قبول کتابه گزین این غنمه و نشین چوب فرو دین باد
 تصرف بر ساله معلوم بوسیله از تالیف لانا حافظ محمد سلیمان جسا پهلوار می طعن که در ترویج
 منکران وسیله جستن با و لیاے کرام و سماع مونی نوشته شد

وسیلہ حبلیہ آغاز ہر کلام جزہ آہی نیست و ذریعہ حبلیہ حسن اختتام جز نعت رسالت پناہی نے
 حقا کہ ہمیں و سائل ما شد فاختہ و سائل ما

ہر گاہ توسل جستن باین رسائل سبب حنات و برکات است تحریک سلاسل جلال ائمہ اطہار
 و فضائل اصحاب کبار نیز از برکات این حرکات است بچنین مناتب صدیقین و اہل یقین
 کہ چشم و چراغ روزگار بظاہر خفته و باطن بیدار اند رباعی

ہر چند کہ خلوت آراہستند در سیر فضائے عرش علیہستند
 بے پردہ گوش ہر صد گوش کنند بادیدہ بستہ و تماشاہستند

ردیف آن جلالت و حریت آن فضائل ست زمین و زمان از فیضہاے ایشان پر و جان جنان
 از ہواے ایشان مالامال خالی بودن زمانہ از وجود این گروہ یگانہ با خدا آشنا و از خود بیگانہ
 من قبیل خلاصہ اعمال ہنوز آن ابر رحمت و نشان است - الا ان ہم آن جربا رہا جاری است
 و آن آبشار آبیاری یعنی مجمع البحرین علم و عمل و مطلع السعدین دین و دولت کا شفق قائل معقول
 و منقول واقع حقائق فروع و اصول سجاوہ آراے خانقاہ شریعت جاوہ پیاسے راہ طریقت
 سرگردنہ چمن پیرایان بہاری گل سرسبد گلزمین پهلوار می آنکہ خاتم میلانیش حلقہ اطاعت خاتم
 پیغمبران است و اورنگ سلیمانیش ہواے ولاے اولیاسے کرام در مانک سانی و بیان
 آیہ ربیبہ لی نقش و نشین نگین اوست و قلم و دلماسے انس و جان زیر نگین دستبازی می
 سامعہ از ردائی بیانش با کثر و تنسیم ہم کنار و ناطقہ بشیرتی زبانش از شہد و شکر و طیفہ خواندنی
 مردم را چون ابرگر ماند و دوسے در عین گریہ چون برق بخنداند گاہے سیاه روزان را از لعلان
 بیانش در شبہاے غم از لہماسے ہم سپیدہ سحری و میدان ہم گیر دگاہے روشن طالعان را
 از تنویر تقریرش در نیمروز عشرت از عین عبرت سبیل و ذہرہ چکیدن گیر و بر گاہے بن عظمت
 و چند و در بند پیاسے دلماسے آراو می اپندند انفاس گزیش سنگ و آہن بابت تاب سیکلار

آمین دلان سخت جان از نخلت چرا آب آب نه شوند احسان خوشش وحش و طیر را با اضطراب نازد
خود دران با کمین از حسرت چرا بهیترار و بیاب نشوند گوی سلیمان را حق داد و دی خنجریده و داد و کجی را
سلیمان نامیده اند - رباعی

| | |
|---------------------------------|----------------------------|
| در روز لبش دم سخن آب حیات | در وجد آیند از بیانش اموات |
| از مرده دلان که در سماع اندازاد | شد سلسله سماع موتی اثبات |

رساله جلیله موسوم بوسیلہ در ترید و مخالفان توسل جن جن بادلیا و تنبیہ منکران سماع موتی که
بے دستپارسی دل و در سنن آب از چاه و بے امداد نظرے و سواد بصرے تاب از ماه خواهند
دانند که صدای بے دست و پا به موج هوا خود را بگویند ما و شمار سازند و ندانند که صدای دانا
و توانا با همه برگ و نوا تا سماع موتی رساندن تواند حق را سمیع انگارند و سماع حق واصلان
تسکنت پندارند تا لایف نموده خود را درین کار ماجر و منکران را از انکار مجبور کند و نزدیک است
که از قالب طبع چون مطالب بر آید و چون جان در قالب هر طالب در آید یا رب مطبوع طبائع
ارباب فضل و هنر موفقت پیوسته مشغول نمیدانند غمای دیگر باد

| | |
|---|-----------------------------------|
| دعای عزیز است هر دم همین | قبول از حق آیین ز روح الامین |
| تقریظ کتاب تصوف مآب قرۃ الناظرین مصنفه مولوی محمد عبدالحق | |
| در باب دلا که درس توحید گوست | بیگانہ دود دست هر چه بینی همه دست |
| کفرست بر موحدان حرف دوری | آز که کیست چون توان گفتن دست |

عالمان از لذت نغمه همه از دست درخوردند و غافل که از در این مرکز محل گنجایش نه دارد
و اصلان بجلالت زمزمه همه دست درخوردند و بنیجر که همه درین زمزمه از پیچی رنگ آتش نیارد
لاجرم جزا درین گفتگو هر چه گوئی بیج است بل جز الف که بیکتائی و راستی علم است همه کج و بیج
پس بر کج و بیج پیچید و بر بیج گردید و بیج در بیج است و من که بکسب خانه مجاز الف بسینه
و نقش کیتائی با همه بے همه بسینه می کشم سینه ام را از الف صیقل این آبر و آئینه از رنگ دوده اند
و دیده ام را از آره سین این سواد در سے بر و نکشوده من کجا و اسرار توحید کجا کبر کجا و
مصحف مجید کجا باز تا نشناسم سخن از الم چه راغم خود را ندانم خدا را چه راغم نفس را نکشته ام
تغای کافر کشی بر جبینم بے سود است و خود را نشکسته ام طغرای بت شکنی بر بکینم نامحسود

تا فروغ جلوه ناز سرگرم انجمن آرائیست پروانه پر سوخته پاپے چراغم با همه آشنائی
 از جدائی داغ حرارت گرد سرگردیدنی از تجلی زار قهرتم بظلمتکده حیرتم افکنده تاب سار
 کشته از آوازه چین پیرانی است عندلیب بال شکسته بیرون گلزارم با همه شیوایی از مینوایی
 زارگستاخی بے محابا نالیدنی از شاخسار و صلتهم به ندامتگاه فرستم رسانیده آری پروانه جانبار
 را فانوس آگینه به در و زمین برابر است و دیوانه جلوه ناز از جاب آئینه هر آئینه
 سد سکندر وجود هستی در حق پرستی حجاب ست و نمود خودی در راه خدا جوئی سراب
 یوسف در چاه است و مشتاقان را نگاه باده شاه در خرگاه است و گدایان را چشم براه
 لبیل در دل نشسته و مجنون دل به محل بسته آئینه در حلب و من خاک نشین سواد رنگ گوهر
 در عدن و من ساحل گرد و دریایه فرنگ ع بین تفادت ره از کجاست تا کجا هر چند
 کنگره ایوان توفیق رفیع است نازم که اهل این سلسله به کندے سر بلندم سر موده اند
 و عرصه میدان تحقیق وسیع است شادم که ارباب این قافله به بندے خرمندم نموده نشسته بر کنار
 چاه رسیده ام و ریاستان بدستاری و لودرستم دست شفقت ناز داشته و نفقه از گرمی راه
 نفیسه ام چین پرستان بجا کشینی سایه سر و ستم منت بر سر گذاشته بهمانا گلستانے برابر دیم
 در کشاده اند که راه فنا در وانه سرابستان اوست و شارستانے را در نظر جلوه داده اند
 که نور بقا شمع شبستان اوست نسیم و کشایش ضبط نفس ست و نسیم جانفزایش ترک هوس
 ناز و نیاز شعله آموز دیوان اوست و سوز و گداز شعله از در ایوان او جاده اش از پکی
 سجاده و وساده اش از آرایش ساده گلشن از دورنگی معرا و بلبلش از کج آهنگی مبسترا
 تا از خار بوس و امن نخچینی رخصت گلگشت این چین و مانا نور رخ و خاطر نیفزوی پروانه
 پروانه ای این احسن ندهند چون از خود بیرون و از در درون رستم طلسم دیدم چندین گنجینه
 در او نهفته بر در هر گنجینه از دایه خسته بهشته یا نتم شعر چندین سلسیل بر سلسیلے منع را
 دلیل و هر دلیل لب تشنگان را کفیل آئینه خانه و دیدم قره الناظرین بر کتابش نگاشته
 و نظاره اش صفت کمال بجا هر داشته لغتش آیات تجلیات تجلیات اش مرات صفات
 صفات مشکوٰۃ ذات اشد نور السموات حسن را غانه و عشق را آذانه گل را رنگ لبیل را آهنگ
 غافل را ساقی میخانه شود و عاقل را صافی پیانه وجود کمالان را جوهر برآت کمال و اصلان را
 منظر مشکوٰۃ جمال و دلتکه گنج معانی را مفتاح و ظلمتکده رنج نهانی را مصباح - به دیدنش

روح کشایش طلسم مدعایم دست داد یعنی در حصین خود نمائی شکست افتاد دیده بصیرتم
باز شد و درویدین نادیدنیما فراز. برویده دران روشن باد که صیقل گرا این آئینه و سحر ابرام
آورون این گنجینه کیست بختر

روشن سواد دیده ز چشم بیاہ دوست آئینہ تاب سینہ ز عکس نگاہ دوست

آنکہ جسم مردی را چشتم است و چشم مردی را مردم بیکر معنی را دروان ست دروان معنی را توان
چراغ دودمان علم برگ و بار گلستان علم از کمال اخلاق بر خلق فائق مولانا مولوی عبدالخالق
گوهر دریائے فیض عظیم مولانا محمد عبدالکلیم چون بر آستان این را ستان سرنیازم فراز است و
بدین نیاز بر خویشتن ناز خاصه مولف این نسخہ کہ وزن کم عیار بیاض مراد نظر و گفتار عزیز
را از دست افشار پر ویز عزیز تر دار و فرمان داد و بدان فرمان فز و دفتر تاب فرادان
تا بطریق تقریط سطرے چند نگاشتم و لواے دلایش از خامہ پرازشتم یارب سوادش
سر میر چشم ادلی الابصار و از نظر بد بینان بر کنار باد

تاریخچای وقایع مصنف

مصنفہ نواب علی حسن خان عرف علی میان رئیس بھوپال

| | |
|--|---|
| خواجہ خواجگان عزیز الدین
در فن شعر از ردہ تحقیق
از گرامے نظم و نثر خوشش
نظم و نثرش ہمہ ز صدق و صفا
ز اہدان را کلام او شہد ست
بعد خیتام و سعدی و سیر
بامید صلا گفت ثنا
نفرو شید بعد طبع کلام
با وجود حصول عنز و شرف | بالتیقین کامل زمانہ شد
بے بدل شاعر یگانہ شد
بہر جوئے فن خزانہ شد
شستہ و زرقہ عاشقانہ شد
بہر زمان معنای نہ شد
ختم بر ذات او ترانہ شد
نہ از ان ہجو دشمنانہ شد
تذرا حجاب دوستانہ شد
خصلتش غوے صوفیانہ شد |
|--|---|

| | |
|---|---|
| <p>طرز رفتار سالکانه شد
مسککش طرز عارفانه شد
آشکاره و غائبانه شد
زبان یگانه اداد و گانه شد
برزبان اجنبین فسانه شد
بزم جم جشن خردانه شد
سر هر حرفش از زبان شد
دهر لاریب قید خانه شد
مرگ آن نامور بهانه شد
ردق فرش هر کرانه شد
گنبد سقف آستانه شد</p> | <p>با همه نیک و بد ز به خلقش
گفت بچشم با کمال و هنر
ظاہرش پاک و باطنش صافی
عشق حق و حبیب او می داشت
خدمت خلاق و خلق کارش بود
بود و نی از ذات او گلشن
پای احراق ساقی سخنش
در فراش بطالبان سخن
پای رنج و غم محبتش
لکنت بود از دمش شیراز
پای اظهار عظمتش گردون</p> |
| | <p>ورسنه الفنا صد و سی و سه
سوی خلد برین روانه شد</p> |
| <p>تا پنج وفات مصطفی و دهماری لالش شاکر رشید مصنف مغفور</p> | |
| <p>رفت بقر بقدیر هرلقائے جمال
یافت بحق جنت را حسب تمنا وصال
شهر و آفاق بود صادق شیرین مقال
عال الله و بس عابد نازک خیال
فاضل فیضی نظیر شاعر عرفی مثال
بادش عقل نیز ناظم مکات کمال</p> | <p>خواجہ روشن ضمیر عالم طبع منیر
داشت چو حب خدا و دل خود با صفا
و ده چه خوش اخلاق بود معدن اتفاق بود
عاقل هر نکته رس عارف روشن نفس
مثل عطار و دبیر رشاک کمان طیر
مصر سخن را عزم ز خسر و مکات تمیز</p> |

| | |
|--|--|
| <p>بود شب هشتمین از رمضان گزین
فرقت او غم فزود و عیش و طرب در بود
سانحه بجان خراش واقعه دل تراش
بر جگر من که سوخت تیرالم در سپوخت
باد بروح عزیز رحمت رب العزیز
بر پیرانش چهار غصه غم و وقار</p> | <p>رخت به بست از زمین زد قدم از تحال
رنج و الم رُو نمود بر دل اهل و عیال
کرد جگر پاش پاش از غم و رنج و ملال
بر دل پُر غم بدوخت نوک سنان کمال
با دصبا عطر بنیز خاک و راه و سال
سایه هر چار یار بفضل حق لایزال</p> |
| <p>گفت تر حجب حال مصرع سال وصال
یوسف مصر کمال رفت با وج جمال
۱۳۳۳ هـ</p> | |
| <p>تاریخ و تقامصنف مولانا محمد امین فیض ریس چمبرس ضلع فتح گڑھ</p> | |
| <p>امیر ملک زبان خواجہ عزیز الدین
ذبیح از سرایقان نوشت سال وصال</p> | <p>شریف کعبہ جان خواجہ عزیز الدین
عزیز مصر حبان خواجہ عزیز الدین
۱۳۳۲ + ۱ = ۱۳۳۳ هـ</p> |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p>نغان ز حادثہ خواجہ عزیز الدین
محیط علم و سپہر علاؤ بدر کمال
بفن شعر نظامی عمد و جامی وقت
به لکھنؤ کہ بہند و ستانت شہر علوم
ذبیح زار کہ در فارسی ز سالے چند
وہ بہت خلہ کاف مصرع ثانی،
به پہلوئے بخدا طیب دل بہائے تپاک
۶۱۹۱۵</p> | <p>کہ بد بجلہ بزرگان ما بزرگ ترین
عزیز قوم - عزیز الوطن - عزیز الدین
خصوص و صنف نعت برگزیدہ ترین
نہ بود سچا کس استاد فارسی بہ ازین
ہم از تلامذہ اش بود فخر اوست ہمین
خبر ز بھجری عیسی بمصر عین بہ بین
سیاہن تحسیر خواجہ عزیز الدین
۱۳۳۳ هـ</p> |

تاریخ وفات مصنف جمال الدین عاشق منچر ریاست کپوتھله متعینه بهار پنج

| | |
|---|--|
| خواجه ششم عزیز الدین
ماه اوج سخنوری بهیات
آشیان بستر سرطلوبه
بفضاحت ثیل فردوسی
بود مداح سید الثقلین
زهد و صبرش چو شبلی و ایوب
جگر اقرار با واجب باش
در صف اصفیا بخت شد | شست لوث حدوث زاب قدم
گشت پنهان پزیر خاک عدم
طیر و وحش به بوستان ارم
در بلا غت به انوری همدم
زان به بزمش رسانده حق زکرم
بود در ورع چون بن ادهم
شد مشبک ز نوک تیر الم
جایش از باعث جمیل ششم |
|---|--|

شد ب عاشق ز سالتش این الهام
سعدی عصر رفت از عالم
۱۳۳۳ هـ

تاریخ وفات مصنف خواجه بهار الدین حبیب

| | |
|--|---|
| رشته عزیز مصر معانی ازین جهان
رخت سفر بهت ازین کاروانسرای
فرزانه یگان و یکتای روزگار
روشن نمود منی الشرفی البیان
گلکش عصای موسی عمران بدست او
وستان سراچو بلبل شیراز در حسین
آواز از جوی چو گوشتش رسید و بود | بووه عزیز خاطر هر کس عزیز تمام
فضل خدا بخلد برین داده اش مقام
شمالش درین زمانه نه در بند روم و شام
در دایه لفظ را چو کشیده با نظام
بحر حلال از ید بیضا نموده تام
طوطی به همت بوده ز شیرینی کلام
یوم چهارشنبه و هفتم صیام
۱۳۳۳ هـ |
|--|---|

تاریخ وفات صنفه کاظم حسین صاحب مخلص عشر لکھنوی

| | |
|---|---|
| <p>اوستادم حضرت خواجہ عزیرالدین عزیز
 بوده اندر لکھنؤ چون بیدل و ناصر علی
 آمد و رفت نفس متبدل علائق را شکست
 ناگهان حال و فاقش چون بن غمگین سید
 مصرع سال و فاقش خامه عشر نوشت</p> | <p>رفت از دنیا کے ملک شاعری برادر رفت
 حیث از بزم کمالات سخن استاد رفت
 از جهان لیے بقا سوسے عدم آزاد رفت
 سیل از دیدہ و صبر خاطر ناشار رفت
 سعدی و عرفی دوران سے عشق آوار رفت
 ۶۱۹۱۵</p> |
|---|---|

مرثیہ از جانب حاجی عبدالصمد گکر رئیس بارہ مولہ کشمیر

| | |
|---|---|
| <p>اے فلک اسپہ از دہر جسته جولان کردہ
 پارہ کردی تار پود جامہ شعر و سخن
 ریختی خون عزیزان بختی خاک عزیز
 مقبلان را از فراقش رفت از بر سیل غم
 آب روی شبلی و داغ و وحالی حالیا
 دیدہ و دل از تو شد نمناک غمناک آہ آہ
 رونق ہندوستان و دلرباے دوتان
 بار غم بر سر نہادی خار در چشم خلیل
 ہم خلیل و ہم رشید و ہم امین و ہم وی
 ات فی رمضان آن یارم بگو بشری لنا
 سینہ را اسونختی چشم مروت و دختی
 شکر وافر باد بجد برخدا سے دو المنن</p> | <p>عالمیہ درد من دل خستہ بچان کردہ
 چاک در حبیب دل تاجان تابدا مان کردہ
 اشک چشم ماؤ مردم رشک طوفان کردہ
 طالب مطلوب را محزون و محزون کردہ
 ناگهان بروی ز مادر خاک پنهان کردہ
 دیدہ گریان سینہ بریان دل نشان کردہ
 بوستان لکھنوی بے برگ و سامان کردہ
 نار در سینہ فگندی وہ چہ سولان کردہ
 دل غمین جان حزن و بسج نشان کردہ
 مقبلایں کن گواہ آن کردہ آن کردہ
 نر زاپروانہ از شمع شبتان کردہ
 اے خدا قربان بگردم انجہ احسان کردہ</p> |
|---|---|

تاریخ وفات مصنفه قیس صاحب

| | |
|---|--|
| <p>آه و فغان و حسرت و در داغ عزیزی
 نزد سی و چه عرفی و سعدی چه انوری
 ویرانست بوستان سخن آه حسرتا
 زان مرتبت که مدح سراے رسول بود</p> | <p>او را نفس از لکسزا اندر جهان ببرد
 اندر کلام گوئی سبق از جهان ببرد
 آمد خندان بهار سخن از جهان ببرد
 روحش ملک بعرش ازین خاکدان ببرد</p> |
|---|--|

باقی گفت قیس پ سال رحلتش
 آمد اجل بهار سخن ناگهان ببرد
 ۱۳۳۲ هـ

مصنفه مولانا رضا فرنگی علی

| | |
|---|--|
| <p>کیست سخن خواجه عزالدین عزیز
 راست گویم بے امید اختلاط
 دیده ام از فارسی دانان بے
 چون نباشد بر لبم آه و فغان
 مثل ادعقا صفت جز نام بے
 از جهان اورفت در ماه صیام
 مصرع تاریخ نوشتش گور رضا</p> | <p>دیده گر چه سرخ گردنده گو
 ختم کرده فانی را ذات او
 شد نخل هر کس که آمد و ببرد
 یا دمی آیدند احشای نکو
 کس نیاید گر نماید جستجو
 داشته در دل برآمد آرزو
 گشته مصرع بے عزت ز این لکھنؤ
 ۱۳۳۲ هـ</p> |
|---|--|

مصنفه شعی صدور حسین صاحب بنیدار گھیلہ شاگرد مصنف

| | |
|--|---|
| <p>عزیز یگانہ حمید زمانہ
 ز بانگ شبنم مصرع سال نوشتش</p> | <p>ازین دار فانی بجلد برین شد
 عزیز بے بعثش برین جاگزین شد
 ۱۳۳۲ هـ</p> |
|--|---|

| | | | |
|--|---|---|--|
| | مصنف حسن یار خان صاحب عثمانیومی تخلص افسری | | |
| | نکته دان صاحب تحریر مورخ کمال
ذات الاشرفی شهنشاهان را منهل
این چنین کمال فن حیف شد و نذر اجل
نیز جرج رسا فصلی و جبری مجمل | خسر ایک سخن نیر اورج اوصاف
بحر الطاف و کرم نہر عطا و افضال
سودے فردوس ان شد و جهان فانی
سال و تاریخ بہ مکتوبی و ملفوظی شد | |
| | افسری ہر دو فصل ہنوشتم تاریخ
غم مرحوم و دیگر غم معصوم ازل
۱۳۲۲ھ ۱۳۲۲ھ | | |
| | تاریخ طبع کلیات عزیز مصنف شاعر شیرین کلام جناب ابوالصیام صہارستوگی
بی اسے ایل یل بی وکیل لکھنؤ | | |
| | بے بیغ و صحبت تمام
مضامین آن فرح بخش مشام
کلام عسندہ است معجز نظام
شود سال آن حسب حال کلام
رقم کن نہ سے فیض بخش عوام
۱۹۳۱ھ | شدہ طبع این کلیات عسندہ
چہ تاثیر حلق مصنف کہ بہت
دل مرده را جان نازد و ہر
اگر آرزو بہت آہستہ ترا
چون مثل مصنف شدہ فیض بخش | |
| | تاریخ طبع کلیات عزیز مصنف شاعر نجیب خیال جناب ابوحسین لال صہارستوگی
ایم اسے فارسی رئیس لکھنؤ | | |
| | کلاش طبع کردہ باتک و دو
کلام بے نظیر و ہدیہ نو
۱۳۲۶ھ | وصی الدین فرزند مصنف
باسالش مصرعے کمتر رقم زد | |

مصنف شاعر شیرین ناطم نازک خاں جناب نشی و بہار علی حسام شاکر رشید مصنف

تصانیف مطبوع استاد کامل
غزلیات بے مثل و اعلیٰ تصائد
چہا نامہ رزم از نام قیصر
ید بیضایش ہم نظیرے ندارد
مناجات او ہفت بند عزیزی
ز گلہائے مضمونست گلزار خوبی
چہ برجستہ آمد چہ آورد دلکش
خوشا استادے کہ نظم و نظم
نکو نام و خوش خلق و بے تعصب
بدہ مرجع طالبان مدرس او
بوقت رقم کردن و وقت گفتن
یک از نور چشمانش دُپٹی کلکڑ
نمی گنجدا سمش بہ بحر تقارب
سند و خواجگی را بوجہ موجه
بدل ہست پابند شرع مقدس
بانا و این خاندان تاقیاست
بہر چار سو چار یارش محافظ
بود زندہ نامش ازین کلیاتش
نثر از بے سال طبعش بگو

لہ خواجہ وصی الدین

شدہ طبع اسال بازیب و ترین
بو صفت عالمہ مدح خواقین
ہوید اکز و شان جنگ سلاطین
کہ شمش نشد از زمان نخستین
کہ مقبول چون سورہ پاک لیسین
خدا حافظش با از دست گلچین
چہ دیکھپ بندش چہ گرین مضامین
بروہ سبق از شاہیر پیشین
صداقت نش بار صاحب دین
کہ رکن کین بود از اعلیٰ اراکین
عبارت تین بود گفتار شیرین
شدہ ناطم نظم این عقد پر دین
عظیم است آن نام گنست بحرین
وصی پرہست و ہم صاحب دین
چہ باشد ازین شیش توقیر و تحمین
بشان و بشوکت با عزاز و تمکین
بود بر سرش نعل ختم النہدین
دعا از من و از ملک باد آیین
نخستہ کلیات عزیز حق آیین



1000 1000 1000 1000 1000 1000 1000 1000 1000 1000

ع ۲۶
ن ۴

DUE DATE

۸۹۱۵۱۲۱

| | | | |
|--|--|--|--|
| | | | |
|--|--|--|--|

